مُنتخب انمول موتی

اس میں سے کوئی بھی موتی آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے

مجموعۂ افادات

حکیم الأمۃ مُجدّد الملّۃ تھانوی رحمہ اللہ

حکیم الاسلام قاری محمد طیّب صاحب رحمہ اللہ

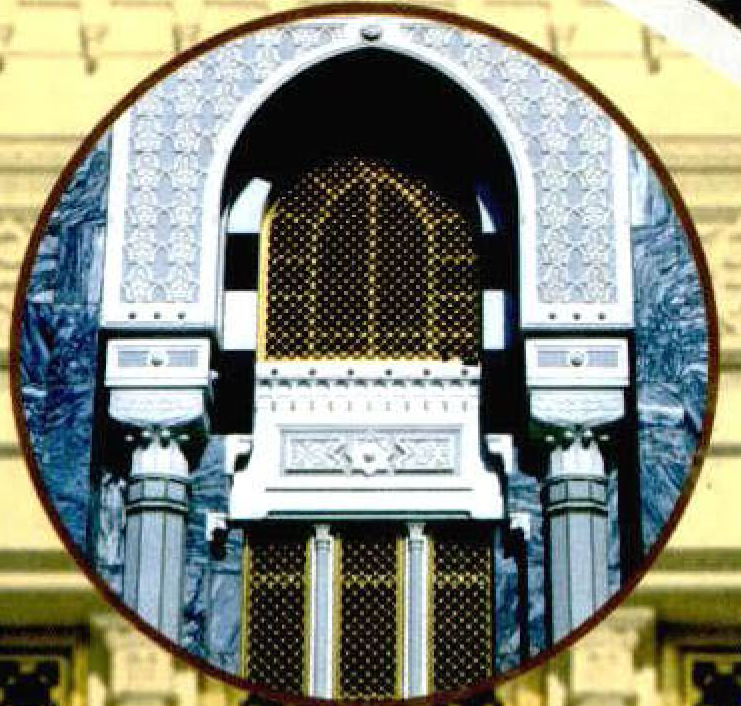
حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

مُبلّغ اسلام مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ العالی

و دیگر اکابرینِ اُمت رحمہم اللہ



ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ مُلتان پاکستان

(061-4540513-4519240



ایک ہزار انمول موتی

جلد-۲

ایک ہزار انمول موتی
اس میں سے کوئی بھی
موتی آپ کے دل کی
دنیا بدل سکتا
ہے

مجموعہ افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ
حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ
شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ
و دیگر اکابرین رحمہم اللہ
کتب احادیث اور بیسیوں مستند کتب سے انتخاب

ایک ہزار انمول موتی

جلد-۲

مرتب
محمد اسحٰق ملتانی

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

ایک ہزار انمول موتی

تاریخ اشاعت............. جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

ناشر.............ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت.................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان　　مکتبہ رشیدیہ........ راجہ بازار........ راولپنڈی

ادارہ اسلامیات........ انارکلی........ لاہور　　یونیورسٹی بک ایجنسی.... خیبر بازار........ پشاور

مکتبہ سید احمد شہید........ اردو بازار........ لاہور　　ادارۃ الانور........ نیوٹاؤن........ کراچی نمبر 5

مکتبہ رحمانیہ........ اردو بازار........ لاہور　　مکتبہ المنظور الاسلامیہ.... جامعہ حسینیہ.... علی پور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K　　119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE　　BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

بزرگان سلف کے حالات وواقعات انسان کی اصلاح کیلئے انتہائی مفید اور مؤثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی شکل سامنے آتی ہے اور اپنے اسلاف کا وہ مزاج ومذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسل در نسل منتقل ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آموز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے تو بسا اوقات یہ واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لیے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انہیں امت کیلئے محفوظ کیا۔

اللہ کے فضل وکرم سے بندہ کی زندگی اکابر علماء کی مستند کتب کی نشر واشاعت میں بسر ہو رہی ہے۔ جس کی برکت سے کچھ ورق گردانی کا موقع میسر آ جاتا ہے۔ دوران مطالعہ جو بھی ایسا واقعہ نظر سے گزرے جس میں اصلاحی پہلو ہوا سے محفوظ کر دیا جاتا۔ اس طرح واقعات کا ایک ذخیرہ جمع ہو گیا۔ ان واقعات میں اسلامی تاریخ کے نشیب وفراز بھی ہیں اور امت مسلمہ کے عروج وزوال کی داستان بھی۔ رلانے والے پر درد سانحات بھی ہیں اور ہنسانے والے ظرائف بھی ان میں فکر انگیز مضامین بھی ہیں اور علمی جواہر پارے بھی۔

بندہ کے پاس ایسے اصلاحی واقعات، امثال، لطائف اور عجیب وغریب جواہرات پر مشتمل بیاض جمع ہو گئی جس کی اشاعت اس نیت سے کی جا رہی ہے کہ ان ہزار واقعات میں سے پڑھنے

والے کو کسی ایک بات سے دینی فائدہ ہو جائے تو یہ بندہ کیلئے ان شاء اللہ ذخیرۂ آخرت ثابت ہوگا۔

آج کی مصروف ترین زندگی میں جبکہ کی طرف زیادہ رجحان نہیں رہا اور الیکٹرانک میڈیا نے کتب بینی کا ذوق بری طرح متاثر کر دیا ہے ایسے حالات میں ضخیم کتب اور بے شمار رسائل سے ماخوذ یہ دلچسپ مجموعہ ان شاء اللہ قارئین کے قیمتی وقت کا بہترین مصرف ثابت ہوگا۔

زیر نظر کتاب میں اکثر جگہ آپ کو "قلیوبی" کے حوالہ سے متعدد واقعات ملیں گے جو کہ شیخ شہاب الدین قلیوبی رحمہ اللہ کی نایاب عربی تصنیف کے اُردو ترجمہ سے نادر موتی چنے گئے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ واقعات جہاں معلومات افزا ہیں وہاں اصلاح افروز بھی ہیں۔

دوران ترتیب اس بات کی پوری کوشش رہی کہ کوئی بھی واقعہ غیر مستند نہ ہو اس لیے ہر تقریباً ہر واقعہ کے آخر میں حوالہ دینے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اصل کتاب دیکھی جا سکے۔ تاہم علماء کرام سے گذارش ہے کہ کسی بات میں سقم محسوس کریں تو مرتب کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کر دی جائے جو یقیناً آپ کیلئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ ان واقعات میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی جیسے کوئی موتی سامنے آیا وہ لے لیا گیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے اس مجموعہ کا نام "ایک ہزار انمول موتی" رکھا گیا ہے۔

اللہ کے فضل سے اسکی پہلی جلد کافی مقبول عام ہوئی جس سے دوسری جلد مرتب کرنے کا داعیہ پیدا ہوا۔ ان شاء اللہ ان مستند موتیوں سے آپ کی دنیا خوشگوار اور آخرت کامیاب بن سکتی ہے۔

قارئین محترم! دوران مطالعہ یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ واقعات اصلاح و ترتیب اعمال کیلئے ہیں ان سے فقہی مسائل کا اخذ کرنا درست نہیں۔ کسی بھی اشکال کی صورت میں قریبی علماء کرام سے رجوع فرمائیں اور غیر مستند کتب اپنے اور اپنے بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اس مجموعہ کو مرتب و قارئین کی دینوی اصلاح و اخروی فلاح کا ذریعہ بنائیں اور ہم سب کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین

والسلام محمد اسحٰق عفی عنہ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق جون 2008ء

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

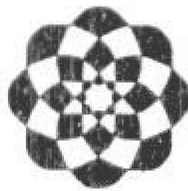
راس الحکمۃ مخافۃ اللہ

(حکمت کی جڑ بنیاد اللہ کا خوف ہے)

جن کتب سے یہ انمول موتی چنے گئے ہیں

تفسیر درمنثور	بخاری شریف	ابوداؤد شریف	ترمذی شریف
ابن ماجہ	کنز العمال	موطا	مسند احمد
مشکوٰۃ المصابیح	کتاب الرقائق	معجم کبیر واوسط	دار قطنی
مستدرک حاکم	شعب الایمان	الاصابہ	کتاب الشفاء
صحیح ابن خزیمہ	قرۃ العیون	ترغیب وترہیب	اسد الغابہ
سیرۃ ابن ہشام	حلیۃ الاولیاء	جمع الفوائد	جزاالاعمال
انوار النظر	خدام الدین	تذکرہ مشائخ	مشائخ کاندھلہ
حیات امیر شریعت	شمع رسالت	نصائح عزیزیہ	وفیات ماجدی
اشرف التنبیہ	نقوش رفتگاں	صحیح ابن حبان	الخطیب
تصویر کے شرعی احکام	تاریخ مذاہب	سراج الصراح	سکون قلب
سیرۃ انصار	خطبات طیب	مناقب امام اعظم	سیرت مصطفیٰ
مجمع الزوائد	حیات انور	۳۱۳ روشن ستارے	طبرانی
اصبہانی	امداد المشتاق	انفاس قدسیہ	مکتوبات شیخ الاسلام
فیوض الخالق	الکلام الحسن	تذکرۂ کاندھلویؒ	مثالی بچپن
القول الجلیل	اکابر کا تقویٰ	حیات الحیوان	کتاب الاذکیا
حسن العزیز	قلیوبی	خطبات وملفوظات حکیم الامت	احمد بزار
قصص الاکابر	البدایہ	سیرت مہاجرین	جواہر حکمت
حیاۃ الصحابہ	سوانح رائے پوری	ابن عساکر	بیس بڑے مسلمان
تذکرہ فضل رحمٰن	معارف سلیمان	حکایات اسلاف	حکایات کا انسائیکلوپیڈیا
کاروان جنت	ثمرات الاوراق	مجالس مفتی اعظم	کتابوں کی درسگاہ
وفیات الاعیان	حقوق العباد	جواہر پارے	فضائل قرآن
الاستیعاب	شرف المناقب	احیاء العلوم	مقالات حکمت
بلوغ الامانی	بائبل سے قرآن تک	ظفر المحصلین	حکایات صحابہ
ماہنامہ ''الفرقان''	ماہنامہ ''الحق''	ماہنامہ ''البلاغ''	ماہنامہ ''الرشید''
ماہنامہ ''بینات''	ماہنامہ ''الامداد''	ماہنامہ ''دار العلوم''	ماہنامہ ''الہدیٰ''

فہرست عنوانات




بسم الله الرحمن الرحيم

فضائل اصحاب بدریین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کے قصہ میں حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا جیسا کہ بخاری و دیگر کتب احادیث میں روایت ہے کہ "تحقیق اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف نظر فرمائی اور یہ کہہ دیا جو چاہے کرو۔ جنت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے"۔ یہاں اس موقع پر محدثین و مفسرین نے لکھا ہے کہ اصحاب بدر کے متعلق حق تعالیٰ کا یہ فرما دینا کہ جو چاہے کرو اس سے معاذ اللہ۔ اہل بدر کو گناہوں کی اجازت دینا مقصود نہیں بلکہ ان کے صدق واخلاص کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ بارگاہ خداوندی میں اہل بدر کی مخلصانہ جانبازی اور محبانہ اور والہانہ سرفروشی مسلم ہو چکی ہے یعنی مرتے دم تک ان اصحاب بدر کا قدم جادہ محبت و وفا سے کبھی ڈگمگانے والا نہیں۔ ان کے قلوب اللہ اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت سے لبریز ہیں۔ اگر بمقتضائے بشریت کسی وقت کوئی لغزش صادر ہو جائے گی تو فوراً توبہ و استغفار کی طرف رجوع کریں گے۔ بہر حال اہل بدر جو کچھ بھی کریں جنت ان کے لئے واجب ہے۔ اطاعت کریں گے تب جنت واجب ہے اور اگر بالفرض بمقتضائے بشریت معصیت کر بیٹھیں گے تو فوراً توبہ و استغفار اور تضرع وابتہال کریں گے جس سے ان کے لئے مغفرت و جنت واجب ہو جائے گی بلکہ عجب نہیں کہ اور درجے بلند ہو جائیں جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے توبہ سے اور درجہ بلند ہوئے۔ اصحاب بدر کو اس عظیم الشان کارنامہ کے صلہ میں بارگاہ خداوندی سے **رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ** اور **اولئک کتب فی قلوبھم الایمان** کے زرین طمغے ان کو عطا ہوئے لہذا بدر میں شرکت کرنے والے صحابی سے بمقتضائے بشریت کوئی غلطی یا فروگذاشت ہو جائے تو وہ **رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ** اور **اولئک کتب فی قلوبھم الایمان** سے خارج نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ اس علیم وخبیر کی خبر ہے کہ جس میں کذب کا امکان نہیں۔

فضائل اصحاب بدریین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کے قصہ میں حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا جیسا کہ بخاری ودیگر کتب احادیث میں روایت ہے کہ "تحقیق اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف نظر فرمائی اور یہ کہہ دیا جو چاہے کرو۔ جنت تمہارے لئے واجب ہوچکی ہے"۔ یہاں اس موقع پر محدثین ومفسرین نے لکھا ہے کہ اصحاب بدر کے متعلق حق تعالیٰ کا یہ فرمادینا کہ جو چاہے کرو اس سے معاذ اللہ۔ اہل بدر کو گناہوں کی اجازت دینا مقصود نہیں بلکہ ان کے صدق واخلاص کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ بارگاہ خداوندی میں اہل بدر کی مخلصانہ جانبازی اور محبانہ اور والہانہ سرفروشی مسلّم ہوچکی ہے یعنی مرتے دم تک ان اصحاب بدر کا قدم جادہ محبت ووفا سے کبھی ڈگمگانے والا نہیں۔ ان کے قلوب اللہ اور اس کے رسول کی محبت واطاعت سے لبریز ہیں۔ اگر بمقتضائے بشریت کسی وقت کوئی لغزش صادر ہوجائے گی تو فوراً توبہ واستغفار کی طرف رجوع کریں گے۔ بہرحال اہل بدر جو کچھ بھی کریں جنت ان کے لئے واجب ہے۔ اطاعت کریں گے تب جنت واجب ہے اور اگر بالفرض بمقتضائے بشریت معصیت کر بیٹھیں گے تو فوراً توبہ واستغفار اور تضرع وابتہال کریں گے جس سے ان کے لئے مغفرت وجنت واجب ہوجائے گی بلکہ عجب نہیں کہ اور درجے بلند ہوجائیں جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے توبہ سے اور درجہ بلند ہوئے۔ اصحاب بدر کو اس عظیم الشان کارنامہ کے صلہ میں بارگاہ خداوندی سے **رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ** اور **اولئک کتب فی قلوبھم الایمان** کے زرین تمغے ان کو عطا ہوئے لہٰذا بدر میں شرکت کرنے والے صحابی سے بمقتضائے بشریت کوئی غلطی یا فروگذاشت ہوجائے تو وہ **رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ** اور **اولئک کتب فی قلوبھم الایمان** سے خارج نہیں ہوسکتے اس لئے کہ یہ اس علیم وخبیر کی خبر ہے کہ جس میں کذب کا امکان نہیں۔

اصحاب بدریین

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی

حضرات مہاجرین رضی اللہ عنہم

سیدالمهاجرین واما م البدريين واشرف الخلا ئق اجمعين
خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا ومولینا محمد رسول الله
صلى الله عليه وعلى اله واصحابه وشرف وكرم الى يوم الدين

۱ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲ سَیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۳ سَیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۴ سَیِّدُنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ
۵ سَیِّدُنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
۶ سَیِّدُنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
۷ سَیِّدُنا انسہ حبشی رضی اللہ عنہ
۸ سَیِّدُنا ابوکبشۃ فارسی رضی اللہ عنہ
۹ سَیِّدُنا کناز بن حصین رضی اللہ عنہ
۱۰ سَیِّدُنا مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ
۱۱ سَیِّدُنا عبیدۃ بن حارث رضی اللہ عنہ
۱۲ سَیِّدُنا طفیل بن حارث رضی اللہ عنہ
۱۳ سَیِّدُنا حصین بن حارث رضی اللہ عنہ
۱۴ سَیِّدُنا مسطح عوف بن اثاثہ رضی اللہ عنہ
۱۵ سَیِّدُنا ابوحذیفۃ بن عتبہ رضی اللہ عنہ
۱۶ سَیِّدُنا سالم رضی اللہ عنہ
۱۷ سَیِّدُنا صبیح رضی اللہ عنہ
۱۸ سَیِّدُنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ
۱۹ سَیِّدُنا عکاشۃ بن محصن رضی اللہ عنہ
۲۰ سَیِّدُنا شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ
۲۱ سَیِّدُنا عقبۃ بن وہب رضی اللہ عنہ
۲۲ سَیِّدُنا یزید بن رقیش رضی اللہ عنہ
۲۳ سَیِّدُنا ابوسنان بن محصن رضی اللہ عنہ
۲۴ سَیِّدُنا سنان بن ابی سنان رضی اللہ عنہ
۲۵ سَیِّدُنا محرر بن نضلہ رضی اللہ عنہ
۲۶ سَیِّدُنا ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ

۲۷ سیّدنا ثقف بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۸ سیّدنا مالک بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۹ سیّدنا مدلج بن عمرو رضی اللہ عنہ
۳۰ سیّدنا سوید بن مخشی رضی اللہ عنہ
۳۱ سیّدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ
۳۲ سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ
۳۳ سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
۳۴ سیّدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ
۳۵ سیّدنا سعد کلبی رضی اللہ عنہ
۳۶ سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
۳۷ سیّدنا سویبط بن سعد رضی اللہ عنہ
۳۸ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ
۳۹ سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۴۰ سیّدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۴۱ سیّدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ
۴۲ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۴۳ سیّدنا مسعود بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
۴۴ سیّدنا ذوالشمالین رضی اللہ عنہ
۴۵ سیّدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ
۴۶ سیّدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ
۴۷ سیّدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

۴۸ سیّدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ
۴۹ سیّدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ
۵۰ سیّدنا عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ
۵۱ سیّدنا شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ
۵۲ سیّدنا ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ
۵۳ سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
۵۴ سیّدنا معتب بن عوف رضی اللہ عنہ
۵۵ سیّدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ
۵۶ سیّدنا مہجع رضی اللہ عنہ
۵۷ سیّدنا عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ
۵۸ سیّدنا عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ
۵۹ سیّدنا واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
۶۰ سیّدنا خو بن ابی خولی رضی اللہ عنہ
۶۱ سیّدنا مالک بن ابی خولی رضی اللہ عنہ
۶۲ سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
۶۳ سیّدنا عامر بن بکیر رضی اللہ عنہ
۶۴ سیّدنا عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ
۶۵ سیّدنا خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ
۶۶ سیّدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ
۶۷ سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ
۶۸ سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

۶۹ سیّدنا سائب بن عثمان رضی اللہ عنہ
۷۰ سیّدنا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ
۷۱ سیّدنا عبداللہ بن مظعون رضی اللہ عنہ
۷۲ سیّدنا معمر بن حارث رضی اللہ عنہ
۷۳ سیّدنا خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ
۷۴ سیّدنا ابوسبرہ رضی اللہ عنہ
۷۵ سیّدنا عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ
۷۶ سیّدنا عبداللہ بن سہیل رضی اللہ عنہ
۷۷ سیّدنا عمیر بن عوف رضی اللہ عنہ
۷۸ سیّدنا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ
۷۹ سیّدنا عامر بن جراح رضی اللہ عنہ
۸۰ سیّدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ
۸۱ سیّدنا سہیل بن وہب رضی اللہ عنہ
۸۲ سیّدنا صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ
۸۳ سیّدنا عمرو بن ابی سرح رضی اللہ عنہ
۸۴ سیّدنا وہب بن سعد رضی اللہ عنہ
۸۵ سیّدنا حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ
۸۶ سیّدنا عیاض بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ

حضرات انصار

۸۷ سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
۸۸ سیّدنا عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ
۸۹ سیّدنا حارث بن اوس رضی اللہ عنہ
۹۰ سیّدنا حارث بن انس رضی اللہ عنہ
۹۱ سیّدنا سعد بن زید رضی اللہ عنہ
۹۲ سیّدنا سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ
۹۳ سیّدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ
۹۴ سیّدنا سلمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ
۹۵ سیّدنا رافع بن یزید رضی اللہ عنہ
۹۶ سیّدنا حارث بن خزمہ رضی اللہ عنہ
۹۷ سیّدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۹۸ سیّدنا سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ
۹۹ سیّدنا ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ
۱۰۰ سیّدنا عبید بن تیہان رضی اللہ عنہ
۱۰۱ سیّدنا عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ
۱۰۲ سیّدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ
۱۰۳ سیّدنا عبید بن اوس رضی اللہ عنہ
۱۰۴ سیّدنا نصر بن حارث رضی اللہ عنہ
۱۰۵ سیّدنا معتب بن عبید رضی اللہ عنہ
۱۰۶ سیّدنا عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ
۱۰۷ سیّدنا مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ
۱۰۸ سیّدنا ابوعبس بن جبیر رضی اللہ عنہ
۱۰۹ سیّدنا ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۱۰ سَیِّدُنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ
۱۱۱ سَیِّدُنا معتب بن قشیر رضی اللہ عنہ
۱۱۲ سَیِّدُنا عمرو بن معبد رضی اللہ عنہ
۱۱۳ سَیِّدُنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ
۱۱۴ سَیِّدُنا مبشر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ
۱۱۵ سَیِّدُنا رفاعہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ
۱۱۶ سَیِّدُنا سعد بن عبید رضی اللہ عنہ
۱۱۷ سَیِّدُنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ
۱۱۸ سَیِّدُنا رافع بن عنجدہ رضی اللہ عنہ
۱۱۹ سَیِّدُنا عبید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ
۱۲۰ سَیِّدُنا ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ
۱۲۱ سَیِّدُنا حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ
۱۲۲ سَیِّدُنا حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۲۳ سَیِّدُنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ
۱۲۴ سَیِّدُنا انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ
۱۲۵ سَیِّدُنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ
۱۲۶ سَیِّدُنا ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ
۱۲۷ سَیِّدُنا عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ
۱۲۸ سَیِّدُنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ
۱۲۹ سَیِّدُنا ربعی بن رافع رضی اللہ عنہ
۱۳۰ سَیِّدُنا عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ
۱۳۱ سَیِّدُنا عاصم بن قیس رضی اللہ عنہ
۱۳۲ سَیِّدُنا ابو ضیاح بن ثابت رضی اللہ عنہ
۱۳۳ سَیِّدُنا ابو حنہ بن ثابت رضی اللہ عنہ
۱۳۴ سَیِّدُنا سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ
۱۳۵ سَیِّدُنا حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ
۱۳۶ سَیِّدُنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ
۱۳۷ سَیِّدُنا منذر محمد رضی اللہ عنہ
۱۳۸ سَیِّدُنا ابو عقیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۱۳۹ سَیِّدُنا سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ
۱۴۰ سَیِّدُنا منذر بن قدامہ رضی اللہ عنہ
۱۴۱ سَیِّدُنا مالک بن قدامہ رضی اللہ عنہ
۱۴۲ سَیِّدُنا حارث بن عرفجہ رضی اللہ عنہ
۱۴۳ سَیِّدُنا حمیم رضی اللہ عنہ
۱۴۴ سَیِّدُنا جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ
۱۴۵ سَیِّدُنا مالک بن نمیلہ رضی اللہ عنہ
۱۴۶ سَیِّدُنا نعمان بن عصر رضی اللہ عنہ
۱۴۷ سَیِّدُنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ
۱۴۸ سَیِّدُنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ
۱۴۹ سَیِّدُنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
۱۵۰ سَیِّدُنا خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ
۱۵۱ سَیِّدُنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۵۲ سیّدنا سماک بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۵۳ سیّدنا سبیع بن قیس رضی اللہ عنہ

۱۵۴ سیّدنا عباد بن قیس رضی اللہ عنہ

۱۵۵ سیّدنا عبداللہ بن عبس رضی اللہ عنہ

۱۵۶ سیّدنا یزید بن حارث رضی اللہ عنہ

۱۵۷ سیّدنا خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ

۱۵۸ سیّدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

۱۵۹ سیّدنا حریث بن زید رضی اللہ عنہ

۱۶۰ سیّدنا سفیان بن بشر رضی اللہ عنہ

۱۶۱ سیّدنا تمیم بن یعار رضی اللہ عنہ

۱۶۲ سیّدنا عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ

۱۶۳ سیّدنا زید بن مز رضی اللہ عنہ

۱۶۴ سیّدنا عبداللہ بن عرفطہ رضی اللہ عنہ

۱۶۵ سیّدنا عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

۱۶۶ سیّدنا عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷ سیّدنا اوس بن خولی رضی اللہ عنہ

۱۶۸ سیّدنا زید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ

۱۶۹ سیّدنا عقبہ بن وہب رضی اللہ عنہ

۱۷۰ سیّدنا رفاعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۷۱ سیّدنا عامر بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲ سیّدنا معبد بن عباد رضی اللہ عنہ

۱۷۳ سیّدنا نوفل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴ سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۷۵ سیّدنا اوس بن صامت رضی اللہ عنہ

۱۷۶ سیّدنا نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۷ سیّدنا ثابت بن ہزال رضی اللہ عنہ

۱۷۸ سیّدنا مالک بن وعشم رضی اللہ عنہ

۱۷۹ سیّدنا ربیع بن ایاس رضی اللہ عنہ

۱۸۰ سیّدنا ورقہ بن ایاس رضی اللہ عنہ

۱۸۱ سیّدنا عمرو بن ایاس رضی اللہ عنہ

۱۸۲ سیّدنا مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ

۱۸۳ سیّدنا عباد بن خشخاش رضی اللہ عنہ

۱۸۴ سیّدنا نحاب بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۱۸۵ سیّدنا عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶ سیّدنا عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۱۸۷ سیّدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸ سیّدنا منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۸۹ سیّدنا ابواسید رضی اللہ عنہ

۱۹۰ سیّدنا مالک بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱ سیّدنا عبدربہ بن حق رضی اللہ عنہ

۱۹۲ سیّدنا کعب بن جماز رضی اللہ عنہ

۱۹۳ سیّدنا ضمرہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۹۴ سیّدنا زیاد بن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۹۵ سیّدنا بسبس بن عمرو رضی اللہ عنہ
۱۹۶ سیّدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۱۹۷ سیّدنا قراش بن صمہ رضی اللہ عنہ
۱۹۸ سیّدنا حباب بن منذر رضی اللہ عنہ
۱۹۹ سیّدنا عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ
۲۰۰ سیّدنا تمیم رضی اللہ عنہ
۲۰۱ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۰۲ سیّدنا معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۰۳ سیّدنا معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۰۴ سیّدنا خلاد بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۰۵ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۲۰۶ سیّدنا حبیب بن اسود رضی اللہ عنہ
۲۰۷ سیّدنا ثابت بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
۲۰۸ سیّدنا عمیر بن حارث رضی اللہ عنہ
۲۰۹ سیّدنا بشر بن براء رضی اللہ عنہ
۲۱۰ سیّدنا طفیل بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۱۱ سیّدنا طفیل بن نعمان رضی اللہ عنہ
۲۱۲ سیّدنا سنان بن صیفی رضی اللہ عنہ
۲۱۳ سیّدنا عبداللہ بن جد رضی اللہ عنہ
۲۱۴ سیّدنا عتبہ بن جد بن قیس رضی اللہ عنہ

سیّدنا جبار بن صخر رضی اللہ عنہ ۲۱۵
سیّدنا خارجہ بن حمیر رضی اللہ عنہ ۲۱۶
سیّدنا عبداللہ بن حمیر رضی اللہ عنہ ۲۱۷
سیّدنا یزید منذر رضی اللہ عنہ ۲۱۸
سیّدنا معقل بن منذری رضی اللہ عنہ ۲۱۹
سیّدنا عبداللہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ۲۲۰
سیّدنا ضحاک بن حارثہ رضی اللہ عنہ ۲۲۱
سیّدنا سعاد بن زریق رضی اللہ عنہ ۲۲۲
سیّدنا معبد بن قیس رضی اللہ عنہ ۲۲۳
سیّدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ۲۲۴
سیّدنا عبداللہ بن مناف رضی اللہ عنہ ۲۲۵
سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ۲۲۶
سیّدنا خلید بن قیس رضی اللہ عنہ ۲۲۷
سیّدنا نعمان بن سنان رضی اللہ عنہ ۲۲۸
سیّدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ ۲۲۹
سیّدنا سلیم بن عمرو رضی اللہ عنہ ۲۳۰
سیّدنا قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۲۳۱
سیّدنا عنترہ رضی اللہ عنہ ۲۳۲
سیّدنا عبس بن عامر رضی اللہ عنہ ۲۳۳
سیّدنا ثعلبہ بن غنمہ رضی اللہ عنہ ۲۳۴
سیّدنا کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ ۲۳۵

۲۳۶ سیّدنا سہل بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۳۷ سیّدنا عمرو بن طلق رضی اللہ عنہ
۲۳۸ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
۲۳۹ سیّدنا قیس بن محصن رضی اللہ عنہ
۲۴۰ سیّدنا حارث بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۴۱ سیّدنا جبیر بن ایاس رضی اللہ عنہ
۲۴۲ سیّدنا سعد بن عثمان رضی اللہ عنہ
۲۴۳ سیّدنا عقبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ
۲۴۴ سیّدنا ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ
۲۴۵ سیّدنا مسعود بن خلدہ رضی اللہ عنہ
۲۴۶ سیّدنا اسعد بن یزید رضی اللہ عنہ
۲۴۷ سیّدنا فاکہ بن بشر رضی اللہ عنہ
۲۴۸ سیّدنا معاذ بن ماعص رضی اللہ عنہ
۲۴۹ سیّدنا عائذ بن ماعص رضی اللہ عنہ
۲۵۰ سیّدنا مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ
۲۵۱ سیّدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ
۲۵۲ سیّدنا خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ
۲۵۳ سیّدنا عبید بن زید رضی اللہ عنہ
۲۵۴ سیّدنا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ
۲۵۵ سیّدنا فروۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۵۶ سیّدنا خالد بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۵۷ سیّدنا جبلہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
۲۵۸ سیّدنا عطیہ بن نویرہ رضی اللہ عنہ
۲۵۹ سیّدنا خلیفہ بن عدی رضی اللہ عنہ
۲۶۰ سیّدنا عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ
۲۶۱ سیّدنا سراقہ بن کعب رضی اللہ عنہ
۲۶۲ سیّدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ
۲۶۳ سیّدنا سلیم بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۶۴ سیّدنا سہیل بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۶۵ سیّدنا عدی بن ابی زغباء رضی اللہ عنہ
۲۶۶ سیّدنا مسعود بن اوس رضی اللہ عنہ
۲۶۷ سیّدنا ابوخزیمۃ رضی اللہ عنہ
۲۶۸ سیّدنا رافع بن حارث رضی اللہ عنہ
۲۶۹ سیّدنا عوف بن حارث رضی اللہ عنہ
۲۷۰ سیّدنا معوذ بن حارث رضی اللہ عنہ
۲۷۱ سیّدنا معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ
۲۷۲ سیّدنا نعمان بن عمر رضی اللہ عنہ
۲۷۳ سیّدنا عامر بن مخلد رضی اللہ عنہ
۲۷۴ سیّدنا عصیمہ اشجعی رضی اللہ عنہ
۲۷۵ سیّدنا ودیعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۷۶ سیّدنا ابوالحمراء رضی اللہ عنہ
۲۷۷ سیّدنا ثعلبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

نمبر	نام		نمبر	نام	
۲۷۸	سَیِّدُنا سہیل بن عتیک	رضی اللہ عنہ	۲۹۶	سَیِّدُنا حرام بن طحان	رضی اللہ عنہ
۲۷۹	سَیِّدُنا حارث بن صمہ	رضی اللہ عنہ	۲۹۷	سَیِّدُنا قیس بن ابی صعصعہ	رضی اللہ عنہ
۲۸۰	سَیِّدُنا ابی بن کعب	رضی اللہ عنہ	۲۹۸	سَیِّدُنا عبداللہ بن کعب	رضی اللہ عنہ
۲۸۱	سَیِّدُنا انس بن معاذ	رضی اللہ عنہ	۲۹۹	سَیِّدُنا عصیمہ اسدی	رضی اللہ عنہ
۲۸۲	سَیِّدُنا اوس بن ثابت	رضی اللہ عنہ	۳۰۰	سَیِّدُنا ابوداؤد عمیر بن عامر	رضی اللہ عنہ
۲۸۳	سَیِّدُنا ابوشیخ ابی بن ثابت	رضی اللہ عنہ	۳۰۱	سَیِّدُنا سراقہ بن عمرو	رضی اللہ عنہ
۲۸۴	سَیِّدُنا زید بن صراسہلؔ	رضی اللہ عنہ	۳۰۲	سَیِّدُنا قیس بن مخلد	رضی اللہ عنہ
۲۸۵	سَیِّدُنا حارثہ بن سراقہ	رضی اللہ عنہ	۳۰۳	سَیِّدُنا نعمان بن عبدعمرو	رضی اللہ عنہ
۲۸۶	سَیِّدُنا عمرو بن ثعلبہ	رضی اللہ عنہ	۳۰۴	سَیِّدُنا حماک بن عبدعمرو	رضی اللہ عنہ
۲۸۷	سَیِّدُنا سلیط بن قیس	رضی اللہ عنہ	۳۰۵	سَیِّدُنا سلیم بن حارث	رضی اللہ عنہ
۲۸۸	سَیِّدُنا ابوسلیط بن عمرو	رضی اللہ عنہ	۳۰۶	سَیِّدُنا جابر بن خالد	رضی اللہ عنہ
۲۸۹	سَیِّدُنا ثابت بن خنسا	رضی اللہ عنہ	۳۰۷	سَیِّدُنا سعد بن سہیل	رضی اللہ عنہ
۲۹۰	سَیِّدُنا عامر بن امیہ	رضی اللہ عنہ	۳۰۸	سَیِّدُنا کعب بن زید	رضی اللہ عنہ
۲۹۱	سَیِّدُنا محرز بن عامر	رضی اللہ عنہ	۳۰۹	سَیِّدُنا بجیر بن ابی بجیر	رضی اللہ عنہ
۲۹۲	سَیِّدُنا سواد بن غزیہ	رضی اللہ عنہ	۳۱۰	سَیِّدُنا عتبان بن مارک	رضی اللہ عنہ
۲۹۳	سَیِّدُنا قیس بن سکن	رضی اللہ عنہ	۳۱۱	سَیِّدُنا میلیل بن ویرہ	رضی اللہ عنہ
۲۹۴	سَیِّدُنا ابوالاعور بن حارث	رضی اللہ عنہ	۳۱۲	سَیِّدُنا عصمۃ بن حصین	رضی اللہ عنہ
۲۹۵	سَیِّدُنا سلیم بن طحان	رضی اللہ عنہ	۳۱۳	سَیِّدُنا بلال بن معلّٰی	رضی اللہ عنہ

تین بدری فرشتوں کے نام: جنگ بدر میں فرشتوں کا آسمان سے مسلمانوں کی امداد کیلئے نازل ہونا اور پھر ان کا جہاد وقتال میں شریک ہونا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے پہلے معلوم ہو چکا ہے لیکن روایات حدیث سے صرف تین فرشتوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں جو ہدیہ ناظرین ہے۔

(۱) افضل الملائکۃ المکرمین امین اللہ تعالٰی بینہ وبین الانبیاء والمرسلین سَیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

(۲) سَیِّدُنا میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام (۳) سَیِّدُنا اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام



لاکھ درہم اور حماقت

اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے عرب کے ایک چھوٹے بچے کو کہا کیا تجھے پسند ہے کہ تو احمق بھی ہو اور تیرے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہوں کہا خدا کی قسم میں پسند نہیں کرتا۔ پوچھا کیوں۔ کہا مجھے خوف ہے کہ میں حماقت سے کوئی غلط کام کر بیٹھوں جس سے لاکھ درہم تو چلے جائیں اور حماقت میرے ساتھ رہ جائے۔ (کتاب الاذکیاء، فراسۃ المومن)

اسی نے مجھے خطرہ میں ڈالا ہے

حضرت زید بن اسلم اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو آپ اپنی زبان کھینچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہ کرو، اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک اسی نے مجھے خطرہ کی گھاٹیوں میں ڈال رکھا ہے۔

ایمان کی تازگی پر مرنے والا

طارق بن شھاب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو ''النانات'' میں فوت ہوا'' عرض کیا گیا النانات کیا ہے؟ فرمایا ایمان کی تازگی۔

تقدیر پر ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، اُس کی بھلائی پر بھی اور اُس کی برائی پر بھی یہاں تک کہ یہ یقین کر لے کہ جو بات واقع ہونے والی تھی وہ اس سے ہٹنے والی نہ تھی اور جو بات اس سے ہٹنے والی تھی وہ اس پر واقع ہونے والی نہ تھی۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرماویگا۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پاوے گا جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد چاہنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، اور یہ یقین کر لے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچاویں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچاویں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ (ترمذی)

رؤسا سے احتیاط

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ رام پور تشریف لے گئے۔ نواب کلب علی خاں کا زمانہ تھا۔ نواب صاحب نے بلوا بھیجا کہ: "آپ کو تکلیف تو ہوگی لیکن مجھے زیارت کا بے حد اشتیاق ہے۔"

مولانا نے اول تہذیب کا جواب کہلا بھیجا کہ: "میں ایک کاشتکار کا بیٹا ہوں۔ آداب دربار سے ناواقف ہوں کوئی بات آداب دربار کے خلاف ہوگی تو یہ نازیبا سا ہے۔"

نواب صاحب نے کہلا بھیجا کہ: "آپ کے لئے سب آداب معاف ہیں۔"

پھر مولاناؒ نے کہلا بھیجا کہ: "وہ جواب تو تہذیب کا تھا۔ اب ضابطہ کا جواب دینا پڑا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ملاقات کا اشتیاق ہے۔ سبحان اللہ اشتیاق تو ہو آپ کو اور حاضر ہوں میں یہ عجیب بے جوڑ بات ہے۔ پھر نواب صاحب کی ہمت نہ بلانے کی ہوئی نہ خود حاضر ہونے کی۔ (حسن العزیز ج۴ ص۲۶۱)

مقبول عبادت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک عبادت گزار نے نماز شروع کی جب اللہ تعالیٰ کے قول ایاک نعبد (تجھی کو ہم پوجتے ہیں) پر پہنچا تو اس کے دل میں خطرہ گزرا کہ واقعی وہ عابد ہے کسی نے اس کے دل میں آہستہ سے آواز دی کہ تو جھوٹا ہے تو تو صرف مخلوق کی عبادت کرتا ہے یہ سن کر اس نے توبہ کی اور لوگوں سے بالکل علیحدہ ہو گیا اس کے بعد نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا جب ایاک نعبد پر پہنچا تو آواز آئی کہ تو جھوٹا ہے تو تو اپنی بیوی کی پوجا کرتا ہے اس نے بیوی کو طلاق دیدی پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد تک پہنچا تو ندا دی گئی کہ تو جھوٹا ہے تو تو اپنے مال کی پوجا کرتا ہے۔ اس نے اپنا سب مال صدقے کر دیا اس کے بعد پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد تک پہنچا تو آواز پہنچی کہ تو جھوٹا ہے تو تو اپنے کپڑوں کی پوجا کرتا ہے چنانچہ اس نے اپنے کپڑے بھی خیرات کر دیئے صرف بقدر ضرورت ستر پوشی رکھ لئے پھر اس نے نماز شروع کی پس جب ایاک نعبد پر پہنچا تو آواز آئی کہ اگر تو سچا ہے تو تو واقعی عبادت گزاروں میں سے ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمہ اللہ

فرمایا کہ ایک شخص حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی کی خدمت میں حاضر ہوئے کوئی بات ان کے نفس کے خلاف ہوئی۔ انہوں نے دل میں اعتراض کیا کہ یہ شریعت کے اور اخلاق کے خلاف ہے۔ بس اس شبہ سے لوٹ گئے۔ جب چلے تو راستہ نہیں ملتا تھا۔ پانی پت سے نکلنا موت ہو گیا۔ ایک شخص ملے ان سے راستہ پوچھا انہوں نے کہا: راستہ تو جلال الدین کبیر الاولیاء کے پاس چھوڑ آئے۔ آخر پھر حاضر ہوئے اور بیعت ہوئے۔ ص ۱۷۹م ۵۹۶ حسن العزیز جلد اول۔

تلقین صبر

فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقدوسؒ پر تین تین فاقے گزر جاتے تھے اور جب بیوی پریشان ہو کر عرض کرتیں کہ حضرت اب تو تاب نہیں رہی۔ فرماتے کہ تھوڑا صبر اور کرو جنت میں ہمارے لئے عمدہ عمدہ کھانے تیار ہو رہے ہیں۔ بیوی بھی ایسی نیک ملی تھیں کہ وہ نہایت خوشی سے اس پر صبر کرتیں۔ (ص ۱۸۹ امثال عبرت حصہ دوم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت

حضرت عمرو بن عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی خالہ اروی بنت عبدالمطلب کے پاس ان کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ کچھ دیر بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے میں آپ کو غور سے دیکھنے لگا اور آپ کی نبوت کا تھوڑا بہت تذکرہ ان دنوں ہو چکا تھا۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عثمان! تمہیں کیا ہوا؟ (مجھے غور سے دیکھ رہے ہو) میں نے کہا میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ کا ہمارے میں بڑا مرتبہ ہے اور پھر آپ کے بارے میں ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ گواہ ہے کہ میں یہ سن کر کانپ گیا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ (الذریت:۲۲،۲۳)

جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور آسمان میں ہے روزی تمہاری، اور جو تم سے وعدہ کیا گیا۔ سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کی کہ یہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم بولتے ہو۔"

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل دیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ (اخرجہ المدائنی کذافی الاستیعاب ۴/۲۲۵)

دنیا پرستی سے دور رہنے کی نصیحت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرض الموت کے دوران ان کے پاس حاضر ہوا' میں نے انہیں سلام کیا تو فرمایا میں نے دنیا کو دیکھا کہ وہ آئی ہوئی ہے اور ابھی تک نہیں آئی وہ آئے گی اور تم باریک ریشم کے پردے بناؤ گے اور موٹے ریشم کے تکئے بناؤ گے اور اون کے عمدہ ترین بستروں پر بھی تم تکلیف محسوس کرو گے گویا کہ وہ بیٹھنے والا کانٹے دار گھاس پر بیٹھا ہے' اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی آگے بڑھ کر اگر اس کی گردن مار دے تو اس کے لئے یہ کام دنیا میں مصائب کے اوقات میں تسبیح کرنے سے بہتر ہے۔

مچھلی پر رحم کرنے کا انعام

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ دریا میں شکار کھیلتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی ایک بچی تھی چنانچہ انہوں نے دریا میں جال ڈالا۔ ایک مچھلی پھنسی اس بچی نے جال سے اس کو پکڑنا چاہا اس کے بعد اس نے دیکھا کہ وہ مچھلی اپنے دونوں لب ہلا رہی ہے۔ پس لڑکی نے اس کو دریا میں پھینک دیا۔ ذوالنونؒ نے اس سے فرمایا کہ تو نے ہماری کمائی کیوں ضائع کر دی۔ لڑکی نے ان سے عرض کیا کہ میں اس مخلوق خداوندی کے کھانے پر راضی نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ پس اس کے باپ نے اس سے کہا کہ اب ہم کیا کریں اس نے کہا کہ آیئے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے وہ ہم کو ایسا رزق دے گا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے چنانچہ ذوالنونؒ نے شکار چھوڑ دیا۔ اور باپ بیٹی شام تک اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ٹھہرے رہے لیکن ان کے پاس کوئی چیز نہ آئی۔ جب عشاء کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے خوان پر از طعام نازل فرمایا اور اس خوان پر مختلف قسم کے کھانے تھے اور تقریباً بارہ برس تک ہر رات کو خوان اترتا رہا۔ ذوالنونؒ نے گمان کیا کہ نزول خوان کا سبب ان کی نماز روزہ عبادت اور ان کی طاعت ہے۔ چنانچہ وہ لڑکی مر گئی اس کے بعد نزول خوان بند ہو گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ نزول خوان لڑکی ہی کی وجہ سے تھا۔ اور ان کی وجہ سے نہ تھا۔

پانچ چیزوں سے فراغت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کی پانچ چیزوں سے فراغت فرما دی ہے، اس کی عمر سے اور اس کے رزق سے اور اس کے عمل سے اور اس کے دفن ہونے کی جگہ اور یہ کہ (انجام میں) سعید ہے یا شقی ہے۔ (احمد و بزار و کبیر و اوسط)

جو مقدر میں ہے وہی ملے گا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز پر آگے مت بڑھ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ میں آگے بڑھ کر اس کو حاصل کر لوں گا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر نہ کیا ہو۔ اور کسی ایسی چیز سے پیچھے مت ہٹ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ وہ میرے پیچھے ہٹنے سے ٹل جاویگی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر کر دیا ہو۔ (کبیر و اوسط)

تواضع اورزہد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کوایک صاحب مطبع میں ملازم رکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”علمی لیاقت تو مجھ میں ہے نہیں۔ البتہ قرآن کی تصحیح کرلیا کروں گا۔ اس میں دس روپے دے دیا کرو۔“

اسی زمانہ میں ایک ریاست سے تین سوروپیہ ماہوار کی نوکری آ گئی۔ مولانا نے جواب لکھا: ”آپ کی یادآوری کا شکرگزار ہوں مگر مجھ کو یہاں دس روپے ملتے ہیں جس میں پانچ روپے تو میرے اہل وعیال کے لئے کافی ہوجاتے ہیں اور پانچ روپے بچ جاتے ہیں۔ آپ کے یہاں سے جو تین سوروپیہ ملیں گے۔ ان میں سے پانچ روپے تو خرچ میں آئیں گے اور دوسو پچانوے روپے جو بچیں گے میں ان کا کیا کروں گا۔ مجھ کو ہر وقت یہی فکر رہے گا کہ ان کو کہاں خرچ کروں۔“ غرض تشریف نہیں لے گئے۔ اللہ اللہ کیا تواضع اورزہد ہے۔ (خیر المال للرجال ص ۴۴)

حکایت حضرت شیخ احمد عبدالحق صاحب ردولوی رحمہ اللہ ایک صاحب حال بزرگ

فرمایا کہ شیخ احمد عبدالحق ردولوی کے بڑے بھائی دہلی رہتے تھے وہاں کے شہزادے ان کے بہت معتقد تھے۔ شیخ نے اپنے ان بھائی سے جب صرف ونحو ابتدائے عمر میں شروع کی۔ تو اس مثال ضرب زید عمرا پر فرمایا کہ کیوں مارا؟ اس نے کیا خطا کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال فرضی ہے مار وار کچھ نہیں۔ کہنے لگے کہ خیر اگر بے خطا مارا تو ظلم کیا اور اگر نہیں مارا ویسے ہی لکھ دیا ہے تو جھوٹ ہے میں ایسی کتاب نہیں پڑھتا۔ جس میں شروع ہی سے ظلم اور جھوٹ کی تعلیم ہو۔ یہ آپ کے بچپن کی کیفیت تھی۔ ان کے بھائی نے شہزادے سے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ صاحب حال ہیں۔ وہ پڑھیں گے نہیں۔ انہیں مت ستاؤ۔ بھولے اس قدر تھے کہ آپ کے بھائیوں نے ردولی میں آپ کی نسبت کی تو اپنے بھائی بھاوج سے منع فرمایا اور کہا کہ مجھے اس جھگڑے سے چھڑاؤ۔ جب وہ نہ مانے تو آخر کار خود ایک دن

سسرال گئے اور دروازے میں جا کر کہہ دیا کہ میں نامرد ہوں تمہاری لڑکی کی عمر ضائع ہوگی۔ چنانچہ آپ کے اس عمل سے اس وقت شادی موقوف ہوگئی۔ پھر ایک زمانے میں آپ نے شادی کی اولاد بھی ہوئی مگر اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ جو بچہ پیدا ہوتا تھا وہ تین مرتبہ حق حق حق کہہ کر مر جاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کی بی بی اس رنج کی وجہ سے کہ اولاد زندہ نہیں رہتی۔ آپ کے سامنے روئیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اب جو بچہ پیدا ہوگا وہ زندہ رہے گا چنانچہ پھر جو بچہ پیدا ہوا اس نے حق حق حق نہیں کہا اور وہ زندہ رہا۔ صفحہ ۹۹ نمبر ۳۱۰ حسن العزیز جلد اول۔

حکایات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ

ایک وسوسہ اور اس کا حل

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی کے ایک مرید تھے۔ ان کو وسوسہ ہوا کہ یہاں کی تعلیم تو معلوم کر لی اور بھی تو مشہور مشائخ ہیں۔ اللہ کا نام کسی سے پوچھنے میں حرج نہیں ہے لہذا اور جگہوں کا بھی رنگ ڈھنگ چل کر دیکھنا چاہئے مگر اس خیال کو پیر سے ظاہر کرتے ہوئے حجاب مانع تھا۔ شیخ نے یا تو کشف سے یا قرائن سے معلوم کر لیا۔ ایک موقع پر ان سے فرمایا کہ بھائی حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **سیروا فی الارض** لہذا اگر تم کچھ عرصہ ادھر پھر آؤ تو تفریح بھی ہو جاوے گی اور مختلف مشائخ کی زیارت و برکات سے بھی مشرف ہو جاؤ گے اور اس وقت اگر کسی سے اللہ کا نام بھی پوچھ لو تو کچھ حرج نہیں یہ مرید دل میں خوش ہو گئے کہ اچھا ہوا۔ شیخ سے حجاب بھی نہ ٹوٹا اور کام بھی بن گیا۔ رخصت ہو کر روانہ ہوئے جہاں جس شیخ کے پاس بھی گئے۔ سب نے وہی پاس انفاس کا شغل بتایا جو کہ ابتداء میں شروع کرایا جاتا ہے یہ بہت گھبرائے کہ جس کے پاس جاتا ہوں وہ ابتداء الف بے تے سے ہی کراتا ہے اور پچھلا کیا کرایا سب بیکار ہو جاتا ہے۔ آخر شرمندہ ہو کر پھر شیخ گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توبہ کی۔ شیخ نے فرمایا: کیوں بھائی اب تو سب جگہ دیکھ آئے اب تو تسلی ہوئی بس دور کے ڈھول ہی سہانے معلوم ہوتے ہیں۔ اب ایک طرف گوشے میں بیٹھ کر اللہ کا نام لو اور طبیعت کو یکسو رکھو۔ (حسن العزیز)

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: محمد غوث گوالیاری مصنف جواہر خمسہ عامل تھے۔ یہ غالباً شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے ہم عصر ہیں۔ حضرت شیخ کے لانے کے لئے انہوں نے ایک مرتبہ جنوں کو بھیجا۔ شیخ مسجد میں مشغول تھے۔ جن پہنچے مگر پاس جانے کی ہمت نہ ہوئی شیخ نے خود ہی سر اٹھا کر دیکھا پوچھا۔ کون؟ جنوں نے جواب دیا کہ محمد غوث نے بھیجا ہے وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر اجازت ہو تو ہم اس طرح لے چلیں کہ تکلیف نہ ہوگی۔ حضرت شیخ نے فرمایا: میں حکم دیتا ہوں کہ محمد غوث کو لے آؤ۔ چنانچہ جن پہنچے اور ان کو لے کر چلے انہوں نے جنوں سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تم تو میرے مطیع تھے اب یہ سرکشی کیسی؟ جنوں نے جواب دیا کہ سب کے مقابلے میں تو تمہارے مطیع! مگر شیخ کے مقابلے میں تمہاری اطاعت نہیں غرضکہ ان کو لے کر شیخ کی خدمت میں پہنچے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی اور بہت ڈانٹا آخر کار وہ بیعت ہو کر صاحب نسبت ہوئے گوالیار میں ان کا مزار ہے۔ (حسن العزیز جلد اول)

حکایت حضرت شیخ عبدالباری صاحب رحمہ اللہ

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: حضرت شیخ عبدالباریؒ کی خدمت میں دو شخص بغرض بیعت حاضر ہوئے۔ شیخ نے ان کے اعتقاد کی جانچ کے لئے فرمایا کہ: اگر ہم خلاف شرع کام کا حکم دیں تو کرو گے؟ ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ صاحب خلاف شرع کام تو میں نہ کروں گا دوسرے نے کہا کہ ہاں میں کروں گا۔ شیخ نے دوسرے کو تو بیعت فرمالیا' اور پہلے کو صاف انکار کر دیا۔ وہاں سے جب علیحدہ ہوئے تو پہلے نے دوسرے سے پوچھا کہ بھائی! تم نے خلاف شرع کام کرنے کا اقرار کس تاویل سے کر لیا۔ اس نے جواب دیا کہ: میں نے یہ خیال کیا کہ شیخ کامل کبھی خلاف شرع کام کے واسطے کہہ ہی نہیں سکتا۔ لہذا مجھے کبھی ایسی نوبت ہی نہ آوے گی۔ پس میں نے خلاف شرع کام کرنے کا اقرار نہیں کیا بلکہ ان کے شیخ کامل ہونے کا پورا یقین کیا کہ وہ کبھی ہرگز ایسا کر ہی نہیں سکتے کہ خلاف شرع کا حکم دیں اور میرا یہ کہنا کہ اگر آپ خلاف شرع کہیں گے تو کر لوں گا۔ یہ تعلیق المحال بالمحال ہے اس سے میرا عزم امر غیر مشروع لازم نہیں ہوتا۔ (قصص الاکابر)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دعوت

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا وہ دین ہے جسے اللہ نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور جسے دے کر اپنے رسولوں کو بھیجا۔ میں تم کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو کہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور لات وعزی دونوں بتوں کا انکار کردو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ایسی بات ہے جو آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنی۔ اس لئے میں اپنے والد ابوطالب سے پوچھ کر ہی اس کے بارے میں کچھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے اس بات کو پسند نہ فرمایا کہ آپ کے اعلان سے پہلے آپ کا راز فاش ہو جائے تو ان سے فرمایا اے علی! اگر تم اسلام نہیں لاتے ہو تو اس بات کو چھپائے رکھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی حال میں رات گزاری پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں مسلمان ہونے کا شوق پیدا فرمادیا۔ اگلے روز صبح ہوتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کل میرے سامنے آپ نے کیا بات پیش فرمائی تھی؟ آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو کہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور لات وعزی کا انکار کردو اور اللہ کے تمام شریکوں سے برأت کا اظہار کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لی اور اسلام لے آئے اور ابوطالب کے ڈر سے آپ کے پاس چھپ چھپ کر آتے رہے اور اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ بالکل ظاہر نہ ہونے دیا۔ (ذکرہ ابن اسحاق کذافی البدایہ ۳/۲۴)

سعادت مندی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقدر فرمایا اس پر راضی رہے اور آدمی کی محرومی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے خیر مانگنا چھوڑ دے، اور یہ بھی آدمی کی محرومی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقدر فرمایا اس سے ناراض ہو۔ (احمد ترمذی)

دعا نہ کرنے پر اللہ کی ناراضگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو دعوت دینا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ مسلمان ہو جائیں سلامتی پالیں گے۔ (اخرجہ الطبر انی قال الھیثمی ۵/۳۰۵) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور اطمینان کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اپنے والد) حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لے کر آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب آپ نے ان کو (آتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا اے ابوبکر! بڑے میاں کو وہیں کیوں نہیں رہنے دیا۔ میں ان کے پاس چل کر جاتا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بہ نسبت اس کے کہ آپ ان کے پاس چل کر تشریف لے جاتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سامنے بیٹھایا اور ان کے دل پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا آپ مسلمان ہو جائیں سلامتی پالیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ جب حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ بوٹی کی طرح سفید تھے، آپ نے فرمایا اس سفیدی کو بدل دو لیکن کالا خضاب نہ کرنا۔ (عند ابن سعد ۵/۴۵۱)

یہودی لڑکے کو دعوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے پھر اس سے فرمایا مسلمان ہو جاؤ۔ اس کا باپ بھی وہیں پاس تھا وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔ باپ نے کہا ابوالقاسم (یعنی حضور) کی مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے دوزخ کی آگ سے بچایا۔ (اخرجہ البخاری وابوداؤد)

ایک ہجیمی کو دعوت

(۱) حضرت ابوتمیمہ ہجیمی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (یا حضرت ابوتمیمہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا وہاں ایک آدمی آیا) اور اس آدمی نے پوچھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا یہ پوچھا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کہ آپ کس کو پکارتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکیلے اللہ عزوجل کو پکارتا ہوں جس کی صفت یہ ہے کہ جب تم کو کوئی نقصان پہنچے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہارے نقصان کو دور کردے اور جب تم پر قحط سالی آجائے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہارے لئے غلہ اُگا دے اور جب تم چٹیل میدان میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہاری سواری تمہیں واپس کردے۔ یہ بات سن کر وہ آدمی فوراً مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کو کبھی گالی نہ دینا۔ (حکم راوی کو شک ہوا کہ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شَیئًا فرمایا یا اَحَدًا فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہی ہے) وہ صاحب کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت فرمانے کے بعد میں نے آج تک کبھی کسی اونٹ یا کسی بکری کو بھی گالی نہیں دی۔ (اخرجہ احمد)

وہی ہو گا جو منظور خدا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کر اور اللہ سے مدد چاہ اور ہمت مت ہار اور اگر تجھ پر کوئی واقعہ پڑ جائے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا لیکن (ایسے وقت میں) یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا تھا، اور جو اس کو منظور ہوا اس نے وہی کیا۔ (مسلم)

دوا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوخزامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

اکابر کی باہمی محبت

ایک بار جاڑے کے دنوں میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رضائی تو کسی مہمان کو دے دی۔ پھر مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے ان کی اپنے لئے رضائی مانگی تو فرمایا اپنی رضائی کیوں دوسرے کو دے دی میں تو اپنی رضائی نہیں دیتا۔ جب انہوں نے کہا حضرت میں رات بھر جاڑے مروں گا تب دو شرطوں سے دی ایک یہ کہ تہجد کے وقت مجھے واپس کر دینا کیونکہ لحاف اوڑھ کر مجھ سے نہ اٹھا جائے گا اور دوسرے کسی اور شخص کو مت دینا تا کہ کسی کی جوں نہ چڑھ جاوے۔ (حسن العزیز ج ا ص ۲۳۹)

حاتم کی نماز

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ عصام بن یوسف بہرے حاتم کی مجلس میں آئے اور ان پر اعتراض کرنا چاہا چنانچہ عصام نے حاتم سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن (حاتم کی کنیت ہے) آپ نماز کیونکر ادا کرتے ہیں حاتم نے اپنا منہ عصام کی جانب کیا یعنی ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو کھڑا ہوتا ہوں اور اول وضو ظاہری پھر وضو باطنی کرتا ہوں۔ عصام نے کہا کہ ان دونوں وضوؤں کی کیا صورت ہے۔ حاتم نے فرمایا وضو ظاہر کی یہ صورت ہے کہ اعضائے وضو کو پانی سے دھوتا ہوں۔ وضو باطن یہ ہے کہ اعضا کو سات چیزوں سے دھوتا ہوں توبہ ندامت ترک کر دینا مخلوق کی تعریف ریا' کینہ اور حسد کو دل سے دور کرتا ہوں۔ اس کے بعد مسجد جاتا ہوں اور اعضاء کو بچھاتا ہوں اور کعبہ میرے پیش نظر ہوتا ہے اور امید و بیم کی حالت میں کھڑا ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور میرے دائیں جنت اور بائیں دوزخ ہوتی ہے۔ ملک الموت میرے پیچھے ہوتے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ گویا میں اپنا قدم پل صراط پر رکھتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ یہ نماز میری آخری نماز ہے پھر نیت کرتا ہوں اور خشوع وخضوع کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور قرآن کے معانی میں تفکر اور غور کر کے پڑھتا ہوں اور عجز وانکسار کے ساتھ رکوع اور گریہ وزاری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ اللہ کی رحمت کی امید پر تشہد پڑھتا ہوں اور اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ تیس سال سے یہ میری نماز ہے یہ سن کر عصام زار و قطار روئے اور کہا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ آپ کے علاوہ دوسرا اس پر قادر نہیں ہوسکتا۔

حکایت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: شاہ عبدالرحیم صاحب کے پہلے پیر کا نام بھی شاہ عبدالرحیم صاحب ہی تھا فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر کا سر دبا رہا تھا۔ پیر صاحب نے کہا کہ خوب اچھی طرح زور سے دباؤ۔ میرے دل میں خیال آیا کہ بہت زور سے دباؤں گا تو سر خربوزے کی طرح پچک جاوے گا (کیونکہ شاہ صاحب خوب قوی تھے) پیر صاحب نے فرمایا کہ نہیں بھائی تم خوب زور سے دباؤ۔ خربوزے کی طرح نہیں پچکے گا۔ پھر فرمایا کہ وہ صاحب کشف تھے اور ان سے خوارق بہت صادر ہوتے تھے۔ ایک لڑائی میں توپ کا منہ بند کر دیا تھا۔ روم کا ایک عنین آدمی جو اپنے ملک سے بغرض علاج آیا تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کیا کہ میری بیوی بوجہ میرے نامرد ہونے کے طلاق مانگتی ہے۔ میں کچھ مدت مقرر کر کے بغرض علاج آیا ہوں اور کہہ آیا ہوں کہ اگر اتنی مدت تک واپس نہ آؤں تو تجھ کو تین طلاق اور اب اس مدت میں ایک ہی یا دو تین دن رہ گئے ہیں۔ اب وہاں کس طرح پہنچوں؟ آپ اس شخص کو کوٹھڑی میں لے گئے اور آنکھیں بند کرائیں۔ اس نے دیکھا کہ میں اپنے مکان کے صحن میں کھڑا ہوں۔ یہ خرق عادت قطع مسافت کی آپ کی ظہور میں آئی۔ (حسن العزیز)

ہلاکت کا خطرہ کب؟

''ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' یا رسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے؟ فرمایا ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہو جائے گی''۔ (صحیح بخاری ص ۱۰۴۶ ج ۲' صحیح مسلم ص ۳۸۸ ج ۲)

انسانیت کی تلچھٹ

''تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں' چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہتے جائیں گے' اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جا سکتا ہے تو مر جانا''۔

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص ۲۹۲ بروایت ابی ہریرہؓ)

ان مشرکوں کوفرداً فرداً دعوت دینا جومسلمان نہیں ہوئے ابوجہل کودعوت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے دن جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اس کا قصہ یوں ہوا کہ میں اور ابوجہل بن ہشام مکہ کی ایک گلی میں چلے جارہے تھے کہ اچانک ہماری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل سے فرمایا اے ابوالحکم! آ ؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف۔ میں تمہیں اللہ کی دعوت دیتا ہوں۔ ابوجہل نے جواب دیا اے محمد! کیا تم ہمارے خداؤں کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہیں آ ؤ گے؟ آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم گواہی دے دیں کہ آپ نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا۔ چلو ہم گواہی دیئے دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ حق ہے تو میں آپ کا اتباع ضرور کر لیتا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد ابوجہل میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ حق ہے لیکن میں ان کی بات اس وجہ سے نہیں مانتا کہ (وہ بنی قصی میں سے ہیں اور) بنی قصی نے کہا کہ بیت اللہ کی دربانی ہمارے خاندان میں ہوگی۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت ہمارے خاندان میں ہوگی۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا مجلس شوریٰ کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا لڑائی کا جھنڈا ہمارے خاندان میں ہوگا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے پھر انہوں نے کھانا کھلایا اور ہم نے بھی کھانا کھلایا حتیٰ کہ جب کھانا کھلانے میں ہم اور وہ برابر ہوگئے تو وہ کہنے لگے کہ ہم میں سے ایک نبی ہے۔ اللہ کی قسم ان کی یہ بات میں کبھی نہیں مانوں گا۔ (اخرجہ البیہقی کذافی البدایۃ ۳/۶۴ وایضا)

دعا کی قدر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔ (ترمذی وابن ماجہ)

عبدیت

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: ایک درویش مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں امتحان درویشی لینے بڑے تزک واحتشام سے آئے بہت سے گھوڑے اور خادم اور بھنگی اور گھسیارے وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ مولانا نے سب کی دعوت کی اور شاہ صاحب اوران کے مخصوصین کی خدمت کے لئے مولانا نے اپنے خادم مقرر کئے اور خود شاہ صاحب کے نوکروں کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ شاہ صاحب کے نوکروں اور بھنگیوں کو اپنے ہاتھ سے اسی شان کے برتنوں میں کھانا کھلایا جیسے برتنوں میں خود کھاتے تھے۔ درویش مولانا کا یہ انکسار اور خلق دیکھ کر مولاناؒ کے کمال کے قائل ہوگئے۔ (شوق اللقاء ص ۳۱)

(۳) عبدیت کا ایک واقعہ:۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشاء کے وقت مسئلہ پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب دے دیا۔ مستفتی کے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو اور مستفتی کو تلاش کرنا شروع کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ: "اس وقت رات زیادہ ہوگئی ہے۔ آپ آرام فرمایئے ہم صبح ہونے پر اس کو بتلا دیں گے۔"

لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ گھر میں سے اس کو بلایا اور فرمایا کہ: "ہم نے اس وقت مسئلہ بتلایا تھا تمہارے جانے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے۔"

جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آ کر آرام فرمایا۔ (طریق النجاۃ ص ۴۲)

توکل میں کامرانی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا دل (تعلقات کے) ہر میدان میں شاخ شاخ رہتا ہے۔ سو جس نے اپنے دل کو ہر شاخ کے پیچھے ڈال دیا اللہ تعالیٰ پروا بھی نہیں کرتا۔ خواہ وہ کسی میدان میں ہلاک ہو جاوے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب شاخوں میں اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اکابر کی باہمی بے تکلفی

ایک بار حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''جتنی محبت پیروں کے ساتھ مریدوں کو ہوتی ہے حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب سے مجھ کو اتنی نہیں۔''

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے سن کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فرمایا کہ:

''اب تو ماشاءاللہ آپ کی حالت باطنی حضرت حاجی صاحب سے بھی بہت آگے بڑھ گئی ہے۔''

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''**لا حول و لا قوۃ، استغفر اللہ**، بھلا کہاں حضرت، کہاں میں ۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک مجھے اس بات سے بڑی تکلیف ہوئی۔ بڑا صدمہ ہوا۔''

حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا کہ: ''خیر آپ ان سے بڑھے ہوئے نہ سہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ تکلیف آپ کو کیوں ہوئی۔ بس یہی ہے محبت۔ آپ تو کہتے تھے مجھے حضرت سے محبت ہی نہیں۔ اگر محبت نہ تھی تو یہ صدمہ کیوں؟ ویسے ہی اپنی فضیلت کی نفی کر دیتے۔ بس یہی محبت ہے۔''

حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ: ''بھائی تم بڑے استاد ہو۔'' (حسن العزیز جلد اول ص ۲۵۶)

حکایات حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ

فرمایا: واقعی صحبت کا عجیب اثر ہوتا ہے' مولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ کی صحبت میں بعضے ایسے لوگوں کو جو حرف شناس بھی نہیں تھے۔ ایسا نفع ہوا کہ مولانا کے وعظ انہیں لفظاً لفظاً یاد تھے۔ گو وہ خود سمجھتے تک نہ تھے۔ کیونکہ معقول و منقول کے مضامین باریک ہوتے تھے۔ بعض علماء بھی ایسے لوگوں سے وعظ کہلوا کر سنتے تھے قصبہ سنبھل میں میں نے سنا تھا ایسے ہی ایک شخص لوہاری میں آئے تھے۔ ہندوستان کے دار الحرب ہونے کی بابت اور جمعہ ہونے نہ ہونے کی بابت گفتگو تھی۔ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ تم نے بھی مولانا سے کبھی ہندوستان میں جمعہ کے جواز کی بابت کچھ سنا ہے۔ کہا کہ ہاں ایک شخص نے پوچھا تھا کہ ہندوستان میں جمعہ کی نماز پڑھنا کیسا ہے۔ فرمایا کہ بھائی جیسا جمعرات کی نماز پڑھنا (ص ۱۳۸ م نمبر ۱۸۵ حسن عبد العزیز جلد اول)

اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سویا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک تھیلی تھی۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنی تھیلی نہ پائی اور حضرت امام جعفر صادق کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں یہ شخص امامؒ سے الجھ گیا۔ امامؒ نے اس سے فرمایا کہ کیا بات ہے جو تو مجھ سے الجھ رہا ہے اس نے کہا کہ میری تھیلی چوری ہوگئی ہے اور آپ کے علاوہ کوئی دوسرا میرے پاس نہیں ہے۔ حضرت امامؒ نے فرمایا کہ تیری تھیلی میں کتنا مال تھا۔ اس نے کہا کہ اس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ حضرت امام جعفرؒ اپنے مکان تشریف لے گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لا کر اس کے حوالہ کیں پھر جب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تیری تھیلی ہمارے پاس ہے۔ ہم نے تجھ سے مذاق کیا تھا۔ وہ شخص اشرفیاں لے کر واپس آیا اور جس نے اس کو اشرفیاں دی تھیں ان کو دریافت کیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں واپس کرنا چاہیں لیکن امامؒ نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم جب کوئی چیز اپنی ملک سے خارج کر دیتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے۔

بدکاری عقلمندی کا نشان

حدیث: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق (ملا) کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہئے کہ بدکاری اختیار کرنے کے بجائے ”نکو“ کہلانے کو پسند کرے“۔ (ک عن ابی ہریرۃ کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۴)

مردوں اور عورتوں کی آوارگی

حدیث: ”کاش میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے اور ان کی عورتیں (سر بازار) اتراتی پھریں گی۔ اور کاش میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہو جائیں گی، ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لئے سب کچھ کریں گے“۔ (ابن عساکر عن رجل کنز العمال ص ۲۱۹ ج ۱۴)

حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ کو دعوت

حضرت یزید بن رومانؒ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم دونوں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلے اور دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پر اسلام کو پیش فرمایا اور قرآن پڑھ کر سنایا اور دونوں کو اسلام کے حقوق بتائے اور ان دونوں سے اللہ کی طرف سے اکرام اور اعزاز ملنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ وہ دونوں ایمان لے آئے اور دونوں نے تصدیق کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ابھی ملک شام سے چلا آ رہا ہوں (اس سفر میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ) ہم لوگ معان اور زرقاء کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور ہماری حالت سونے والوں جیسی تھی کہ اچانک کسی پکارنے والے نے بلند آواز سے پکار کر کہا اے سونے والو! اٹھو کیونکہ مکہ میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہم مکہ میں آئے تو آتے ہی آپ کی خبر ہم نے سنی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شروع زمانہ میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ (اخرجہ ابن سعد ۳/۵۵)

اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کی سب ذمہ داریوں کی کفایت فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالہ کر دیتا ہے۔ (ابوالشیخ)

کیمیا ہرگز نہ سیکھنا

پیر جیو محمد جعفر صاحب ساڈھوروی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن عرض کیا کہ: "حضرت کیمیا مرکبات سے بنتی ہے یا قدرتی جمادات سے۔" مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا: "کیمیا مرکبات سے بنتی ہے مگر تم اس کو ہرگز نہ سیکھنا ایک شخص نے مجھ کو کیمیا کا نسخہ بتایا تھا میں نے کبھی اس نسخہ کے بنانے کا ارادہ بھی نہیں کیا اور نہ وہ نسخہ اب میرے یاد رہا۔" (تذکرۃ الرشید ص ۲۳۵)

ایک عادل بادشاہ اور شیطان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک جوان بادشاہ سلطنت کا مالک ہوا۔ مگر اس نے سلطنت میں کوئی لذت نہ پائی۔ پس اپنے مصاحبین سے دریافت کیا کہ لوگوں کی اس بارے میں کیا میری ہی ایسی حالت ہوتی ہے۔ مصاحبین نے عرض کیا نہیں اور لوگ راہ۔ راست پر قائم اور ثابت تھے۔ بادشاہ نے ان سے کہا کہ کون سی ایسی چیز ہے جو سلطنت کو میرے لئے قائم اور ثابت کردے ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ کے لئے علماء اس کو قائم اور ثابت کریں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے شہر کے عالموں اور نیک لوگوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم لوگ میرے پاس بیٹھو اور مجھ سے جو بات طاعت الٰہی کی دیکھو اس کا مجھے حکم دو اور جو بات گناہ کی دیکھو اس سے مجھے باز رکھو۔ پس علماء وصلحاء نے ایسا ہی کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی سلطنت چار سو برس تک قائم رہی۔ اس کے بعد ابلیس (خدا اس پر لعنت کرے) بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ ابلیس ہوں لیکن تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ بادشاہ نے کہا کہ میں اولاد آدم میں سے ایک آدمی ہوں۔ ابلیس نے کہا کہ اگر تم اولاد آدم میں سے ہوتے تو اوروں کی طرح کب کے مرچکے ہوتے۔ تم تو معبود قابل پرستش ہو پس لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دو۔ ابلیس کے اغوا سے بادشاہ کے دل میں بھی یہ بات اثر کر گئی۔ چنانچہ وہ منبر پر چڑھا اور کہا کہ اے لوگو میں تم سے ایک بات پوشیدہ رکھتا تھا مگر اب اس کے اظہار کا وقت آ گیا ہے تم جانتے ہو کہ میں چار سو برس سے تمہارا بادشاہ ہوں۔ اگر میں اولاد آدم سے ہوتا تو جس طرح عام انسان مرتے ہیں میں بھی ضرور مر گیا ہوتا۔ میں تو تمہارا معبود ہوں پس تم لوگ میری عبادت کرو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اس کو خبر کردو کہ جب تک وہ راہ راست پر قائم تھا میں نے اس کا ملک قائم اور ثابت رکھا جب وہ میری نافرمانی کی طرف مائل ہو گیا تو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ اس پر بخت نصر جیسے ظالم بادشاہ کو مسلط کردوں گا۔ چنانچہ بخت نصر نے اس پر حملہ کیا اس کو قتل کیا اور اس کے خزانوں سے ۷۰ کشتیاں سونے کی بھر کر لے گیا۔ واللہ اعلم۔

حکایات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنے مشائخ کے اتباع کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ بھائی ہم نے تو اپنے بزرگوں کو یونہی کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر فرمایا (پیرومرشد حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ نے) کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ اگر اس قدیم زمانے میں ہوتے تو کھپ جاتے (ص ۴۴۶م ۳۵ حسن العزیز جلد دوم)

مثالی شجاعت

فرمایا کہ جب شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اول اول فارسی میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا تو دہلی والے بہت بگڑے اور شاہ صاحب کو فتح پوری کی مسجد میں گھیر لیا اور قتل پر آمادہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کے پاس ہتھیار تھے۔ شاہ صاحب کے پاس بھی تلوار تھی۔ بس شاہ صاحب تلوار کے ہاتھ گھماتے ہوئے باہر نکل آئے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ جو کچھ کر سکتا۔ (ص ۲۰۶م ۶۴۷)

دو جہنمی گروہ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم جیسے کوڑے ہوں گے وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے' دوم وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لئے ناکافی ہوگا اس لئے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی' ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے' یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہوگی' حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور سے آ رہی ہوگی''۔ (صحیح مسلم ص ۲۰۵ ج ۲)

جاہل عابد اور فاسق قاری

''آخری زمانہ میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے''۔ (کنز العمال ص ۲۲۲ ج ۱۴)

موت پر بیعت ہونا

(۱) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہو کر ایک درخت کے سائے میں ایک طرف جا بیٹھا۔ جب لوگ کم ہو گئے تو آپ نے فرمایا اے ابن الاکوع! کیا تم بیعت نہیں ہوتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو بیعت ہو چکا آپ نے فرمایا پھر بھی۔ چنانچہ میں آپ سے دوبارہ بیعت ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ سے کہا اے ابو مسلم! آپ لوگ اس دن کس چیز پر بیعت ہو رہے تھے؟ انہوں نے کہا موت پر۔

(۲) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرہ کی لڑائی کے دنوں میں ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا کہ ابن حنظلہ لوگوں کو موت پر بیعت کر رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی سے بھی اس پر (یعنی موت پر) بیعت نہیں ہوں گا۔ (حیاۃ الصحابہ)

جلدی نہ مچاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دُعا قبول ہوتی ہے تاوقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دُعا نہ کرے جب تک کہ جلدی نہ مچاوے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلدی مچانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دُعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا، سو دُعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم)

علمی مقام

ایک جگہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ بھی شریک تھے۔ ایک صاحب بولے کہ: "خیر وعظ کی مجلس میں بیٹھنے کا ثواب تو ہو گیا۔ باقی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اگر مولانا عام فہم مضامین بیان فرمایا کریں تو کچھ نفع بھی ہو۔"

حضرت مولانا گنگوہیؒ سن رہے تھے فرمایا کہ: "افسوس ہے شہباز عرش سے درخواست کی جاتی ہے کہ زمین پر اُڑے۔"

ف:۔ مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ: "میں وعظ میں جو کہیں کسی قدر رک جاتا ہوں تو سوچنے کی غرض سے نہیں بلکہ مضامین کا اس قدر ہجوم اور تواتر ہوتا ہے کہ پریشان ہو جاتا ہوں، سوچتا ہوں کہ کس کو مقدم کروں، کس کو مؤخر کروں۔" (حسن العزیز جلد اول ص ۳۸۲)

حضرت رائپوری رحمہ اللہ کا غیر مسلم کو جواب

ایک مرتبہ کسی دعوت میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوریؒ کا تعارف ایک ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص سے کرایا گیا جو کسی اونچے مسلمان خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور عیسائی ہوگیا تھا۔ اس زمانہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا بڑا زور تھا اور عیسائی مشنریوں کے اثر اور مشن اسکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے بہت سے خاندانی مسلمان عیسائیت قبول کر رہے تھے۔ اس عیسائی نے آپ سے بھی مذہبی گفتگو شروع کر دی اور آپ کو عیسائیت کی دعوت دینے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ: ''تم لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں ہمارے باپ دادا غیر مسلم تھے تمہارے بزرگوں کی تبلیغ و تلقین سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا اب جب ہم مسلمان ہو گئے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے اب بھی تمہارا کیا اعتبار ہے ہم تمہارے پیچھے چلیں گے تو تم ہم کو چھوڑ کر پھر کہیں اور چلے جاؤ گے۔''

یہ سن کر وہ شخص بہت خفیف ہوا اور کہا ہم آپ سے پھر کبھی نہیں کہیں گے۔

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر ص ۱۷)

خوف خدا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ شبلی رحمہ اللہ نے اپنی مجلس وعظ میں ایک دن فرمایا کہ اللہ کی ہیبت اور خوف سے بچو چنانچہ ایک جوان نے جو اسے سنا بہت ہی زور سے نعرہ مار کر مر گیا۔ اس کے اولیاء نے بادشاہ کے پاس نالش کی اور شبلیؒ پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے ہمارے لڑکے کو مار ڈالا۔ اس کے بعد بادشاہ نے شبلیؒ سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو پس انہوں نے کہا یا امیر المومنین ایک روح تھی جو مشتاق ہوئی اس نے زاری کی اور وہ بلائی گئی۔ اس نے قبول کیا۔ میرا کیا قصور ہے۔ امیر المومنین روئے۔ اس کے بعد اس کے اولیاء سے فرمایا کہ ان کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک قول جمیل

(۵) فرمایا کہ: شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ صحبت کے لئے اس شخص کو اختیار کرو جو محدث بھی ہو اور فقیہ بھی اور صوفی بھی، اعتدال اسی سے ہوتا ہے۔ یہ قول ان کا قول جمیل میں ہے۔ (حسن العزیز جلد چہارم)

مکروفریب کا دوردورہ اور نااہلوں کی نمائندگی

''لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا' اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا...... بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت ...... اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: ''رویبضہ'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے''۔ (کنزالعمال ص ۲۱۶ ج ۱۴)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کو دعوت

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے کہا نذیر۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ (آج سے تمہارا نام) بشیر ہے۔ آپ نے مجھے صفہ چبوترا پر ٹھہرایا (جہاں فقراء مہاجرین ٹھہرتے تھے) آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو خود بھی اسے استعمال فرماتے اور ہمیں بھی اس میں شریک فرمالیتے اور جب صدقہ آتا تو سارا ہمیں دے دیتے۔ ایک رات آپ گھر سے نکلے میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ جنت البقیع تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر یہ دعا پڑھی:

"اَلسَّلَامُ عَلَیکُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِینَ وَاِنَّا بِکُم لَاحِقُونَ وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ."

اور پھر فرمایا تم نے بہت بڑی خیر حاصل کر لی اور بڑے شر اور فتنہ سے بچ کر تم آگے نکل گئے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا بشیر۔ آپ نے فرمایا تم عمدہ گھوڑوں کو کثرت سے پالنے والے قبیلہ ربیعہ سے ہو جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو زمین اپنے رہنے والوں کو لے کر الٹ جاتی۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس قبیلہ میں سے اللہ پاک نے تمہارے دل، کان اور آنکھ کو اسلام کی طرف پھیر دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! بالکل راضی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ آپ کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے یا زمین کا کوئی زہریلا جانور نہ کاٹ لے۔ (اخرجہ ابن عساکر)

دعا کے تین درجے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی دُعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس دُعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے اور یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی بُرائی اُس سے ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دُعا کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے بھی زیادہ عطا کی کثرت ہے۔ (احمد)

خاوند کی تابعداری کی عجیب مثال

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ عشاء کے بعد دودھ استعمال فرماتے تھے چنانچہ جوں ہی آپ تشریف لاتے اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوتیں مگر آپ ذوق عبادت میں نوافل کی نیت باندھ لیتے اور رات بھر اسی طرح عبادت میں گزار دیتے اہلیہ محترمہ کا بیان ہے۔

''کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزار دی، اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔''

اللہ اللہ بیوی ہو تو ایسی، آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے ہمارے اسلاف نے جہاں اوروں پر اثر ڈالا، وہاں سب سے زیادہ اپنی ''بیوی'' ہی پر اثر ڈالا۔

خود حضرت نانوتویؒ ہی کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ:

''اذان کی ''حی علی الصلوٰۃ'' پر کام کو چھوڑ کر، اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں۔''

فائدہ: کاش مسلمانوں کی تمام عورتوں میں دین کا یہی شغف پیدا ہو جاتا پھر مسلمانوں کے اعمال و اخلاق میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا اور پوری مسلمان دنیا سنور جاتی۔ (ماہنامہ دار العلوم ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۵ء)

سچے جھوٹے کی پہچان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں محاکمہ اور فیصلہ کرنا آگ کے واسطے تھا پس جو جو شخص حق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا۔ تو آگ اس کو نہ جلاتی تھی۔ اور جو شخص ناحق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا تو اس کو جلا دیتی تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں لاٹھی سے فیصلہ ہوتا تھا وہ صاحب حق اور راستباز کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے مدعی کو مارتی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں فیصلہ والی ہوا تھی۔ پس وہ سچے کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے کو زمین سے اوپر اٹھا لیتی تھی اور اس کو زمین پر دے مارتی تھی۔ حضرت ذوالقرنین کے زمانہ میں فیصلہ کرنا پانی کے واسطے تھا جب سچا اس پر بیٹھتا تھا تو وہ جم جاتا تھا اور جب جھوٹا بیٹھتا تو وہ پگھل جاتا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں فیصلہ لٹکی ہوئی زنجیر کے ساتھ تھا۔ سچے کا ہاتھ اس پر پہنچتا تھا جھوٹے کا نہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فیصلہ فریقین کے واسطے اقرار یا گواہ قائم کرنے کے ساتھ تھا۔ (یعنی مدعا علیہ دعویٰ کا اقرار کرے یا مدعی دعوے پر گواہ لائے) اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں چاہتا ہے اور امام ترمذیؒ سے روایت ہے کہ بیشک یسر جنت کا ایک نام ہے اس لئے کہ اس میں تمام آسانیاں ہیں اور عسر دوزخ کا ایک نام ہے۔ اس لئے کہ اس میں تمام عسر (دشواری) ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان کی تفسیر میں اور اقوال بھی ہیں۔

زیارت قبور سے منع کی حکمت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب لوگوں کو قبور اولیاء پر جانے سے منع کیا کرتے تھے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا وجہ یہ ہے کہ وہاں جا کر ان کی نسبت محسوس ہوگی اور اسکے سامنے شیوخ موجودین کی نسبت ضعیف معلوم ہوگی پھر ان سے استفادہ نہ ہو سکے گا۔ جو اولیاء گزر گئے وہ اب آنے کے نہیں۔ طالبین کی ہدایت کے لئے اور موجودین سے فیض یوں گیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ فیض سے مطلق محرومی ہوگی۔ مناسبت اور عقیدت ہی ایک چیز ہے جس سے فیض ہوتا ہے۔ اگلے لوگ مریدوں کے بڑے بڑے امتحان کیا کرتے تھے۔ (حسن العزیز جلد چہارم)

قاریوں کی بہتات

''میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں ''قاری'' بہت ہوں گے مگر ''فقیہ'' کم' علم کا قحط ہو جائے گا اور فتنہ وفساد کی کثرت۔ پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت واحترام سے پورے ہوں گے' پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے دعویٰ توحید میں حجت بازی کرے گا''۔ (طب' ک عن ابی ابو ہریرہ کنز العمال ص ۲۱۷ ج ۱۴)

دو آدمیوں کو دعوت دینا حضرت ابوسفیان اور ہندہ کو دعوت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی ہندہ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر اپنے کھیت کی طرف چلے۔ میں بھی دونوں کے آگے چل رہا تھا اور میں نوعمر لڑکا اپنی گدھی پر سوار تھا کہ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پہنچے۔ ابوسفیان نے کہا اے معاویہ! نیچے اتر جاؤ تاکہ محمد سوار ہو جائیں۔ چنانچہ میں گدھی سے اتر گیا اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ آپ ہمارے آگے آگے کچھ دیر چلے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابوسفیان بن حرب، اے ہندہ بنت عتبہ، اللہ کی قسم! تم ضرور مرو گے۔ پھر تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا پھر نیکوکار جنت میں جائے گا اور بدکار دوزخ میں اور میں تم کو بالکل صحیح اور حق بات بتا رہا ہوں اور تم دونوں ہی سب سے پہلے (اللہ کے عذاب) سے ڈرائے گئے ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿ حٰمٓ. تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے لے کر قَالَتَآ اَتَيۡنَا طَآئِعِينَ. ﴾ تک آیات تلاوت فرمائیں تو ان سے ابوسفیان نے کہا اے محمد! کیا آپ اپنی بات کہہ کر فارغ ہو گئے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم گدھی سے نیچے اتر آئے اور میں اس پر سوار ہو گیا۔ حضرت ہندہ نے حضرت ابوسفیان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کیا اس جادوگر کے لئے تم نے میرے بیٹے کو گدھی سے اتارا تھا؟ ابوسفیان نے کہا نہیں اللہ کی قسم! وہ جادوگر اور جھوٹے آدمی نہیں ہیں۔ (اخرجہ ابن عساکر والطبرانی)

زاہدانہ زندگی

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی معتقد نے ایک چادر بیش قیمت اور ایک عدد زیور طلائی بی بی صاحبہ (یعنی اہلیہ محترمہ) کی ملک کر کے بھیجا تو حضرت نے اہلیہ محترمہ سے فرمایا: ''فی الحقیقت چادر اور زیور سے دل خوش ضرور ہوتا ہے، لیکن چند روز کے استعمال سے یہ دونوں ہی چیزیں خراب ہو جائیں گی۔ یہ کام اس ریشمین چادر سے نکلے گا، وہی لٹھے کی سفید چادر سے بھی نکل سکتا ہے، کسی مستحق کو دے دو...... خداوند تعالیٰ ان کے عوض، عاقبت میں پائدار لباس اور زیور عطا فرمائیں گے۔''

اللہ اکبر یہ صحابہ کرامؓ کی زندگی کے مطابق زندگی گزارنے والا عالم جو خود اپنی ہی حد تک تیار نہیں بلکہ اس کی بیوی بھی اسی رضاء و رغبت کے ساتھ راہِ خدا میں دینے کو آمادہ ہے چنانچہ: ''بی بی صاحبہ نے فوراً چادر ریشمین اور طلائی زیور دونوں کو دے دیا اور دل پر میل نہ آیا۔''

فائدہ: رب العالمین بال بال مغفرت فرمائے آمین، بیسویں صدی میں وہ نمونہ قائم فرما گئے جو عہدِ نبوت میں نظر آتے ہیں۔ (ماہنامہ دار العلوم ص ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء)

ماں کی بددعا

عطاء بن یسارؒ سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں اتری پس یہاں اس جماعت کے لوگوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی جس سے وہ بیدار ہو گئے اور تحقیق کے لئے چلے تا کہ اس کو دیکھیں ناگاہ انہیں ایک ایسا گھر نظر آیا جس میں ایک بڑھیا موجود تھی۔ پس ان لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جس نے ہم کو بیدار کیا۔ لیکن ہم تیرے یہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں اس بڑھیا نے ان سے کہا کہ میرا لڑکا تھا۔ اس کی یہ حالت تھی کہ مجھ سے کہتا تھا کہ یا حمارۃ (گدھیا) آ اور یا گدھیا جا۔ اور یہ اس کی عادت تھی میں نے اس کے حق میں بددعا کی کہ یا اللہ اس کو گدھا کر دے چنانچہ اب ہمیشہ ہر رات میں صبح تک گدھے کی بولی بولتا ہے۔ اس کے بعد ان مسافروں نے اس سے کہا کہ ہم کو اس کے پاس لے چلو تا کہ ہم اس کو دیکھیں پس یہ لوگ اس کے پاس گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ قبر میں ہے اور اس کی گردن گدھے کی گردن کی طرح ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

دعا کولازم کرلو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ دُعا (ہر چیز سے) کام دیتی ہے ایسی (بلا) سے بھی جو کہ نازل ہو چکی ہو اور ایسی (بلا) سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی۔ سوائے بندگانِ خدا دُعا کو پلہ باندھو۔ (ترمذی واحمد)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی فراست

فرمایا: شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے زمانے میں مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی اور مفتی صدرالدین صاحب کا شباب تھا۔ مولوی فضل حق صاحب اور مفتی صاحب نے ایک ایک قصیدہ لکھا کہ شاہ صاحب کے پاس چل کر پیش کریں۔ دیکھیں ادب میں کتنی مہارت ہے لے کر چلے اور راستے میں سوجھی کہ ہر ایک نے دوسرے کا قصیدہ لے لیا کہ میرے قصیدے کو تم اپنا بتانا تمہارے والے کو میں اپنا بتاؤں گا وہاں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نابینا ہو گئے تھے۔ معمولی باتیں کر کے آنے کی غرض دریافت کی۔ انہوں نے کہا ہم نے کچھ لکھا ہے۔ اصلاح کے لئے حضور میں لائے ہیں۔ فرمایا پڑھو' سب پڑھ گئے کچھ نہیں بولے یہ سمجھے کہ کچھ نہیں سمجھے۔ پوچھا کسی جگہ اصلاح فرمادیجئے فرمایا اصلاح تو دیکھی جاوے گی۔ مگر یہ بتلاؤ کہ یہ تبادلہ قصیدوں کا کہاں ہوا۔ حیرت ہو گئی۔ شاہ صاحبؒ نے ان معمولی باتوں سے دونوں کی طبیعت کا رنگ پہچان لیا اس سے سمجھے دونوں نے خجلت کے ساتھ اقرار کیا۔ دوبارہ پھر سنا اور جا بجا اصلاح دی۔ (حسن العزیز جلد چہارم ص ۱۹۵)

دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے' ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں' اور فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔ (صحیح مسلم ص ۱۰ ج ۱)

بنونجار کے ایک شخص کو دعوت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے ایک آدمی کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا اے ماموں جان! آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا میں ماموں ہوں یا چچا! آپ نے فرمایا آپ چچا نہیں ماموں ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کیا یہ میرے لئے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (اخرجہ احمد قال الہیثمی ۵/۳۰۵)

اسلامی اقدار کی حفاظت

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور اہل علم اور صاحب قلم کے ہمراہ دہلی سے لکھنؤ جارہے تھے راستہ میں موصوف نے مولانا سیوہاروی سے کہا کہ: ''پاجامہ اور دھوتی کی جنگ ختم کرنے کے لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ دوسری ترقی یافتہ ملکوں کی طرح مغربی لباس تیار کرلیا جائے۔؟''

مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ نے فوراً تڑاق سے جواب دیا کہ: ''اگر مسلمانوں نے ہندوؤں سے مرعوب ہوکر اسی طرح اپنی قومی تہذیب اور ملی تمدن کو چھوڑ کر مغربی تہذیب وتمدن کو اختیار کر کے اپنی عافیت واطمینان کا سہارا ڈھونڈا تو پھر بات ہی کیا ہوئی؟ اور یہ تو کسی آزاد ملک کے ایک آزاد باشندہ کی زندگی نہ ہوئی اسے میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔'' (بیس بڑے مسلمان ص ۹۴۳)

ایک اور آدمی کو دعوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا مسلمان ہو جاؤ سلامتی پالو گے۔ اس نے کہا میرا دل نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا دل نہ چاہے تب بھی (مسلمان ہو جاؤ)۔ (اخرجہ احمد وابویعلی)

قبولیت کا یقین رکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دُعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت سے بھرے دل سے دُعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

ہر چیز اللہ سے مانگو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگنا چاہئیں (اور ثابت کی روایت میں ہے کہ) یہاں تک کہ اُس سے نمک بھی مانگے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے وہ بھی اُسی سے مانگے۔ (ترمذی)

جسم کا بھی حق ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (شب بیداری اور نفل روزہ میں زیادتی کی ممانعت میں فرمایا) کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی یاد

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے تیس برس تک اللہ تعالیٰ کا کبھی ذکر نہ کیا۔ فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب تیرے فلاں بندہ نے اتنی مدت سے تیرا ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ میری نعمت میں ہے اگر اس کو میری طرف سے مصیبت پہنچے تو وہ ضرور مجھے یاد کرے گا حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کی حرکت کرنے والی رگوں میں سے ایک رگ کو چلنے سے روک دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا وہ شخص کھڑا ہو کر یا رب یا رب کہنے لگا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں حاضر ہوں میں موجود ہوں اے میرے بندہ اتنی مدت تک تو کہاں تھا۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ایک اور کرامت

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ جامع مسجد میں آتے تھے تو عمامہ آنکھوں پر جھکا لیا کرتے تھے اور ادھر ادھر نظر نہ فرماتے تھے۔ ایک شخص نے اس کا سبب دریافت کیا شاہ صاحبؒ نے اپنا عمامہ اس کے سر پر رکھ دیا دیکھا کہ تمام جامع مسجد میں بجز دو چار آدمیوں کے سب گدھے کتے بندر بھیڑیئے پھر رہے ہیں فرمایا اسی وجہ سے میں اس صورت میں آتا ہوں مجھ کو سب کتے بندر وغیرہ نظر آتے ہیں۔ اور طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ (امثال عبرت حصہ دوم)

عالم اسلام کی زبوں حالی اور اس کے اسباب

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' وہ وقت قریب آ تا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کیلئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دستر خوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہو گے' البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہو گے' یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ''بزدلی'' ڈال دیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! دنیا کی محبت اور موت سے نفرت''۔ (ابوداؤد ص ۵۹۰)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کی بھوک

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں ہم لوگوں نے بڑی تنگی سے اور بڑی تکلیفوں کے ساتھ زندگی گزاری ہے۔ جب تکلیفیں آنے لگیں تو ہم نے ان پر صبر کیا اور ہمیں تنگی اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت پڑ گئی اور ہم نے خوشی خوشی ان پر صبر کیا۔ میں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ایک رات پیشاب کرنے نکلا جہاں میں پیشاب کر رہا تھا وہاں سے میں نے کسی چیز کی کھڑ کھڑاہٹ کی آواز سنی میں نے غور سے دیکھا تو وہ اونٹ کی کھال کا ایک ٹکڑا تھا جسے میں نے اٹھالیا پھر اسے دھو کر جلایا پھر اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پیس کر سفوف سا بنالیا۔ پھر اسے پھانک کر میں نے پانی پی لیا اور میں نے تین دن اسی پر گزارے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۹۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عربوں میں سب سے پہلے میں نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا ہے۔ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں جایا کرتے تھے۔ ہمارا کھانا صرف ببول اور کیکر کے پتے ہوا کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم لوگ بکریوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے۔ جو علیحدہ علیحدہ ہوتیں (خشک ہونے کی وجہ سے) ان میں چپکاہٹ نہ ہوتی۔ (اخرجہ الشیخان کذا فی الترغیب ۵/۹۷ و اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہجرت

حضرت محمد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے (مکہ والے) اس مکان کے پاس سے گزرتے جس سے ہجرت کر کے (مدینہ) گئے تھے تو اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لیتے اور نہ اسے دیکھتے اور نہ کبھی اس میں ٹھہرتے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۳۰۳ عن عمر بن محمد بن زید)

حضرت محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ جب بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو رو پڑتے اور جب بھی اپنے (مکہ والے) مکان کے پاس سے گزرتے تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیتے۔ (عند البیہقی فی الزھد بسند صحیح کذا فی الاصابۃ ۲/۳۴۹)

دو اہم نعمتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارہ میں کثرت سے لوگ ٹوٹے میں رہتے ہیں (یعنی ان سے کام نہیں لیتے جس سے دینی نفع ہو) ایک صحت دوسری بے فکری۔ (بخاری)

ماں کی فرمانبرداری

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مکان سے ہم دہلی گئے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، شاہ صاحبؒ نے حدیث مسلسل بالاولیت سنائی اور چند اور بھی حدیثیں، اس وقت مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنویؒ اور مولانا عبدالصمد صاحبؒ وغیرہ بیٹھے تھے۔ ان سے فرمایا کہ: "اگر یہ لڑکا چار مہینے بھی ہمارے پاس ٹھہرے تو ہم حدیث پڑھا دیں۔"

مولانا فضل رحمٰن صاحب نے عرض کیا کہ: "حضرت مجبور ہوں، میری والدہ نے مجھے ایک ہی مہینہ کی اجازت دی ہے اس سے زیادہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔"

فائدہ: سبحان اللہ ماں کی فرمانبرداری کا کس قدر اہتمام تھا۔ (تذکرہ فضل رحمٰن ص ۳۱)

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مالداری کو افلاس سے پہلے اور بے فکری کو پریشانی سے پہلے اور زندگی کو مرنے سے پہلے۔ (ترمذی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام میدان میں ایک شکاری سے ملے۔ اس شکاری نے اپنا جال قائم کیا تھا۔ اس میں ایک ہرنی پھنس گئی تھی جب اس نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو گویائی دی اس نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ اے روح اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں اس جال میں تین دن سے پھنس گئی ہوں۔ آپ میرے واسطے شکاری سے اجازت مانگیے یہاں تک کہ میں بچوں کو دودھ پلا آؤں اور واپس آؤں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے شکاری کو اس کی خبر کی۔ شکاری نے کہا وہ واپس نہ آئے گی۔ حضرت عیسیٰ نے ہرنی کو شکاری کی بات کی اطلاع دی۔ اس کے بعد ہرنی نے کہا کہ اگر میں واپس نہ آؤں تو میں ان لوگوں سے بھی زیادہ شریر ہوں جنہوں نے جمعہ کے دن پانی پایا اور غسل نہ کیا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہرنی سے اقرار لیا وہ گئی اور فوراً اقرار توڑنے کے خوف سے واپس آئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے پس اپنی راہ میں سرخ سونے کی ایک اینٹ پائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ اس اینٹ کو ہرنی کے بدلہ شکاری کے حوالہ کریں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ اینٹ لے کر شکاری کے پاس گئے لیکن ان کے شکاری کے پاس پہنچنے کے پہلے ہی وہ اس کو ذبح کر چکا تھا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو بددعا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے کام سے برکت کو دور کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

استحضار علم

فرمایا کہ تاریخ یمینی میں ایک لفظ تکاکرہ ہے۔ حضرت مولانا عالیجناب شاہ محمد عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز کے زمانے میں کوئی ادیب یہ کتاب پڑھا رہے تھے یہ لغت کہیں نہیں ملا۔ آخر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حضرت ایک لغت تاریخ یمینی کا کہیں نہیں ملتا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تکاکرہ ہوگا۔ سو یہ عربی لغت نہیں ہے بلکہ معرب ہے۔ اصل ٹھاکر تھا۔ اس کا معرب تاکر کیا گیا پھر اس کی جمع تکاکرہ بنائی گئی۔ (ملفوظات خیرت حصہ سوم)

قرب قیامت اور رؤیت ہلال

''قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزرگاہ بنالیا جائے گا اور ''ناگہانی موت'' عام ہو جائے گی''۔ (جمع الفوائد ص ۱۴۷ ج ۲ بروایت انسؓ)

قیامت کی خاص نشانیاں

''قیامت کی خاص علامات میں سے ہے، بدکاری، بدزبانی، قطع رحمی (کا عام ہو جانا) امانت دار کو خیانت کار اور خائن کو امانت دار قرار دینا''۔ (طس عن انس، کنز العمال ص ۲۲۰ ج ۱۴)

حضرات انصار رضی اللہ عنہم کا دینی عزت پر فخر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ اوس نے کہا ہم میں سے وہ صحابی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا وہ حضرت حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما ہیں اور ہم میں سے وہ صحابی بھی ہیں جن کی (ہیبت کی) وجہ سے عرش بھی ہل گیا تھا اور وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما ہیں اور ہم میں سے وہ صحابی بھی ہیں جن کی (لاش کی) حفاظت شہد کی مکھیوں کے ایک غول نے کی تھی اور وہ حضرت عاصم بن ثابت بن ابی افلح رضی اللہ عنہم ہیں اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی گئی ہے۔ اور وہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما ہیں (اس پر) قبیلہ خزرج نے کہا ہم میں سے چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکمل قرآن حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی جوان کے علاوہ اور کسی کو حاصل نہ ہو سکی اور وہ (چار حضرات) یہ ہیں حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ۔ (واخرجہ ابویعلی والبزار والطبرانی)

ورزش

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیر اندازی بھی کیا کرو اور سواری بھی کیا کرو۔ الخ (ترمذی وابن ماجہ وابوداؤد ودارمی)

بچپن کی تعلیم کے اثرات

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی جناب مولوی ابوحبیب صاحب مرحوم کو گاؤں کی مسلمان بیبیوں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آشنا کرنے کی دھن تھی اور اس کے لئے وہ ہفتہ میں ایک دن ان کے سامنے اس طرح وعظ وتلقین فرماتے تھے کہ سید سلیمان ندوی صاحب (جو ابھی بچے ہی تھے) بی بیوں کے بیچ میں بیٹھ کر مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ''تقویۃ الایمان'' پڑھتے تھے اور ان کے بڑے بھائی صاحب مرحوم پردہ کے پیچھے سے اس کی تشریح کرتے، اس طرح بھائی جو کچھ کہتے وہ سید صاحب کے دل میں بھی بیٹھتا جاتا۔ چنانچہ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں۔

''یہ پہلی کتاب تھی جس نے مجھے دین حق کی باتیں سکھائیں اور ایسی سکھائیں کہ اثنائے تعلیم ومطالعہ میں بیسیوں آندھیاں آئیں اور کتنی دفعہ خیالات کے طوفان اٹھے مگر اس وقت جو باتیں جڑ پکڑ چکی تھیں ان میں سے ایک بھی اپنی جگہ سے ہل نہ سکی، علم کلام کے مسائل، اشاعرہ ومعتزلہ کے نزاعات، غزالی ورازی وابن رشد کے دلائل یکے بعد دیگرے نگاہوں سے گزرے مگر اسماعیل شہیدؒ کی تلقین بہرحال اپنی جگہ پر قائم رہی۔ (معارف، سلیمان نمبر ص ۲)

عیب دار چیز کی فروخت پر صدمہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ایک بصرہ کے رہنے والے شخص کے درمیان تجارت میں شرکت تھی۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ نے ریشمی کپڑوں میں سے ستر کپڑے اپنے شریک تجارت کے پاس بھیجے اور لکھا کہ ایک کپڑے میں عیب ہے اور وہ فلاں کپڑا ہے پس جب تم اس کو فروخت کرو تو اس کا عیب ظاہر کر دو چنانچہ شریک نے وہ عیب دار کپڑا تمیں ہزار درہم کو فروخت کیا اور اس کی قیمت امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں لایا۔ امام صاحب نے اس سے کہا کہ آیا تم نے اس کا عیب بیان کیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں تو بیان کرنا بھول گیا۔ پس امام ابوحنیفہؒ نے تمیں ہزار روپے سب کے سب صدقہ کر دیئے۔

شاہ صاحب کی ایک ملفوظ

(۴) فرمایا کہ حضرت سیدؒ صاحب نے دیوبند کے متعلق فرمایا تھا کہ یہاں سے بوئے علم آتی ہے پہلے دیوبند میں بہت جہل تھا۔ (قصص الاکابر)

کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف

''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ سچوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا' اور خیانت پیشہ لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیشہ بتلایا جائیگا' بغیر طلب کئے لوگ گواہیاں دیں گے اور بغیر حلف اٹھوائے حلف اٹھائیں گے اور کمینے باپ دادا کی اولاد دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائیں گے جن کا نہ اللہ پر ایمان ہوگا نہ رسول پر''۔ (مجمع الزوائد ص ۲۸۳ ج' فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ص ۳۴۵ ج ۵)

حضرات انصار رضی اللہ عنہم کی صفات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بیماری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اس میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی قوم (انصار) کو میرا اسلام کہنا کیونکہ وہ لوگ بڑے عفیف اور صابر ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم کمانی الکنز ۵۔۱۳۶)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زندگی کا آخری وقت تھا۔ آپ نے فرمایا اے اپنی قوم کے سردار! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین جزا عطا فرمائے۔ تم نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے پورا کر دیا اور اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا ہے اللہ اسے ضرور پورا فرمائیں گے۔ (اخرجہ ابن سعد ۳۔۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت انصار کے دو گھروں کے درمیان رہے یا اپنے ماں باپ کے درمیان رہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ (یعنی انصار بڑے با اخلاق ہیں اجنبی عورت کے ساتھ ماں باپ جیسا معاملہ کرتے ہیں)۔ (اخرجہ الامام احمد)

دوا کیا کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لیے دوا بھی بنائی۔ سو تم دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو۔ (ابوداؤد)

دینی غیرت وحمیت

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں کے دوران حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ دہلی شہر کا گشت لگا رہے تھے۔ اچانک دیکھا کہ کچھ نہتے مسلمان کسی مومن کی نماز جنازہ کی تیاریاں شروع کر رہے ہیں، جنازہ سامنے رکھا ہوا ہے۔ مولانا تیزی سے اس مقام پر پہنچے تو صف بندی ہو چکی تھی۔ مولانا کی نظر اچانک سامنے پڑی تو دیکھا کہ چند فوجی اسلحہ سے لیس چلے آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو صف باندھے دیکھ کر فوجیوں نے گولی چلانے کا ارادہ کر لیا اور بندوقیں سیدھی کر لیں۔ اگر چند لمحے اسی طرح بیت جاتے تو ان میں سے کوئی نہ بچتا۔ مولانا اس منظر کو دیکھ کر موٹر سے کودے اور آناً فاناً اس درندہ صفت فوجیوں کے سامنے جا دھمکے اور گرج کر پوچھا: ''ان نہتے مسلمانوں پر گولی چلانے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے۔''

فوجی مولانا کی اس بے باکی اور غیر معمولی جرأت پر حیران رہ گئے۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ: ''یہ سب مسلمان مل کر ہم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔''

مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ نے فرمایا: ''کیا یہ نہتے مسلمان جن کے سامنے ایک بھائی کا جنازہ رکھا ہے تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کے خون سے اس طرح ہولی کھیلو تو یہ حفظ الرحمٰن کی زندگی تک ممکن نہیں میں ہرگز یہ نہیں ہونے دوں گا۔'' (بیس بڑے مسلمان ص ۹۲۴)

زوال سلطنت کی وجہ

(۲) فرمایا کہ: ایک مرتبہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے وعظ فرمایا۔ اس وعظ میں ایک انگریز رزیڈنٹ بھی شریک تھے۔ جب وعظ ختم ہوا تو ان رزیڈنٹ نے کھڑے ہو کر سب اہل مجلس سے کہا کہ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں سے سلطنت کیوں نکل گئی۔ مختلف لوگوں نے اس سوال کے مختلف جواب دیئے۔ آخر میں ان انگریز نے کیسی سمجھ کا جواب دیا کہ میری رائے میں تو سلطنت نکل جانے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ سلطنت کے اہل تھے (مثل شاہ صاحبؒ کے) انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور دنیا پر لات ماری اور جو اس کے لائق نہ تھے ان کے ہاتھ میں آ گئی۔ انہوں نے اس کو برباد کیا۔ (حسن العزیز: جلد دوم)

ذکر کی فضیلت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک قاضی کا انتقال ہوا اور اس نے اپنی بی بی حاملہ چھوڑی جس سے لڑکا پیدا ہوا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو اس کی ماں نے اس کو مدرسہ میں بھیجا۔ معلم نے اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ سے عذاب اٹھا لیا۔ اور فرمایا کہ اے جبرئیلؑ ہم کو یہ مناسب نہیں ہے کہ جس کا لڑکا ہمارا ذکر کرے اس کا باپ ہمارے عذاب میں رہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو لڑکے کی مبارکباد دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیلؑ گئے اور اس کو لڑکے کی مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

ناخلف اور نالائق امتی

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں مبعوث فرمایا اس کی امت میں کچھ مخلص اور خاص رفقاء ضرور ہوئے جو اس کی سنت کی پابندی اور اس کے حکم کی پیروی کرتے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ اور جو کچھ ان کو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف عمل کرتے، (اسی طرح اس امت میں بھی ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو اسلام کا نام تو لیں گے لیکن ان کا عمل اس کیخلاف ہوگا) پس جو شخص (بشرط قدرت) ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ مومن ہے، اور جو زبان سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا (کہ ان کی بدعملی کو کم از کم دل سے ہی برا سمجھے) وہ بھی (کمزور درجے کا) مومن ہے، اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا"۔ (صحیح مسلم ص ۵۲ ج۱)

دنیا طلب کرنے کا مقصد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص حلال دنیا کو اس لیے طلب کرے کہ مانگنے سے بچا رہے اور اپنے اہل و عیال کے (ادائے حقوق کے) لیے کمایا کرے اور اپنے پڑوسی پر توجہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا۔ (بیہقی و ابونعیم)

اخلاص کی قوت و برکت

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ سے حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی (ثم المدنی) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ عرض کیا کہ: ''اگر جامع ترمذی وغیرہ پر کوئی شرح تالیف فرما دیتے تو پس ماندگان کے لئے سرمایہ ہوگا۔''

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ نے غصہ میں آ کر فرمایا کہ: ''زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھا کر پیٹ پالا کیا آپ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد میری حدیث کی خدمت بکتی رہے۔''

ف:۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند میں گیارہ بارہ سال تک کوئی تنخواہ نہیں لی۔ آپ کو ڈھاکہ یونیورسٹی اور مدرسہ عالیہ کلکتہ سے بار بار طلب کیا گیا، بڑی بڑی تنخواہیں پیش کی گئیں۔ لیکن آپ نے کبھی بڑی تنخواہوں کو ترجیح نہیں دی اور ہمیشہ دیوبند اور ڈابھیل کے خشک خطوں ہی کو پسند فرمایا۔ **نور اللہ ضریحہ وطاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ**۔ (حیات انور ص۱۸۳)

یوم حساب کا خوف

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابویزید بسطامیؒ ایک دن اس حال میں باہر نکلے کہ ان پر گریہ وزاری کا اثر تھا کسی نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ حساب کی طرف اپنے مخاصم اور مخالف کے ساتھ آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب میں قصاب تھا پس یہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے گوشت کا بھاؤ چکایا اور اپنی انگلی میرے گوشت پر رکھی حتی کہ اس کی انگلی نے گوشت پر نشان کر دیا اور اس نے گوشت نہیں خریدا اور میں آج اسی قدر کا محتاج ہوں پس اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ مدعا علیہ کی نیکیوں میں سے مدعی کے حق کے بقدر اس کو دیا جائے۔ اور اس شخص (مدعی) کا ترازو ایک ذرہ کے بقدر ہلکی تھی۔ پس یہ اس کی ترازو میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ اس کی ترازو کا پلڑا غالب ہو جائے گا اور اس کو جنت کا حکم دیا جائے گا اور اس کے مخاصم اور مدعا علیہ کی ترازو اسی قدر کم ہو جائے گی اور اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ اس دن میرا کیا حال ہوگا۔

فراست شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ

فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی بابت مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے تھے کہ ایک شخص نے قانون کی کوئی عبارت پوچھی۔ شاہ صاحب نے حل کر دی مگر اس نے یہ کہا کہ کسی نے لکھا بھی ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے دیکھا نہیں اب دیکھوں گا۔ رات کو کتاب کے ایک نسخے میں وہ عبارت لکھ دی اور لکاتبہ لکھ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب لکاتبہ لکھ دیا کرتے تھے۔ پھر دوسرے وقت کہہ دیا کہ ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے اور دکھلا دیا۔ وہ شخص مان گئے۔ اگر شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس شخص کے سامنے حل کرتے تو ان سے بھی یہی پوچھتا کہ کہیں نقل شدہ بھی ہے؟ (حسن العزیز جلد دوم)

نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان

''نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے جیسے چھٹائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں' ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا''۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق ص ۹۵۲ ج ۲ عن مرداس الاسلمیؓ)

معالج نے مجھے دیکھ لیا ہے

حضرت ابوالسفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے لوگ عیادت کیلئے آئے تو انہوں نے کہا کیا ہم آپ کے لئے معالج کو نہ بلائیں؟ فرمایا معالج نے مجھے دیکھ لیا ہے تو انہوں نے پوچھا' معالج نے آپ کو کیا بتایا ہے؟ فرمایا اس نے کہا کہ **انی فعال لما ارید** کہ میں جو چاہتا ہوں اس کو بخوبی پورا کرنے والا ہوں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اپنے بدلے دوسرے کو بھیجنا

حضرت علی بن ربیعہ اسدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کو غزوہ میں اپنی جگہ بھیجنے کے لئے لایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بوڑھے کی رائے مجھے جوان کے غزوہ میں جانے سے زیادہ پسند ہے۔ (اخرجہ البیہقی)

دین کے لئے مشکلات کا پیش آنا

''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھر لے''۔ (ترمذی ص ۵۰ ج ۲، عن انس)

چھوٹی سی مسجد کا اجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی مسجد بناوے (بنانے میں مال خرچ کرنا یا جان کی محنت خرچ کرنا دونوں آگئے) حضرت ابوسعید کی روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی کے بننے کے وقت خود کچی اینٹیں اُٹھا رہے تھے) خواہ وہ قطاۃ (ایک چھوٹا پرندہ) پرندہ کے گھونسلہ کے برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔ (ابن خزیمہ وابن ماجہ)

حدیث اور فقہ حنفی

ایک بار علامہ انور شاہ صاحبؒ اور ایک عالم اہل حدیث کے مابین ایک مناظرہ ہوا جس میں اہل حدیث عالم نے پوچھا: ''کیا آپ ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔''

شاہ صاحبؒ نے فرمایا: ''نہیں۔ میں خود مجتہد ہوں اور اپنی تحقیق پر عمل کرتا ہوں۔''

اس نے کہا کہ: ''آپ تو ہر مسئلہ میں فقہ حنفی ہی کی تائید کررہے ہیں پھر مجتہد کیسے؟''

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: ''یہ حسن اتفاق ہے کہ میرا ہر اجتہاد کلیتہً ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے مطابق ہے۔''

ف: اس طرزِ جواب سے سمجھانا یہی منظور تھا کہ ہم فقہ حنفی کو خواہ مخواہ بنانے کے لئے حدیث کو استعمال نہیں کرتے بلکہ حدیث میں سے فقہ حنفی کو نکلتا ہوا دیکھ کر اس کا استخراج سمجھا دیتے ہیں اور طریق استخراج پر مطلع کردیتے ہیں۔'' (حیات انور ص ۲۱۲)

عجیب حافظہ

(۶) فرمایا کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی مجلس میں ایک شخص نے کہا لفظ گھونسا کے مرادف کتنے ہوسکتے ہیں۔ شاہ صاحب نے گنوانا شروع کئے تو گیارہ لغت ہوئے اس شخص نے کہا کہ مجھے تو تمام عمر میں سات لغت ملے تھے۔ (قصص الاکابر)

علمائے سوٗ کا فتنہ

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے' ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رشد وہدایت سے خالی اور ویران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے' فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز ومحور بھی)''۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اذیت اٹھانا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آل ابی بکر کی آواز آئی تو آپ سے کہا گیا کہ اپنے صاحب کے پاس پہنچو۔ آپ ہم سے روانہ ہوئے تب آپ کی زلفیں تھیں۔ پس آپ مسجد حرام میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے تم برباد ہو جاؤ کیا تم ایک آدمی کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ اپنے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح نشانیاں لایا ہے؟ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ہٹ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔

پھر جب آپ ہمارے پاس واپس لوٹے تو (یہ حالت تھی کہ) آپ اپنی زلفوں کو جہاں سے چھوتے تو وہ ہاتھ کے ساتھ ہی آ جاتیں اور آپ یہ کہتے جا رہے تھے کہ تبارکت یا ذالجلال والاکرام (اے ذوالجلال والاکریم آپ بڑی برکت والے ہیں)۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم (مقصد) کے لئے حقیر (چیزوں) کو قربان کر دیتے تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے نعمتوں کے مالک کے لئے اپنی ہمتیں وقف کرنے کا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

بھوک سے پناہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، وہ بھوک جو نیند کو ختم کرتی ہے۔ الخ (ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

حسن مزاح

ایک مرتبہ دارالعلوم دیوبند میں علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عصر مغرب کے درمیان بخاری شریف کا درس دے رہے تھے کہ اچانک کتاب بند کردی اور فرمانے لگے کہ: "جب بھائی شمس الدین ہی رخصت ہوگئے تو اب درس کا کیا لطف رہا۔ جاؤ تم بھی گھر کا راستہ لو۔"

سب طلبہ حیران کہ: "کون بھائی شمس الدین اور وہ آئے کب تھے اور رخصت کب ہوگئے؟"

طلبہ کی حیرانی کو دیکھ کر سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو غروب ہورہا تھا فرمایا کہ: "جاہلین دیکھتے نہیں وہ بھائی شمس الدین جارہے ہیں اب کیا اندھیرے میں سبق پڑھوگے؟ کیا وہ لطف کا سبق ہوگا۔" (حیات انور ص ۲۲۱)

لومڑی دھوکہ کھا گئی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ضرب الامثال اور اقوال مشہورہ میں کہا جاتا ہے کہ شریح احیل من الثعلب شریح لومڑی سے زیادہ حیلہ باز ہیں اور اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ شریح اللہ تعالیٰ کی عبادات کے واسطے میدان میں جاتے تھے جب وہ نماز شروع کرتے تھے تو لومڑی ان کے سامنے آتی تھی اور ان کو نماز سے باز رکھتی تھی۔ جب یہ پریشان ہوگئے تو انہوں نے اپنے کپڑے لکڑیوں پر اس طرح رکھے کہ گویا کھڑے آدمی کی صورت ہے اس کے بعد لومڑی آئی تاکہ اپنی عادت کے موافق ان کو نماز سے باز رکھے۔ شریح اس کے پیچھے سے آئے اور دفعۃً اس کو پکڑ کر مار ڈالا۔ پس یہ ایک مثل ہوگئی۔

تین احکام

(۳) فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ مجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں پر مجبور فرمایا اور میرا جی نہ چاہتا تھا اول تو مذاہب اربعہ سے خارج ہونے کو منع فرمایا دوسرے یہ کہ حضرت علیؓ کو صحابہؓ سے افضل جاننے کو جی چاہتا تھا۔ اس سے روکا اور افضلیت شیخین پر مجبور کیا تیسرے ترک اسباب میری اصلی خواہش تھی۔ مجھ کو حضورؐ نے ثبت الاسباب پر مجبور فرمایا پس اسباب ظاہرہ کو اختیار کرنا سنت ہے۔ (ص ۱۲۵ امثال عبرت حصہ دوم)

شاہ ولی اللہ کا مقام علمی

(۴) سنا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی حجۃ اللہ البالغہ کا ترجمہ جب یورپ میں گیا تو وہاں لوگوں نے کہا کہ یہ پہلے زمانہ کی کتاب معلوم ہوتی ہے اس زمانے میں اس دماغ کا شخص نہیں ہوسکتا ہے کسی کو پرانی کتاب مل گئی ہوگی اور سرقہ کی راہ سے اس نے اپنی طرف منسوب کرلیا ہے۔ (ص ۳۲۸ م ۳۶۷ حسن العزیز جلد دوم)

اہل حق اور علماء سوٗ کے درمیان حد فاصل

''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: علماء کرام' اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین اور حفاظت دین کے ذمہ دار) ہیں' بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں' لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر وشکر ہوگئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو''۔ (عن انسؓ کنز العمال ص ۲۰۴ ج ۱۰)

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا صدقہ دینے کا انداز

حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا تو اسے چھپا کر حاضر کیا' عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے میرے پاس آخرت ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو اسے ظاہر ہی رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا صدقہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بدلہ ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یا عمر و ترت قوسک بغیر وتر' مابین صدقتیکما کما بین کلمکما

''اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اپنی کمان کو بغیر تانت کے کھینچا' تم دونوں کے صدقوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا تمہارے کلمات میں ہے''۔

یہی واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ساری دنیا کی نعمتوں کے برابر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان میں (پریشانی سے) امن میں ہو اور اپنے بدن میں (بیماری سے) عافیت میں ہو اور اس کے پاس اُس دن کے کھانے کو ہو (جس سے بھوکا رہنے کا اندیشہ نہ ہو) تو یوں سمجھو کہ اس کے لیے ساری دنیا سمیٹ کر دے دی گئی۔ (ترمذی)

ترک دنیا

نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی مرحوم نے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحبؒ کو ایک بار سرِ شام کسی نے پانچ سو روپیہ نذر کئے اسی وقت اعلان فرمادیا کہ

''ہمارے حجرہ کی دیوار گری جا رہی ہے اس کی مرمت کی ضرورت ہے''

اہل قصبہ اس ادا سے واقف تھے بہت سے شرفاء اور غرباء ٹوکریاں اور پھاوڑے وغیرہ لے کر حاضر ہوگئے اور کسی نے دیوار کو ہاتھ لگایا کسی نے کچھ کیا، آپ نے کسی کو کچھ دیا کسی کو کچھ سونے سے پہلے پہلے ساری رقم تقسیم فرما کر فارغ ہوگئے۔ کسی صاحب نے عرض کیا کہ آخر ایسی کیا عجلت تھی؟ فرمایا: ''واہ! ہماری دیوار گری جا رہی تھی تم باتیں بناتے ہو'' (تذکرہ فضل رحمٰن ص ۶۶)

جانور بھی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیر بھیڑیا اور لومڑی ہمراہ ہوئے چنانچہ یہ تینوں شکار کے واسطے نکلے اور ایک گدھے ایک ہرن اور ایک خرگوش کا شکار کیا۔ شیر نے بھیڑیئے سے کہا کہ ہمارے درمیان میں ان کو تقسیم کرو۔ بھیڑیئے نے کہا کہ تقسیم تو بالکل ظاہر ہے۔ گدھا تیرے لئے اور خرگوش لومڑی کے واسطے اور ہرن میرے لئے ہے۔ (یہ سن کر) شیر نے پنجہ سے اس کے سر پر طمانچہ مارا پھر لومڑی سے کہا کہ ہمارے درمیان تو تقسیم کر اس نے کہا کہ کام تو صاف اور ظاہر ہے گدھا بادشاہ کے ناشتہ کے واسطے اور خرگوش شام کے واسطے اور ہرن ان دونوں کے درمیان کے لئے ہے۔ شیر نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تجھ کو یہ تقسیم کس نے بتلائی لومڑی نے کہا کہ مجھے اس تقسیم کی پہچان اس طمانچہ سے ہوئی جو میں نے ابھی دیکھا ہے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی۔

چندا ماموں کی وجہ تسمیہ

فرمایا کہ شاہ صاحبؒ سے کسی نے پوچھا چاند کو عورتیں اور بچے چندا ماموں کیوں کہتے ہیں؟ تو شاہ صاحب نے اس کی توجیہ یہ کی یہ ایجاد عورتوں کی ہے اور بچے ان کی دیکھا دیکھی کہنے لگے ہیں۔ چاند کو ماموں کا لقب اس واسطے دیا ہے کہ ماموں ماں کا محرم ہوتا ہے۔ اس سے پردہ نہیں ہوتا اور چاند سے بھی کوئی نہیں چھپتا۔ جیسے آفتاب سے چھپ جاتے ہیں۔

اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی، انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے' نہ ان کی مخالفت کرنے والے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آ جائے گا اور وہ حمایت حق پر قائم ہوں گے''۔ (مشکوۃ شریف ص ۵۸۳)

رقت قلب کی فکر

حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب اہل یمن آئے اور قرآن کریم سن کر رونے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ھکذا کنا" (ہم بھی اسی طرح تھے) پھر دل سخت ہو گئے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ارشاد قست القلوب کا مطلب یہ ہے کہ دل مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مطمئن ہو گئے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

مسجدوں کو بدبو سے بچاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان بدبودار ترکاریوں سے (یعنی پیاز و لہسن سے جیسا کہ اور حدیثوں میں آیا ہے) بچو کہ ان کو کھا کر مسجدوں میں آؤ۔ اگر تم کو ان کے کھانے کی ضرورت ہی ہو تو ان (کی بدبو) کو آگ سے ماردو، (یعنی پکا کر کھاؤ کچی کھا کر مسجد میں نہ آؤ)۔ (طبرانی)

کمال ادب

حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ کے یہاں درس صحیح بخاری ہوتا تھا جس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے جابجا کہیں غلطی کتابت ہوتی تو قلم دوات لاکر صحیح کرتے جاتے۔ اتفاق سے دوات خشک تھی۔ قلم نہ چلتا تھا حاضرین میں سے ایک صاحب نے مسجد کے لوٹوں سے ایک الٹا کر دوات میں پانی ڈال دیا۔ مولانا کی نگاہ نیچی تھی نہ دیکھا۔ جب قلم پڑا تو ناخوش ہوئے کہ "بے تمیز وضو کرنے والوں کا ماء مستعمل دوات میں ڈال کر روشنائی خراب کر دی۔ اب میں اس سے حدیث لکھوں۔" (تذکرہ فضل رحمٰن ص ۱۳۹)

اللہ کے حکم سے نجات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی شیر سے بھاگا اور درخت کی جانب پناہ لی۔ اور اس پر چڑھ گیا ناگاہ اس نے دیکھا کہ درخت کے اوپر ایک ریچھ ہے جو اس کے پھل چن رہا ہے۔ شیر درخت کے نیچے آکر بیٹھ گیا اور آدمی کے نیچے اترنے کا انتظار کرنے لگا اس کے بعد آدمی نے ریچھ کی طرف دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہ اپنی انگلی اپنے منہ پر رکھ کر یہ اشارہ کرتا ہے کہ چپ رہ تاکہ شیر کو خبر نہ ہو کہ میں یہاں ہوں۔ آدمی متحیر ہوا اور اس کے ساتھ تیز چھری تھی چنانچہ اس نے اس شاخ کو کاٹنا شروع کیا جس پر ریچھ تھا یہاں تک کہ اس کو انتہا تک کاٹ ڈالا۔ ریچھ زمین پر گرا اور شیر اس پر کودا دونوں نے کشتی کی نتیجہ یہ ہوا کہ شیر نے ریچھ کو پھاڑ ڈالا۔ اور پلٹ کر پھر گیا۔ آدمی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نجات پائی۔

مقام تقویۃ الایمان

فرمایا: کہ گنگوہ کے کسی صاحب علم نے تقویۃ الایمان کا رد لکھا تھا۔ وہ مولوی فضل حق صاحب کو جب وہ دورہ میں تھے۔ دکھلایا مولوی صاحب نے بہت ڈانٹا اور کہا کہ تم تقویۃ الایمان کا رد لکھ سکتے ہو تمہارا اس قابل منہ ہے وہ شخص بہت شرمندہ ہوئے مولانا اسماعیل صاحبؒ کی شہادت کی خبر سن کر مولوی فضل حق صاحب نے جو کتاب اس وقت لکھ رہے تھے۔ اس کا لکھنا بند کر دیا تھا۔ (قصص الاکابر)

ہم جنس پرستی کا رجحان

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہو گی جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے، مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں، شرابیں پینے لگیں اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔ معاذ اللہ''۔ (ہب من وجہین، کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۱۴ احدیث نمبر ۳۸۴۹۸)

کہاں ہیں؟ کہاں ہیں؟

یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خطاب میں فرمایا کرتے تھے کہ حسین چہرے والے، اپنی جوانی پر فخر کرنے والے مقابلہ حسن کرنے والے کہاں ہیں، بادشاہ کہاں ہیں جنہوں نے شہر بنائے اور فصیلوں سے ان کی حفاظت کی۔ کہاں ہیں جنہیں میدان جنگ میں غلبہ حاصل ہوتا تھا؟ زمانہ نے انہیں ذلیل کر دیا تو وہ قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے، جلدی (عمل) کرو، جلدی کرو، نجات (مانگو) نجات۔ (۳۱۴ روشن ستارے)

لومڑی اور بھیڑیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیر بیمار ہوا۔ سب جانوروں نے اس کی عیادت کی۔ لیکن لومڑی نہیں آئی۔ اس پر شیر غصہ ہوا۔ بھیڑیئے نے اس پر چغلی کھائی۔ شیر کے پاس لومڑی حاضر ہوئی۔ شیر نے اس سے کہا کہ تیرے غائب ہونے کا کیا سبب ہے۔ لومڑی نے کہا کہ میں تیری دوا کی تلاش میں تھی۔ اس پر شیر نے اس سے کہا کہ تو نے کیا دوا دیکھی۔ اس نے جواب دیا کہ بھیڑیئے کی پنڈلی میں جو پیالہ ہوتا ہے وہی تیری دوا ہے۔ شیر نے بھیڑیئے کی پنڈلی میں پنجہ مارا۔ لومڑی وہاں سے کھسک گئی پھر بھیڑیا لومڑی کے پاس گزرا حالانکہ اس کی پنڈلی سے خون جاری تھا۔ لومڑی نے اس سے کہا کہ اے سرخ موزے والے جب تو بادشاہوں کے پاس بیٹھے تو جو چیز تیرے سر اور منہ سے نکلتی ہے اس کو دیکھ۔

مسجد میں جھاڑو دینے والی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روایت کیا گیا) ایک سیاہ فام عورت تھی (شاید حبشن ہو) جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، ایک رات کو وہ مرگئی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی، آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو اس کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر باہر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اُس پر تکبیر فرمائی (مراد نماز جنازہ ہے) اور اس کے لیے دعا کی پھر واپس تشریف لے آئے۔ (ابن ماجہ وابن خزیمہ) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے پوچھا تو نے کس عمل کو زیادہ فضیلت کا پایا۔ اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینے کو۔ (ابوالشیخ اصبہانی)

ایک کرامت

حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ نے اوّل جو صحیح بخاری چھپوائی اس کا ایک نسخہ لے کر مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیش کیا اور کہا کہ: ''میں نے اس کی تصحیح میں بہت کوشش کی ہے اگر اس میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو حضور اس کو بتائیں۔''

حضرت نے فرمایا ہاں اور ایک صفحہ لوٹا اور ایک سطر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ لفظ غلط ہے پھر دو تین ورق لوٹے اور اسی طرح ایک غلطی بتائی چنانچہ چار پانچ غلطیاں ان کو دکھلائیں مولانا احمد علی صاحب بہت متعجب ہوئے کہ: ''میں آٹھ برس سے اس کتاب کو درست کر رہا ہوں غلطیاں نظر نہیں آتی تھیں۔''

اور اٹھتے وقت فرمایا کہ: ''وہ کیسی بات نہیں ہے وہی بات ہے۔'' (تذکرہ فضل رحمن ص ۱۳۸)

مرد قلندر کا ایک جملہ

(۵) فرمایا کہ مولانا اسماعیل صاحبؒ کے وعظ میں ایک ہیجڑا آ گیا اس سے مولانا نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو بس اس پر ایک حالت طاری ہوگئی اور انگوٹھی چھلے جو پہن رکھے تھے سب اتار کر پھینک دیئے اور سرخ ہاتھ جن میں مہندی لگی ہوئی تھی پتھر پر رگڑنے شروع کئے۔ تا کہ سرخی چھوٹ جاوے یہاں تک کہ خون نکل آیا لوگوں نے منع بھی کیا مگر اس نے کہا کہ یہ رنگ گناہ ہے اس کو چھٹانا چاہئے۔ (ص ۱۵۰ ام نمبر ۴۸۵ جلد مذکور)

گناہوں کا احساس

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے نفس سے حساب لیا جب اس نے اپنی عمر کا حساب کیا تو وہ ساٹھ برس ٹھہرے اس کے بعد ساٹھ برس کے دنوں کا حساب کیا تو وہ ۲۱ ہزار چھ سو دن ہوئے پس اس نے ایک چیخ ماری اور کہا کہ ہائے میری خرابی جبکہ میرے لئے ہر دن ایک گناہ ہوا تو ایسی حالت میں گناہوں کی اس تعداد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے کیونکر ملوں گا یہ کہہ کر وہ بیہوش ہو کر گر پڑا جب اس کو افاقہ ہوا تو اس نے اسی کو اپنے نفس پر دہرایا اور کہا کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کے ہر روز میں دس ہزار گناہ ہیں اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گرا۔ جب لوگوں نے اس کو ہلایا تو وہ مر چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

قیامت کب ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیان فرما رہے تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا (یارسول اللہ) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا! جب امانت اٹھ جائیگی' اعرابی نے کہا کہ امانت اٹھ جانیکی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا! جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری ص ۱۴ ج ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے مال سے حج کیا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکٹھے حج کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کے مال میں تھا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ایمان کا ذائقہ چکھنے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس آمادہ کرتا ہو۔ (یعنی اُس کو روکتا نہ ہو) (حیات المسلمین)

ذکر اللہ کا فائدہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت میں اللہ کا نام لیتا ہوں مگر کچھ نفع نہیں ہوتا۔

حضرت نے فرمایا کہ: یہ تھوڑا نفع ہے کہ نام لیتے ہو یہ تمہارا نام لینا ہی نفع ہے اور کیا چاہتے ہو

ف: پس دنیا میں تو یہ رحمت کہ نام لینے کی اجازت دی اور آخرت میں اس پر قبول اور رضا مرحمت فرمائیں گے۔ (امداد المشتاق ص ۱۵۵)

اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن ابی اوفی کا ایک نصرانی پڑوسی تھا۔ وہ مرض الموت میں بیمار ہوا تو حارثہؓ اس کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت کروں۔ اس لئے کہ جنت بے مثل چیز ہے اس کی نظیر نہیں اور اس میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں جن کی صفت ایسی ہے اور اس میں محل ہیں جن کا وصف ایسا اور ایسا ہے اس کے جواب میں نصرانی نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل اور بہتر چاہتا ہوں۔ پس حارثہ نے فرمایا کہ اسلام لاؤ کہ میں تمہارے واسطے جنت میں دیدار خداوندی کا ضامن بنوں۔ اس نصرانی نے کہا کہ اب اسلام لاؤں گا کیونکہ دیدار الٰہی سے کوئی چیز افضل نہیں ہے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور مر گیا اس کے بعد حارثہؓ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ایک سواری پر ہے حارثہؓ نے اس سے کہا کہ تو فلاں شخص ہے اس نے کہا ہاں حارثہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اس نے کہا کہ جب میری روح نکلی اس کو عرش کی طرف لے گئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تو میرے دیدار اور ملاقات کے شوق میں مجھ پر ایمان لایا ہے اس لئے تیرے واسطے میری رضامندی اور بقاء اور دیدار ہے۔ پس حارثہؓ نے فرمایا کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی مدد سے میں نے تجھ پر احسان کیا۔

امراء سے استغفار کا بہانہ

فرمایا کہ: مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ کی خدمت میں لکھنو کے ایک پر تکلف شہزادے حاضر ہوئے اور فرشی سلام کیا۔ مولانا نے انگوٹھا دکھا دیا' پھر انہوں نے ایک اشرفی پیش کی۔ مولانا نے منہ چڑا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شہزادہ بیحد مکدر ہو کر کسی بہانہ سے چلے گئے لوگوں نے مولانا سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ مولانا نے فرمایا کہ یہ کہتا تھا کہ میری قسمت پھوٹ گئی ہے۔ میں نے کہا میرے ٹھوسے سے اور یہ ہدیہ میری جان کے لئے وبال تھا۔ اس لئے ایسی حرکت کی آئندہ بھی سلسلہ قطع ہو جاوے۔ (قصص الاکابر)

حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے' سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرے گی اور مال زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہو گا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب''۔ (رواہ الدیلمی وکنز العمال ص ۲۲۶ ج ۴ حدیث ۳۸۴۹۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعب و دبدبہ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب کے لئے حکم فرمایا ان کے خصوصی رعب و دبدبہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے خصوصی تعلق کی وجہ سے اور مخالفین توحید سے ان کے دفاع کی وجہ سے تھا اور یہ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جرات کو کوئی کثرت وقلت متاثر نہیں کرتی تھی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کا برسر عام اعلان کرنے والے تھے اور اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ رکھنے والے تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف اعلانیہ کے ذریعہ باطن کے ظہور کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اسلام کا پل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ (طبرانی اوسط وکبیر)

جامع علوم وفنون

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو دارالعلوم دیوبند کے قرن اول میں صدر مدرس تھے اوائل عمر میں ان کو سرکاری ملازمت کی نوبت آئی۔ اجمیر شریف میں مدارس کے انسپکٹر مقرر ہوئے۔ وہاں ایک صاحب فن موسیقی کے بڑے استاد اور ماہر تھے۔ مولانا جامع علوم وفنون اور ہر فن میں بڑے محقق تھے۔ ہر علم وفن کے حاصل کرنے کا شوق تھا اس ماہر موسیقی سے یہ فن بھی سیکھ لیا۔ اور اس فن میں بڑے ماہر ہو گئے۔

ایک روز اپنے بالا خانے پر موسیقی میں مشغول تھے نیچے سے ایک مجذوب گزرے اور پکار کر کہا: ''مولوی تیرا یہ کام نہیں تو دوسرے کام کے لئے ہے۔'' یہ سننا تھا کہ اس کام سے بالکل نفرت ہوگئی اور اسی وقت توبہ کر لی ان کی توبہ کی خبر ان کے استاد کو پہنچی تو اس نے بھی توبہ کر لی۔

فائدہ: صالحین سے بھی غلطی ہوسکتی ہے مگر جب ان کو متنبہ کیا جائے تو فوراً باز آجاتے ہیں۔ (مجالس حکیم الامت ص ۵۵)

زہر بے اثر ہو گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابو مسلم خولانیؒ کی ایک ایسی لونڈی تھی جو ان سے بغض اور عداوت رکھتی تھی ان کو زہر پلاتی تھی لیکن وہ ان پر کچھ اثر نہ کرتا تھا۔ جب اس طرح عرصہ گزر گیا تو اس لونڈی نے ابو مسلمؒ سے کہا کہ میں نے تم کو زمانہ دراز تک زہر پلایا مگر وہ تم پر اثر نہیں کرتا ہے ابو مسلمؒ نے اس سے کہا کہ تو یہ کیوں کرتی ہے اس نے کہا کہ تم بہت بوڑھے ہو گئے ہو ابو مسلمؒ نے اس سے کہا کہ زہر کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں کھانے اور پینے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہوں۔ پھر انہوں نے اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔

دندان شکن جواب

فرمایا کہ کلکتہ میں ایک ملحد نے مولانا شہید دہلویؒ سے کہا تھا کہ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے کیونکہ اگر فطرت کے موافق ہوتی تو ان کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت بھی ہوتی تو مولانا شہیدؒ نے فرمایا کہ اگر خلاف فطرت ہونے کی یہی وجہ ہے تو دانت بھی تو خلاف فطرت ہیں ان کو بھی توڑ ڈالو۔ کیونکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت دانت بھی نہ تھے۔ (امثال عبرت)

بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ

''عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا۔ بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کرلیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے' وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے' ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (ازراہ حقارت) کہیں گے' کل آنا' پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرادے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر بنادے گا''۔ (معاذ اللہ) (صحیح بخاری ص ۸۳۷ ج ۲)

چالیسواں مسلمان

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف انتالیس آدمی اسلام لائے تھے۔ اور میں چالیسواں آدمی تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اپنے نبی کی مدد فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

گستاخی کا انجام

(۱) فرمایا کہ مقبولان الٰہی یا اپنے محسن کی شان میں جو گستاخ ہوتا ہے اس کی عقل مسخ ہوجاتی ہے۔ ایک طالب علم شاگرد مولوی اسحاق صاحب کے ان کی شان میں گستاخ تھے۔ ایک شخص نے کہا تم شاگرد ہو وہ تو محسن ہیں ایسا تمہیں نہ چاہئے۔ اس نے جواب دیا کہ محسن تو جب ہیں جب مجھے ان کا پڑھایا ہوا کچھ یاد رہا ہو۔ مجھے کچھ یاد ہی نہیں۔ پھر حضرت والا (سیدنا ومرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ ادھر اس نے گستاخی شروع کی۔ ادھر علم سلب ہونا شروع ہوگیا۔ (حسن العزیز جلد دوم)

معدہ کو درست رکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کے پاس (غذا حاصل کرنے) آتی ہیں۔ سو اگر معدہ درست ہو تو وہ رگیں صحت لے کر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہوا تو رگیں بیماری لے کر جاتی ہیں۔ (شعب الایمان وبیہقی)

کمال ادب

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ جب ہجرت فرما کر مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو عمر بھر سیاہ جوتا نہیں پہنا۔ سرخ یا زرد رنگ کا پہنا کرتے۔ فرمایا کہ سیاہ رنگ کا ممنوع نہیں مگر بیت اللہ کا غلاف سیاہ ہے۔ تو پاؤں میں اس رنگ کا جوتا کیسے پہنوں اس ادب کی وجہ سے سیاہ رنگ کا جوتا پہننا چھوڑ دیا۔

فائدہ: پگڑی تو سیاہ رنگ کی باندھتے تھے کہ یہ تو ادب کا مقام ہے مگر قدموں میں سیاہ رنگ کا جوتا نہیں پہنتے تھے۔ (الحق ص ۱۴)

میزبان اور مہمان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ قیصر بادشاہ روم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا کیا میزبان کو یہ زیبا ہے کہ مہمان کو اپنے گھر سے نکال دے یعنی حضرت آدمؑ اور حوا کو جنت سے نکال دینے کے بارہ میں قیصر نے یہ لکھا تھا۔ پس ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میزبان نے ان کو نکالا نہیں بلکہ اس نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں اپنا لباس رکھو پھر قضا حاجت کو جاؤ جس طرح کہ مہمان اپنے کپڑے نکالتا ہے اور بیت الخلاء (پاخانہ) جاتا ہے تاکہ اپنی ضرورت پوری کرے پھر دسترخوان کی طرف واپس آئے۔

حجاب کی ایک وجہ

فرمایا کہ حضرت میاں جی صاحب قدس سرہ کی خدمت میں ایک عالم بغرض استفادہ مقیم تھے اور پہلے آپ کے ساتھ انکار سے پیش آچکے تھے حضرت نے فرمایا کہ جب میں تمہاری طرف توجہ کرتا ہوں تو تمہاری گذشتہ باتیں یاد آکر حائل وحجاب ہو جاتی ہیں اس لئے تم کو میری ذات سے فیض نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ کہیں اور جگہ تشریف لے جائیے۔ (ملفوظات خبرت)

ناچ، گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائینگے، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ توحید ورسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا! وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے، اور شرابیں پیا کرینگے، (بالآخر) وہ رات بھر مصروف لہو ولعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔ معاذ اللہ''۔ (فتح الباری ص۴۹ ج۱۰)

عوام الناس سے خطابِ صدیقی

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا تو فرمایا

'' یا معشر المسلمين استحيوا من الله عزوجل ،فوالذى نفسى بيده انى لاظل حين اذهب الى الغائط فى الفضاء متقنعا بثوبى استحياء من ربى عز وجل

''اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں جب فضا میں رفع حاجت کے لئے جاتا ہوں تو اپنے رب سے حیاء کی وجہ سے کپڑے میں لپٹ جاتا ہوں'' (۳۱۳ روشن ستارے)

شانِ استغناء

۱۹۵۶ء میں ایک دن بھارت کے سابق وزیر دفاع مسٹر مہابیر تیاگی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے اور چائے اور مٹھائی پیش کی چلتے وقت تیاگی صاحب نے عرض کیا کہ:۔

''حضور! میری خواہش ہے کہ کوئی خدمت میرے سپرد کردیں''

تب حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی'' چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی۔ انفاس قدسیہ ص ۵۳۔

محتاط غذا کھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک موقع پر) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ (کھجور) مت کھاؤ۔ تم کو نقاہت ہے پھر میں نے چقندر اور جَو تیار کیا آپ نے فرمایا اے علی! اسمیں سے لو یہ تمہارے موافق ہے۔ (احمد و ترمذی وابن ماجہ)

سب سے بہتر نگہبان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ رابعہ عدویہؒ کے گھر میں ایک چور گھسا وہ سوتی تھیں چنانچہ چور نے ان کے گھر کا اسباب جمع کر کے دروازہ سے نکلنے کا قصد کیا مگر اس پر دروازہ پوشیدہ ہوگیا۔ اس کے بعد وہ بیٹھ گیا۔ اور دروازہ کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنے لگا ناگاہ اس نے سنا کہ ہاتف غیب اس سے کہتا ہے کہ کپڑے رکھ اور دروازہ سے باہر جا۔ چنانچہ اس نے کپڑے رکھ دیئے دروازہ ظاہر ہوا پھر اس نے کپڑے لے لئے دوبارہ پھر دروازہ چھپ گیا۔ اس کے بعد اس نے کپڑے رکھ دیئے پھر دروازہ ظاہر ہوا پھر اس نے وہ کپڑے لئے پھر دروازہ پوشیدہ ہوگیا۔ اسی طرح اس نے تین مرتبہ یا زائد کیا۔ اس کے بعد منادی غیب نے اس کو آواز دی کہ اگر رابعہ بصریہ سوگئی ہے تو اس کا حبیب تو نہیں سوتا ہے نہ وہ اونگھتا ہے نہ اسے نیند آتی ہے۔ چور نے کپڑے رکھے اور دروازہ سے باہر چلا گیا۔

دعا کی برکت وکرامت

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: فرمایا کہ ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت پیرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں۔ عورتوں کا ہجوم ہوا' ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں۔ حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں۔ ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں۔ حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی۔ اتفاقاً حضرت پیرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہوگئی اور گر پڑیں۔ تمام جسم پسینے پسینے ہوگیا۔ آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا۔ ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا۔ حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا۔ یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی۔ (امثال عبرت)

تین جرم اور تین سزائیں

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی''۔ (درمنثور ص۳۰۲ ج۲ بروایت حکیم ترمذی)

پانچ چھ دینار چھوڑ کر مرنے پر افسوس

حضرت حبیب بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادہ کی جب وفات قریب تھی تو وہ تکیہ کی طرف دیکھنے لگا جب اس کی وفات ہو چکی تو ساتھ والوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتلایا کہ آپ کے بیٹے کو ہم نے اس تکیہ کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا ہے' پھر اس تکیہ کو اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پائے گئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور فرمایا ''میرا خیال نہیں ہے کہ تیری جلد اس کی طاقت رکھتی ہے'' (۳۱۳ روشن ستارے)

جنت کا گھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کا خوش کرنا ہو (اور کوئی بُری غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کی مثل (اُس کا گھر) جنت میں بنا دے گا۔ (بخاری ومسلم)

شان توکل

ایک مرتبہ حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ خزانچی و منتظم حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے بقرہ عید کے موقع پر تقریباً تین سو روپیہ قربانی اور دیگر اخراجات کے لئے پس انداز کیا تھا اتفاق سے کوئی چور صندوقچی کو اٹھا کر لے گیا جب حضرت شیخ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا:۔

''قاری صاحب! آپ نے توکل کے خلاف کیا تھا جب ہی تو چوری ہوئی''

ف: فقط اتنا فرمانے کے بعد مزید کچھ نہ فرمایا آپ کی شان توکل بہت بلند تھی۔ (انفاس قدسیہ)

انسان کا بندر اور سور بن جانا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑکوں کو (جو کچھ ان کے باپ کھاتے تھے) بتلا دیتے تھے پس لڑکے اپنے باپوں کے پاس آتے تھے اور ان سے وہی کھانا مانگتے تھے جو انہوں نے کھایا تھا چنانچہ وہ لوگ لڑکوں سے کہتے تھے کہ تم کو یہ کس نے بتلایا ہے لڑکے کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بتلایا ہے یہ سن کر ان لوگوں نے اپنے لڑکوں کو عیسیٰ کے پاس جانے سے روک دیا اور ان کو ایک وسیع مکان میں بند کر دیا۔ حضرت عیسیٰ نے ایک مرتبہ ان لوگوں میں سے کسی سے فرمایا کہ تمہارے لڑکے کہاں ہیں کیا وہ اس گھر میں ہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ اس مکان میں تو صرف بندر اور سور ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے ہی ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جب اس نے دروازہ کھولا تو ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ بندر اور سور ہیں۔

اہل خانہ سے حسن سلوک

فرمایا کہ مولوی مظفر حسین صاحب نے دوسرا نکاح کر لیا تھا تو ان کی پہلی بی بی ان کو گھر میں نہیں آنے دیتی تھیں۔ مولانا تشریف لاتے تو اندر کے کواڑ بند کر لیتی تھیں۔ مولانا ڈیوڑھی میں نماز میں مصروف ہو جاتے اور شب بھر قیام فرما کر صبح کو تشریف لے جاتے اور چلتے وقت فرماتے کہ بیگم تم چاہے کواڑ کھولو یا نہ کھولو میں تو حاضری دے چلا۔ (حسن العزیز)

اختلاف وانتشار

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک اس امت کا اول حصہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصہ بدترین لوگوں کا ہوگا جن کے درمیان باہمی اختلاف وانتشار کارفرما ہوگا' پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی موت اس حالت پر آنی چاہئے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔ (کنز العمال ص ۲۲۳ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۱)

تین معاملات میں فیصلہ ربانی سے رائے کی موافقت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تین معاملات میں میری رائے میرے رب کے فیصلہ کے موافق ہوئی مقام ابراہیم کے بارے میں، پردہ کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

مال کی پاکیزگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی اُس سے اُس کی بُرائی جاتی رہی (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے جو اس مال میں نحوست اور گندگی آجاتی ہے وہ نہیں رہی) (طبرانی اوسط وابن خزیمہ صحیح)

اتباع شریعت

مصر کے سابق صدر کرنل انور سادات مرحوم جب ہندوستان تشریف لائے تو موصوف نے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے اپنی ایک خواہش ظاہر کی کہ: ''میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ فوٹو کھنچواؤں''

حضرت نے سختی سے منع فرمایا اور وہ تمام حدیثیں سناڈالیں جن میں تصویر کشی کی وعیدیں آئیں ہیں۔

ف: غرضیکہ حضرت میں استغنا کے ساتھ ساتھ اتباع شریعت اور دین کی محبت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ (انفاس قدسیہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک بہت ہی بڑھیا کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہے اور اس کو لے کر گھومتا ہے ان بزرگ نے اس سے اس بڑھیا کا حال پوچھا کہ یہ کون ہے اس نے ان سے کہا کہ یہ میری ماں ہے اور میں سات برس کی مدت سے اس کو لادے پھرتا ہوں اے شیخ کیا میں نے اس کا حق ادا کیا۔ اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوا۔ بزرگ نے اس سے فرمایا کہ نہیں اور اگرچہ تیری عمر ہزار برس کی ہو تو بھی راتوں میں سے ایک رات میں تیرے لئے اس کی خبر گیری اور اس کی چھاتی سے تیرے ایک مرتبہ دودھ پینے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (یہ سن کر) وہ شخص رویا اور واپس گیا۔

عجیب شان کے لوگ

فرمایا کہ ایک مرتبہ نانوتہ میں مولانا مظفر حسین صاحب تشریف لائے۔ وہاں حضرت مولانا رشید احمد صاحب (مولانا محمد یعقوب صاحب و مولانا محمد قاسم صاحب موجود تھے۔ فرمایا بھائی ایک مسئلے میں تردد ہے میں نے سنا تھا کہ سب صاحبزادے جمع ہیں اس لئے مسئلہ پوچھنے آیا ہوں۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ چلتی ریل میں نماز پڑھنے میں علماء اختلاف کرتے ہیں کہ جائز ہے یا نہیں بس تم لوگ آپس میں گفتگو کر کے ایک منقح بات بتلادو کہ جائز ہے یا نہیں؟ میں دلائل نہیں سنوں گا۔ چنانچہ سب حضرات نے آپس میں گفتگو کی مولانا نے ادھر التفات بھی نہیں فرمایا۔ گفتگو کر کے ان حضرات نے عرض کیا کہ حضرت طے ہو گیا جائز ہے۔ فرمایا اچھا تو پھر میں جاتا ہوں عجب شان کے لوگ تھے۔ (حسن العزیز)

ایسی زندگی سے موت بہتر

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں، تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی (خیر خواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اسکے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کر دیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اسکی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے۔) (جامع ترمذی ص ۵۱ ج ۲)

حقیقت شناسی

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقائق کے شناسا اور انہیں پسند کرنے والے تھے اور باطل اقوال و افعال سے دور اور بے رغبت تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف ہلاکت کے دواعی جو کہ خوشنما بن کر آتے ہیں ان کو رد کرنے کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

تمام گناہوں کی مغفرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھ اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس موجود رہ، کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اُس کے ساتھ ہی تیرے لیے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (اور) یاد رکھ، کہ قیامت کے دن اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تیری میزان (عمل) میں ستر حصہ بڑھا کر رکھ دیا جاوے گا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں دی جاویں گی)۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ (ثواب مذکور) کیا خاص آلِ محمد کے لیے ہے؟ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ خاص کیے جائیں یا آلِ محمد اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کے لیے ایک طرح سے خاص بھی ہے اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر بھی ہے۔ (اصبہانی)

معاملات

برادرزادہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جناب مولانا شبیر علی صاحبؒ ایک دفعہ قیام دیوبند کے دوران حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ساتھ دفتر دارالعلوم میں مصروف گفتگو کر رہے بجلی کا پنکھا اس دوران چل رہا تھا۔ ”جب گفتگو سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ: ”کئی گھنٹے تک جو دارالعلوم کا پنکھا ہماری وجہ سے چلتا رہا۔ یہ کوئی دارالعلوم کا کام تو نہیں تھا اس لئے اس کا خرچہ ہمیں ادا کرنا چاہئے۔ ایک روپیہ مہتمم صاحب کے حوالے کیا کہ یہ دارالعلوم میں جمع کر دیا جائے۔ (حکایات اسلاف)

علماء کو احتیاط کی زیادہ ضرورت

فرمایا کہ شب برأت کے دن ایک شخص فلاں بزرگ کی خدمت میں حلوا لائے انہوں نے لے لیا۔ مولوی مظفر حسین صاحب نے فرمایا آپ نے کیسے لے لیا ان بزرگ نے فرمایا کہ پکانا ناجائز ہے کھانا تو ناجائز نہیں۔ (فی نفسہ تو جائز ہی ہے) مولوی مظفر حسین صاحب نے فرمایا کہ جب تم لینے سے نہیں رکو گے تو عوام الناس پکانے سے کس طرح رکیں گے۔ (قصص الاکابر)

اعوذ باللہ کی برکت

صاحب قلیوبی سے بیان کرنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں رفیقان سفر کے ساتھ سفر میں تھا کہ رات نے بکریوں کے چرواہے کی طرف ہم کوٹھکانہ دیا۔ اور ہم رات کواس کے پاس ٹھہرے جب آدھی رات ہوئی تو بھیڑیا آیا اور اس کی بکریوں میں سے ایک بچہ اٹھایا؟ (یہ دیکھ کر) چرواہا کودا اور کہا اے جنگل کے آباد کرنے والے تو نے اپنے پڑوسی کو اذیت دی۔ پس ایک منادی نے ندادی کہ اے بھیڑیے اس کو چھوڑ دے چنانچہ وہ تیز دوڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ بکریوں میں داخل ہو گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک انسانوں میں سے کچھ لوگ تھے جو بعض مردان سے پناہ مانگتے تھے یعنی اعوذ باللہ کہتے تھے۔

دنیا کے لئے دین فروشی

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے' آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر' شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر' دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھریگا۔'' (معاذ اللہ) (صحیح مسلم ص ۷۵ ج ۱)

بوڑھیا کے گھر کام

یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے اندھیرے میں نکلے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے پھر دوسرے میں۔ جب صبح ہوئی تو حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس گھر میں گئے تو دیکھا کہ ایک بوڑھیا بیٹھی ہے۔ انہوں نے اس سے کہا، وہ آدمی جو تمہارے پاس آتا ہے اس کا کیا کام ہے؟ اس نے جواب دیا وہ تو اتنے عرصہ سے میرے پاس آرہا ہے، وہ میرے ہاں میرا کام کرنے آتا ہے۔ اور گندی و تکلیف دہ چیزوں کو مجھ سے نکال باہر کرتا ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے طلحہ! تجھے تیری ماں روئے کیا تو عمر کی لغزشیں ڈھونڈتا ہے؟ (۳۱۳ روشن ستارے)

تعلیم کیلئے مسجد جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کی طرف جائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات) سیکھے یا سکھائے، اُس کو حج کرنے کے برابر پورا ثواب ملے گا۔ (طبرانی)

باہمی محبت

ایک صاحب اپنے چھوٹے بھائی کو حضرت مولانا عبدالباری ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا:۔ ''ان کو پرانی عقیدت تو حضرت مولانا مدنیؒ سے ہے لیکن اب حضرت تھانویؒ سے بہت اعتقاد ہو گیا ہے' دونوں کو کس طرح جمع کریں''

حضرت مولانا عبدالباری ندوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔ ''عمر و علی رضی اللہ عنہما کو جمع کرنے میں دشواری تو رافضی یا خارجی کو ہو سکتی ہے' سنی کو کیا دشواری؟'' مطلب یہ ہے کہ دونوں بزرگوں کا ادب و احترام لازم ہے۔ دونوں کی سیاسی رائے میں اختلاف تھا ایمانی رائے ایک تھی۔ (حاشیہ مکتوبات شیخ الاسلام مدنی)

احتیاط کا کمال

فرمایا مولوی مظفر حسین صاحب جب سواری میں بیٹھ جاتے تھے تو پھر کسی کا خط تک نہیں لیتے تھے اور یہ فرما دیتے تھے کہ بھائی اس سے (یعنی گاڑی والے سے) اجازت لے لو کیونکہ یہ خط میرے سامان سے زائد ہے۔ (قصص الاکابر)

حلال و حرام کی تمیز اٹھ جانے کا دور

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں آدمی کو (خود رائی اور حرص کی بنا پر) یہ پرواہ نہیں ہو گی کہ جو کچھ وہ لیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟''۔ (صحیح بخاری ص ۲۷۶ ج۱)

مساجد پر فخر

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں (بیٹھ کر یا مساجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے''۔ (ابن ماجہ ص ۵۴ عن انس ونحوہ عند النسائی ص ۱۱۲ ج۱)

یہ تمہاری دنیا ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوڑا خانہ سے گزرنے لگے تو وہاں رک گئے ساتھی تکلیف محسوس کرنے لگے تو فرمایا یہ تمہاری دنیا ہے جس پر تم حرص کرتے ہو یا فرمایا جس پر تم بولتے ہو۔ (۳۱۴ روشن ستارے)

نافرمانی کی سزا

اگلے ہی دن صبح کو ان لوگوں کے چہرے مارے خوف کے بالکل پیلے پڑ گئے۔ دوسرے دن ان کی یہ حالت ہوئی کہ ان سب کے چہرے بالکل سرخ ہو گئے۔ اور تیسرے روز اُن لوگوں کے چہرے بالکل کالے ہو گئے جیسے کولتار۔ بس صاحب اب کچھ پوچھو نہیں بیٹا! ان کی وہ بُری حالت ہوئی کہ جیسے اب انہیں موت ہی آنا باقی تھی۔ اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کر دیا۔

اللہ نے حکم دیا اور چاروں طرف سے بجلی کی خوفناک کڑک کی طرح چیخ دار آواز ہر طرف پھیل گئی اور جو جہاں اور جس حال میں بھی تھا ہلاک ہو گیا اور ساری آبادی تباہ ہو گئی اور سنو! اللہ اتنا مہربان ہے کہ اس نے حضرت صالح علیہ السلام کو اور ماننے والوں کو اس عذاب سے بچا لیا۔

غریبوں کی بھوک کا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالےٰ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں اتنا حق یعنی زکوٰۃ فرض کیا ہے جو ان کے غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونے کی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے، مالداروں ہی کی اس کرتوت کی بدولت ہوتی ہے (کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے) یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے (اس پر) سخت حساب لینے والا اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔ (طبرانی اوسط وصغیر)

اہل بدر کو دنیا میں ملوث نہیں کرتا

حضرت ابوبکر بن محمد انصاری کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اہل بدر کو عامل کیوں نہیں بناتے؟ فرمایا میں ان کا مقام جانتا ہوں مگر میں انہیں دنیا میں ملوث کرنا پسند نہیں کرتا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

جنت کا گھر مسجد سے بڑا ہوگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناوے گا جو اس سے بہت لمبا چوڑا ہوگا۔ (احمد)

اخلاق

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کی شان عالمانہ نہیں بلکہ عاشقانہ شان تھی اور آپ کی مجلس دوستانہ ہوتی تھی، گاڑھے کے کپڑے پہنتے تھے ایک مرتبہ دیوبند سے نانوتہ جا رہے تھے، راستے میں بوجوہ سادگی کے ایک جولاہے نے پوچھا کہ:۔

"آج سوت کا کیا بھاؤ ہے؟"

مولانا نے فرمایا: "بھائی آج بازار جانا نہیں ہوا"۔ ماہنامہ البلاغ ص ۵۲۔

آدمی، مچھلی اور گدھ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدمؑ جنت سے زمین کی طرف اترے تو خشکی میں گدھ اور دریا میں مچھلی کے علاوہ اور کوئی چیز زمین میں نہ تھی۔ اور گدھ مچھلی کے پاس قیام کرتا تھا اور اس کے پاس رات گزارتا تھا۔ پس جب گدھ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ مچھلی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں نے آج زمین میں ایک ایسا شخص پایا ہے جو اپنے دو پاؤں پر چلتا ہے اور اپنے دو ہاتھوں سے پکڑتا ہے۔ (یہ سن کر) مچھلی نے اس سے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے لئے اس سے نہ خشکی میں پناہ ہے اور نہ دریا میں ٹھکانا ہے چنانچہ وہ دونوں اسی وقت سے جدا ہو گئے۔

شاہ صاحب کی ایک کرامت

(۸) ایک جادوگر شاہ صاحبؒ کے پاس آیا کہ میں سحر کا ایک عمل بھول گیا کسی طرح وہ پھر یاد آ جاوے۔ بھلا ان باتوں سے شاہ صاحب کو کیا علاقہ؟ مگر آپ نے ذرا دیر مراقبہ کیا اور سب عمل پڑھ دیا۔ احقر (حکیم مولانا محمد مصطفٰے صاحب سلمہ) نے حضرت والا (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ سے پوچھا یہ کیا ہوا شاہ صاحب کو وہ عمل کیسے آ گیا فرمایا یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ہر حرف کی ایک روح ہے۔ شاہ صاحبؒ نے حروف کی ارواح کو حکم دیا کہ ترتیب وار حاضر ہوں ان ہی کی ترتیب سے حرفوں کو مرتب کیا وہ کلام بن گیا چنانچہ شاہ صاحب نے یہی وجہ بیان فرمائی۔ ص ۱۹۶ جلد مذکور۔

سودخوری کے سیلاب کا دور

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا چنانچہ اگر کسی نے براہ راست سود نہ بھی کھایا تب بھی سود کا بخار یا غبار (یعنی اثر) تو اسے بہرصورت پہنچ کر ہی رہے گا (گو اس صورت میں براہ راست سودخوری کا مجرم نہ ہو لیکن پاکیزہ مال کی برکت سے تو محروم رہا۔)'' (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۵)

خیر کا بے مثال جذبہ

حضرت اسمٰعیل بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ اوقیہ سونے سے خریدا جبکہ وہ پتھروں کے ڈھیر میں دبے ہوئے تھے۔ بیچنے والوں نے کہا اگر تم انکار کرتے تو ہم اسے ایک ہی اوقیہ میں تیرے ہاتھوں بیچ دیتے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم انکار کرتے اور سو اوقیہ میں دیتے تو بھی میں خرید لیتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ (حلیۃ الاولیاء)

حوروں کا مہر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے کوڑا کباڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے۔ (طبرانی کبیر)

کمال استغفار

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کو بریلی کے ایک رئیس نے چھ ہزار روپے پیش کئے اور عرض کیا کہ:۔ ''کسی نیک کام میں لگا دیجئے''

حضرت نے فرمایا کہ:۔ ''(نیک کام میں) لگانے کے اہل بھی تم ہی ہو تم ہی خرچ کردو''

اُس نے عرض کیا کہ:۔ ''حضرت میں کیا اہل ہوتا'' فرمایا کہ:۔ ''میرے پاس اس کی دلیل ہے' اگر میں اس کا اہل ہوتا تو اللہ تعالیٰ مال مجھ کو ہی دیتا'' ایضاً ص ۵۲۔

ایک عورت کا بغیر توشہ کے سفر بیت اللہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ کسی زاہد سے نقل ہے کہ میں حج کے واسطے اپنے گھر سے نکلا میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ بے توشہ اور سواری کے پیادہ پا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی اور اس کی ثناء و تعریف کرتی تھی۔ چنانچہ میں اس سے قریب ہوا اور کہا کہ اے اللہ کی بندی تو کہاں کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بیت حرام کا قصد رکھتی ہوں میں نے کہا کہ تیرے ساتھ زاد سفر اور سواری نہیں اس نے کہا کہ (سنو تو) اگر تم میں سے کوئی شخص دعوت کا سامان کرے اور لوگوں کو اس کی طرف بلالے تو کیا اس کے مہمانوں کے لئے یہ بات لائق ہے کہ ہر شخص اپنا کھانا لے کر دعوت میں آئے۔ میں نے کہا نہیں تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت اس سے زیادہ حق رکھتی ہے چنانچہ وہ ہمارے ساتھ آئی یہاں تک کہ ہم پتھریلی زمین میں اترے اور وہ کہتی تھی کہ میرے رب کا مکان کہاں ہے اس سے کہا گیا کہ ابھی تو اس کو دیکھے گی حتیٰ کہ وہ مسجد حرام میں داخل ہوئی اس سے کہا گیا کہ تیرے رب کا یہی گھر ہے اس کے بعد وہ آئی اور اس نے اپنا سر آستانہ کعبہ پر رکھا اور یہ کہنے لگی کہ یہی میرے رب کا گھر ہے اور اس کلمہ کو بار بار کہتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی آواز بند ہوگئی اس کے بعد ہم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ مردہ ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

مالی فتنوں کا دور

''حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا خاص فتنہ مال ہے''۔

(جامع ترمذی ص ۵۷ ج ۲' مستدرک ص ۳۱۸ ج ۴' مشکوٰۃ ص ۴۴۲)

حضرت اسودؓ کے تاثرات

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار سنا رہا تھا اور میں آپ کے اصحاب کو پہچانتا نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ایک چوڑے کندھوں والا، سرخ رنگ والا آدمی آیا، تو کہا گیا خاموش، خاموش، میں نے ہائے اس کی ہلاکت یہ کون ہے جس کے لئے مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں خاموش ہو جاؤں تو بتلایا گیا عمر بن خطاب ہیں، پھر اس کے بعد اللہ کی قسم میں جان گیا کہ اس پر یہ آسان تھا کہ اگر یہ مجھے شعر پڑھتے ہوئے سنتا تو مجھ سے بات نہ کرتا حتیٰ کہ میرا پاؤں پکڑ کر بقیع کی طرف مجھے گھسیٹ دیتا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

مسجد میں حلال مال لگاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عبادت کے لیے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد) بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناوے گا۔ (طبرانی اوسط)

تقویٰ

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کو سبزی کا شوق تھا' پودینے اور اور دھنیئے کے پودے لگا رکھے تھے ان میں مینگنی وغیرہ ڈالنے کی ضرورت تھی کسی زمیندار کا وہاں گذر ہوا' مولانا نے اُن سے فرمائش کر دی اس نے اپنی رعایا میں سے کسی کے سر پر ٹوکری میں مینگنیاں رکھ کر بھیج دیں۔ مولانا یعقوب صاحب اپنے ہاتھوں سے اُن کو سبزی کی کیاری میں ڈال رہے تھے' حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ سامنے سے آ گئے' بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ: ''اس شخص کا حال معلوم نہیں کہ ظالم ہے' اس نے اس سے زبردستی ظلماً بیگار لی' اس کو ابھی واپس کیا جائے'' چنانچہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے وہ تمام مینگنیاں اپنے ہاتھ سے جمع کر کے واپس کر دیں۔ (حکایات اسلاف)

دل وزبان پر حق کا جاری ہونا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

عیب کو دیکھنا عیب ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ شاہ بہرام گور ایک دن شکار کے واسطے نکلا ایک جنگلی گدھا اس کے سامنے ظاہر ہوا۔ اس نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ بہرام گور اپنے لشکر سے چھٹ گیا بعدہ اس شکار پر کامیاب ہوا اس کو پکڑا اپنے گھوڑے سے اترا اور اس کو ذبح کرنا چاہا۔ اتنے میں ایک چرواہے کو دیکھا کہ میدان سے اس کے سامنے آرہا ہے بہرام نے اس سے کہا کہ اے چرواہے میرا یہ گھوڑا پکڑ لے کہ میں اس گدھے کو ذبح کروں۔ چنانچہ اس نے اس کو پکڑا پھر بہرام گور گدھے کے ذبح میں مشغول ہوا۔ لیکن اس پر نظر رکھی یہاں تک کہ بہرام گور پر ظاہر ہوا کہ چرواہا اس موتی کو کاٹ رہا ہے جو اس کے گھوڑے کی باگ ڈور میں تھا یہ دیکھ کر بادشاہ نے اس سے اعراض کیا یہاں تک کہ چرواہے نے اس موتی کو لے لیا اور فرمایا کہ عیب کا دیکھنا بھی عیب ہے اس کے بعد اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر سے ملا۔ پس وزیر نے کہا کہ اے بادشاہ آپ کے گھوڑے کی باگ ڈور کا موتی کہاں ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا اس کو جس نے لیا ہے وہ واپس نہ کرے گا۔ اور جس نے اس کو لیتے دیکھا ہے وہ اس کی چغلی نہ کھاوے گا۔ اس لئے تم میں سے جو شخص دیکھے کہ وہ موتی کسی کے پاس ہے تو اس کی وجہ سے اس سے کچھ بھی مزاحمت نہ کرے۔

خالق کی مخلوق سے محبت

فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ صاحب کو ایک غریب آدمی نے ایک دھیلا بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے یہ عذر کیا کہ تم غریب آدمی ہو تم سے کیا لیں گے وہ بے چارہ خاموش ہو گیا۔ مگر حق تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب کے فتوحات بند ہو گئے۔ فکر ہوئی غور کیا دعا کی قلب پر وارد ہوا کہ اس دھیلے کو لوٹانے سے ایسا ہوا اس شخص سے وہ دھیلا مانگو چنانچہ مانگا جب فتوحات کا دروازہ کھلا بعض لوگ فخر کرتے ہیں کہ معاصی پر بھی ہماری نسبت باطنی باقی، رہتی ہے وہ آنکھیں کھولیں کہ کیسی بات پر عتاب ہو گیا۔ جس میں معصیت کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن واقع میں عتاب کی بات ضرور ہو گی (اضافات الیومیہ حصہ دوم ص ۲۰ م ۲۷)

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں، پھر تم اللہ سے اس عذاب کے ٹلنے کی دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوں گی''۔ (جامع ترمذی ص۳۹ ج۲)

میں کل کے اندیشہ میں آج اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس عراق سے مال آیا۔ آپ اسے تقسیم کرنے لگے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا اے امیر المومنین کاش آپ اس مال سے کچھ دشمن کے ممکنہ حملہ کے مقابلہ کے لئے رکھ لیتے یا کسی ناگہانی مصیبت کے لئے رکھ لیتے۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، تجھے کیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تیری زبان سے یہ بات شیطان نے کرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی تردید کی دلیل عطا فرمادی ہے۔ اللہ کی قسم میں کل کے اندیشہ سے آج اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہرگز نہیں کروں گا۔ ہرگز نہیں لیکن میں ان کے لئے وہی سامان کررہاہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کیا تھا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص سونے کا رکھنے والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دیتا ہو مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اس شخص کے (عذاب کے) لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان تختیوں کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو تپایا جائے گا (اور) یہ اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں)۔ (بخاری ومسلم)

اعمال باطنہ کی اصلاح فرض ہے

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ جب تیسری حاضری میں تھانہ بھون حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ۔

مجھے حق تعالیٰ نے کچھ عرصہ حضرت شیخ الہندؒ کی خدمت میں حاضری کی توفیق بخشی ہے۔ دل کی خواہش یہ تھی کہ ان سے بیعت ہوں مگر حضرت اس وقت اسیر ہیں اور معلوم نہیں کب رہائی ہو۔ اب میں حضرت ہی سے مشورہ کا طالب ہوں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے بڑی مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اشکال کیا ہے۔ تصوف وسلوک اعمال باطنہ کی اصلاح کا نام ہے جو ایسا ہی فرض ہے جیسے اعمال ظاہرہ کی اصلاح اس کو مؤخر کرنا تو میرے نزدیک درست نہیں لیکن اس کیلئے بیعت ہونا کوئی شرط نہیں۔ بیعت کیلئے حضرت مولانا (شیخ الہند) کا انتظار کرو اور حضرت کے واپس تشریف لانے تک میں خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ میرے مشورہ کے مطابق اصلاح کا کام شروع کر دو۔ مجالس حکیم الامت ص ۱۶۔

طاعت کی لذت

ابو یزید بسطامیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے سالہا سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لیکن عبادت میں مزہ اور لذت نہ پائی پس وہ اپنی والدہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے مادر مہربان میں عبادت الٰہی اور اس کی بندگی میں کبھی لذت نہیں پاتا ہوں۔ لہذا آپ غور کیجئے کہ آپ نے اس زمانہ میں اکل حرام تو نہیں کھایا تھا جب میں آپ کے بطن میں تھا۔ یا میرے دودھ پینے کے زمانہ میں۔ وہ دیر تک سوچتی رہیں اور آخر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے جب تم میرے بطن میں تھے تو میں چھت پر چڑھی پس میں نے ایک مرتبان دیکھا اور اس میں پنیر تھا میں نے اس کی خواہش کی اور اس میں سے بقدر سر انگشت کے مالک کے بلا اذن کھایا۔ پس حضرت ابو یزیدؒ نے فرمایا کہ عبادت میں لذت نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے۔ لہذا آپ اس کے مالک کے پاس جایئے اور اس کو اس کی اطلاع دیجئے۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئیں اور انہوں نے اس کو اس کی خبر کی۔ مالک نے کہا کہ آپ اس سے حلت میں ہیں۔ یعنی میں نے معاف کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو اس کی اطلاع دی۔ پس اسی وقت سے ابو یزیدؒ نے طاعت کی شیرینی چکھی۔

ایک خواب کی تعبیر

حکیم الامت تھانویؒ نے فرمایا کہ ایک شخص مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بیان تو کرو۔ ان صاحب نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کرر ہا ہوں حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور حافظ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ان صاحب کی تسلی ہوگئی۔ (جامع کہتا ہے) اس پر کوئی صاحب ان کے ارتداد کا فتویٰ نہیں لگاتے نہ حضرت شاہ صاحب کو کسی کی مجال ہے کہ یوں کہیں کہ تنبیہ نہیں کی۔ خیر

تم کو آتا ہے پیار پر غصہ　　　ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

(مزید المجید)

تحریر تقریر تقویٰ

فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ میری تقریر (مولانا شاہ) اسماعیل (صاحب) نے لی اور تحریر (نواب مولوی رشید الدین خانصاحب نے لی اور تقویٰ (مولانا شاہ) محمد اسحاق (صاحب) نے لیا۔ ص ۶۱ جلد مذکور۔

فرمایا کہ: کسی نے شاہ عبدالعزیز صاحبؒ سے سوال کیا کہ فاحشہ عورت کا جنازہ پڑھنا جائز ہے فرمایا اس کے آشناؤں کا کیسے جائز سمجھتے ہو۔ حضرت شاہ صاحب کو سائل کے فہم کے موافق جواب دینے میں اللہ تعالیٰ نے کمال عطا فرمایا تھا۔ (ص ۷ اشرف العلوم ربیع الثانی ۵۴ھ)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا دور

''حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا مگر قبول نہیں کی جائے گی' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اپنی ذات کے لئے اور اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے دعا کر' میں قبول کرتا ہوں' لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا' اس لئے کہ انہوں نے مجھے ناراض کرلیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ان سے ناراض ہوں۔'' (کتاب الرقائق ۱۵۵' ۳۸۴)

میں ابوبکر سے کبھی نہیں بڑھ سکتا

حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور اس حکم کے وقت میرے پاس مال تھا تو میں نے کہا آج میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا اگر میں آج صدقہ میں بڑھ گیا' پس میں اپنا آدھا مال لایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: "اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو"؟ تو میں نے وہی بات عرض کر دی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو کچھ تھا وہ سب لے آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں' میں نے کہا میں تم سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا"۔

یہی واقعہ حضرت ابن عمرؓ کے ذریعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاف وخالص اور بھائی بندی میں کامل تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف شوق کی مشقتوں کے طوق کو گلے میں ڈالنے اور دلوں کی صفائی کے ساتھ معاملات انجام دینے کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

مسجد کی صفائی کا انعام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کر دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کباڑ، کانٹا، اصلی فرش سے الگ کنکر، پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

انداز تبلیغ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ سے ایک غیر مقلد نے بیعت کی اور شرط کی کہ میں غیر مقلد ہی رہوں گا' حضرت نے فرمایا: بے شک رہو مگر جو کچھ ہم بتلا دیں اس کو پڑھتے رہنا چنانچہ اس کو بیعت فرمایا اور کچھ ذکر بتلا دیا چند ہی روز کے بعد اس نے آمین بالجہر رفع یدین وغیر چھوڑ دیا۔ (فیوض الخالق ص ۱۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا شوہر منافق تھا اور اس عورت کی یہ حالت تھی کہ ہر چیز پر خواہ وہ قول ہو یا فعل ہو بسم اللہ کہتی تھی۔ اس کے شوہر کو اس کی یہ حرکت ناگوار تھی۔ اس نے سوچا کہ کبھی اسے شرمندہ کروں۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی کو ایک تھیلی دی اور اس سے کہا کہ اس کو محفوظ رکھنا اس عورت نے اس کو ایک جگہ رکھ کر چھپا دیا۔ شوہر نے عورت کو غافل پا کر وہ تھیلی اور جو کچھ اس میں تھا لے لیا اور اس کو اس کنویں میں پھینک دیا جو اس کے گھر میں تھا۔ اس کے بعد اس سے وہ تھیلی طلب کی جب وہ عورت اس تھیلی کی جگہ میں آئی اور بسم اللہ کہی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جلد سے جلد نیچے اتریں اور اس تھیلی کو اس کی جگہ میں لوٹا دیں۔ پس اس عورت نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا تا کہ اس کو لے چنانچہ جس طرح اس نے اس کو رکھا تھا اسی طرح اس کو پا گئی۔ یہ دیکھ کر اس کے شوہر کو تعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کیا۔

سید احمد شہیدؒ کی صحبت پر تاثیر

فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ فرماتے تھے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ نہایت نورانیت مسجد میں معلوم ہوئی۔ مجھے اس کی ٹٹول ہوئی دیکھا کہ ایک صاحب ہیں جن کا باطن نہایت نورانی تھا اور ان کے تمام لطائف ذاکر تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے مجاہدہ و ریاضت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ میں تھوڑی دیر حضرت سید احمد صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوں۔ پھر فرمایا کہ حضرۃ سید احمد صاحبؒ کے مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ جیسے شخص معتقد تھے جو کہ تمام دنیا میں کسی کے معتقد نہ تھے۔ (ص ۳۰ م نمبر ۱۸ حسن العزیز جلد دوم)

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ ورنگ اور گانا بجانا ہوگا''۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ وابوداؤد۔ درمنثور ص ۵۶ ج ۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کپڑے پہنے تو میں گھر میں چلتی ہوئی اپنے دامن کو دیکھ رہی تھی اور میں اپنے کپڑوں کو اور دامن کو بار بار دیکھتی تھی کہ اتنے میں میرے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تمہیں نہیں دیکھ رہا۔

حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک نئی قمیص پہنی تو میں اسے دیکھنے لگی اور اس سے خوش ہونے لگی اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا دیکھ رہی ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ تیری طرف نہیں دیکھ رہے، میں نے عرض کیا کس وجہ سے؟ فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں جب بندہ میں دنیا کی زینت پر بڑائی آ جائے تو اس کا رب اس سے ناراض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس زینت کو چھوڑ دے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے وہ قمیص اتار کر اس کا صدقہ کر دیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امید ہے تیرا یہ عمل اس کا کفارہ کر دے گا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

مسجدوں کو خوشبودار رکھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں کو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو۔ (ابن ماجہ و کبیر طبرانی)

فائدہ: جمعہ کی قید نہیں، صرف یہ مصلحت ہے کہ اس روز نمازی زیادہ ہوتے ہیں جن میں ہر طرح کے آدمی ہوتے ہیں کبھی کبھی دھونی دے دینا یا اور کسی طرح خوشبو لگا دینا، چھڑک دینا، سب برابر ہے۔

دنیاوی باتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اخیر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی باتیں مسجدوں میں ہوا کریں گی اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہ ہو گی (یعنی ان سے خوش نہ ہو گا)۔ (ابن حبان)

ایک لطیف واقعہ

حضرت مولانا سید احمد صاحبؒ مدرس دارالعلوم دیو بند کے ماموں حضرت مولانا محبوب علی صاحبؒ کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی اس وجہ سے وہ مغموم رہتے تھے مولانا سید احمد صاحبؒ بہت کم عمر تھے مگر بڑے ذہین ماموں صاحب کو ایک روز مغموم دیکھ کر فرمایا: یہ غم کی کوئی وجہ نہیں بلکہ خوشی کا مقام ہے کیونکہ جس شخص کے ہاں اولاد ہو وہ من وجہ مقصود ہے یعنی اپنے آباء کے اعتبار سے اور من وجہ مقدمہ ہے اپنے ابناء کے اعتبار سے اور جس کے ہاں اولاد نہیں وہ محض مقصود ہے کسی کا مقدمہ نہیں اور ظاہر ہے مقصود کا مرتبہ مقدمہ سے بڑھا ہوا ہے ماموں صاحب مسرور ہو گئے۔ (الکلام الحسن ج ا ص ۲۴)

یہودی مسلمان ہو گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حاتم اصمؒ جب بغداد میں داخل ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک ایسا یہودی ہے جو علماء پر غالب ہے یہ سن کر حاتمؒ نے فرمایا کہ میں اس سے گفتگو کروں گا چنانچہ جب یہودی حاضر ہوا تو اس نے حاتم سے پوچھا کہ کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا اور کونسی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نہیں اور کونسی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھے گا اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ باندھتا ہے اور کونسی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ پس حاتمؒ نے یہودی سے پوچھا اگر میں تیرے سوالوں کا جواب دے دوں تو تو اسلام کا اقرار کرے گا۔ اس نے کہا ہاں اس کے بعد حاتمؒ نے کہا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا وہ اس کا شریک یا اس کا لڑکا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے شریک یا لڑکا نہیں جانتا ہے اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں ہے وہ ظلم ہے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اور جو چیز اللہ کے خزانوں میں نہیں ہے وہ فقر اور محتاجی ہے۔ اس لئے کہ اللہ غنی ہے اور سب لوگ فقیر ہیں۔ اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال کرے گا وہ قرض ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ایسا شخص ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیتا ہے اور وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ گرہ لگاتا ہے وہ کفار کے واسطے زنار ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے وہ بھی زنار ہی ہے۔ یعنی زنار کو اپنے پیارے بندوں سے کھولتا ہے پس یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودی مسلمان ہو گیا۔

اخلاص کا مظاہرہ

فرمایا کہ حضرت مولانا شہیدؒ نے ایک مرتبہ مرادآباد میں وعظ بیان فرمایا۔ جب وعظ ختم ہو چکا اور لوگ چل دیئے تو حضرت مولانا بھی تشریف لے چلے دروازے پر ایک بوڑھے شخص ملے انہوں نے پوچھا کہ کیا وعظ ختم ہو چکا لوگوں نے کہا کہ ہاں ختم ہو چکا ان بوڑھے نے بہت افسوس وعظ سے محروم رہنے کا کیا اور کہا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. حضرت مولانا نے فرمایا کہ نہیں تم افسوس نہ کرو میں تمہیں بھی وعظ سنا دوں گا اور لوگوں سے فرمایا کہ آپ لوگ جایئے اور ان بوڑھے شخص کو مسجد میں لے جا کر کل وعظ شروع سے اخیر تک جو پہلے بیان ہو چکا تھا پھر سنا دیا۔ پھر حضرت والا مرشدی شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھئے کس قدر للّٰہیت تھی کہ ایک شخص کی خاطر سارا وعظ پھر سے کہا۔ (ص۹ م نمبر ۴۶ جلد مذکور)

آمریت اور جبر واستبداد کا دور

''ابوثعلبہ خشنی' ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دین کی ابتداء نبوت و رحمت سے فرمائی پھر (دور نبوت کے بعد) خلافت و رحمت کا دور ہوگا' اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہوگی' اس کے بعد خالص آمریت' جبر واستبداد اور امت کے عمومی بگاڑ کا دور آئے گا' یہ لوگ زنا کاری' شراب نوشی اور ریشمی لباس پہننے کو حلال کرلیں گے اور اس کے باوجود ان کی مدد بھی ہوتی رہے گی اور انہیں رزق بھی ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔ (یعنی مرتے دم تک)''۔ (رواہ ابوداؤد والطیالسی۔ ترجمان السنہ ص ۳۷۵ ج ۴ والبیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ۴۶۰)

فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام میں تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ اونٹ پر سوار تھے، انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین کاش آپ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوتے یہاں آپ سے لوگوں کے سردار اور معززین ملاقات کریں گے! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نہیں، تم یہاں دیکھتے ہو اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا فیصلہ تو وہاں سے ہوتا ہے، میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

تجارت اور اعلان گمشدگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو یوں کہہ دیا کرو، اللہ تعالیٰ تیرے تجارت میں نفع نہ دے اور جب ایسے شخص کو دیکھو کہ کھوئی چیز کو مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہہ دو اللہ تعالیٰ تیرے پاس وہ چیز نہ پہنچاوے۔ (ترمذی ونسائی وابن خزیمہ وحاکم)

اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم)

ایک لطیف امتحان

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ سرہ کی بھابھی صاحبہ نے ایک مرتبہ حضرت سے کہا کہ آپ کے یہاں اتنے آدمی آتے ہیں کچھ ہمیں بھی تو بتلایئے حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا تم سے کچھ نہیں ہونے کا آخر جب انہوں نے بہت اصرار کیا تو حضرت نے فرمایا کہ جتنی روٹی کھاتی ہو اس میں سے آدھی روٹی کھانا چھوڑ دو انہوں نے ایک دو وقت تو ایسا کیا آخر کہنے لگیں کہ آدھی روٹی تو نہیں چھوڑی جاتی ہاں روزہ کہو تو رکھ لوں۔

حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ "جب آدھی نہیں چھوڑی جاتی تو ساری کیوں کر چھوٹے گی"۔

فائدہ: یہ لطیف طریقے امتحان طالب کے جن کو بجز مشائخ کے کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ (امداد المشتاق، ص۱۶۹)

ایک عجیب جانور

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک انسان ہلوع (بے صبرا) پیدا کیا گیا۔ علامہ تبریؒ نے فرمایا کہ ہلوع ایک جانور ہے جو کوہ قاف کے پیچھے رہتا ہے اور ہر روز سات میدانوں کی ہری گھاس کھا جاتا ہے اور سات دریاؤں کا پانی پی جاتا ہے۔ دوسرے دن کے رزق کے غم میں رات کاٹتا ہے اور روایت ہے کہ وہ جانور ہر روز تین سبزہ گاہ جو دنیا کے برابر مشرق سے مغرب تک ہیں ان کو کھا جاتا ہے اور اسی کی مثل پانی پیتا ہے اور عشاء کے وقت اپنے دو ہونٹوں میں سے ایک دوسرے پر مارتا ہے اور بند کرتا ہے۔

تواضع شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ

فرمایا کہ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ آپ بڑے عالم ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میرا علم تو کچھ بھی نہیں ان صاحب نے کہا کہ یہ آپ کی تواضع ہے کہ جو آپ اپنے علم کو کچھ نہیں سمجھتے۔ مولانا نے فرمایا کہ نہیں میں نے تواضع کی بات نہیں کہی۔ بلکہ میں نے بڑے تکبر کی بات کہی کیونکہ یہ بات کہ میرا علم تو کچھ بھی نہیں وہ شخص کہہ سکتا ہے جس کا علم بہت ہی زیادہ ہو کیونکہ اس کی نظر علم کے درجہ علیا تک ہوگی۔ اس کو دیکھ کر وہ ایسی بات کہے گا۔ (ص ۸م نمبر ۲۵ حسن العزیز جلد دوم)

ظاہر داری اور چاپلوسی کا دور

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اوپر سے خیر سگالی کا مظاہرہ کریں گی اور اندر سے ایک دوسرے کی دشمن ہوں گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے باوجود صرف) خوف اور لالچ کی وجہ سے (بظاہر دوستی کا مظاہرہ کریں گے)۔'' (رواہ احمد: مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۵)

عورت اور تجارت

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے کچھ پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا' تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی' رشتہ داروں سے قطع تعلقی' قلم کا طوفان برپا ہونا' جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا''۔ (اخرجہ احمد والبخاری فی الادب المفرد والحاکم وصححہ' درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

حضرت عمرؓ کی آہ و بکا

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گریہ وزاری کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

گنجا سانپ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنادیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اس کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع ہوں۔ پھر آپ نے (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ. الآیۃ (آل عمران:۱۸۰) (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔) (بخاری ونسائی)

عدم تواضع کا موقع

مولانا عبدالرب واعظ دہلویؒ ایک امیر کے یہاں مہمان ہوئے مولوی صاحب کو کسی وقت رات میں رفع حاجت کی ضرورت ہوئی میزبان کے یہاں دو بیت الخلاء تھے ایک عام دوسرا خاص چونکہ مولوی صاحب مہمان خصوصی تھے لہذا خاص بیت الخلاء میں جانے لگے محافظ نے ٹوکا کہ کون۔ مولانا نے ذرا سخت لہجہ میں فرمایا کہ ہم میں مولانا صاحب دہلی والے وہ معافی مانگنے لگا کہ معاف کر دیجئے میں نے پہچانا نہیں تھا۔

ف: بعض مرتبہ تواضع سے کام نہیں چلتا ایسے موقع پر بے باکانہ بات کہنا چاہئے۔

(وعظ اعانت النافع ص ۱۱)

تخلیق انسان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اس صورت سے پیدا کیا تو درندے اور وحشی جانوروں اور پرندوں اور مچھلیوں نے تعجب کیا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سب الگ الگ ہو جاؤ اس لئے کہ یہ مخلوق یعنی انسان تم سب پر غالب ہوگا اور جانوروں میں باہم دوستی تھی اور مچھلیاں عجائبات دریا سے خشکی کے جانوروں کو خبر دیتی تھیں اور یہ خشکی کے حالات ان سے بیان کرتے تھے۔ پس ان جانوروں نے باہم تعلق قطع کر ڈالا درندے میدان کی طرف بھاگے وحشی جانور پہاڑوں کی طرف حشرات الارض یعنی کیڑے مکوڑے زمین کے سوراخوں کی جانب اور پرندے گھونسلوں کی طرف اور مچھلیاں دریاؤں کی تہ کی طرف نکل بھاگیں۔

متانت اور نرمی

فرمایا کہ مولانا شہیدؒ بہت تیز مشہور ہیں لیکن اپنے نفس کے لئے کسی پر تیزی نہ فرماتے تھے۔ ایک شخص نے مجمع عام میں مولانا سے پوچھا کہ مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں۔ بہت متانت اور نرمی سے فرمایا کہ کسی نے تم سے غلط کہا ہے۔ شریعت کا قاعدہ ہے **الولد للفراش** سو میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کیا کرتے۔ وہ شخص پاؤں پر گر پڑا اور کہا کہ مولانا! میں نے امتحاناً ایسا کیا تھا۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ کی سب تیزی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے۔ اہل اللہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کی ذات کو جس قدر کوئی کہے وہ اپنے کو اس سے بدتر جانتے ہیں۔ (ص ۱۱۹ امثال عبرت حصہ دوم)

بلند و بالا عمارتوں میں ڈینگیں مارنا

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد سے گزر جائے گا مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہے گا اور یہ کہ ایک معمولی بچہ بھی بوڑھے آدمی کو محض اس کی تنگ دستی کی وجہ سے لتاڑے گا اور یہ کہ جو لوگ کبھی ننگے بھوکے بکریاں چرایا کرتے تھے وہی اونچی اونچی بلڈنگوں میں ڈینگیں ماریں گے''۔ (اخرجہ ابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان۔ درمنثور ۵۵ ص ۶)

دنیا سے دوری اور آخرت سے محبت

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانی ساز و سامان سے دور اور آخرت کے باقی رہنے والی دنیا کے چاہنے والے تھے، مشقتیں جھیلنے والے تھے اور نفس پرستی سے دور تھے، اور کہا گیا ہے تصوف اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کا نام ہے جو کہ سب سے افضل راستہ ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

صبر میں بھلائی ہے

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے اپنی زندگی کی بھلائی صبر کو پایا ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

مسجد کے نامناسب امور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے (جیسا بعض لوگ چکر سے بچنے کے لیے مسجد کے اندر ہو کر دوسری طرف نکل جاتے ہیں) اور اس میں ہتھیار نہ سوتے جائیں اور نہ اس میں کمان کھینچی جائے اور نہ اس میں تیروں کو بکھیرا جائے (تا کہ کسی کے چُبھ نہ جائیں) اور نہ کچا گوشت لے کر اس میں سے گذرے اور نہ اس میں کسی کو سزا دی جائے اور نہ اس میں کسی سے بدلہ لیا جاوے (جس کو شرع میں حدو قصاص کہتے ہیں اور نہ اس کو بازار بنایا جائے)۔ (ابن ماجہ)

باہمی محبت

مولانا محمد یٰسین صاحب ناظم تعمیر و ترقی مدرسہ قاسم العلوم ملتان نے بتایا کہ ایک دفعہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تیمارداری کے لئے ملتان تشریف لے گئے شاہ صاحب اُٹھے اور معانقہ کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھام لیا مولانا بنوریؒ صاحب نے سمجھا کہ شاید پہچان رہے ہیں فرمایا' یوسف بنوری ہوں' یوسف بنوری' شاہ صاحبؒ چہرہ کو ٹک ٹک دیکھے جا رہے تھے سن کر فرمایا:۔

''مجھے تو انور شاہ کا چہرہ معلوم ہوتا ہے'' اور اس کے بعد زار و قطار رونے لگے۔

درود شریف کی برکات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا ستر حاجتیں تو آخرت کی حاجتوں سے ہوں گی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے ہوں گی اور جو درود مجھ پر بھیجتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس درود کو میری قبر میں داخل کرتا ہے جس طرح تم پر ہدیہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اور فرشتہ مجھے درود بھیجنے والے کے نام کی اطلاع دیتا ہے پس میں اس کو سفید صحیفہ میں اپنے پاس ثابت رکھتا ہوں اور قیامت کے دن اس کی جزا اس کو دلاؤں گا۔

ضد کا ایک قصہ

ایک قصہ ضد کا مجھے یاد آیا کہ دہلی میں ایک شخص نے حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کی بھی دعوت کی اور ان کے بعض مخالفین کی بھی اور ہر ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہونے دی۔ جب سب جمع ہو گئے اور کھانا سامنے آیا تو میزبان نے کہا کہ صاحب یہ شیخ سدو کا بکرا میں نے پکایا ہے۔ اب جس کا جی چاہے کھائے اور جس کا جی چاہے نہ کھائے۔ شاہ اسحاق صاحب تو شیخ سدو صاحب کے بکرے کو حرام فرماتے تھے انہوں نے تو ہاتھ کھینچ لیا اور ان کے ساتھ ان کے مخالفین نے بھی ہاتھ کھینچ لیا۔ صاحب خانہ نے ان سے پوچھا کہ آپ تو جائز کہتے ہیں آپ نے کیوں ہاتھ روکا کہنے لگے بھائی حرام ہے مگر ان کی ضد میں اس کو حلال کہہ دیتے ہیں۔ امثال عبرت۔ (قصص الاکابر)

امت کے زوال کی علامتیں

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں، جب تک کہ ان سے علم (اور علماء) کو نہ اٹھا لیا جائے اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہو جائے اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہو جائیں، صحابہؓ نے عرض کیا ''لعنت بازوں'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے''۔ (اخرجہ احمد، وصححہ، وضعفہ الذہبی۔ در منثور ص ۵۵ ج ۱۶)

دلوں کو نرم کرنے کا نسخہ

حضرت عون بن عبداللہ عتبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''توبہ کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھ کیونکہ وہ دلوں کے سب سے زیادہ نرم ہیں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

عجیب نصیحت

حضرت ابو خالد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''کتاب اللہ کے لئے برتن بنو اور علم کے چشمہ بنو اور اللہ تعالیٰ سے روزانہ کا تازہ رزق مانگو''۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

جماعت کیلئے مسجد جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت کی نیت سے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کے لیے نیکی لکھتا ہے جانے میں بھی، لوٹنے میں بھی۔ (احمد وطبرانی وابن حبان)

نواب کو جواب

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ ایک مرتبہ رامپور تشریف لے گئے آپ کو نواب کلب علی خاں والی رامپور نے بلایا مولانا نے جواب دیا کہ:۔ ''میں ایک دیہاتی آدمی ہوں آداب شاہی سے ناواقف ہوں اس واسطے آپ کو میرے آنے سے تکلیف ہوگی'' انہوں نے کہا:۔ ''ہم خود آپ کا ادب کریں گے نہ کہ آپ سے ادب کا مطالبہ کریں ضرور تشریف لائیے مجھ کو بے حد اشتیاق ہے'' اس پر مولانا نے فرمایا:۔ ''سبحان اللہ! اشتیاق تو آپ کو اور ملنے کو میں آؤں دعا کرو کہ مجھے بھی اشتیاق پیدا ہو جائے پھر ملاقات کرلوں گا''۔ (الفلاح الحسن ج ا ص ۷)

انانیت اور خود پسندی کا دور

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بر و بحر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے۔ اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے ''ہم نے قرآن تو پڑھ لیا اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑھ کر عالم کون ہے''۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر ہوگی؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں! فرمایا مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں ہی میں شمار ہوں گے، ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہونگے یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کا ایندھن ہونگے۔

عرب کی تباہی

''حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرب قیامت کی ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے''۔ (اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی فی البعث در منثور ص ۵۵ ج ۶)

آزمائش میں صبر اور عافیت میں شکر کرو

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو سنا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ! بے شک میں اپنا مال اور اپنی جان تیری راہ میں خرچ کرتا ہوں، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تب تو کوئی بھی خاموش نہ رہے اگر آزمائش آئے تو صبر کرے عافیت آئے تو شکر کرے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

درویشی دھندا

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے ملنے کیلئے ایک مرتبہ مولانا کوثر نیازی صاحب آئے نیازی صاحب نے ازراہ تفنن عرض کیا: ''مولانا! میں تو سمجھا تھا کہ گذشتہ سالوں میں لوگوں نے بہت ترقی کی ہے بیشتر علماء بھی ایڈوانس ہوگئے ہیں' آپ کے یہاں بھی کرسیاں وغیرہ آگئی ہوں گی''

حضرت مولانا کاندھلویؒ نے فرمایا: ''نہیں بھائی مولوی صاحب! میرا تو وہی درویشی دھندا ہے' میں کوئی کرسی ورسی اپنے گھر میں نہیں آنے دیتا''۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

ایک لڑکے کی ذہانت

اہل اخبار میں سے بعض نے کہا کہ میں اپنے دوست کے گھر میں اس کی عیادت کی غرض سے داخل ہوا اور اپنا گدھا دروازہ پر چھوڑ دیا۔ کیونکہ میرے ساتھ کوئی نوکر نہ تھا۔ جو اس کی حفاظت کرتا۔ پس جب میں گھر سے باہر آیا تو دیکھتا ہوں کہ اس پر ایک لڑکا سوار ہے میں نے اس سے کہا کہ تم میرے بلا حکم میرے گدھے پر کیوں سوار ہوئے اس لڑکے نے کہا کہ میں ڈرا کہ یہ چلا جائے گا پس میں نے تیرے واسطے اس کی حفاظت کی میں نے یہ سن کر اس سے کہا کہ اگر گدھا چلا جاتا تو تیرے موجود رہنے سے مجھ پر زیادہ آسان ہوتا۔ اس لڑکے نے کہا کہ اگر تمہاری یہی رائے ہے تو فرض کرلو کہ گدھا چلا گیا اور مجھے اس کو بخش دو اور میرے شکر کے امیدوار رہو۔ پس مجھے نہ معلوم ہوا کہ میں اس کا اس کو کیا جواب دوں۔ (حیاۃ الحیوان)

ملفوظ حکیم الامت

فرمایا: کہ حضرت میاں جی نور محمد صاحب حسین نازک اور سراپا نور ہی نور تھے چھوٹے قد کے تھے۔ (ص ۳۴ م ص ۸۵ حسن العزیز جلد دوم)

اللہ کا سایہ پانے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس روز سوائے اس کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جسکا دل مسجد میں لگا ہوا ہو۔ (بخاری و مسلم)

دوسروں کی دلداری و دلجوئی

فرمایا کہ: پہلے سارے علماء صوفی ہی ہوتے تھے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد مولانا مملوک علی صاحب خوش لباس تھے انہیں حکام سے ملنا ہوتا تھا ایک شخص نے ان کو ایک ادھوتر کا کرتہ دیا کہ اس کو آپ جمعہ کے دن پہن کر نماز پڑھیں۔ چنانچہ انہوں نے جمعہ کے دن اس کو پہنا۔ سارے کپڑے تو قیمتی پاجامہ سر کا دوپٹہ تو بڑھیا اور کرتہ دھوتر کا۔ اسی طرح جامع مسجد تشریف لے جا کر نماز پڑھی۔ پھر حضرت والا (سیدی و مرشدی حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ کیا اس کے پہننے سے ان کی کچھ عزت کم ہوگئی۔ (حسن العزیز)

حسن قراءت کے مقابلوں کا فتنہ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو عرب کے لب ولہجہ اور آواز میں پڑھا کرو' بوالہوسوں کے نغموں کی طرح پڑھنے اور یہود و نصاریٰ کے طرز قراءت سے بچو' میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گا گا کر پڑھا کریں گے' (قرآن ان کی زبان ہی زبان پر ہوگا) حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا' ان کے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمہ آرائی پسند آئے گی''۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۱)

اندھیرے میں مسجد جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کی طرف چلے، اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔ (طبرانی)

قوت برداشت

حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ کو ایک شخص نے آ کر بھلا کہنا شروع کیا مولانا چونکہ بہت بڑے مرتبہ کے شخص تھے طالب علموں کو سخت غصہ آیا اور اس کو مارنے کو اٹھے۔ مولاناؒ نے فرمایا: ”بھائی سب باتیں تو جھوٹ نہیں کہتا کچھ تو سچ بھی ہے تم اسی کو دیکھو۔ (ماہنامہ الامداد ص ۵)

ایمان کا تقاضا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (طبرانی کبیر)

دانشمند بچہ

خلیفہ معتصم خاقان کی طرف چلا تا کہ اس کی عیادت کرے اور فتح بن خاقان بچہ تھا جو اس کے پاس موجود تھا۔ خلیفہ معتصم نے فتح سے کہا کہ اے فتح دو گھروں میں سے کونسا گھر اچھا ہے آیا امیر المومنین کا گھر یا تیرے باپ کا گھر۔ فتح نے جواب دیا کہ میرے باپ کا گھر امیر المومنین کے گھر سے بہتر ہے جب تک کہ امیر المومنین میرے باپ کے گھر میں ہیں اس کے بعد معتصم نے ایک نگینہ جو اس کے ہاتھ میں تھا ظاہر کیا اور فرمایا کہ اے فتح کیا تو نے اس سے بہتر کچھ دیکھا ہے؟ فتح نے کہا کہ ہاں وہ ہاتھ جس میں نگینہ ہے۔

شیطان اور اس کا تکبر

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ شیطان کو بھی پیدا کیا۔ حضرت آدم کو مٹی سے اور شیطان کو آگ سے۔ شیطان کا دوسرا نام ابلیس ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت بندگی کرتا تھا لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب تھا کہ اس میں بہت بڑا غرور اور تکبر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں سے اور شیطان سے کہا کہ تم سب لوگ حضرت آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا لیکن شیطان نے انکار کر دیا۔ کہنے لگا کہ واہ اللہ میاں! میں آگ سے بنا ہوں اور یہ آدم مٹی سے کا بنا ہوا ہے۔ بھلا میں اس کو کیونکر سجدہ کروں؟ شیطان کی اس نافرمانی سے اللہ میاں بہت ناراض ہو گئے۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے

اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا (مثالی بچپن)

دوزخی آدمی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائے گا۔ (طبرانی صغیر)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا کہ مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی قدس سرہ سے بعض لوگوں نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس وقت تک ایمان نہیں ہوتا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ محبت نہ ہو اور ہم کو بظاہر اس درجہ کی محبت نہیں معلوم ہوتی۔ فرمایا کہ نہیں ہر مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی ہی محبت ہے وہ لوگ سمجھے کہ مولانا نے ٹال دیا پھر مولانا صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک شروع کیا وہ لوگ رغبت سے سنتے رہے پھر درمیان میں مولانا صاحب نے ان لوگوں کے آباء کی مدح شروع کی۔ تو وہ لوگ متنفر ہوئے اور پھر ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کی۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے تم پر محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غالب ہونے کی کہ حضور کے ذکر کے مقابل آباء کا ذکر پسند نہ کیا۔ (ص ۳۸ ملفوظات خیرت حصہ سوم)

عذاب الٰہی کے اسباب

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا، کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوجائے گا اور شرابیں اڑائی جائیں گی"۔ (ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

خدا کی لعنت وغضب میں صبح وشام

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو بعید نہیں کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو جن کی صبح وشام اللہ کے غضب ولعنت میں بسر ہوگی، ان کے ہاتھ میں بیل کی دم جیسے کوڑے ہونگے"۔ (احمد ومسلم)

صدقہ مردوں تک پہنچتا ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ سمرقند میں ایک آدمی تھا وہ بیمار ہو گیا۔ اس نے نذر مانی اگر اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے تو وہ جمعہ کے دن کے اپنے تمام کاموں کو اپنے ماں باپ کے واسطے صدقہ کرے گا۔ چنانچہ وہ مدت دراز تک زندہ رہا اور ایسا ہی کرتا رہا۔ حسب اتفاق ایک جمعہ کو وہ تمام دن پھرا لیکن اس کو کوئی چیز ایسی نہیں ملی کہ صدقہ کرے اس نے کسی عالم سے فتویٰ پوچھا عالم نے اس سے کہا کہ گھر سے نکلو اور تربوز کا چھلکا تلاش کرو پھر اس کو پانی سے دھوؤ اور جس راستہ سے گاؤں والے آتے جاتے ہیں اس چھلکے کو ان کے گدھوں کے سامنے ڈال دو اور اس کا ثواب اپنے ماں باپ کو بخشو پس تم نذر سے بری الذمہ ہو جاؤ گے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اس نے شب شنبہ کو اپنے والدین کو خواب میں دیکھا انہوں نے معانقہ کیا اور کہا کہ اے ہمارے لڑکے نیکی کے جتنے طریقے تھے تم نے ہمارے ساتھ ان سب کو برتا یہاں تک کہ تم نے ہم کو تربوز بھی کھلایا۔ ہم اس کی خواہش رکھتے تھے خدا تم سے راضی ہوا۔ امیر خراسان نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو اس سے کہا کہ اے امیر باپ نے اس سے کہا کہ امیر نہ کہو اس لئے کہ امارت تو جاتی رہی اب تو میں فقیر ہوں۔ پس اے میرے پیارے بیٹے جب تم گوشت کھاؤ تو اس میں سے ہم کو بھی کھلاؤ اس کی صورت یہ ہے کہ گوشت کو بلیوں اور کتوں کے سامنے ڈال دیا کرو اور اس کا ثواب ہمارے واسطے بخشو۔ کیونکہ میں اس کی خواہش رکھتا ہوں۔

نماز و زکوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کو نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی۔ (طبرانی واصبہانی) اور ایک روایت میں ارشاد ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرلے اور زکوٰۃ نہ دے وہ (پورا) مسلمان نہیں کہ اس کا نیک عمل اس کو نفع دے۔ (اصبہانی)

تصنع سے پاک

فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب میں تصنع بالکل نہیں تھا۔ جیسے معصوم بچہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت تھی۔ (ص ۱۳۷ ام نمبر ۴۴۷ جلد مذکور)

عجیب جواں

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ ۱۹۳۹ء میں حیدر آباد دکن سے دوبارہ دارالعلوم دیو بند میں شیخ التفسیر بن کر آئے تو بعض لوگوں نے مخالفت کی۔ حضرت میاں اصغر حسین صاحبؒ کو معلوم ہوا تو فرمایا:۔ بھائی! بات یہ ہے کہ ہمارے جو پرانے مدرس ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو نیا مدرس آئے وہ ہم سے کمتر بہتر نہ آئے کمتر آئے گا تو ان سے دب کر رہے گا اور علم و فضل میں برتر آئے گا تو ان کو اس کے آگے جھکنا پڑیگا۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

تلاوت کر کے رونا

حضرت ہشام بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے روزانہ کے معمولات میں قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھتے تو وہ آپ کا گلا گھونٹ دیتی اور رونے لگتے حتیٰ کہ گر جاتے پھر اپنے گھر ہی میں رہتے یہاں تک لوگ آپ کو مریض سمجھ کر آپ کی عیادت کرنے لگتے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

فتنہ وفساد کا دور

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا دور ہوگا جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور فتنہ وفساد عام ہوگا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ وفساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل''۔ (ترمذی شریف ص ۴۳ ج ۲)

تین صفوں تک رونے کی آواز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو تین صفیں پیچھے میں نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

منافق لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونے والی چیز ہے اس کو قبول کر لیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اس کو خود کھالیا (حقداروں کو نہ دیا) ایسے لوگ منافق ہیں۔ (بزار)

ایک دینی قرض کی ادائیگی

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے حکم سے اعلاء السنن'' تصنیف فرمائی' مولانا موصوف پہلی جلد لکھ کر حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی خدمت میں لے گئے حضرت تھانویؒ نے دیکھا اور پسند فرمایا' دوسری جلد لکھنے کا حکم دیا' مولانا نے دوسری جلد مکمل کی اور وہ بھی حضرت تھانویؒ کی خدمت میں پیش کی حضرت نے بیحد پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اتنے خوش ہوئے کہ جو چادر اوڑھے ہوئے تھے وہ اتار کر مولانا عثمانیؒ کو اڑھادی اور فرمایا:۔''علمائے احناف پر' امام ابوحنیفہؒ کا بارہ سو برس سے قرض چلا آرہا تھا الحمدللہ آج وہ ادا ہو گیا'' تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی ص ۲۶۳۔

دو عذاب

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک (یہ دونوں بنی امیہ کے خلفاء میں سے ہیں) دمشق میں منبر پر چڑھا اور کہا کہ اے شامیو! بیشک اللہ تعالیٰ نے میری خلافت کی برکت سے تمہیں طاعون سے محفوظ رکھا یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اللہ تعالیٰ ہم پر زیادہ مہربان ہے وہ ہم پر تجھ کو اور طاعون کو جمع نہ کرے گا کیا تجھے نہیں معلوم ہے ایک شخص تھا اور اس کے اولاد اور مال سب کچھ تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت آیا اور قریب مرگ ہوا تو اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ اے میرے لڑکو میں تمہارا کیسا باپ تھا لڑکوں نے کہا کہ تم اچھے باپ تھے اس نے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلا ئیو پھر او کھلی میں کوٹ کر آٹا کر ڈالیو اس کے بعد مجھے تیز ہوا میں اڑا دیجیو شاید کہ اللہ تعالیٰ میری جگہ نہ پہچانے۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے اس کو جمع کیا اور اس سے فرمایا کہ اے میرے بندے تو نے یہ کیوں کیا۔ اس نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا اور اس لئے کہ تو اپنے بندہ پر دنیا و آخرت میں دو عذاب نہیں جمع کرے گا۔

ایک ملفوظ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے جہاں میں بیٹھتا ہوں یہ مکان شیخ اکبر کا ہے۔ (قصص الاکابر)

عالمگیر اور لا علاج فتنہ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لئے کچھ مردان خدا کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے جس سے وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردان کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے' پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اسے مٹا کر دم لیں گے۔ پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا یہ تمام روئے زمین میں سرایت کر جائے گا جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے''۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ در منثور ص ۵٦ ج ٦)

کلمہ اسلام کا اقرار کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے اسلام کے ابتدائی ایام تھے کہ میری بہن نے اونٹ کے بچے کو مارا اس لئے میں گھر سے نکلا تو اندھیری رات میں کعبۃ اللہ میں داخل ہوا اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حجر اسود میں داخل ہو گئے اور جتنی چاہی نماز پڑھی پھر واپس ہوئے اس وقت میں ایسی چیز سنی کہ اس جیسی پہلے نہیں سنی تھی' میں بھی نکلا اور آپ کے پیچھے ہولیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ''عمر'' فرمایا اے عمر! تم تو مجھے نہ رات کو چھوڑتے ہو نہ دن کو؟ میں ڈر گیا کہ کہیں مجھے بددعا نہ دے دیں تو میں نے کہا ''**اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھدانک رسول اللہ**'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر! اسے چھپائے رکھو' میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس کا بھی ویسے ہی اعلان کروں گا جیسا شرک کا کیا کرتا تھا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اچھی چیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا مال اچھے آدمی کے لیے اچھی چیز ہے۔ (احمد)

ایک سوال کا حل

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدظلہ نے حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: حضرت! جن مقامات پر سورج کئی کئی مہینہ کے بعد طلوع ہوتا ہے وہاں پنجوقتہ نماز ادا کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ کیونکہ وقت نماز کے لئے سبب وجوب ادا ہے تو وجوب کس طرح ہو سکتا ہے؟

حضرت علامہ بلیاویؒ نے فرمایا: ''وقت'' سبب کہاں ہے؟ صرف ایک علامت ہے اور فقدان علامت سے ذی علامت کا فقدان لازم نہیں آتا۔ دار العلوم دیو بند۔

یا حی یا قیوم کی برکتیں

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو کشتی آسمان اور زمین کے درمیان بلند ہوئی۔ لہروں نے کشتی کو تھپیڑے دیئے۔ پانی گرم تھا پانی کی گرمی سے روغن قیر (تارکول) پگھل گیا اور قریب تھا کہ کشتی پانی میں ڈوب جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں میں سے ایک نام حضرت نوح علیہ السلام کو سکھلایا۔ انہوں نے اس نام کے ذریعہ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے روغن قیر جم گیا اور وہ نام اہیا اشراہیا ہے اور اس کے معنی یا حی یا قیوم ہیں۔ یہ توراۃ میں ہے اس کی برکت سے ڈوبتا ہوا ڈوبنے سے سلامت رہتا ہے۔ اس نام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سکھایا تھا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے چنانچہ وہ آگ ان پر سرد اور سلامتی ہو گئی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حرم کی طرف لے گئے تھے اور ان کو وہاں یکہ وتنہا بسایا تھا تو ابراہیم علیہ السلام نے یہ نام ان کو بتایا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اس نام کے ساتھ دعا کریں۔ جب ان کو اس کی احتیاج ہو پس جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاسے ہوئے اور ان کو اور ان کی والدہ کو رنج و تکلیف پہنچی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس نام کے ذریعہ سے دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے واسطے چشمہ زمزم جاری کر دیا اور یہ نام اولاد حضرت اسماعیل کے مونہوں میں اور ملاحوں کے مونہوں میں قیامت کے دن تک باقی رہے گا۔

مولوی گر شخصیت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شمس تبریزؒ کی لسان مولانا رومؒ تھے اور میری لسان مولانا محمد قاسم صاحب ہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت حاجی صاحب مولوی ہیں یا نہیں۔ مولانا نے جواب دیا کہ حضرت حاجی صاحبؒ مولوی گر ہیں پھر فرمایا کہ طالب علمی کے زمانے میں حضرت حاجی صاحب کو طالب علم علم حدیث کے مطلب میں دبا لیتے تھے مگر جب وہ مطلب مولانا قلندر بخش صاحب جلال آبادی کی خدمت میں پیش ہوتا تھا تو حضرت حاجی صاحب ہی کا مطلب صحیح نکلتا۔ (قصص الاکابر)

خیر سے بے بہرہ لوگوں کی بھیڑ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا، پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے جو نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے، نہ کسی برائی کو برائی''۔ (اخرجہ احمد والحاکم وصححہ۔ درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

سنت نبوی کی مثالی اطاعت

ابوسلمہ بن عبیداللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئی قمیض پہنی تو مجھے استرا لا کر آنے کو کہا، پھر فرمایا بیٹے میری قمیص کی آستین کھینچ اور اپنے ہاتھوں کو میری انگلیوں کے کناروں پر رکھ پھر جو اس سے لمبا ہوا سے کاٹ دے تو میں نے دونوں جانب سے آستینوں کو کاٹا، آستین کا کنارہ اوپر نیچے ہو گیا، میں نے کہا ابا جان اسے قینچی سے برابر کر لیں تو بہتر ہوتا فرمایا بیٹے اسے چھوڑ دو میں حضور کرام صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے، چنانچہ آپؓ کی قمیص ایسے ہی رہی حتیٰ کہ پھٹ گئی بعض دفعہ میں دیکھتا تھا کہ اس کے دھاگے آپ کے پاؤں پر گر رہے ہیں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

تدبیر و توکل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھ دو۔ پھر خدا پر توکل کرو۔ (ترمذی)

باہمی محبت

ایک مرتبہ مؤرخ اسلاف علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں بحث فرما رہے تھے کلام الٰہی کے غیر مخلوق اور الفاظ کے مخلوق ہونے پر ایسی مدلل ومبرہن تقریر کی کہ سید الملت علامہ سید سلیمان ندویؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی' انتہائی بشاشت اور سرور کے عالم میں فرمانے لگے:۔

''مجھے کسی کا علم چرانے کا کبھی خیال پیدا نہیں ہوا' مگر دل چاہتا ہے کہ مولوی ادریس کا علم چرالوں''۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

اپنا خلیفہ مقرر نہ کرنے کی وجہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے میں نے آپ سے کہے بغیر اس کا انکار کیا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی اونٹ چرانے والا یا بھیڑ بکریاں چرانے والا ہو اور وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آجائے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے نقصان کر دیا ہے لہٰذا انسانوں کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ آپ نے ایک گھڑی اپنا سر جھکا کر اٹھایا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کر رہا ہے میں کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر کیا تھا۔ پس اللہ کی قسم یہ نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک تذکرہ ہے۔ مجھے معلوم ہے کوئی رسول اللہ کے برابر نہیں ہوسکتا اور آپ نے خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ملفوظ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نہایت نرم تھے پھر فرمایا کہ اس زمانے میں اس سلسلے کی جو حالت دیکھی وہ اور سلسلوں کی نہیں (قصص الاکابر)

فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر وثواب

''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فتنہ وفساد کے زمانہ میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کر کے آنا''۔ (صحیح مسلم)

عارفین کا طریقہ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شرک اور عناد سے بیزار حضرات اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ومحبت کے لئے خاص لوگوں کا طریقہ یہی ہے کہ کوئی باطل انہیں اپنے عمل اور بات سے مشغول نہیں کرسکتا۔ اور کوئی حالت ان کی توجہ حق تعالیٰ سے نہیں ہٹا سکتی اور یہ کہ وہ پوری طرح خوبی کے ساتھ حق کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مولا کے سامنے عاجزی کر کے قوت وغلبہ پانے والے تھے اور آپ اطاعت الٰہی پر استقامت میں خوش عیشی ورفاہیت چھوڑنے والے تھے، اور کہا گیا ہے تصوف دنیا کے مراتب سے بے پرواہی اور بارگاہ الٰہی کے ہاں مرتبہ پانے کی کوشش کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ہر قوم کی اصطلاح الگ ہے

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کے یہاں ایک بنگالی مہمان ہوا۔ مولانا گھر والوں کو کھانا کھلانے کی تاکید فرما کر مدرسہ وغیرہ چلے گئے۔ واپسی میں مہمان سے پوچھا کہ: ''کیا آپ نے کھانا کھالیا ہے؟'' وہ کہنے لگا نہیں کھایا۔ مولانا گھر میں آ کر خوش ہونے لگے۔ گھر والوں نے کہا ہم تو کھانا کھلا چکے۔ مولانا کو حیرت ہوئی سوچنے سے یہ بات سمجھے کہ: ''یہ لوگ چاول کو کھانا کہتے ہیں'' آپ نے جب دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ: ''روٹی بھیجی تھی چاول نہ تھے'' غرضیکہ وہ لوگ چاول ہی کو کھانا کہتے ہیں۔ ہر ایک کی اصطلاح جدا ہے۔ (وعظ مظاہر)

حضرت کی دعائیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب بہت دعائیں دیا کرتے تھے۔ یہاں (یعنی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون) کے حالات سن کر کہ مسجد کی رونق بڑھی ہے۔ (قصص الاکابر از حکیم الامت تھانویؒ)

ترقی پسندانہ ٹھاٹ باٹ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھاٹھ سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے' ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی' ان کے سروں پر لاغر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح بال ہوں گے' ان پر لعنت کرو' کیونکہ وہ ملعون ہیں' اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں''۔ (اخرجہ الحاکم وصححہ۔ درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

اسلام کی دی ہوئی عزت

حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو راستہ میں ایک دریا کی گذرگاہ آئی تو آپ اپنے اونٹ سے اتر گئے اپنے موزے اتار کر پکڑ لئے اور اپنے اونٹ کو لیکر پانی میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یقیناً آج تو آپ نے زمین والوں کے ہاں ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سینہ میں مارا اور فرمایا اے ابوعبیدہ افسوس! کہ یہ بات تیرے علاوہ کوئی اور کہتا! بے شک تم لوگوں میں ذلیل تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عزت بخشی تم جب بھی اس کو چھوڑ کر غیر سے عزت کے طلبگار بنو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کردے گا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

نماز' زکوٰۃ' رمضان اور حج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (علاوہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) کام نہ دیں گی جب تک سب کو ادا نہ کرے نماز، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ (احمد)

جذبہ مہمان نوازی

دیوبند کے ایک صاحب جو آج بھی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے دستر خوان پر کھاتے ہیں اور برسوں سے کھاتے چلے آرہے ہیں ایک دن جب آپ نے ان کو دستر خوان پر نہ دیکھا تو دریافت کیا کہ:۔ ''وہ صاحب کہاں ہیں؟''

خدام میں سے کسی نے عرض کیا:۔ ''حضرت! فلاں آدمی نے اُن کو جھڑک دیا''

پس پھر کیا تھا حضرت آگ بگولا ہو گئے اور دستر خوان سے اُٹھ کھڑے ہوئے چاروں طرف آدمی دوڑادیئے حتیٰ کہ اس آدمی کے گھر تشریف لے گئے اور اپنے ساتھ لاکر کھانا کھلایا۔ (انفاس قدسیہ)

کوہ قاف کے فرشتے

مقاتلؒ سے نقل ہے وہ کہتے ہیں کہ کوہ قاف کے پیچھے ایک زمین ہے جو چاندی کی طرح روشن نرم اور چکنی ہے اور اس کی وسعت دنیا کی ہفت گونہ ہے اور فرشتوں سے ایسی بھری ہوئی ہے کہ اگر سوئی گرائی جائے تو وہ ان کے اوپر گرے گی اور ان فرشتوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک جھنڈا ہے اور اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے اور وہ فرشتگان ہر رات کو ماہ رجب میں کوہ قاف کے گرد جمع ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ وزاری کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو عذاب نہ دے وہ روتے ہیں اور عاجزی وانکساری کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک میں نے ان کو بخش دیا۔

سوزش واحتیاط

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کا کلام دیکھ کر آگ لگتی ہے جلے پھکے تھے مگر سوزش کے ساتھ اتباع احتیاط بھی بہت تھا۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

ارباب اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو ارباب اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی' ان (کے وبال) سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے' اول: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک ٹھیک پہچانا' پھر اس کی خاطر دل' زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا' یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا' دوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا' پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی برملا اعلان کیا) سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا' کسی کو عمل خیر کرتے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا) پس یہ شخص اپنی محبت وعداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔'' (مشکوۃ شریف ص ۴۳۸)

عوام الناس کی خاطر مشقتیں جھیلنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قحط والے سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیتون کھایا کرتے تھے اور اپنے اوپر گھی کو حرام کرلیا تھا تو آپ کے پیٹ میں سے آواز آتی تھی آپ نے اپنے پیٹ میں انگلی چبھوئی اور فرمایا آواز کرلے جتنی کرنی ہے ہمارے پاس تیرے لئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ خوش حال ہوجائیں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

دنیا کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، پھر اُٹھے تو آپ کے بدن مبارک میں چٹائی کا نشان ہوگیا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے پھر اُس کو چھوڑ کر آگے چل دے۔ (احمد وترمذی وابن ماجہ)

تنگ حالی میں خوشی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین کاش اگر آپ اپنے کپڑوں سے زیادہ نرم کپڑے پہنتے اور اپنے کھانے سے بہتر کھانا کھاتے اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت عطا فرمائی ہے اور وسائل بہت بڑھا دیئے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تیرا جواب خود تیری اپنی حالت سے دوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تنگ حالی پیش آتی تھی کیا وہ تجھے یاد نہیں ہے۔ آپ اسے یاد دلاتے رہے حتیٰ کہ اسے رلا دیا۔ پھر اس سے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں کر سکوں تو ان (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی تنگی کی گذران جیسی حالت میں ان کا شریک بن جاؤں، ہو سکتا ہے میں ان کے ساتھ ان کی خوش حالی کی زندگی پالوں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

عبدیت و خدمت

حضرت مولانا محمد جلیل صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند نے ایک مرتبہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرمایا کہ "حضرت شیخ الہندؒ کے یہاں ایک دفعہ بہت زیادہ مہمان آگئے تھے بیت الخلاء صرف ایک ہی تھا لہذا دن بھر کی گندگی سے پُر ہو جاتا تھا لیکن مجھے تعجب تھا کہ روزانہ بیت الخلاء صبح صادق سے پہلے ہی صاف ہو جاتا تھا اور پانی سے دھلا ہوا پایا جاتا تھا"

چنانچہ ایک دن تمام رات اس راز کو معلوم کرنے کیلئے بیدار رہا اور اسے جھانکتا رہا جب رات کے دو بجے تو یہی حضرت شیخ الاسلام ٹوکرا لے کر پاخانہ میں داخل ہوئے اور پاخانہ بھر کر جنگل کا رخ کیا فوراً ہی میں نے جا کر راستہ روک لیا تو ارشاد فرمایا:۔

"دیکھئے کسی سے تذکرہ نہ کیجئے" (انفاس قدسیہ ص ۲۳)

متن کی شرح

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کی ضیاء القلوب کی بہت بڑی شرح ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا کہ متن ہم نے لکھ دیا ہے شرح تم لکھ دو۔ (قصص الاکابر)

عورتوں کی فرمانبرداری

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو دولت' امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے' دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے' مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی' اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں' قبیلے کا بدکاران کا سردار بن بیٹھے اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے۔ آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کیلئے کی جائے۔ گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے۔ شرابیں پی جانے لگیں اور پچھلے لوگ پہلوں کو لعن طعن سے یاد کریں۔ اس وقت سرخ آندھی' زلزلہ' زمین میں دھنس جانے' شکلیں بگڑ جانے' آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگا تار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے''۔ (جامع ترمذی ص ۴۴ ج ۲)

قحط میں مبتلا ہونا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کر لیا اللہ تعالیٰ ان کو قحط میں مبتلا کرتا ہے اور ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتا ہے۔ (طبرانی وحاکم وبیہقی)

عبادت کی حقیقت

ایک مرتبہ مولانا فتح محمد صاحب تھانوی ؒ کو حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ کی خدمت میں زیادہ دیر لگ گئی تو اٹھتے وقت بطور معذرت کے حضرت سے عرض کیا کہ۔

آج حضرت کا بہت حرج ہوا کیونکہ یہ وقت عبادت کا تھا۔

حضرتؒ نے فرمایا کہ: میاں کیا تسبیح چلانا ہی عبادت ہے۔ دوستوں سے باتیں کرنا بھی تو عبادت ہے۔ کیونکہ اس میں تطییب قلب مسلم ہے۔

ف: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ نے ایک بار حضرت مولانا تھانویؒ کا نام لے کر فرمایا کہ ''میاں اشرف علی جب ہم مجلس میں باتیں کرتے ہوں اس وقت بھی تم ہمارے باطن کی طرف متوجہ رہا کرو۔ یہ مت سمجھنا کہ اس وقت تو باتوں میں مشغول ہیں اس لئے باطن سے فیض نہ ہوگا۔ بھائی ہمارا باطن اس وقت بھی ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ (ماہنا الحق)

کٹا ہوا ہاتھ جڑ گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام حبشی کو جس نے چوری کی تھی لوگوں نے پیش کیا۔ حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو نے چوری کی ہے اس نے کہا کہ ہاں چنانچہ آپ نے اس کلمہ کو اس پر تین مرتبہ دہرایا اور وہ کہتا رہا کہ ہاں میں نے چوری کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور وہ کاٹ لیا گیا پھر اس نے وہ کٹا ہوا ہاتھ لیا اور باہر نکلا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس کو ملے اور اس سے فرمایا کہ تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے اس نے جواب دیا کہ دین کے بازو رسول اللہ کے داماد فاطمہ بتولؓ کے شوہر اور رسول اللہ کے چچازاد بھائی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ نے اس کو کاٹا ہے حضرت سلمانؓ نے اس سے کہا کہ انہوں نے تو تیرا ہاتھ کاٹا اور تو ان کی تعریف کرتا ہے اس نے کہا کہ ہاں انہوں نے ایک ہاتھ کے بدلے مجھے دردناک عذاب سے نجات دی اس کے بعد حضرت سلمانؓ نے حضرت علیؓ کو اس کی اطلاع دی پس آپ نے اس غلام حبشی کو بلایا چنانچہ وہ حاضر کیا گیا پھر حضرت علیؓ نے اپنا ہاتھ کٹے ہوئے ہاتھ کی جگہ میں رکھا اور رومال سے اس کو چھپایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ اللہ کے حکم سے وہ ہاتھ اچھا ہو گیا۔

فہم دین

فرمایا کہ بعض اوقات غیر واجب امور کا التزام کر کے جب نباہ نہیں ہوتا تو دین سے وحشت ہونے لگتی ہے اور جن کا وہ امر طبعی بن جاوے ان کی دوسری حالت ہے چنانچہ حضرت حاجی صاحب کے سامنے بزرگوں کے سخت مجاہدات کا ذکر آیا کہ یہ **لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ** کے خلاف کراتے تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ وہ وہ لوگ تھے کہ اگر نہ کرتے تو ان کی ہلاکت تھی۔ پس وہ بھی اس آیت پر عمل کرتے تھے۔ (ص ۱۸۰م ۵۷۰)

جیب اور پیٹ کا دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دور آئیگا جس میں آدمی اہم مقصد شکم پروری بن جائیگا اور خواہش پرستی اسکا دین ہوگا''۔ (کتاب الرقائق لابن المبارک)

مال کی بربادی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی رہی وہ اس کو برباد کر دیتی ہے۔ (بزار و بیہقی)

ایک روایت میں فرمایا: جب کوئی مال خشکی میں یا دریا میں تلف ہوتا ہے زکوٰۃ نہ دینے سے ہوتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

شان اجتماعیت

حضرت حاجی امداداللہ صاحبؒ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے تھے یہ مضمون بیان فرمارہے تھے کہ جس طرح راحت و آرام نعمت ہے اسی طرح بلا بھی نعمت ہے کہ اسی وقت ایک شخص آیا اس کا ہاتھ زخم کی وجہ سے خراب ہورہا ہے اور سخت تکلیف میں مبتلا تھا اور عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمایئے۔ حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ اس وقت میرے قلب میں یہ خطرہ گذرا کہ حضرت اگر دعا نہ کریں تو اس شخص کے مذاق کی رعایت نہیں ہوتی اور یہ شیخ کامل کیلئے ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ''سب لوگ دعا کریں کہ اے اللہ اگرچہ ہم کو معلوم ہے کہ یہ تکلیف بھی نعمت ہے لیکن ہم لوگ اپنی ضعف کی وجہ سے اس نعمت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس نعمت کو مبدل بہ نعمت صحت فرمادیجئے۔ (امداد المشتاق ص ۱۵۵)

اخلاص نیت

صاحب قلیوبی حکایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی لڑائی میں ایک شخص کو پچھاڑا اور اس کے سینہ پر بیٹھے تاکہ اس کا سر کاٹیں پس اس شخص نے ان کے منہ پر تھوک دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؓ اس سے الگ ہو گئے اور اس کو چھوڑ دیا۔ کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا چونکہ اس نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اس لئے میں ڈرا کہ اب میرا اس کو مار ڈالنا کہیں غصہ کی وجہ سے نہ ہو اور پہلے تو میں خالص اور محض رضائے خداوندی کی وجہ سے اس کو قتل کرنے پر آمادہ تھا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک کردی آدمی ایک امیر کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا اس دستر خوان پر بھنے ہوئے دو چکور رکھے تھے کردی ایک چکور اٹھا کر ہنسا امیر نے اس سے ہنسنے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک تاجر پر ڈاکہ ڈالا۔ جب میں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس نے مجھ سے گریہ وزاری کی۔لیکن میں نے اس کو قبول نہ کیا۔ جب اس نے مجھ سے پختگی اور ہٹ دیکھی تو دوسری طرف توجہ کی اور ایک پہاڑ پر دو چکور دیکھے اب اس نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں میرے گواہ رہو کہ یہ مجھے ظلم سے قتل کرتا ہے پھر میں نے اس کو مار ڈالا اس وقت میں نے ان دونوں چکوروں کو دیکھا تو اس تاجر کی وہ حماقت مجھے یاد آئی جو اس نے ان دونوں پرندوں کو مجھ پر گواہ بنایا تھا۔اس وجہ سے میں ہنسا جب امیر نے اس کو سنا تو کہا کہ بخدا ان پرندوں نے تیرے خلاف ایسے شخص کے پاس شہادت دی جو قصاص لیتا ہے چنانچہ امیر نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

حسن ظن اور تواضع

فرمایا کہ مرشدی حضرت حاجی صاحبؒ میں حسن ظن ایسا تھا کہ کسی کی برائی سن کر برائی کا اثر ہی نہ ہوتا تھا۔سن سنا کر بس یہ فرما دیتے تھے کہ نہیں وہ شخص ایسا نہیں ہے یا تاویل کر دیتے تھے ہم لوگ جن بعض لوگوں کی ہندوستان میں تکفیر کیا کرتے تھے ان کے لئے بعض اوقات فرمایا کہ نہیں اچھے لوگ ہیں کوئی غلطی ہوگئی ہوگی۔حضرت میں تواضع بڑھی ہوئی تھی۔ اپنے آپ کو ہیچ سمجھتے تھے۔اس لئے سب اچھے ہی نظر آتے تھے۔ (قصص الاکابر)

حالات میں روز افزوں شدت

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حالات میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جائے گی' مال میں برابر اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی (نیک لوگ یکے بعد دیگرے اٹھا لئے جائینگے)''۔ (رواہ الطبرانی)

ہم اپنی آخرت کیلئے باقی چھوڑتے ہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے، آپ نے دیکھا کہ وہ کھانے کو خوب مقوی بنا کر کھاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اے عراق والو اگر میں چاہوں تو میرے لئے بھی ایسا خوب کھانا بنایا جائے جیسا تمہارے لئے بنایا جاتا ہے لیکن ہم اپنی دنیا سے باقی چھوڑتے ہیں جسے ہم اپنی آخرت میں پائیں گے کیا تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ نے جو ایک قوم کے بارے میں فرمایا **اذھبتم طیبا تکم فی حیا تکم الدنیا .....** مکمل آیت [الا حقاف :۲۰]

(تم اپنی دنیوی زندگی حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کرتے تھے) (۳۱۳ روشن ستارے)

وقت بدلتے دیر نہیں لگتی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمٰن ہاشمی کہتے ہیں کہ عیدالضحیٰ کے دن میں اپنی ماں کی خدمت میں آیا میں نے ان کے پاس ایک ایسی عورت دیکھی جس کے کپڑے بہت ہی میلے تھے میری والدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ان کو پہچانتے ہو میں نے کہا کہ نہیں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ یہ جعفر برمکی کی ماں عتابہ ہیں۔ (جعفر برمکی ہارون رشید کا وزیر تھا اور خاندان برامکہ کی فیاضی آج تک مشہور ہے) میں نے ان کو سلام کیا اور کہا کہ اپنے حالات کچھ مجھ سے بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں مجملاً ایک ایسی بات تم سے کہتی ہوں جسے سن کر تمہیں عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ایک دن عید کا ایسا بھی تھا جبکہ میرے سر پر چار سو لونڈیاں کھڑی تھیں۔ اور بایں ہمہ میں اپنے لڑکے جعفر برمکی کو نافرمان خیال کرتی تھی۔ آج میں تمہارے پاس آئی ہوں اور تم سے بکریوں کی دو کھالیں مانگتی ہوں تاکہ ان میں سے ایک کا استر کروں اور دوسری کا ابرہ بناؤں میں نے ان کو پانسو درہم دئے اور عرض کیا کہ وہ ہمارے پاس اس وقت تک آتی جاتی رہیں جب تک کہ موت ہمارے درمیان تفرقہ نہ ڈالے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم کرے۔

حق گوئی

(۱۱۹) حضرت میانجیو نور محمد صاحب جھنجھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں ایک صاحب مولوی محمد اشرف مصنف تفسیر سورہ یوسف منظوم شروع شروع میں کچھ گستاخی کے کلمات کہا کرتے تھے بعد ازاں تائب ہو کر حضرت میاں جیو صاحبؒ سے بیعت ہو گئے۔ مدت کے بعد حضرت نے اُن سے فرمایا:۔ ''بھائی! میں براہ تدین کہتا ہوں کہ تم کو مجھ سے فائدہ نہ ہوگا کیونکہ میں جب فائدہ پہنچانے کی غرض سے تمھاری طرف متوجہ ہوتا ہوں تو تمھارے وہ گستاخانہ کلمات دیوار بن کر حائل ہو جاتے ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ وہ حائل نہ ہوں مگر میں مجبور ہوں'' (الکلام الحسن ج۱ص۴)

زیور کی زکوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری خالہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئیں کہ ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم کو اس سے ڈر نہیں لگتا کہ تم کو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنا وے، اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (احمد بسند حسن)

بندگی

انسان کیلئے شہنشاہی اور بادشاہت نہیں رکھی گئی، عبادت اور بندگی رکھی گئی ہے اور بندگی یہ ہے کہ اس کے نظام کو چلائے اس کا آلہ کار بن کر، اس کا خادم بن کر، اسے خلیفہ کہیں گے، اسے نائب کہیں گے۔ (جواہر حکیم الاسلام)

مساجد کی بے حرمتی

''حضرت حسن رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کرینگے' تم انکے پاس نہ بیٹھنا' اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں''۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ ص ۷۱)

لطف کی دو صورتیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے کہ کبھی لطف بصورت قہر ہوتا تھا کبھی قہر بصورت لطف ہوتا ہے۔ سب مضمون کو بس دو لفظوں میں بیان کر دیا۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

میٹھا، کھٹا پیٹ میں سب برابر ہو جائے گا

حضرت حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے جن میں حضرت جابر بن عبداللہ بھی تھے، ان کے پاس کھانے کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا جو روٹی اور زیتون سے بنایا گیا تھا، ان سے کہا لو تو وہ بے دلی سے لینے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا تم جو لقمہ لقمہ لے رہے ہو وہ دیکھا گیا ہے پس تم کیا چیز چاہتے ہو؟ میٹھا و کٹھا اور گرم و ٹھنڈا پھر پیٹوں میں جا کر گندگی ہو جائے گا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

دس ذی الحجہ کا خاص عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن مع اپنے سینگوں اور اپنے بالوں اور کھروں کے حاضر ہوگا (یعنی ان سب چیزوں کے بدلے ثواب ملے گا) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص درجہ میں پہنچ جاتا ہے سو تم لوگ جی خوش کر کے قربانی کرو۔ (زیادہ داموں کے خرچ ہو جانے پر جی بُرا مت کیا کرو)۔ (ابن ماجہ و ترمذی و حاکم)

باہمی محبت

ایک مرتبہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں سید سلیمان ندویؒ کی صدارت میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے تقریر فرمائی۔ سید صاحب نے پوری تقریر بڑے غور سے سنی اور بعد میں فرمایا:۔
"مولانا! آپ کی تقریر مکمل تھی، مدلل تھی، مسلسل تھی"۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی ص ۲۶۸)

مسواک کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی پاکی کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا۔ (سنن نسائی)

مثالی استاد و شاگرد

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے پیر دبانے لگے جس طرح ایک خادم یا مرید اپنے مخدوم اور شیخ کی خدمت کرتا ہے' حضرت نے منع کیا اور فرمایا:۔ ''آپ تو خود مخدوم اور شیخ طریقت ہیں۔ مجھے کیوں شرمندہ کرتے ہو''

حضرت مولانا عبداللہ صاحبؒ نے عرض کیا کہ:۔ ''حضرت! میں آپ کا خادم اور شاگرد ہوں' میں نے آپ سے قرآن کریم کی تفسیر پڑھی ہے' آپ مجھے اس سعادت سے محروم نہ فرمائیں'' (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

امیر عمارہ کی سخاوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امیر عمارہ بن حمزہ بادشاہ منصور کی خدمت میں آیا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے پاس بٹھلایا اور وہ دن بادشاہ کی رعایا کے مقدمات اور مظالم میں نظر کرنے کا تھا۔ پس ایک شخص پکارا کہ یا امیر المومنین میں مظلوم ہوں خلیفہ نے اس سے کہا کہ تم پر کس نے ظلم کیا اس نے کہا کہ عمارہ بن حمزہ نے اس نے میری زمین اور میرے باغات اور دیگر اسباب لے لئے ہیں اس کے بعد خلیفہ منصور نے عمارہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور مدعی کے برابر کھڑا ہو۔ عمارہ نے کہا کہ یا امیر المومنین اگر وہ زمین اس کی ہے تو میں اس کے بارہ میں اس سے جھگڑا نہیں کرتا ہوں اور اگر وہ زمین میری ہے تو میں نے اس کو اسے بخشا اور میں اس جگہ سے باغات اور زمین کے واسطے نہ اٹھوں گا جس سے امیر المومنین نے میری بزرگی کی ہے۔ چنانچہ عمارہ کی اس سخاوت اور بزرگی اور اس کی شرافت اور ہمت سے حاضرین اور بڑے بڑے لوگوں نے تعجب کیا۔

مناظرہ سے احتراز

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم سے کوئی مناظرہ کرے تو تم کبھی مناظرہ نہ کرو۔ اس سے دل سیاہ ہوتا ہے۔ (امثال عبرت حصہ دوم)

کھوٹے درہم

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ مجاہدین میں سے ایک نمازی نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکرایک بے دین پر حملہ کیا۔تا کہ اس کو قتل کرے۔اس کے گھوڑے نے کام میں کوتاہی کی۔اوراس پر بے دین نے حملہ کیا اور قریب تھا کہ وہ بے دین اس کو مار ڈالے کہ اس بے دین کے گھوڑے نے بھی اسی طرح اس میں کوتاہی کی۔اس کے بعد غازی نے اس بے دین پر دوسری اور تیسری مرتبہ حملہ کیا۔اوراس کے گھوڑے نے کام میں کمی کی وہ غازی رنجیدہ ہو کر واپس آیا کیونکہ کافر بے دین کا قتل اس سے فوت ہوگیا اوراس کو اپنے گھوڑے سے ایسی بات واقع ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں واقع ہوئی تھی۔اس کے بعد وہ غازی اپنے خیمہ کی چوبوں پر سویا اس کا گھوڑا اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے یہ دیکھا کہ گویا اس کا گھوڑا اس سے کلام کرتا ہے اوراس سے کہتا ہے کہ کیا تم مجھے میرے قصور پر ملامت کرتے ہو حالانکہ تم نے کل میرے دانہ اور گھاس میں کھوٹا درہم خرچ کیا تھا۔چنانچہ وہ اپنے خواب سے بیدار ہوا گھاس بیچنے والے کے پاس گیا اوراس سے کھوٹا درہم لے کر اچھے درہم سے بدلا اس کے بعد گھوڑے پر سوار ہوکر اس بے دین کی طرف گیا اوراس کو مار ڈالا۔

خوش بخت و بد بخت حکمران

حضرت سعید بن ابی بردہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا

اما بعد! پس یقیناً سب سے بڑا خوش بخت عامل وہ ہے جس کے سبب اس کے عوام خوش حال رہیں اور یقیناً اللہ کے ہاں سب سے بڑا بد بخت عامل وہ ہے جس کے سبب اس کے عوام بد بخت ہو جائیں اور عیش پرستی سے دور رہنا ورنہ تمہارے کارکن بھی عیاش ہو جائیں گے پھر تیری مثال اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی ہو جائے گی جیسے ایک چوپایہ جس نے سر سبز زمین کو دیکھا تو اس میں اپنے موٹا ہونے کی غرض سے چرنے لگا اوراس کا وہی موٹا پا ہی اس کی ہلاکت ہے۔والسلام علیک۔(۳۱۳ روشن ستارے)

فانی کا نقصان کر کے باقی کا نفع حاصل کرو

خلف بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے اس معاملہ میں غور کرلیا ہے جب میں دنیا چاہتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا ہے اور جب چاہتا ہوں تو دنیا کا نقصان ہوتا ہے، پس جب معاملہ اسی طرح ہے تو فانی کا نقصان اٹھاؤ۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اٹھ جانے کا دور

''حسن بصری رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دست حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی جب تک کہ اس امت کے عالم اور قاری، حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملائیں گے اور امت کے نیک لوگ (از راہ خوشامد) بدکاروں کی صفائی پیش نہیں کریں گے اور جب تک کہ امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) برے لوگوں کو امیدیں نہیں دلائیں گے، لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا ہاتھ اٹھا لے گا، پھر ان میں کے جبار و قہار اور سرکش لوگوں کو ان پر مسلط کر دے گا جو انہیں بدترین عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا اور ان کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھر دے گا''۔ (کتاب الرقائق لابن المبارک)

پانچ چیزوں کا حساب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم (حساب کے موقع سے) نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ ہو چکے گا اور (ان پانچ میں دو یہ بھی ہیں کہ) اس کے مال کے متعلق بھی (سوال ہوگا) کہ کہاں سے کمایا (یعنی حلال سے یا حرام سے) اور کہاں خرچ کیا؟ الخ (ترمذی)

سچا تاجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچ بولنے والا امانت والا تاجر (قیامت میں) پیغمبروں اور ولیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی و دارمی و دار قطنی)

اقتدار

اگر انسان یوں کہے کہ بھئی نہ میں بادشاہ نہ تو بادشاہ ہم سب کا بادشاہ اللہ ہے، قانون اس کا ہے میں تو چلانے والا ہوں۔ سب کے دلوں میں عظمت بیٹھ جائے گی تو اپنی جاہ پسندی اپنے اقتدار دوسری مخلوق پر لاد نہیں سکتے، لیکن زور دباؤ میں آکے اپنا اقتدار چلاتے ہیں تو مخلوق فکر میں رہتی ہے کہ کوئی موقع پڑے تو اس کے اقتدار کو ختم کردو پلٹ دو۔ اس نے پارٹیاں بنالیں اس نے ایجی ٹیشن شروع کیا اس نے پبلک کو ہموار کیا، بغاوت پھیلائی تو یہ جو بدنظمی ملک میں ہوتی ہے اس کا سبب ہم ہیں، اللہ کی حکومت سبب نہیں۔ (جواہر حکیم الاسلام)

رحمت خداوندی کی وسعت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ ہی سے بھیک مانگا کرو'' حاضرین میں سے کسی نے کہا حضرت! اگر کسی کے پاس کاسہ گدائی بھی نہ ہو تو وہ کیا کرے۔ حضرت تھانویؒ نے فرمایا: ''خالی ہاتھ اس کا بارگاہ میں پہنچ جائے' کاسہ بھی وہیں سے مل جائے گا'' (حکایات اسلاف)

نیکی کا بدلہ نیک ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک سانپ کسریٰ بادشاہ کے تخت کے نیچے داخل ہوا لوگوں نے اس کو مار ڈالنا چاہا۔ لیکن کسریٰ نے ان کو اس سے منع کیا اور اپنے سرداروں سے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ اس سانپ کے پیچھے جائے۔ چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو رہا۔ پھر وہ سانپ ایک کنویں پر آیا اور اس کنویں اور اس آدمی کی طرف دیکھنے لگا۔ پس اس آدمی نے سانپ کا مقصد معلوم کیا اور کنویں میں جھانکا۔ وہاں اس نے ایک مرا ہوا سانپ اور اس کے اوپر ایک بچھو دیکھا اس آدمی نے اس بچھو کا قصد کیا۔ اور اس کو مار ڈالا۔ اس کے بعد وہ سانپ شاہ کسریٰ کی طرف متوجہ ہوا اور اس سانپ نے اپنے منہ سے بادشاہ کے سامنے ایک بیج ڈال دیا چنانچہ کسریٰ نے اس کو بویا اور اس سے ناز بو جما۔ اور کسریٰ کو زکام بہ کثرت ہوتا تھا پس اس نے ناز بو استعمال کیا اور اس سے اچھا ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

مجسمہ رحمت

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اللہ اکبر رحمۃ مجسمہ تھے۔ کیسا ہی کوئی بدحال ہو جس پر ہم کفر کا فتویٰ لگا دیں وہ اس کے فعل کی تاویل فرماتے تھے۔ حضرت کا مذاق طبیعت ہی اس قسم کا تھا اور سبب اس کا غلبہ تواضع تھا کہ کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھتے تھے تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ایک شخص نے حضرت کی شان میں ایک قصیدۂ مدحیہ لکھا تھا۔ پڑھنا شروع کیا اور حضرت کے چہرے سے برابر آثار کراہت کے ظاہر ہو رہے تھے جب قصیدہ پورا پڑھ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ میاں کیوں جوتیاں مارا کرتے ہو۔ (قصص الاکابر حضرت تھانویؒ)

کیا ایسا بھی ہوگا؟

''موسیٰ بن ابی عیسیٰ مدینی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب نہ تم بھلائی کا حکم کرو گے نہ برائی سے منع کرو گے' صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں! اور اس سے بھی بدتر' اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب تم برائی کو بھلائی اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگو گے''۔ (کتاب الرقائق لابن مبارک)

لالچ محتاجی ہے

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ لالچ محتاجی ہے، مایوسی بے پرواہی ہے اور آدمی جب کسی شے سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس سے مستغنی ہو جاتی ہے''۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

دوزخ سے آڑ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو کر (اور) اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو وہ قربانی اس شخص کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائے گی۔ (طبرانی کبیر)

حکیم الامت رحمہ اللہ کے قواعد کی حقیقت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر دارالعلوم کراچی اپنے والد محترم مولانا محمد یٰسین صاحب مدرس دارالعلوم دیوبندؒ کی معیت میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا محمد یٰسین صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ یہاں آتا ہوا اس لئے ڈرتا تھا کہ یہاں بہت قواعد وضوابط ہیں ان کی پابندی کیسے ہوگی۔

حضرت حکیم الامت نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ: بھائی مجھے تو خواہ مخواہ لوگوں نے بدنام کیا ہوتا ہے۔ میں از خود کوئی قاعدہ ضابطہ نہیں بناتا۔ لوگوں کی غلط روش نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ آنے والوں کو کسی وقت اور قاعدہ کا پابند کراؤں ورنہ یہ تو مجھے کسی وقت ایک دفعہ اللہ کا نام بھی نہ لینے دیں دوسرے کام اور آرام کا تو ذکر کیا۔

پھر فرمایا تم تو میری اولاد کی جگہ ہو تمہیں کیا فکر ہے۔ جب چاہو آیا کرو اور میرے یہاں جو قواعد وضوابط ہیں ان سے مستثنیات اتنے ہیں کہ مستثنیٰ منہ سے بڑھ جاتے ہیں۔ تم بےفکر رہو۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ (حکیم الامت) کی اس شفقت اور لطف وکرم نے پہلی مرتبہ میرے دل میں ایسا گھر کر لیا کہ وہاں سے لوٹنے کو دل نہ چاہتا تھا۔

ف: بزرگوں سے دور رہ کر لوگ یکطرفہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ وہ بڑے سخت ہیں حالانکہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت قلب کے میلان پر عمل نہ کرنا چاہئے۔

مسائل کے مطابق جواب

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ۔ ''نماز پانچ وقت کی کیوں مقرر ہوئی؟''

حضرت نے تھانویؒ بطور نظیر کے ان سے پوچھا کہ: اول یہ بتلائیے کہ آپ کی ناک چہرے پر کیوں لگائی گئی کمر پر کیوں نہیں لگائی گئی جب اس ترتیب کے وجوہ اور مصالح سب آپ کو معلوم ہو جائیں تو اس کے بعد اوقات نماز کی تعیین کے مصالح دریافت کیجئے۔

فائدہ: جس کو فن سے مناسبت نہیں ہوتی اس کا بولنا ہمیشہ بے موقع ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ (حکایات اسلاف)

دشمن کے ذریعہ نجات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ طارق صادق کا۔ صادق اس وجہ سے نام رکھا گیا کہ جب وہ بیکار ہو کر اندھے کنوئیں میں گر پڑے تو اس کنوئیں پر چند حاجیوں کا گزر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کنوئیں کا منہ بند کر دیں تاکہ اس میں کوئی نہ گرے طارق کہتے ہیں کہ میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو چپ رہ چنانچہ وہ خاموش رہے۔ حاجیوں نے اس کو بند کر دیا اور وہاں سے چل دیئے۔ وہ کنواں بہت ہی تاروتاریک ہو گیا اس کے بعد انہوں نے کیا دیکھا کہ پاس ہی دو چراغ موجود ہیں۔ پس وہ ان کی روشنی میں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ ناگاہ انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدہا ان کی طرف متوجہ ہے جی میں کہا کہ اس وقت سچا جھوٹے سے ظاہر اور ممتاز ہوگا۔ پس جب وہ ان کے پاس پہنچا تو ان کو گمان ہوا کہ یہ کھالے گا یہاں تک کہ وہ کنوئیں کے دہانہ کی طرف چڑھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی دم ان کی گردن میں ڈال کر پاؤں کے نیچے کی اور ڈول کی طرح اٹھایا اور کنویں کے منہ پر جو کچھ تھا ان سب کو دور کر کے انہیں زمین کی طرف کھینچ لیا۔ پھر اپنی دم گردن سے نکالی پس انہوں نے ایک ہاتف سے سنا وہ کہتا تھا کہ یہ تیرے رب کی مہربانی ہے کہ اس نے تیرے دشمن کے ذریعہ تجھ کو نجات دی۔ پس ان کا نام صادق رکھا گیا۔

تعظیم باری تعالیٰ

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ پاؤں پھیلا کر نہ سوتے تھے کسی خادم نے کہا کہ حضرت آپ پاؤں کیوں نہیں پھیلاتے۔ فرمایا کہ کوئی اپنے بادشاہ کے سامنے پاؤں بھی پھیلایا کرتا ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

دین کی باتوں کو الٹ دیا جائے گا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ دین کی سب سے پہلی چیز جو برتن کی طرح الٹی جائے گی وہ شراب ہے' عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو صاف صاف بیان فرما دیا ہے' فرمایا: کوئی اور نام رکھ کر اسے حلال کر لیں گے'' ۔ (رواہ الدارمی مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۰)

دل کی نرمی اور سختی

حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اللہ کی قسم میرا دل اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں نرم ہوگیا ہے حتیٰ کہ وہ مکھن سے بھی زیادہ نرم ہے اور میرا دل اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سخت ہوگیا ہے، حتیٰ کہ پتھر سے زیادہ سخت ہے"۔ (۲۶۳ روشن ستارے)

قربانی کا اجر

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے نسبی یا روحانی باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر اون (والا جانور) ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی۔ (حاکم)

قربانی نہ کرنے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قربانی کرنیکی گنجائش رکھے اور قربانی نہ کرے سو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے۔ (حاکم)

اصاغر نوازی

حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ صاحب فراش ہونے سے قبل خود ہی فتووں کے جوابات تحریر فرمایا کرتے تھے مگر جب سے علالت کا سلسلہ شروع ہوا اور جب دیکھا کہ بیماری دائمی صورت اختیار کر گئی تو اس وقت حضرت نے یہ کام ترک فرما دیا اور دوسروں کے سپرد فرمایا۔ کافی عرصے تک مختلف اصحاب علم انجام دیتے رہے۔ اب یہ کام حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ کے سپرد ہے۔ اس درمیان میں جو صاحب بھی حضرت سے مسئلہ پوچھتے تھے تو فرماتے تھے کہ بھائی یہ کام میں نے بہت دنوں سے ترک کر دیا ہے اور اب مسائل بھی مستحضر نہیں رہے۔ اس لئے نیچے کی منزل میں جا کر مفتی صاحب سے دریافت کرو۔ (تذکرہ حسن ص ۶۶)

پندرھویں شب کی فضیلت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی سیر وسیاحت میں تھے کہ انہوں نے ایک بلند پہاڑ کی طرف دیکھا اور اس کا قصد کیا ناگاہ اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک ایسا سخت پتھر دیکھا جو دودھ سے زیادہ سفید تھا وہ اس کے گرد پھرنے لگے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰؑ تم وہی دوست رکھتے ہو جو کچھ تم دیکھ رہے ہو میں اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات تمہارے واسطے ظاہر اور بیان کروں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہاں اے میرے رب۔ پس وہ پتھر شق ہوا اور اس سے ایک ایسا بزرگ ظاہر ہوا جس کے بدن پر بال کا کرتہ تھا۔ اس کے ہاتھ میں سبز چھڑی تھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے انگور تھے۔ اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تعجب کیا اور کہا اے شیخ یہ کیا شے ہے۔ شیخ نے کہا یہ میرا رزق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اس پتھر میں تم کب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو اس نے کہا کہ چار سو برس سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے معبود اے میرے آقا کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ تو نے کوئی مخلوق اس سے افضل پیدا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اگر کسی شخص نے شعبان کا مہینہ پایا اور اس نے پندرھویں شعبان کی رات کو نماز پڑھی تو اس کی یہ عبادت میرے نزدیک اس چار سو برس کی عبادت سے افضل ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے کاش میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوتا۔

زندگی کی تین نعمتیں

حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں یہ پسند کرتا کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس جا چکا ہوتا، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی گردن اللہ تعالیٰ کے لئے جھکاتا ہوں۔ یا میں ایسی مجلسوں میں بیٹھتا ہوں جس میں پاکیزہ کلام ایسے چھانٹا جاتا ہے جیسے عمدہ چھوہارے چھانٹے جاتے ہیں یا یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جاتا ہوں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

سلامت قلب

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص آئے۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ مجھے مدینہ جانا ہے کس طرف کو جاؤں فرمایا کہ ینبوع کو جاؤ۔ دوسرا ایک اور آیا اس نے بھی مشورہ لیا اس کو کہا کہ سلطانی راستہ کو جاؤ سو جس کو ینبوع کے راستے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ بھی کسی مصلحت سے سلطانی ہی راستہ کو گیا اور حضرت کے مشورے پر عمل نہ کیا۔ اس کو ویسے بھی بہت تکلیف ہوئی اور بدوؤں سے بھی سابقہ پڑا اور ان سے الگ تکلیف پہنچی اور جس کو سلطانی راستے کا مشورہ دیا تھا وہ راحت سے چلا گیا حضرت سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ آپ نے اس کو اس راستے کا مشورہ دیا اور اس کو دوسرے راستے کا اس میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا کہ جب پہلا آیا میرے دل میں وہی آیا جو اس کو بتایا اور جب دوسرا آیا میرے دل میں اس وقت وہی آیا جو اس کو مشورہ دیا سو ایسے شخص سے واقعی غلطی کم ہوتی ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

بزرگوں کی محبت کے الوان

فرمایا حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ بزرگان دین جب کسی پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کو نکالتے ہیں تو بظاہر خفا ہوتے ہیں۔ اس کی اصلاح کے لئے اور حقیقۃً اس کو کشش فرماتے ہیں اور جب کبھی دل سے خفا ہوتے ہیں تو پھر اس شخص کی طرف میلان ہی نہیں ہوتا اور محروم رہتا ہے بزرگوں کی طرف سے تمہارا متوجہ ہونا اسی وجہ سے ہے کہ وہ تم سے محبت فرماتے ہیں اصل یہی ہے گو بظاہر تمہاری کشش معلوم ہوتی ہے (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

تباہی کی اصل بنیاد

''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خطرہ نہیں، بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر پھیلائی گئی پھر تم ایک دوسرے پر اس پر حرص کرنے لگو جس طرح پہلی امتوں نے حرص کی پھر وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر ڈالے جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کر دیا''۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۰)

وقت سے پہلے اپنا محاسبہ کرلو

حضرت ثابت بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے نفسوں کا وزن کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا وزن کیا جائے اور ان کا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے کیونکہ تمہارا اپنے نفسوں کا محاسبہ اور بڑی پیشی کی تیاری کل تمہارے نفسوں کے محاسبہ کو تم پر آسان کردے گی۔ **یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیة** (الحاقہ:۱۸) (جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی) (۳۱۳ روشن ستارے)

یہود ونصاریٰ کی نقالی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی ٹھیک پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل کر رہو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے تو تم بھی اس میں گھس کر رہو گے، عرض کیا گیا یارسول اللہ! پہلی امتوں سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں؟ فرمایا: اور کون؟ ایک روایت میں ہے کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی اس قماش کے لوگ ہوں گے"۔ (معاذ اللہ)

(متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص۴۵۸)

بیوی کی طرف سے قربانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بقرعید کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

امت کی طرف سے قربانی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک دُنبہ کی اپنی طرف سے قربانی فرمائی اور) دوسرے دُنبہ کے ذبح میں فرمایا کہ یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری اُمت میں سے مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔ (موصلی وکبیر واوسط)

بانی تبلیغ رحمہ اللہ کا اخلاص

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے والد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ بستی نظام الدین میں رہتے تھے۔

"ایک روز نماز کا وقت آ گیا اور کوئی دوسرا شخص موجود نہ تھا

جس کے ساتھ آپ جماعت کرتے اس لئے کسی نمازی کی تلاش میں مسجد سے باہر نکلے کچھ لوگ میواتی میوات سے آرہے تھے اور تلاش روزگار کی خاطر دہلی جارہے تھے"

آپ ان کو مسجد میں لے آئے۔ لیکن وہ مسلمان ہونے کے باوجود دین و مذہب سے بالکل بے خبر و نا آشنا تھے۔ وہ چونکہ مزدوری کے لئے جارہے تھے اس لئے جو مزدوری اُن کو دہلی میں ملتی اس پر آپ نے اُن کے اپنے پاس ٹھہرا لیا۔

"پھر اُن کو دین سکھاتے اور قرآن مجید کی تعلیم دیتے اور شام کو اُن کی مزدوری کے پیسے اپنے پاس سے ادا کرتے تھے"۔ (ماہنامہ الرشید)

عصمت انبیاء علیہم السلام

فرمایا: حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ ہر قلب کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب شیطان ہوتا ہے فرشتہ خیر کی طرف لاتا ہے اور شیطان شر کی طرف اس پر حضرت عائشہؓ صدیقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی بھی بائیں جانب شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہے ولکنہ اسلم یا ولکنی اسلم لیکن میں اس کے شر سے بچا لیا گیا ہوں۔ یا وہ میری خیر سے مغلوب ہو کر خود اسلام لے آیا تو ایک ہے مواد کا ہونا یہ تخلیق کا کمال ہے اگر مادہ بالکل نہ ہو تو خلقت کامل نہ ہوگی اور خلقت نہ ہو تو مادہ کامل نہیں ہو سکتا لیکن انبیاء میں مقاومت اور مخالفت نفس کی اتنی طاقت ہوتی ہے کہ سارے عالم کی مخالفت نفس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تو کچھ انبیاء علیہم السلام کا عزم مضبوط ہوتا ہے اور ادھر حفاظت خداوندی شامل حال ہوتی ہے کہ شر کو پاس نہیں آنے دیتی۔ اسی لئے وہ ان کے حق میں کمال بنا۔

انبیاء کا عزم اور مجاہدہ اتنا قوی اتنا ہے کہ ان پر شر کا اثر نہیں ہوتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے مادے میں خود ہی اعتدال رکھا گیا ہو اور ان کے اندر ہر قسم کا اعتدال ہی اعتدال ہو۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اہل بصیرت کی نظر میں مقام

ایک صاحب نے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت کتابوں میں بھی آپ کا نام آیا ہے (کسی عبارت میں ایسا جملہ تھا کہ باامداد اللہ ایسا ہوا) مزاحاً فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے اعراض کرے کمبختی نہ آ جائے۔ حضرت کے ہاں نہ جبہ تھا نہ خاص لباس تھا دیکھنے سے تھانہ بھون کے ایک شیخ زادے معلوم ہوتے تھے مگر اہل بصیرت کی نظر میں ایک شان تھی۔ (الافاضات الیومیہ ص ۱۰۵ ملفوظ نمبر ۱۳۵)

جاہل مفتی

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے نکال لے بلکہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے' ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتویٰ دیں گے' وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔ (متفق علیہ مشکوۃ شریف کتاب العلم ص ۳۳)

امارت کے معاملہ کی نزاکت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی کئے گئے تو میں ان کے پاس حاضر ہوا میں نے کہا اے امیر المومنین آپ کو خوشخبری ہو یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ سے شہر آباد کرائے، آپ کے ذریعہ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرائیں اور رزق پھیلایا۔ فرمایا اے ابن عباس کیا تم امارت کے معاملات میں میری تعریف کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا امارت میں بھی اور اس کے علاوہ میں بھی، فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کاش میں امارت کے معاملہ سے ایسے ہی نکلوں جیسے داخل ہوا تھا نہ مجھے کوئی اجر ملے اور نہ ہی کوئی سزا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

قربانیوں کو موٹا کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی قربانیوں کو خوب قوی کیا کرو (یعنی کھلا پلا کر)۔ کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔ (کنز العمال)

اتباع شریعت

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ کا معمول تھا کہ پورے رمضان شب بیداری فرماتے تھے اور قرآن کریم نفلوں میں سماعت فرماتے تھے۔ جب لوگوں نے اس کی جماعت میں شرکت کی خواہش ظاہر کی تو اس کی اجازت نہیں دی گھر کا دروازہ بند کر کے اندر حافظ کفایت اللہ صاحب کی اقتداء میں قرآن مجید سنتے تھے پھر جب لوگوں کا اصرار بڑھا تو معمول یہ بنالیا کہ: "فرض نماز مسجد میں باجماعت پڑھ کر مکان پر تشریف لے آتے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد تراویح میں پوری رات قرآن شریف سنتے تھے۔ مکان پر جماعت ہوتی تھی جس میں چالیس پچاس آدمی شریک ہوتے تھے" حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تحریر فرمایا کہ: "یہ احقر خود بھی حضرت کی اسارت مالٹا سے پہلے دو سال اس جماعت میں شریک رہا ہے جو تراویح کی جماعت تھی۔ نفل تہجد کی جماعت کو حضرتؒ نے گوارا نہیں فرمایا" (بینات ص ۱۲۴)

اکابر کا احترام

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جب کانپور سے تعلق چھوڑ کر وطن واپس آئے تو اُن کے ذمہ ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب قرضہ تھا۔ حضرت تھانویؒ نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ: "حضرت! دعا فرمادیں کہ قرض اُتر جائے" حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا: ۔ اگر ارادہ ہو تو (دارالعلوم) دیوبند ایک مدرس کی جگہ خالی ہے میں وہاں لکھ دوں" حضرت تھانویؒ نے عرض کیا کہ: ۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ جب کانپور سے تعلق چھوڑو تو پھر کسی جگہ ملازمت کا تعلق نہ کرنا لیکن اگر آپ فرمادیں تو میں کرلوں گا اور یوں خیال کرلوں گا کہ یہ بھی حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحبؒ کا ہی حکم ہے۔ گویا ایک ہی ذات کے دو حکم ہیں۔ مقدم منسوخ ہے اور مؤخر ناسخ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا: ۔ نہیں، نہیں جب حضرت (حاجی صاحبؒ) نے ایسا فرمادیا ہے تو ہرگز اس کے خلاف نہ کریں باقی میں دعا کرتا ہوں۔ الکلام الحسن ج ۱ ص ۱۰۶۔

رمضان اور شش عید کے چھ روزوں کی برکت

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں تین سال مقیم رہا۔ اہل مکہ سے ایک شخص تھا جو ہر روز دو پہر کے وقت مسجد حرام میں آتا تھا۔ پس طواف کرتا تھا اور دو رکعت نماز پڑھتا تھا پھر مجھ کو سلام کرتا تھا اس کے بعد گھر واپس جاتا تھا۔ چنانچہ اس سے مجھے محبت اور الفت ہوگئی اور میں اس کے پاس آنے جانے لگا وہ بیمار ہوگیا تو اس نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو آپ بذات خود مجھے غسل دیجئے۔ میری نماز جنازہ پڑھیے اور مجھے دفن کیجئے اس رات مجھے میری قبر میں تنہا نہ چھوڑیئے اور منکر ونکیر کے سوال کے وقت مجھے توحید تلقین کیجئے۔ میں اس کا ضامن ہوگیا چنانچہ جب وہ مرگیا تو جو کچھ اس نے مجھے حکم دیا تھا وہ سب میں نے کیا اور اس کی قبر کے پاس سویا۔ میں کچھ خواب اور کچھ بیداری کی حالت میں تھا کہ میں نے ہاتف غیبی کی ندا سنی ''اے سفیانؒ نہ تو تیری تلقین کی اس کو حاجت ہے اور نہ تیری موانست کی اس کو ضرورت ہے اس لئے کہ ہم نے خود اس سے انس کیا۔ اور اس کو تلقین کی میں نے کہا کہ اس تلقین کی کیا وجہ ہے آواز آئی اس کی وجہ اس کے ماہ رمضان کے روزے اور ان کے بعد ہی شوال کے چھ روزے یعنی رمضان اور شش عید کے روزوں کی برکت سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا تو کسی کو نہ دیکھا۔ پھر میں نے وضو کیا نماز پڑھی اور سو گیا۔ پس پہلی طرح دیکھا اور ایسا ہی تین مرتبہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے پہچانا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے شیطان کی طرف سے نہیں۔ اس کے بعد میں اس کی قبر سے واپس آیا اور کہا کہ میرے معبود اپنے احسان وکرم سے مجھے بھی ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

امیر المومنین نے پیوند لگی قمیص پہن کر خطبہ دیا

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے دور خلافت میں ایک دفعہ اس حال میں خطبہ دیا کہ آپ پر ایک ایسی چادر تھی جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ایک مسئلہ کی تحقیق

(۱) فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے **ما انت بمسمع من فی القبور** کے متعلق ایسی تقریر فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس میں نفی سماع اجسام کی گئی ہے۔ سماع روح کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ قبر میں تو جسم ہی ہے نہ کہ روح۔ پس اس آیت سے سماع موتی متنازعہ فیہ میں عدم سماع پر احتجاج نہیں ہو سکتا۔ پھر حضرت (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے خود فرمایا کہ نفی سماع سے سماع نافع مراد ہے سو وہ ظاہر ہے یعنی مردے سننے پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ ان کا مقام دار العمل نہیں ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ کفار کے عدم سماع کو بیان کرنا مقصود ہے اور ان کے عدم سماع کو عدم عدم سماع موتی سے تشبیہ دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ کفار سنتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے (حسن العزیز جلد دوم)

(۲) فرمایا کہ: مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ کی حکایت یاد آئی۔ شاہ صاحب مسجد میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حسب معمول حدیث کا درس ہو رہا تھا کہ ایک طالب علم وقت سے دیر کر کے سبق کے لئے آئے۔ حضرت شاہ صاحب کو منکشف ہو گیا کہ جنبی ہے۔ غسل نہیں کیا۔ وہ طالب علم معقولی تھے۔ معقولی ایسے ہی لاپرواہ ہوتے ہیں۔ شاہ صاحب نے مسجد سے باہر روک دیا اور فرمایا کہ آج تو طبیعت سست ہے۔ جمنا پر چل کر نہائیں گے۔ سب لنگیاں لے کر چلو۔ سب لنگیاں لے کر چلے اور سب نے غسل کیا اور وہاں سے آ کر فرمایا ناغہ مت کرو کچھ پڑھ لو۔ وہ طالب علم ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔ اہل اللہ کی یہ شان ہوتی ہے۔ کیسے لطیف انداز سے اس کو امر بالمعروف فرمایا۔ (امثال عبرت حصہ دوم)

بد سے بدتر دور

”زبیر بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان مصائب کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے پیش آ رہے تھے، انہوں نے سن کر فرمایا: صبر کرو، تم پر جو دور بھی آئے گا اس کے بعد کا دور اس سے بھی بدتر ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو، میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے“۔ (رواہ البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو دُ نبے قربانی کیے اور فرمایا ان میں ایک میری طرف سے ہے اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے ان سے (اس کے متعلق) گفتگو کی انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو اس کا حکم دیا ہے میں اس کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

ایک مرض کا علاج

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں ایک صاحب ضلع انبالہ سے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: ''میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میرے اندر بہت بولنے کا مرض بھی ہے کا اس علاج چاہتا ہوں'' حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے دریافت فرمایا: ''زبان خود بخود چلتی ہے یا چلانے سے چلتی ہے'' نووارد شخص نے عرض کیا: ''جی! چلانے سے چلتی ہے'' حضرت نے فرمایا کہ: ''بھائی! یہ تو تمھارے اختیار میں ہے مت چلاؤ'' حاضرین مجلس اس وقت حیران تھے کہ ایک منٹ میں حضرت نے طالب کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا اور اتنے مشکل مرض کا علاج چٹکیوں میں کر دیا
یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا۔ (القول الجلیل حصہ اص ۳۳)

اکرام مہمان

فرمایا کہ مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی کے یہاں جب کوئی مہمان آتا تو پوچھ لیتے کہ کھانا کھا کر آئے ہو یا یہاں کھاؤ گے۔ اگر اس نے کہا یہاں کھاؤں گا تو پوچھتے کہ تازہ پکوایا جائے یا رکھا ہوا کھالو گے اگر اس نے کہا کہ تازہ کھاؤں گا تو پوچھ لیتے کہ کونسی شے مرغوب ہے۔ جو چیز مرغوب ہوتی وہی پکوا دیتے۔ یہ کس قدر آرام دہ بات ہے۔ (ص ۲۰۷ حسن العزیز جلد چہارم)

تباہ کن گناہوں پر جرأت

''حضرت انس اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بعض اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظر میں تو بال سے بھی باریک (یعنی معمولی) ہوتے ہیں مگر ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ''تباہ کن'' شمار کیا کرتے تھے''۔ (رواہ البخاری)

احساس ذمہ داری

حضرت داؤد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر فرات کے کنارے کوئی بکری فضول مرجائے تو میرا خیال ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے پوچھیں گے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

حلال کمائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی کی تلاش کرنا فرض ہے بعد فرض (عبادت) کے۔ (بیہقی)

دنیا چار شخصوں کیلئے ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا چار شخصوں کے لیے ہے (ان میں سے) ایک وہ بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال بھی دیا اور دین کی واقفیت بھی دی سو وہ اس میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے حقوق پر عمل کرتا ہے یہ شخص سب سے افضل درجہ میں ہے۔ (ترمذی)

رحمت خداوندی کی امید

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلویؒ سے ایک شخص نے کہا کہ: ''اب آپ تو آپ بوڑھے ہوگئے'' آپ نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ: ''الحمدللہ اب قریب وقت آیا''

ف: اس حکایت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اُن کو اعمال کے مقبول ہونے پر ناز ہوتا ہے اس لئے احتمال مواخذہ نہ ہونے سے خوش رہتے ہیں استغفر اللہ ناز کی مجال کس کو ہے بلکہ وہ خوشی صرف اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آخرت کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ ان کو دارو گیر کا اندیشہ ہوتا ہے یا نہیں تو سمجھو کہ اندیشہ ضرور ہوتا ہے لیکن رحمت خداوندی سے امید بھی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر چھوٹ جائیں گے۔'' (ماہنامہ الامداد ص ۷)

بچپن کی کرامت

فرمایا کہ جب شاہ صاحب (مولانا فضل الرحمان صاحب) شیر خوار تھے۔ تو اپنی والدہ کو ایسی جگہ جہاں ڈھولک وغیرہ بجتی ہو نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ خوب رونا پیٹنا مچاتے تھے اور ان کو اٹھا کر چھوڑتے تھے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ)

علماء اور حکام

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہوگی جو دین کا قانون خوب حاصل کرے گی اور قرآن بھی پڑھے گی، پھر وہ کہیں گے آؤ ہم ان حاکموں کے پاس جا کر ان کی دنیا میں حصہ لگائیں اور اپنا دین ان سے الگ رکھیں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اسی طرح ان حکام کے پاس جا کر بھی گناہوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا''۔ (ابن ماجہ ص ۲۲)

خوف و امید

حضرت یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آسمان سے کوئی آواز دینے والا آواز دے کہ اے لوگو! تم سب جنت میں داخل ہو گے مگر ایک آدمی نہیں ہوگا تو مجھے خوف ہے کہ وہ ایک آدمی میں ہوں اور اگر کوئی آواز دینے والا آسمان سے آواز دے کہ تم سب جہنم میں داخل ہو گے مگر ایک آدمی نہیں جائے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ ایک میں ہوں گا۔ (۳۱۴ روشن ستارے)

مال کی آمد و خرچ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال خوش نما خوش مزہ چیز ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شرع کے موافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے۔ (بخاری و مسلم)

معاملات

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی قدس سرہ کی خانقاہ میں شہد کی بوتل رکھی تھی آپ نے انگلی سے شہد چکھ لیا۔ فوراً احساس ہوا کہ غیر کا مال ہے پوچھا یہ کس کی ہے ایک صاحب بولے تو فرمایا:۔ ''میں تم سے معافی چاہتا ہوں کہ بے اجازت انگلی لگائی ہے''

وہ کہنے لگے:۔ ''حضرت! یہ آپ ہی کا مال ہے۔ آپ کے لئے لایا ہوں''

یہ سن کر حضرت کا اضطراب دور ہوا۔ (ماہنامہ تبصرہ)

اشرف المخلوقات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی شیر سے بھاگا اور کنویں میں گر پڑا۔ اور اس پر شیر گرا شیر نے کنویں میں ایک ریچھ دیکھا۔ تو اس سے کہا کہ یہاں تم کو کتنے دن ہوئے ریچھ نے جواب دیا کہ چند دن ہوئے اور حال یہ ہے کہ بھوک مارے ڈالتی ہے۔ (یہ سن کر) شیر نے اس سے کہا کہ آؤ ہم تم اس انسان کو کھالیں۔ پس ہماری بھوک کو یہ کافی ہوگا۔ اس کے بعد ریچھ نے اس سے کہا کہ جب ہم کو دوسری مرتبہ بھوک لگے گی تو پھر ہم کیا کریں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم اس آدمی سے یہ قسم کھائیں کہ ہم اس کو ایذا نہ دیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ ہماری رہائی میں حیلہ اور تدبیر کرے گا۔ اس لئے کہ یہ حیلہ اور تدبیر میں ہم سے بہت زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ دونوں نے آدمی سے قسم کھائی اس نے ان کی رہائی کی تدبیر نکالی حتیٰ کہ خود بھی رہا ہوگیا۔ اور ان دونوں کو بھی رہائی دی۔ معلوم ہوا کہ ریچھ کی نظر اور رائے شیر کی نظر سے بھی زیادہ تیز تھی۔

ضرورت کی چیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں صرف اشرفی اور روپیہ ہی کام دے گا۔

نیکی کا صحیح معیار

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بیٹے میں نیکی نہیں جانی جاتی تھی حتیٰ کہ وہ بات کہتے یا عمل کرتے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ایک خواب کی تعبیر

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کے ایک خادم تھے جو شیعی سے سنی ہوگئے تھے۔ انہوں نے اپنا خواب حضرت حاجی صاحب سے بیان کیا کہ گویا میں مسجد میں قضائے حاجت کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ تم کوئی عمل دنیا کے لئے مسجد میں بیٹھ کر کرتے ہو۔ اس سے مسجد ملوث ہوتی ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانوی)

اندھا دھند قتل

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آجائے جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہوگی کہ اس نے کیوں قتل کیا' نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا' عرض کیا گیا' ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: فساد عام ہوگا' قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے''۔ (رواہ مسلم ص ۳۹۴ ج ۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۲)

ظاہر و باطن کی عمدگی

حضرت ابن حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہو اے اللہ! میرے پوشیدہ حالات میرے ظاہری معاملات سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو عمدہ بنا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

عمل بالحدیث کے مدعی کا حال

فرمایا ایک مرتبہ مولانا کے یہاں ایک غیر مقلد مولوی صاحب آگئے کہ دیکھوں مولانا سنت کے پابند ہیں یا نہیں۔ جب ہی جا کر مسجد میں بیٹھے ہیں اور مولانا نے آڑے ہاتھوں لیا کہ تم نے تحیۃ المسجد تو پڑھی نہیں۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ مولانا بہت ہی متبع سنت تھے۔ حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے مگر کوئی ضابطہ نہیں تھا کبھی فرمایا کہ بھائی بخاری شریف اٹھالاؤ کبھی فرمایا کہ طحاوی شریف اٹھالاؤ۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

خطبۂ فاروقی

حضرت اسود بن بلال المحاربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو! سن لو کہ میں ایک بلانے والا ہو پس تم لبیک کہو اے اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے، میں روکنے والا ہوں مجھے سخی کر دے اور میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر دے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا استغناء

ایک مرتبہ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمتہ اللہ علیہ حیدر آباد دکن کے مولوی نواب فیض الدین صاحب ایڈووکیٹ کی لڑکی کی شادی میں تشریف لے گئے۔ چونکہ نواب صاحب اوران کے خاندان کو علمائے دیوبند کے ساتھ قدیم رابطہ اور قلبی علاقہ تھا۔ اس لئے شاہ صاحب حیدر آباد دکن تشریف لے گئے۔ دوران قیام میں بعض لوگوں نے چاہا کہ حضرت شاہ صاحب اور نظام حیدر آباد دکن کی ملاقات ہو جائے۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی فرمایا۔

"مجھ کو ملنے میں عذر نہیں لیکن اس سفر میں میں نہیں ملوں گا کیونکہ اس سفر کا مقصد نواب صاحب کی بچی کی تقریب میں شرکت تھا اور بس اور میں اس مقصد کو خالص ہی رکھنا چاہتا ہوں۔

چنانچہ ہر چند لوگوں نے کوشش کی اور ادھر نظام حیدر آباد دکن کا بھی ایما تھا۔ مگر حضرت شاہ صاحب کسی طرح رضا مند نہیں ہوئے۔ (حیات انور صفحہ ۱۷۴)

سائل کو مایوس کرنے کا انجام

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے کھانے میں بھنا ہوا مرغ تھا۔ پس ایک سائل نے اس کے پاس کھڑے ہو کر سوال کیا۔ لیکن اس شخص نے اس کو ناکام واپس کیا۔ وہ شخص صاحب دولت اور مال کثیر کا مالک تھا پھر اس کے اور اس کی بی بی کے درمیان میں جدائی اور طلاق واقع ہوئی اور اس عورت نے دوسرے سے نکاح کیا۔ چنانچہ شوہر دوم کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے بھنا ہوا مرغ تھا۔ ناگاہ اس کے پاس ایک سائل نے کھڑے ہو کر سوال کیا اس نے اپنی بی بی سے کہا کہ اس سائل کو بھنا ہوا مرغ دے دو۔ اس نے مرغ کو فقیر کے حوالہ کیا۔ اور اس کو غور سے دیکھا تو وہ فقیر اس کا پہلا شوہر تھا۔ اس نے اپنے شوہر دوم سے اس کا تذکرہ کیا کہ یہ سائل اس کا پہلا شوہر تھا اور اس عورت نے اس کے سائل کو واپس کر دینے کا قصہ بیان کیا۔ اس نے اپنی بی بی سے کہا کہ واللہ وہ سائل میں ہی ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کی نعمتیں اور اس کی بی بی مجھے بخشی کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے شکر میں کمی کی تھی۔

دنیا اور اس کی ذلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کن کٹے مرے ہوئے بکری کے بچے پر گذر ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جاوے؟ لوگوں نے عرض کیا (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ چیز کے بدلے بھی مل جاوے آپ نے فرمایا قسم اللہ کی دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔ (مسلم)

ایک حکایت کی وضاحت

فرمایا کہ سید صاحبؒ کے ایک مرید نے کہا کہ میں نے فلاں جگہ دیکھا کہ آپ نے مجھے راستہ دکھایا۔ پس حضرت نے پکار کر سب سے کہا کہ دیکھو بھائی یہ شخص یہ حکایت بیان کرتا ہے تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ مجھ کو اس واقعہ سے اطلاع بھی نہیں میں وہاں ہرگز نہیں تھا پھر ہمارے حضرت والا (پیرومرشد حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے کوئی لطیفہ غیبیہ متمثل کر کے بھیج دیا ہوگا۔ اس سے اس شخص کو ہدایت ہوگئی ہوگی۔ بعض اوقات پیر کا تصور کرتے کرتے بھی پیر نظر آنے لگتا ہے اور عقیدہ خراب ہو جاتا ہے۔ جاہل لوگ پیر کو حاضر و ناظر سمجھنے لگتے ہیں۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ)

اختلاف کی نحوست

''امام بیہقی نے بروایت ابن اسحٰق نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (سقیفہ بنی ساعدہ کے دن) یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ بات تو کسی طرح درست نہیں کہ مسلمانوں کے دو امیر ہوں' کیونکہ جب بھی ایسا ہوگا انکے احکام و معاملات میں اختلاف رونما ہو جائیگا' ان کی جماعت تفرقہ کا شکار ہو جائے گی اور ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے' اس وقت سنت ترک کر دی جائے گی' بدعت ظاہر ہوگی اور عظیم فتنہ برپا ہوگا اور اس حالت میں کسی کے لئے بھی خیر و صلاح نہیں ہوگی''۔ (حیاۃ الصحابہ ص ۱ ج ۲)

مچھر کے پَر سے بھی کم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

احساس مروت

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ جو کہ میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔ دیوبند کے ایک نہایت ہی برگزیدہ ہستی تھے۔ مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ نے ان کا ایک واقعہ نقل فرمایا کہ میاں جی صاحب کا ایک کچا مکان تھا جس کی ہر موسم برسات میں لپائی کرتے تھے۔ اس عرصہ میں وہ میرے ہاں قیام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مفتی صاحب نے عرض کیا کہ۔

حضرت اپنا مکان پختہ کیوں نہیں کروا لیتے تا کہ ہر سال کی تکلیف سے نجات مل جائے۔ میاں جی صاحبؒ نے مفتی صاحب قدس سرہ کو شاباش دی اور فرمایا کہ واقعی نہایت اچھی بات ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے فرمایا کہ میں جس محلے میں رہتا ہوں وہاں سارے مکان کچے ہیں۔ اگر میں اپنا مکان پختہ بناتا ہوں تو غریبوں کو اپنی مفلسی کا احساس اور شدید ہو جائے گا۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ (امداد المشتاق)

صدقہ دوزخ سے برات ہے

صاحب قلیوبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدی۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس لونڈی کو اپنے گھر سے نکال دیجئے۔ کیونکہ یہ دوزخیوں سے ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کو گھر سے نکال دیا اور انہوں نے کچھ تھوڑا سا خرما اس کے حوالہ فرمایا چنانچہ اس نے آدھا کھایا اور ابھی راستہ ہی میں تھی کہ اس پر ایک فقیر گزرا اور اس نے آدھا خرما جو باقی تھا اس نے اس فقیر کو دے دیا۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اس لونڈی کو واپس کر لیجئے کہ وہ اس صدقہ کی وجہ سے جنتیوں سے ہو گئی۔ واللہ اعلم۔

مدار فیض مناسبت ہے

فرمایا کہ چشتیوں کے یہاں تصور شیخ نہیں ہے تعجب ہے کہ پھر ان کو وہ لوگ جو تصور شیخ کرتے ہیں۔ بدعتی کیسے کہتے ہیں جب کہ ان میں تو اتنی احتیاط ہے اور وہ لوگ اس کو جائز کہتے ہیں اور کرتے ہیں چشتیہ کے یہاں توحید وفنا بہت غالب ہے تصور شیخ کی نسبت مولانا شہیدؒ کہتے ہیں۔ **ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون** مولانا اسماعیل صاحبؒ سید صاحبؒ کے اتنے استاد ہیں کہ سید صاحب نے مولانا سے کافیہ پڑھا ہے مگر مولانا باوجود استاد ہونے کے سید صاحب سے بیعت ہوئے اور شاہ صاحب سے مرید نہ ہوئے وجہ اس کی مناسبت اس مناسبت کے لئے کوئی قاعدہ نہیں، بڑے سے نہ ہو اور چھوٹے سے ہو جاوے اور فیض کا مدار مناسبت پر ہے۔ پھر یہ حالت تھی کہ مولانا دہلی شہر کے اندر سید صاحبؒ کی پالکی کے ساتھ بغل میں جوتیاں دبائے ہوئے دوڑتے جایا کرتے تھے۔ یہ ہیں حالات اہل اللہ کے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں خودداری ہے۔ (حسن العزیز جلد چہارم)

مسلمانوں کی خیرخواہی

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرا قتل اس بندے کے اوپر نہ ڈالنا جس نے تجھے سجدہ کیا ہے کہ وہ اسی کے سبب قیامت کے دن مجھ سے جھگڑا کرے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت پر ان کے حاکموں کی جانب سے ایسے مصائب ٹوٹ پڑیں گے کہ ان پر خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی، اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) کو کھڑا کریں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی، ان سے زمین والے بھی راضی ہوں گے اور آسمان والے بھی، ان کے زمانہ میں زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور آسمان سے خوب بارش ہوگی وہ ان میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے''۔ (ترمذی ص ۴۶ ج ۲)

اقتدار والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکومت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر کیا جائے گا کہ اس کی مشکیں کسی ہوں گی یہاں تک کہ یا تو اس کا انصاف (جو دنیا میں کیا ہوگا) اس کی مشکیں کھلوا دے گا اور یا بے انصافی (جو اس نے دنیا میں کی ہوگی) اس کو ہلاکت میں ڈال دے گی۔ (دارمی)

دجالی فرقہ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کہا کریں گے' تقدیر کوئی چیز نہیں۔ یہ لوگ اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو' مر جائیں تو انکے جنازہ میں شرکت نہ کرو' کیونکہ یہ دجال کا ٹولہ ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ انکو دجال سے ملا دیں''۔ (مسند ابوداؤد طیالسی ص ۵۸ ج ۲)

دنیا کا مال و متاع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو اور اس کو (حد ضرورت سے زیادہ) وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ (احمد و بیہقی)

گناہوں کی جڑ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔
(رزین بیہقی عن الحسن مرسلا)

انوکھی تمنا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرما رہے تھے اے اللہ! اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما، اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں موت عطا کر۔ میں نے کہا یہ کہاں ہو سکتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ جب چاہے عطا کر سکتا ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں سخت قحط اور گرسنگی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ملک شام سے ایک قافلہ غلہ لے کر آیا جب مدینہ کے تاجران کے پاس آئے تا کہ ان سے غلہ خریدیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے کیا نفع دو گے تاجروں نے آپ سے کہا کہ ہر دس درہم پر دو درہم آپ کو نفع دیں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اور زیادہ دو تاجروں نے کہا کہ ہر دس درہم پر چار درہم آپ کو نفع دیں گے آپ نے فرمایا کہ اور زیادہ کرو۔ پس تاجروں نے کہا کہ ہم مدینہ کے تاجر ہیں ہم سے زیادہ اور کون آپ کو دے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک درہم کے عوض دس درہم زیادہ دے گا۔ بیشک میں نے یہ غلہ مدینہ کے فقیروں کے واسطے صدقہ دیا۔ پس ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ابلق گھوڑے پر سوار ہیں اور آپ کے جسم اطہر پر نور کی ریشمی چادر ہے۔ چنانچہ میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ' میں آپ کا مشاق ہوں آپ نے فرمایا کہ اے ابن عباس عثمانؓ نے صدقہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ صدقہ قبول فرمایا ہے اور جنت میں ایک دلہن سے ان کا نکاح کیا ہے اور میں اس کی مہمانی کے واسطے بلایا گیا ہوں۔

ایک پہلوان کی اصلاح

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلویؒ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مسجد میں آیا اور غسل کرنا چاہتا تھا موذن نے اس کو ڈانٹا اور کہا کہ: "نہ نماز کے نہ روزے کے مسجد میں نہانے کے لئے آجاتے ہیں"

مولانا کاندھلویؒ نے موذن کو روکا اور خود اس کے نہانے کے لئے پانی بھرنے لگے اور اس سے فرمایا: ''ماشاء اللہ تم تو بڑے پہلوان معلوم ہوتے ہو۔ ویسے تو بہت زور کرتے ہو ذرا نفس کے معاملہ میں بھی تو زور کیا کرو۔ نفس کو دبایا کرو اور ہمت کر کے نماز پڑھا کرو پہلوانی تو یہ ہے'' اتنا سننا تھا کہ وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے نرم گفتگو کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اسی وقت سے نماز کا پابند ہو گیا۔

فائدہ: بعض افراد پر نرمی کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور سختی سے وہ دین سے بیزار ہو جاتے ہیں اس لئے لوگوں کے مزاج کو پیش نظر رکھ کر بات کرنی چاہئے۔ (حکایات اسلاف)

سچے لوگ

فرمایا کہ ایک مرتبہ شاہ فضل الرحمٰن صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ کہیں مر نہ جاؤں مجھے مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے پھر آرام ہونے کے بعد فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خواب میں تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا۔ اچھا ہوگیا۔ بعدہ حضرت قبلہ (سیدنا مولانا ومرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے آدمی کیسے سچے اور سیدھے سادے ہوتے تھے کوئی بات بنا کر نہیں کہتے تھے اصلی بات ظاہر کردیتے تھے نہ کسی بات کا دعویٰ کرتے تھے۔ آج کل تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کیا پرواہ ہے مرنے کی۔ موت تو وصل ہے مرنے سے کیا ڈرنا۔ (حسن العزیز جلد دوم)

ضروریات دین کا انکار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: بعد کے زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کانے دجال کو افسانہ بتلائیں گے' قرب قیامت میں سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے' عذاب قبر کی تکذیب کریں گے' شفاعت کا انکار کریں گے' حوض کوثر کا انکار کریں گے اور دوزخ میں جل بھن کر اس سے نجات پانے والے کا انکار کریں گے"۔ (عب' ش والحارث ق فی البعث' کنز ص ۳۸۸ ج ۱)

امیر المومنین کی عجیب عاجزی اور دعاء

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادی بطحاء میں ایک ڈھیری بنائی اس پر اپنے کپڑے کی ایک طرف بچھائی اور اس پر لیٹ گئے پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگی اے اللہ! میری عمر بہت ہوگئی ہے، میری طاقت کمزور ہوگئی ہے، میری رعایا پھیل گئی ہے پس آپ مجھے اپنے پاس اٹھالیں اس حال میں کہ نہ میں ذمہ داری کو ضائع کرنے والا ہوں اور نہ حد سے آگے بڑھنے والا ہوں۔

حضرت سلیم بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دعا مانگا کرتے اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ مجھے میری بے پرواہی کی حالت میں پکڑیں یا آپ مجھے غفلت میں چھوڑ دیں یا آپ مجھے غافلین میں سے کردیں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

دنیا وآخرت کے فرزند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا ہے جو سفر کرتی ہوئی جارہی ہے اور یہ آخرت ہے جو سفر کرتی ہوئی آرہی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ فرزند ہیں سو اگر تم یہ کرسکو کہ دنیا کے فرزندوں میں نہ بنو تو ایسا کرو کیونکہ تم آج دار العمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے اور تم کل کو آخرت میں ہوگے اور وہاں عمل نہ ہوگا۔ (بیہقی)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ ڈابھیل میں

دار العلوم دیو بند میں اختلافات کے باعث جب حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے استعفیٰ دے دیا اور یہ خبر اخبارات میں چھپی تو اس کے چند روز بعد مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدظلہ ایک دن ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے پاس گئے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مولانا سے فرمایا کہ آپ کا یا دوسرے مسلمانوں کا جو بھی تاثر ہو میں بہر حال شاہ صاحب کے استعفیٰ کی خبر پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔

مولانا سعید احمد صاحب نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ آپ کو دار العلوم دیو بند کے نقصان کا کچھ ملال نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے فرمایا: "کیوں نہیں؟ مگر دار العلوم دیو بند کو صدر المدرسین اور بھی مل جائیں گے اور یہ جگہ خالی نہ رہے گی لیکن اسلام کیلئے اب جو کام میں شاہ صاحب سے لینا چاہتا ہوں اس کو سوائے شاہ صاحب کے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔

ف: ڈاکٹر صاحب مرحوم نے بعض مخلص دوستوں سے پچاس ہزار روپے کے لگ بھگ مواعید بھی لے لئے تھے تا کہ حضرت کشمیریؒ کی شایان شان رہائش کا انتظام کیا جاسکے۔ ڈاکٹر صاحب نے دیو بند خط لکھا تار دیا اور اس کے بعد مولانا عبد الحنان ہزاروی خطیب جامع مسجد آسٹریلیا کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا لیکن حالات کچھ ایسے پیدا ہوگئے تھے کہ علامہ صاحب ڈابھیل تشریف لے گئے (ماہنامہ الرشید ص۲-ضرور التوبہ ص۱۰)

موت کو کثرت سے یاد کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثرت سے یاد کیا کرو لذتوں کی قطع کرنے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی ونسائی وابن ماجہ)

نصیحت

صاحب قلیوبی سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابلیس لعین ہر روز لوگوں پر دنیا کو پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے جو اس کو نقصان پہنچائے گی اور نفع نہیں دے گی اور اس کو غم میں مبتلا کرے گی اور خوش نہیں کرے گی پس اہل دنیا اور عاشقان دنیا کہتے ہیں کہ ہم اس کے خریدار ہیں۔ ابلیس کہتا ہے کہ دنیا کی قیمت درہم اور اشرفیاں نہیں ہیں بلکہ اس کی قیمت وہ ہے جو جنت سے تمہارا حصہ ہے اور میں نے دنیا کو جنت کے بدلے خریدا ہے۔ اور اس سے چار چیزیں حاصل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت اس کا غضب اس کا غصہ اور اس کا عذاب۔ پس اہل دنیا کہتے ہیں کہ ہم اس پر راضی ہیں۔ اس کے بعد ابلیس کہتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں تم پر نفع زیادہ کروں۔ یہ سن کر دنیا دار کہتے ہیں کہ بہتر ہے۔ پس وہ دنیا کو اہل دنیا کے ہاتھ بیچ دیتا ہے پھر کہتا ہے کہ کیا ہی میری یہ تجارت ہے واللہ اعلم۔

قرآن اور نماز سے محبت و شغف

فرمایا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہت بھولے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ جب ہم جنت میں جاویں اور حوریں ہمارے پاس آویں گی تو ہم تو صاف کہہ دیں گے بی اگر قرآن پڑھو تو بیٹھ جاؤ ورنہ جاؤ پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو نماز میں مزہ ہے وہ نہ کوثر میں ہے نہ اور کسی چیز میں ہے جب نماز میں سجدہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں نے پیار کر لیا۔ (حسن العزیز جلد دوم)

بد عملی کے نتائج

''حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہولناک چیز کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں' ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ فرمایا: زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے (یعنی تو مرجائے) میں تو تجھے مدینہ کے فقیہ تر لوگوں میں سے سمجھتا تھا (مگر تعجب ہے کہ تم تو اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ پائے' آخر تمہیں علم کے اٹھ جانے پر تعجب کیوں ہونے لگا) کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن ان کی کسی بات پر بھی تو عمل نہیں کرتے (اسی بد عملی کے نتیجہ میں یہ امت بھی وحی کی برکات کھو بیٹھے گی' پس بے معنی قیل وقال رہ جائے گی''۔) (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا خواب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب یہ بات تھی کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ کا علم ہو۔ تو میں نے خواب میں ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ پھر آپ ایک چادر اوڑھے محل سے باہر نکلے گویا کہ آپ نے غسل کیا ہوا تھا، میں نے پوچھا، آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا اچھا ہوا، قریب تھا کہ میری امارت مجھے گرا دیتی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں ربِّ غفور سے ملا ہوں۔ پھر پوچھا میں کتنے عرصہ سے تم سے جدا ہوا میں نے عرض کیا بارہ سال سے، فرمایا ابھی ابھی حساب ختم ہوا ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

سینہ کا نور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے پھر آپ نے فرمایا جب نور سینہ میں داخل ہوتا ہے وہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اس کی کوئی علامت ہے جس سے (اس نور کی) پہچان ہو جاوے؟ آپ نے فرمایا ہاں دھوکہ کے گھر سے (یعنی دنیا سے) کنارہ کشی اور ہمیشہ رہنے کے گھر کی طرف (یعنی آخرت کی طرف) توجہ ہو جانا اور موت کے لیے اس کے آنے سے پہلے تیار ہو جانا۔ (بیہقی)

حقوق العباد کی اہمیت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک مرتبہ تھانہ بھون سے کہیں باہر جا رہے تھے ایک طالب علم اپنا ٹکٹ نہیں خرید سکا۔ حضرت تھانویؒ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ گارڈ کو کہہ کر ٹکٹ بنوالو۔ وہ طالب علم گارڈ کے پاس گیا تو گارڈ نے یہ کہا کہ تم طالب علم ہو تم سفر کرلو میں تمہیں نہیں پوچھوں گا۔ اس پر حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ یہ تو اس کے قبضہ میں نہیں۔ اس کے معاف کرنے سے تو معاف نہیں ہو سکتا اس لئے ٹکٹ دے دو۔

چنانچہ گارڈ نے اس کو ٹکٹ بنا دیا۔ حضرت تھانویؒ نے اتنے پیسے کا ٹکٹ زائد لے کر ضائع

کر دیا جتنا سفر وہ کر آیا تھا۔ اس واقعہ کو چند ہندو دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دل کی بات کہی کہ۔ جب اس طالب علم نے آ کر پہلے یہ کہا کہ گارڈ نے مجھے کرایہ معاف کر دیا ہے تو ہم دل میں بہت خوش ہوئے کہ اس نے غریب پروری کی ہے ایک غریب کی رعایت کی ہے لیکن جب آپ نے فرمایا کہ یہ مالک نہیں ہے۔ اس کو اجازت نہیں ہے تو دوسرے کے مال میں رعایت کر سکے۔ تو ہمیں اپنے دل کا روگ معلوم ہوا کہ ہماری نیت خراب تھی۔ (ماہنامہ الحق شوال ۱۳۸۹ھ)

الف لیلیٰ کی خرافات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ فارس کے بادشاہوں سے ایک بادشاہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی عورت سے نکاح کرتا تھا تو ایک رات اس کے پاس شب باشی کرتا تھا اور دوسرے دن اس کو مار ڈالتا تھا چنانچہ اس نے شہزادیوں میں سے ایک ایسی لڑکی سے نکاح کیا جو عقلمند اور سمجھ دار تھی پس جب بادشاہ اس کے پاس آیا تو اس نے افسانوں سے ایک افسانہ اور قصہ بادشاہ سے کہنا شروع کیا اور اس نے قصہ میں دوام اور طول کیا حتیٰ کہ رات گزر گئی اور قصہ اس قدر باقی رہا جو اس کے تمام ہونے کی طلب پر بادشاہ کو برانگیختہ کرتا تھا۔ چنانچہ جب دوسری رات ہوئی تو بادشاہ نے اپنی بیوی سے قصہ کے تمام کرنے کی درخواست کی۔ پس اس نے قصہ کہا اور کچھ باقی رکھا اور اسی طریقہ پر اس نے ہزار راتیں بادشاہ کے ساتھ زندگی بسر کی۔ پھر وہ لڑکی اس سے حاملہ ہوئی اس نے بادشاہ سے حمل کا اظہار کیا اور اس کو اپنے حیلہ پر مطلع کیا۔ بادشاہ نے اس لڑکی کو عقلمند شمار کیا اور دانشمند سمجھا اور اس کی جانب مائل ہوا۔ اور اس کو باقی رکھا پس وہ قصہ جمع کیے گئے اور کتاب بنائی گئی اور اس کتاب کا نام الف لیلیٰ ہزار رات رکھا گیا اور وہ پوری کتاب گڑھا ہوا محض جھوٹ ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ فارس میں تمام خرافاتوں اور افسانوں کا منشاء اور اصل الف لیلیٰ ہی ہے۔ واللہ اعلم۔

ملفوظات حضرت گنج مراد آبادیؒ

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ایک مرید نے کہا کہ حضرت اب تو ذکر میں لذت نہیں آتی فرمایا کہ پرانی بیوی اماں ہو جاتی ہے۔ اس طرح کہ اول اول تو اس میں لذت ہوتی ہے مگر فوائد اخیر میں بڑھتے ہیں کہ مونس ہوتی ہے۔ خدمت گزار ہوتی ہے (فضل الحلیۃ دعوات عبدیت حصہ ششم ص ۳)

قرآنی دعوت کا دعویٰ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آ جائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اٹھانا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہوگا، اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، نئی اپج، بے سود کی موشگافی اور لاعینی غور و خوض سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔ (سنن دارمی ص ۵۰ ج ۱)

خطبہ کی دعا

حضرت عبداللہ بن خراش نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا "اے اللہ! ہمیں اپنے دین پر قائم رکھ اور ہمیں اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھ" (۳۱۳ روشن ستارے)

پردیسیوں کی طرح رہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑے پھر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ جیسے گویا تو پردیسی ہے (جس کا قیام پردیس میں عارضی ہوتا ہے اس لیے اس سے دل نہیں لگاتا) یا (بلکہ ایسی طرح رہ جیسے گویا تو) راستہ میں چلا جا رہا ہے (جس کا بالکل ہی قیام نہیں) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب شام کا وقت آئے تو صبح کے وقت کا انتظار مت کر اور جب صبح کا وقت آئے، تو شام کے وقت کا انتظار مت کر۔ (بخاری)

مرض اور علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا نہ بتلا دوں، سن لو کہ تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (ترغیب از بیہقی)

حضرت ابن عباسؓ کا خواب

حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمسایہ تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا آپ کی رات نماز میں گزرتی اور دن روزہ میں اور لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے خواب میں ان کی حالت دکھا دیں۔ تو میں نے آپ کو نیند میں دیکھا کہ مدینہ منورہ کے بازار سے آرہے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے بھی مجھے سلام کیا پھر میں نے پوچھا، آپ کیسے ہیں؟ فرمایا، خیریت سے ہوں، پھر میں نے پوچھا، آپ نے کیا پایا؟ فرمایا ابھی ابھی حساب سے فارغ ہوا ہوں اور یقیناً میری امارت مجھے لے بیٹھتی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے اپنے رب کو رحیم پایا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

نعمت کی قدردانی

ایک مرتبہ ریل میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک رئیس کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے ایک بوٹی نیچے کے تختے پر گر پڑی تو ان صاحب نے اس کو بوٹ سے پھینچ کر نیچے کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت تھانویؒ کو بڑا صدمہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کے رزق کی یہ بے قدری آپ نے خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ سے فرمایا کہ:۔

"ذرا اس بوٹی کو اُٹھا کر پانی سے دھو لیجئے اور دھو کر مجھے دے دیجئے میں اس کو کھاؤں گا"

خواجہ صاحب نے اس بوٹی کو دھویا اور دھو کر کہنے لگے کہ:۔

اگر کوئی دوسرا شخص اس بوٹی کو کھا لے تو اجازت ہے"

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہاں! اجازت ہے لہٰذا خواجہ صاحب نے خود کھا لی وہ رئیس بعد میں کہتے تھے کہ اس عملی تنبیہ کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ:۔

"میں کٹ کٹ گیا اور اُس دن سے کبھی گرے ہوئے لقمہ کو زمین پر نہیں چھوڑتا بلکہ صاف کر کے کھا لیتا ہوں"

والدین کے لئے بیٹے کی دعائیں اور صدقات

ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں ایک ایسا مقبرہ دیکھا جس کی قبریں شق ہوگئی تھیں اور ان کے مردے باہر نکل آئے تھے اور قبروں کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک کے سامنے نور کا ایک طباق تھا اور انہوں نے ان میں اپنے ہمسایوں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے نور کا طباق نظر نہیں آتا۔ ابوقلابہؒ نے اس سے پوچھا اور فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں تیرے سامنے نور نہیں دیکھتا ہوں اس نے کہا کہ ان لوگوں کی اولاد اور احباب ہیں جو ان کے واسطے دعا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور یہ نور انہیں صدقات اور دعاؤں کی وجہ سے ہے اور میرا بھی اگرچہ ایک لڑکا ہے لیکن وہ نیک بخت نہیں ہے وہ نہ تو میرے واسطے دعا کرتا ہے اور نہ میرے لئے صدقہ دیتا ہے اس وجہ سے میرے واسطے نور نہیں ہے اور میں اپنے ہمسایوں سے شرمندہ ہوتا ہوں۔ پس جب ابوقلابہؒ خواب سے بیدار ہوئے تو انہوں نے اس مردہ شخص کے لڑکے کو بلایا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اس سے بیان کیا۔ اس کے بعد اس لڑکے نے ان سے کہا کہ آپ گواہ رہیے بیشک میں نے توبہ کی اور جس حالت پر میں پہلے تھا اب اس کی طرف نہ پھروں گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اپنے باپ کے واسطے دعا اور اس کے لئے صدقہ کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر ایک مدت کے بعد ابوقلابہؒ نے اس مقبرہ کو اس کی پہلی حالت پر دیکھا اور اس شخص کے سامنے نور دیکھا جو آفتاب سے زیادہ روشن تھا۔ اور دوسروں کے نور سے زیادہ کامل تھا پس اس شخص نے کہا کہ اے ابوقلابہؒ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے آپ کے کہنے سے میرے بیٹے نے آگ سے مجھے نجات دی اور میں اپنے ہمسایوں میں شرمندگی سے چھوٹ گیا۔ اور اللہ کے واسطے سب تعریفیں ہیں۔ (القلیوبی)

زندگی کے لئے سنہری اصول

حضرت محمد بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لایعنی کاموں میں نہ پڑو، اپنے دشمن سے دور رہو، اپنے دوست سے احتیاط برتو مگر جو امین ہو، کیونکہ امین آدمی کے برابر کوئی شئی نہیں ہے اور فاجر کے ساتھی نہ بنو کہ وہ تمہیں بھی گناہ سکھائے گا اور اس کو اپنا راز نہ بتاؤ، اور اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اہل مقام کی شان

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب سے اگر کوئی شخص ذکر وشغل کا نفع ظاہر کرتا تو فرماتے کہ بھائی استعداد تو تمہارے اندر خود موجود تھی میرے ذریعے سے صرف ظاہر ہو گئی ہے۔ لیکن تم ایسا مت سمجھنا تم یہی سمجھنا کہ مجھ ہی سے تم کو یہ نفع پہنچا ہے۔ ورنہ تمہارے لئے مضر ہو گا۔ اس سے اعلیٰ درجہ کی شان ارشاد حضرت کی ظاہر ہوتی ہے یہ شان اہل مقام ہی کی ہوتی ہے کہ ہر پہلو پر نظر رہے۔ ورنہ اہل حال ایک ہی بات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں دوسرے پہلو پر ان کی نظر ہی نہیں جاتی۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

اللہ کے خاص بندوے

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جو باطل کو چھوڑ کر اسے مار دیتے اور حق کو اس کے یاد رکھنے سے زندہ رکھتے، انہیں رغبت دلائی جاتی تو راغب ہو جاتے ہیں، انہیں ڈرایا جاتا تو ڈر جاتے، خوف رکھتے اور کبھی بے خوف نہیں ہوتے، انہوں نے یقین سے وہ کچھ دیکھ لیا جسے آنکھوں سے نہیں دیکھا اور اسے ایسے معاملہ کے ساتھ ملا دیا جسے انہوں نے زائل نہیں کیا، پس جوان سے منقطع ہونے والا ہے اس کو اس کے سبب سے چھوڑ دیا جوان کے لئے باقی رہے گا۔ ان کے لئے زندگی نعمت تھی اور موت عزت، پس ان کا نکاح حور عین سے ہو گیا اور ان کی خدمت ہمیشہ رہنے والے لڑکوں نے کی۔ (حلیۃ الاولیاء)

قرآن سے شبہات

حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (کی غلط تعبیر) سے (دین میں) شبہات پیدا کر کے تم سے جھگڑا کریں گے انہیں سنن سے پکڑو کیونکہ سنت سے واقف حضرات کتاب اللہ (کے صحیح مفہوم) کو خوب جانتے ہیں۔ (سنن دارمی)

مومن کا تحفہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت تحفہ ہے مومن کا۔ (بیہقی)

حضرت علیؓ کا حضرت عثمانؓ کا مزاج

حضرت محمد بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کررہے تھے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابھی امیر المومنین تشریف لا رہے ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے حضرت علیؓ نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے الذین امنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وامنوا ثم اتقوا واحسنوا واللہ یحب المحسنین (المائدہ:۹۳) (وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہوں اور نیک عمل کرتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں)(۳۱۳روشن ستارے)

ایک غیر مسلم سے گفتگو

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلاف نے بزرگان دین کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا تھا ایک مرتبہ کسی دعوت میں ایک ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص سے حضرت رائے پوریؒ کا تعارف کرایا گیا جو کسی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور عیسائی ہوگیا تھا اس زمانہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا بڑا زور تھا اور عیسائی مشنریوں کے اثر اور مشن اسکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے بہت سے خاندانی مسلمان عیسائیت قبول کررہے تھے اس عیسائی نے آپ سے بھی مذہبی گفتگو شروع کردی اور آپ کو عیسائیت کی دعوت دینے لگا آپ نے فرمایا کہ:۔''تم لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں تم نے ہم سے چارسو بیس کی ہمارے باپ دادا غیر مسلم تھے تمہارے بزرگوں کو تبلیغ وتلقین سے انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔اب جب ہم مسلمان ہوگئے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے (یعنی مسلمان سے عیسائی ہوگئے)اب بھی تمہارا کیا اعتبار ہے ہم تمہارے پیچھے چلیں گے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ گے''۔یہ سن کر وہ شخص بہت خفیف ہوا اور کہا ہم آپ سے پھر کبھی نہیں کہیں گے۔

اللہ پر بھروسہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان میں رہتا تھا اس کے پاس ایک مرغ تھا جو اس کو نماز کے واسطے جگاتا تھا۔ ایک کتا تھا جو چوروں سے اس کی چوکیداری کرتا تھا ایک گدھا تھا جس پر وہ اپنا پانی اور خیمہ لادتا تھا چنانچہ وہ شخص ان قبیلوں سے جو اس سے قریب تھے کسی قبیلہ کی طرف آیا تا کہ ان سے بات چیت کرے اس کے پاس یہ خبر آئی (حالانکہ وہ اس قبیلہ کے لوگوں کی مجلس میں تھا) کہ لومڑی نے مرغ کو کھالیا۔ (یہ سن کر) اس نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو یہ بہتر ہوگا پھر خبر آئی کہ کتا مر گیا اس شخص نے کہا کہ انشاء اللہ یہ بھی بہتر ہوگا۔ اس کے بعد اس کے پاس یہ خبر آئی کہ بھیڑیے نے اس کے گدھے کا پیٹ پھاڑ ڈالا اس نے کہا کہ قریب ہے کہ یہ بھی بہتر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ حالانکہ اس قبیلہ کے لوگوں نے دھوکہ سے مرغ اور کتا اور گدھا لے لیا تھا۔ جب رات آئی تو یہ شخص اپنی منزل اور مقام کی طرف چلا گیا چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس نے ان قبائل مذکورہ کو ایسے حال میں پایا کہ ان کو دشمن نے قید کر لیا اور ان کو لوٹ لیا اور اس کا سبب مرغ کا بولنا کتے کا بھونکنا اور گدھے کا آواز دینا ہوا۔ پس اس شخص نے اپنی منزل میں سلامتی سے صبح کی۔ اس کے نزدیک مذکورہ جانوروں کی ہلاکت میں بہتری ہوئی۔

جملہ علوم کی جڑ

فرمایا کہ نقشبندیہ نے علوم بہت ظاہر کئے۔ چشتیہ کے یہاں علوم ولوم نہیں سوائے رونے چیخنے، مرنے، کھپنے جلنے گھلنے کے بس یہاں تو سوز و گداز شورش و مستی اور عشق ہی سے کام ہے میں کہتا ہوں یہی جڑ ہے تمام علوم کی ان کا تو یہ مشرب ہے۔

افروختن و سوختن و جامہ دریدن   پروانہ زمن شمع زمن گل زمن آموخت

حضرت حاجی صاحب کو جامع پایا عارف بھی تھے عاشق بھی اور معروف بھی ورنہ اکثر چشتیہ عارف تو ہوتے ہیں مگر معرف کم ہوتے ہیں یہاں تدوین علوم کی کم ہوئی ہے۔ چشتیہ میں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ کے مکتوبات میں تو کچھ علوم پائے جاتے ہیں باقی اور بہت بڑے بڑے حضرات گزرے ہیں حضرت بختیار کاکیؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ ان کے ملفوظات تو مدون ہیں۔ علوم بہت کم مدون ہیں ہاں اس زمانے میں حضرت حاجی صاحبؒ نے علوم کو خوب کھول کھول کر بیان فرمادیا ہے۔ (قصص الاکابر حضرت تھانویؒ)

دینی مسائل میں غلط قیاس آرائی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ہر آئندہ سال پہلے سے برا آئے گا میری مراد یہ نہیں کہ پہلا سال دوسرے سال سے غلہ کی فراوانی میں اچھا ہوگا۔ یا ایک امیر دوسرے امیر سے بہتر ہوگا' بلکہ میری مراد یہ ہے کہ تمام علماء صالحین اور فقیہ ایک ایک کر کے اٹھتے جائیں گے اور تم ان کا بدل نہیں پاؤ گے اور (قحط الرجال کے اس زمانہ میں) بعض ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی مسائل کو محض اپنی ذاتی قیاس آرائی سے حل کریں گے۔ (دارمی ص ۵۸ ج ۱)

احترام علم

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم سے بہت سی چیزوں میں اختلاف ہے۔ قیام، عرس، میلاد وغیرہ مسائل میں اختلاف رہا مگر جب مجلس میں ذکر آتا تو فرماتے۔ مولانا احمد رضا خان مرحوم ایک دفعہ مجلس میں بیٹھنے والے ایک شخص نے کہیں بغیر مولانا کے احمد رضا خان کہہ دیا تو حضرت نے ڈانٹا اور خفا ہو کر فرمایا کہ عالم تو ہے اگرچہ اختلاف رائے ہے تم منصب کی بے احترامی کرتے ہو کس طرح جائز ہے۔

ف: رائے کا اختلاف اور چیز ہے اور اس عالم کی عزت کرنا اور چیز ہے تو بہر حال وہ حجت سے اختلاف کرنا الگ چیز ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ان کو خطاء سمجھتے ہیں اور صحیح نہیں سمجھتے مگر ان کی توہین اور بے ادبی کرنا برا ہے۔ اسی لئے مولانا تھانویؒ نے مولانا کا لفظ نہ کہنے پر برا مانا حالانکہ مولانا تھانویؒ کے مقابل جو مولانا تھے وہ انتہائی گستاخی کیا کرتے تھے۔ مگر مولانا تھانویؒ اہل علم میں سے تھے وہ تو نام بھی کسی کا آیا تو ادب ضروری سمجھتے تھے چاہے بالکل معاند ہی کیوں نہ ہو مگر ادب کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹتا۔ (الحق ص ۱۷)

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم دنیا کی نسبت بمقابلہ آخرت کے صرف ایسی ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کتنا پانی لے کر واپس آتی ہے؟ اس پانی کو جو نسبت دریا سے ہے وہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے۔ (مسلم)

قائم اللیل وصائم النہار

حضرت زبیر بن عبداللہ اپنی دادی زھیمہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے' صرف رات کے اول حصہ میں کچھ دیر سوتے تھے۔ حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن التیمی کہتے ہیں میرے والد صاحب نے فرمایا آج رات میں مقام قیام پر جا کر عبادت میں گزاروں گا۔ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو میں بھی وہاں گیا اور قیام کیا اس دوران کہ میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پھر آپ نے سورۃ فاتحہ سے پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پورا قرآن کریم ختم کر کے پھر رکوع وسجود کیے پھر اپنے جوتے اٹھا کر چل دیئے مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے اس سے پہلے بھی کچھ پڑھا تھا یا نہیں؟ (۳۱۳ روشن ستارے)

قناعت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان فرمایا کہ:۔ جس زمانے میں ہم مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور میں پڑھتے تھے' اس وقت وہاں مطبخ نہ تھا' طلبہ خود اپنے کھانے کا بندوبست کرتے تھے' ہماری کوشش یہ ہوتی تھی کہ کھانا پکانے کی وجہ سے کوئی سبق ناغہ نہ ہو اس لئے ہم اکثر یہ کرتے کہ اگر کوئی گھنٹہ خالی ہوتا' یا کوئی سبق گھنٹہ ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے ختم ہو جاتا تو جلدی سے کمرے میں آ کر انگیٹھی پر کھچڑی چڑھا جاتے اور دوسرے سبق میں چلے جاتے جب سبق ختم ہو جاتا تو پھر کمرے میں آتے' کھچڑی کو انگیٹھی پر سے اتارتے اور جیسی بھی ہوتی' کھا لیتے کبھی کچی ہوئی' کبھی جل جاتی اور کبھی بہت زیادہ پچ پچی (بہت زیادہ نرم) ہو جاتی بہرحال جیسی کیسی ہوتی کھا لیتے مگر سبق ضائع نہ کرتے''۔ (تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی ص ۲۴۳)

بربادی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جاویں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ نہ کریں جتنا انسان کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے۔ (ترمذی ودارمی)

دین کے بدلے دنیا کمانا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں سے حدیث بیان کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ مجھ سے موسیٰ کلیم اللہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے نجی اللہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے صفی اللہ نے حدیث بیان کی چنانچہ اسی طرح عرصہ دراز گزر گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو نہیں دیکھا اس کے بعد ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ ایک سور سیاہ رسی سے بندھا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے نبی اللہ کیا آپ فلاں شخص کو پہچانتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں وہ شخص یہی سور ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے یہ عرض کیا کہ اس کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دے تاکہ اس سے وہ پوچھیں کہ اس کے ساتھ یہ کس وجہ سے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تم مجھ سے اس دعا کے ساتھ وہ دعا کرتے جو آدم (علیہ السلام) اور جو لوگ ان کے بعد تھے انہوں نے کی تھی تب بھی میں تمہاری دعا کو اس بارہ میں قبول نہ کرتا۔ لیکن میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ شخص دین کے بدلے دنیا کھاتا اور کماتا تھا واللہ اعلم۔

ایک رکعت میں ختم قرآن

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب بلوائیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے محاصرہ کیا تو ان کی زوجہ نے کہا تم انہیں قتل کر دیا چھوڑ و آپ تو ساری رات قیام کر کے ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھنے والے ہیں۔

حضرت مسروقؒ کی ملاقات اشتر سے ہوئی تو فرمایا تم نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اللہ کی قسم تم نے ایک ہمیشہ کے روزہ دار و قائم اللیل کو قتل کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بلوائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا تو ان کی زوجہ نے فرمایا یقیناً تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ آپ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھ کر ساری رات عبادت کرتے تھے۔

بعض لوگوں نے اسے انس بن سیرین سے روایت کیا ہے۔ (روشن ستارے)

تکلفات سے آزاد زندگی

ایک دفعہ مولانا گنگوہیؒ کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لے آئے۔ مولانا کے ہاتھ میں ایک ذرا سا ٹکڑا تھا اسی وقت ہاتھ دھلائے وہ ٹکڑا دیا کہ کھایئے میں کھانا لاتا ہوں۔ مولوی فخر الحسن صاحب نے کہا کہ میں لئے آتا ہوں فرمایا نہیں بھائی میں خود لاؤں گا پھر کھانا لا کر بہت ادب سے سامنے رکھا بیشتر دیکھنے والوں نے یوں سمجھا ہوگا کہ کچھ ادب بھی نہ کیا۔ بچا ہوا ٹکڑا دے کر کہہ گئے کہ آپ شروع کیجئے سبحان اللہ صحابہ کی سی شان تھی۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

قرآن کے محکمات سے اعراض اور متشابہات کی تلاش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت:
ھو الذی انزل علیک الکتاب...... اولو الالباب تک پڑھی پھر ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے ''محکمات'' کو چھوڑ کر ''متشابہات'' کی تلاش میں ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (اس طرح) کیا ہے (کہ ان کے دل میں کجی ہے) پس ان سے الگ رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸)

گناہ کا دل پر اثر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ہو جاتا ہے پھر اگر توبہ واستغفار کر لیا تو اس کا قلب صاف ہو جاتا ہے اور اگر (گناہ میں) زیادتی کی تو وہ (سیاہ دھبہ) اور زیادہ ہو جاتا ہے سو یہی ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا وہ لوگ سمجھتے ہیں) بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

اللہ کا غضب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے کو گناہ سے بچانا کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ (احمد)

آزمائشوں پر صبر کرنے والے

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزمائش وابتلا کی بشارت دی گئی تھی اور آپ ان میں شکوہ وشکایت سے محفوظ تھے، آپ صبر کے ذریعہ جزع فزع سے محفوظ رہتے اور آزمائشوں میں شکر کر کے نیکی حاصل کرتے۔

اور کہا گیا ہے کہ تصوف آزمائشوں کی تلخیوں پر صبر کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی لذت حاصل ہو۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

معاملات میں احتیاط

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب عزیزوں میں سے جو بڑے رتبہ کے آدمیوں میں سے تھے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضرت سبق پڑھا رہے تھے۔ اختتام سبق تک تو حضرت نے توجہ بھی نہ فرمائی، ختم سبق کے بعد حضرت ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے اصرار کیا کہ: ''حضرت اسی جگہ تشریف رکھیں''

حضرت نے ارشاد فرمایا: ''مدرسہ نے یہ قالین صرف سبق پڑھانے کیلئے دیا ہے۔ ذاتی استعمال کیلئے نہیں'' اس لئے اس قالین سے علیحدہ بیٹھ گئے۔ (اکابر کا تقویٰ)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا کمال احتیاط

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حوالہ کیا تاکہ آپ اس کو علم سکھائیں۔ ایک دن ایک شخص مر گیا لوگوں نے امام صاحب کو بلایا تاکہ اس میت پر نماز پڑھیں۔ پس آپ تشریف لائے اور اور لوگ بھی جمع ہوئے اتفاقاً وہ دن سخت گرمی کا تھا اور لوگوں نے ایک جگہ کے علاوہ کوئی دوسری ایسی جگہ نہیں پائی کہ جس میں آفتاب کی دھوپ سے بچاؤ کریں اور اس کے سایہ میں بیٹھیں۔ پس لوگوں نے امام صاحب سے کہا کہ آپ اس جگہ بیٹھئے امام صاحب نے اس مقام کا حال دریافت فرمایا کہ یہ کس کی جگہ ہے لوگوں نے آپ کو خبر دی کہ یہ جگہ اس لڑکے کے باپ کی ہے جس کو آپ تعلیم دیتے ہیں۔ پس امام صاحب نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ شاید میرے متعلق یہ گمان کیا جائے کہ میں اس کے لڑکے کو اس سایہ سے فائدہ لینے کے بدلہ پڑھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

انسان کو ہر شے کا علم نہیں

صاحب قلیوبی سے مروی ہے کہ مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ ایک دن بیٹھے تھے۔ پس ان کے نفس نے ان کو خود بینی اور تکبر میں مبتلا کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ سوائے عرش کے اور جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ پس ایک شخص نے ان سے کہا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تھا تو ان کا سر کس نے مونڈا تھا۔ اور اس نے کہا کہ چیونٹی کی آنتوں میں سے اخیر آنت اس کے بدن کے آگے کے حصہ میں ہوتی ہے یا اس کے پیچھے کے حصہ میں واقع ہے۔ پس مقاتلؒ کو یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا کہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ میرے علم سے نہیں ہے لیکن مجھے میرے نفس نے خود بینی اور خود پسندی میں مبتلا کر دیا تھا۔ چنانچہ میرا امتحان لیا گیا۔

زکوۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی۔ اس وقت اس پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب غنیمت دولت بن جائے' امانت کو غنیمت کی طرح لوٹا جانے لگے' زکوۃ کو تاوان اور ٹیکس سمجھا جائے' مرد اپنی بیوی کا کہا مانے اور ماں سے بدسلوکی کرے' دوست سے وفاداری اور باپ سے بے وفائی برتے۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔ سب سے کمینہ آدمی قوم کا نمائندہ کہلائے' آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کیلئے کی جائے' شراب نوشی عام ہو جائے' ریشمی لباس پہنا جائے' گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جائے اور امت کا پچھلا حصہ پہلوں کو برا بھلا کہنے لگے' اس وقت سرخ آندھی' زمین میں دھنسنے یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کرنا چاہئے''۔ (ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

دلوں کا زنگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دلوں میں ایک قسم کا زنگ لگ جاتا ہے (یعنی گناہوں سے) اور اس کی صفائی استغفار ہے۔ (بیہقی)

استاد کا ادب

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ سفر حجاج کے لئے تشریف لے جارہے تھے اور وہاں سے گرفتار ہوکر مالٹا آگئے تھے اس وقت کی بات ہے کہ حضرت مولانا شیخ الہند اپنے استاذ محترم بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مکان پر تشریف لائے اہلیہ محترمہ حضرت مولانا نانوتویؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ:۔

اماں جی! میں نے آپ کی کوئی خدمت نہیں کی، بہت شرمندہ ہوں۔اب سفر میں جارہا ہوں ذرا اپنا جوتا دے دیجئے انہوں نے پس پردہ سے جوتا آگے بڑھا دیا۔حضرت شیخ الہندؒ نے اس کو اپنے سر پر رکھا اور روتے رہے کہ میری کوتاہیوں کو معاف کردیجئے۔اکابر کا تقویٰ ص ۶۲۔

بلی کے ذریعہ پیام رسانی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امیر رکن الدولہ کے پاس ایک بلی تھی جو اس کی مجلس میں حاضر رہتی تھی۔اور جب رکن الدولہ کو اپنے کسی بھائی کی اپنے پاس حاضری کی ضرورت ہوتی تھی یا کوئی حاجت پیش آتی تھی تو وہ ایک پرچہ لکھتا تھا اور اس بلی کے گلے میں لٹکا دیتا تھا چنانچہ وہ اس شخص کے پاس جاتی تھی پس وہ یا خود حاضر ہوتا تھا یا اس کا جواب لکھتا تھا اور اس کی گردن میں لٹکا دیتا تھا پھر وہ بلی رکن الدولہ کے پاس واپس آتی تھی اور جب وہ بلی کسی مقام سے مانوس ہوجاتی تھی تو دوسری بلیوں کو وہاں سے بھگا دیتی تھی اور ان سے سخت جنگ کرتی تھی۔واللہ اعلم بالصواب۔

نظام رزق

اخبار میں نقل ہے کہ روٹی گول نہیں ہوتی اور نہ کھانے والے کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس پر تین سو ساٹھ کاریگروں کے ہاتھ گھومتے ہیں اور یکے بعد دیگرے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں ان میں سب سے اول میکائیل علیہ السلام ہیں جو رحمت کے خزانوں سے پانی کو ناپتے ہیں پھر وہ فرشتے ہیں جو ابر کو چلاتے ہیں۔ پھر سورج و چاند و آسمان اور ہوا کے فرشتے اور زمین کے جانور اور سب سے آخر کاریگر روٹی پکانے والا ہے۔(حیاۃ الحیوان)

شیر وشکر کا مظاہرہ

مولانا محمد قاسمؒ صاحب مولانا گنگوہیؒ سے فرمانے لگے کہ ایک بات پر بڑا رشک آتا ہے آپ کی نظر فقہ پر بہت اچھی ہے ہماری نظر ایسی نہیں بولے کہ جی ہاں! ہمیں کچھ جزئیات یاد ہو گئیں تو آپ کو رشک ہونے لگا اور آپ مجتہد بنے بیٹھے ہیں ہم نے کبھی آپ پر رشک نہیں کیا ایسی ایسی باتیں ہوا کرتی تھیں وہ انہیں اپنے سے بڑا سمجھتے تھے اور وہ انہیں۔ (حکایات اسلاف)

لگا تار فتنے

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا۔ ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے بعض تیراندازی کی مشق کر رہے تھے اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لئے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے برا سمجھتا ہے۔ سنو! اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کر دے گا پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہو گا کہ وہ اسے تباہ و برباد کر دے گا پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو اس کی موت اس حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے''۔ (صحیح مسلم)

رزق سے محرومی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے گناہ کے سبب جس کو وہ اختیار کرتا ہے۔ (عین جزاء الاعمال از مسند احمد غالباً)

فتنہ زدہ قلوب

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے' آپ فرماتے تھے کہ فتنے دلوں میں اسی طرح یکے بعد دیگر درآئیں گے جس طرح چٹائی میں یکے بعد دیگرے ایک ایک تنکا درآتا ہے' چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کرلیا اور وہ اس میں پوری طرح رچ بس گئے اس پر (ہر فتنہ کو کے عوض) ایک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا' اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس پر (ہر فتنہ کو رد کردینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا' یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہو جائیں گی' ایک سنگ مرمر جیسا سفید کہ اسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا' اور دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ' الٹے کوڑے کی طرح (کہ خیر کی کوئی بات اس میں نہیں ٹکے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رچ بس گئی ہیں نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا' نہ کسی برائی کو برائی (اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہوگی)''۔ (صحیح مسلم ص۸۶ ج۱)

حاجی صاحب کی تواضع

حضرت حاجی صاحبؒ پر بہت غلبہ تھا حال تواضع کا عیب تو نہیں کھولتے تھے لیکن فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ستاری فرما رکھی ہے کہ لوگوں کو میرے عیوب کی خبر نہیں اس لئے معتقد ہیں ایک مشہور بزرگ حضرت کی خدمت میں آئے اور اظہار عقیدت مندی کرتے رہے جب چلے گئے تو ہمیں خیال ہوا کہ جب ایسے ایسے بزرگ حضرت کے معتقد ہیں تو حضرت کے کامل ہونے میں کیا شک ہے۔ مگر ان کے جانے کے بعد حضرت کیا فرماتے ہیں کہ دیکھو حق تعالیٰ کی ستاری! کیا ٹھکانا ہے ان کی ستاری کا کہ اہل نظر سے بھی ہمارے عیوب کو چھپا رکھا ہے۔ میرے عیوب کی انہیں بھی خبر نہیں۔ (حکایات اسلاف)

انتقامِ الٰہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لینا چاہتا ہے بچے بکثرت مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ (جزاء الاعمال از ابن ابی الدنیا)

اکابر کے عجیب حالات

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے جس طرح باقی سب حالات نرالے تھے اسی طرح صحت وامراض کا مسئلہ بھی عجیب ہے کہ سر مبارک پر سردیوں میں بھی گرمی رہتی تھی اور کوئی کپڑا وغیرہ استعمال نہیں کر سکتے اور پاؤں اور ٹانگوں میں گرمیوں میں بھی سردی لگتی تھی گرمیوں میں گرم کمبل ٹانگوں پر رہتا تھا۔ عورتوں کو بیعت یا تلقین وغیرہ پردے کے پیچھے بٹھا کر اس کے محرم کے واسطے سے کرواتے تھے گرمی میں ایک دفعہ ایک بے پردہ عورت اپنی درد ناک حالت سنانے کیلئے سامنے ظاہر ہوگئی تو حضرت نے فوراً ٹانگوں والا کمبل چہرہ پر ڈال لیا۔ وہ کچھ دیر تک بات سناتی رہی حضرت اسی طرح گرمی برداشت کرتے رہے۔ (حکایات اسلاف)

دلوں سے امانت نکل جائے گی

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتلائیں' ایک تو میں نے آنکھوں سے دیکھ لی' اور دوسری کا منتظر ہوں' پہلی بات آپ نے یہ بتلائی' کہ امانت (نور ایمان) لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترا' بعد ازاں انہوں نے قرآن سیکھا' پھر سنت کا علم حاصل کیا (اس کا مشاہدہ تو میں نے خود کر لیا ہے) دوسری بات آپؐ نے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں فرمائی۔ فرمایا کہ آدمی ایک دفعہ سوئے گا تو امانت کا کچھ حصہ اس کے دل سے نکال لیا جائے گا چنانچہ تل کے نشان کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا' پھر دوبارہ سوئے گا تو امانت کا بقیہ حصہ بھی قبض کر لیا جائے گا' اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا' جیسے تم اپنے پاؤں پر ایک آگ کا انگارہ کھینچو تو آبلہ ابھرا ہوا نظر آئے گا مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور دن بھر لوگ خرید وفروخت کریں گے لیکن ایک بھی آدمی مشکل سے ایسا نہیں مل سکے گا جو امانت ادا کرتا ہو' چنانچہ (دیانت کا اس قدر قحط ہو گا) کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی امانت دار ہے' اور (بدمذاقی کا یہ حال ہو گا) کہ ایک آدمی کے متعلق یہ کہا جائے گا' واہ واہ! کتنا عقلمند آدمی ہے' کتنا زندہ دل ہے' کتنا بہادر ہے (وہ ایسا ہے' ویسا ہے) حالانکہ اس بندہ خدا کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تو ایمان نہیں ہوگا''۔ (مشکوٰۃ شریف)

نااہلوں کی حکومت

رافع طائی کہتے ہیں' میں ایک جہاد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رفیق تھا' واپسی پر میں نے کہا' اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے' فرمایا: فرض نمازیں ٹھیک وقت پر پڑھا کرو' اپنے مال کی زکواۃ خوشدلی سے دیا کرو' رمضان کے روزے رکھو............اور بیت اللہ کا حج کیا کرو' دیکھو! اسلام میں ہجرت بڑی اچھی بات ہے' اور ہجرت میں جہاد بہت خوب ہے' اور حاکم نہ بننا! پھر فرمایا: یہ امارت جو آج تمہیں ٹھنڈی نظر آتی ہے' بہت جلد یہ پھیل جائے گی اور زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ ان لوگوں کے ہاتھ لگے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے حالانکہ جو شخص حاکم بن جاتا ہے اس کا حساب طویل تر اور عذاب سخت تر ہوگا اور جو شخص امیر نہ بنے اس کا حساب نسبتاً آسان اور عذاب ہلکا ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کو مسلمانوں پر ظلم کا موقع نسبتاً زیادہ ملتا ہے اور جو شخص مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے وہ عہد خداوندی کو توڑتا ہے' اہل ایمان' اللہ کے ہمسائے اور اس کے بندے ہیں' تم میں سے کسی کے ہمسائے کی بکری یا اونٹ کو آفت پہنچے تو ساری رات پریشانی میں گزارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے ہمسائے کی بکری' میرے ہمسائے کا اونٹ' پس یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکلیف پر غضب ناک ہو''۔ (اخرجہ ابن المبارک فی الزہد' کنز العمال ص۲۵۷ ج۵)

شاگرد استاد کا محتاج ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن جنی نحومی نے امام ابوعلی فارسی نحومی سے کتابیں پڑھیں۔ یعنی ابن جنی ابوعلی کا شاگرد تھا ابن جنی بعد فراغت موصل میں درس دینے کے واسطے بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ایک دن ابوعلی کا اس پر گزر ہوا پس اس کو اس کے حلقہ درس میں دیکھا اور اس سے فرمایا کہ تم انگور پختہ ہو گئے حالانکہ تم ابھی خوشہ خام ہو یعنی تم استاد بن بیٹھے باوجودیکہ ابھی تم علم میں ناقص ہو۔ اس کے بعد ابن جنی نے درس دینا ترک کیا اور اپنے استاد کی طرف گیا اور ان سے جدا نہ ہوا حتیٰ کہ ماہر اور مشاق ہو گیا۔ ان دونوں پر اللہ کی رحمت ہو۔

رمضان کے معمولات اور قدر

رمضان شریف کے مہینے میں جس قدر ممکن ہو تلاوت کی جائے اور اہل اللہ کے حالات کا مطالعہ کیا جائے اور نوافل کی کثرت اور توجہ الی اللہ یہی رمضان کے مشاغل ہیں اگر ایسا کیا جائے تو رمضان کی برکات حاصل ہوں گی اور اگر نہ کیا تو رمضان آیا اور چلا گیا آدمی جیسا تھا ویسا ہی رہا کیونکہ اس نے رمضان کی قدر نہ کی تو یہ سب موقوف ہے انسان کی خود اپنی توجہ پر مگر کلی حکم نہیں لگانا چاہئے کیونکہ عوام میں ہزاروں ایسے ہیں کہ ان کے قلوب صالح ہوتے ہیں یہ صحیح ہے کہ اکثریت ایسی ہی ہوتی ہے کہ ان پر رمضان بار ہوتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ماہ رمضان ٹلے۔ (جواہر حکیم الاسلام)

سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ فتنہ تم میں سرایت کر جائے گا' ادھیڑ عمر کے لوگ اسی میں بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے جوان ہو جائیں گے اور لوگ اسی فتنہ کو سنت قرار دے لیں گے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کہا جائے گا کہ سنت چھوڑ دی گئی۔ عرض کیا گیا ایسا کب ہوگا' فرمایا! جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور (پڑھے لکھے) جاہلوں کی کثرت ہوگی تم میں حرف خواں زیادہ اور فقیہ کم ہوں گے' امیر زیادہ اور دیانت دار کم ہوں گے' آخرت والے اعمال سے دنیا سمیٹی جائے گی اور بے دینی کے لئے اسلامی قانون پڑھا جائیگا۔

مؤطا امام مالک کی ایک ....روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم۔ اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے' مانگنے والے اور دینے والے زیادہ ہیں۔ خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے' اس زمانہ میں لوگ اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فقیہ کم ہوں گے اور قاری زیادہ' قرآن کے حروف کی خوب حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود کو پامال کیا جائے گا' مانگنے والوں کی بھیڑ ہوگی' لیکن دینے والے کم ہوں گے' تقریریں بڑی لمبی چوڑی کریں گے لیکن نماز مختصر سی پڑھیں گے اور لوگ اعمال سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے رکھیں گے۔ (رواہ الدارمی)

جدت طرازی کا سبب شہرت طلبی

یزید بن عمرہ رحمتہ اللہ علیہ، جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب وہ وعظ کے لئے بیٹھتے یہ کلمہ ضرور فرماتے "اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا ہے، شک میں پڑنے والے ہلاک ہوئے"۔ ایک.........دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے بعد بہت سے فتنے پیدا ہوں گے اس زمانہ میں مال بہت ہوگا، اور قرآن ہر ایک کے لئے) کھلا ہوا ہوگا جس سے مؤمن بھی دلیل پکڑے گا اور منافق بھی، مرد بھی دلیل پکڑے گا اور عورت بھی، بڑا بھی اور چھوٹا بھی، غلام بھی اور آزاد بھی۔ بعید نہیں کہ کوئی کہنے والا یہ کہے: کیا بات ہے؟ میں نے قرآن پڑھ لیا پھر بھی لوگ میری پیروی نہیں کرتے؟ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہ کروں۔ (حضرت معاذ نے فرمایا) پس (دین میں) جدت طرازی سے بچتے رہنا! کیونکہ ایسی جدت (نئی بات) گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی لغزش سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان کبھی گمراہی کی بات عالم کے منہ سے بھی نکلوا دیتا ہے، اور کبھی منافق آدمی بھی سچی بات کہہ سکتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا حضرت مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ صاحب علم نے گمراہی کی بات کہی اور منافق کے منہ سے کلمہ حق نکلا (آخر حق و باطل کی شناخت کا معیار کیا ہوگا؟) فرمایا: ہاں (میں بتلاتا ہوں) صاحب علم کی ایسی مشتبہ بات سے پرہیز کرو جس کے بارے میں (عام اہل علم کی جانب سے کہا جائے" یہ کیا بات ہوئی؟" (ایسی صورت میں سمجھ لو کہ یہ بات غلط ہے) لیکن صرف اسی غلطی کی بناء پر تمہیں اس سے برگشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ شاید وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے۔ (ہاں حق واضح ہوجانے کے بعد بھی وہ اپنی غلطی پر اصرار کرے تو ایسا شخص عالم ہی نہیں بلکہ جاہل ہے) اور حق بات خواہ کسی سے سنو، اسے قبول کرلو، کیونکہ حق پر نور ہوتا ہے۔ (ابوداؤد ص ۶۳۳)

لعنت کے اسباب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر اور فرمایا یہ سب برابر ہیں (یعنی بعضی باتوں میں)۔ (مسلم)

دین کے معاملے میں رشوت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ہدیہ اسی وقت تک قبول کر سکتے ہو جب تک کہ وہ ہدیہ رہے، لیکن جب ''وہ دین کے معاملہ میں رشوت'' بن جائے تو اسے قبول نہ کرو مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم (امت کے عام لوگ) اسے چھوڑو گے نہیں کیونکہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! کہ اسلام کی چکی بہرحال گردش میں رہے گی، اس لئے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو، (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو)۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور حاکم جدا جدا ہو جائیں گے، پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا، آگاہ رہو! کہ عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو اپنے لئے وہ تجویز کریں گے جو دوسروں کے لئے تجویز نہیں کریں گے، تم اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کریں گے اور اگر فرمانبرداری کرو گے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟ فرمایا وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا کہ انہیں آروں سے چیرا گیا۔ سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دین پر قائم رہے) اور اطاعت الٰہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔ (رواہ الطبرانی)

یہ ہے اخلاص

جس زمانہ میں مصر میں بذل المجہود کی طباعت ہو رہی تھی اور اس کی تصحیح وغیرہ کے سلسلہ میں ہزاروں روپے خرچ کر کے انتظامات کئے جا رہے تھے تو حضرت مولانا شیخ سلیم صاحبؒ سابق مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ:۔

''آپ اتنا روپیہ خرچ کر کے اتنے اہتمام سے کتاب طبع کرا رہے ہیں اور اس کی رجسٹری کروائی نہیں اگر کوئی اس کا فوٹو لیکر چھاپ لے گا تو وہ کتاب کو چوتھائی قیمت پر بیچ سکے گا اور آپ کی کتاب رہ جائے گی'' حضرت شیخ نے فرمایا کہ: ''اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو فوٹو کروانے کی اجرت تو میں خود پیش کر دوں گا اور بعد میں یہ کتاب میری بھی بک جائے گی۔ (اکابر کا تقویٰ)

انگریزی سے نفرت

حضرت فقیہ الامت شیخ المحدثین مولانا ظفر احمد عثمانی تھانویؒ نے تحریر فرمایا کہ:۔

والد صاحب گھر پر انگریزی پڑھاتے تھے مگر میں ہر کتاب کو پڑھ کر جلا دیتا تھا ایک دفعہ تیسری کتاب میں کوئی لفظ دوسری کتاب کا آیا' میں اس کا ترجمہ نہ کرسکا تو والد صاحب نے دوسری کی کتاب طلب کی میں نے کہا "وہ جلادی گئی" پوچھا کیوں؟ میں نے کہا:۔

"آپ بڑے بھائی صاحب (مولانا سعید احمد مرحوم) کو عالم دین بنانا چاہتے ہیں اور مجھے جاہل رکھنا چاہتے ہیں اسلئے میں انگریزی سے نفرت کرتا ہوں جو کتاب ختم ہوتی ہے جلا دیتا ہوں" کہا:۔ "تو تم بھی اپنے ماموں صاحب کے پاس چلے جاؤ" (انوار النظر فی اثار الظفر)

حضرت قیس بن سعد کی سخاوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت قیس بن سعد بن عبادؓ کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ چوہے میرے گھر میں مٹی تک گزر گئے ہیں (یعنی کچھ بھی کھانے کو نہیں پاتے ہیں اس لئے کمزور ہو گئے ہیں اور مٹی پر چلتے ہیں نہ غلہ وغیرہ پر) پس قیس نے کہا کہ عنقریب میں ان کو چھوڑوں گا کہ وہ شیروں کی طرح کودیں گے اس کے بعد انہوں نے ہر قسم کے دانے اور کھانے وغیرہ اس قدر اس کے پاس بھیجے کہ اس کا گھر بھر گیا۔ اور قیس حلیم اور سخی آدمی تھا اور عفا کے معنی خاک اور مٹی کے ہیں اور اس عورت کا مقصد یہ تھا کہ اس کے گھر میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں ہے جس کو چوہے کھائیں۔

خدا کا بندہ بنو

ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں اپنا بندہ نہیں بنانا چاہتا خدا کا بندہ بنانا چاہتا ہوں علی الاعلان فرمایا کرتے تھے کہ جو میرے پاس تھا وہ میں نے حاضر کر دیا میری طرف سے اب عام اجازت ہے کہ جس کو جہاں سے مقصود حاصل ہو وہ وہیں سے جا کر حاصل کرلے۔ میں اپنا مقید نہیں بناتا۔ مطلب تو مقصود حاصل ہونے سے ہے جس جگہ سے بھی حاصل ہو میرے ہی اوپر منحصر نہیں میں اپنا بندہ نہیں بنانا چاہتا خدا کا بندہ بنانا چاہتا ہوں۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

ظالموں کا تسلط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بادشاہوں کا مالک ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں میں انکے (بادشاہوں کے) دلوں کو ان پر رحمت اور شفقت کیساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان بادشاہوں کے دلوں کو غضب اور عقوبت کیساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (ابونعیم)

انداز تربیت

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی قدس سرہ العزیز جس زمانے میں نحو میر پڑھتے تھے اسی زمانے میں ایک دوست کو خط لکھا اس میں ایک عربی شعر بھی خود بنا کر لکھا تھا'

انا ماراء یتک من زمن فاذ دادنی قلبی الشجن

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے یہ خط دیکھ لیا تو ایک طمانچہ رسید کیا کہ ابھی سے شاعری؟ مگر استاد سے فرمایا کہ:۔"میں نے ظفر کو سزا تو دی کہ یہ وقت شعر و شاعری کا نہیں مگر آپ کے طرز تعلیم سے خوشی ہوئی کہ نحو میر پڑھنے کے زمانے میں اس کو صحیح عربی لکھنا آ گئی" (انوار النظر فی اثار الظفر)

حضرت ذوالنون مصریؒ کی توبہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصریؒ سے کہا گیا کہ آپ کی توبہ کا کیا سبب ہے پس ذوالنونؒ نے فرمایا کہ میں مصر سے سفر کرتا ہوا بعض دیہات کی طرف نکلا۔ چنانچہ ایک راستہ میں میدان میں سو گیا۔ ناگاہ میں نے ایک اندھی ابابیل کو دیکھا کہ وہ اپنے گھونسلے سے نیچے گری اور زمین شق ہوئی اور اس سے دو پیالیاں ایک چاندی کی اور دوسری سونے کی نکلیں اور ایک پیالی میں تل تھے اور دوسری پیالی میں پانی تھا۔ چنانچہ وہ ابابیل تل سے کھانے لگی اور پانی سے پینے لگی۔ (یہ دیکھ کر) میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا۔ حتیٰ کہ اس نے مجھے قبول فرمایا۔

بندگانِ خدا کی شان

ایک دفعہ حضرت نے یوں فرمایا کہ میں لوگوں کے معتقد ہونے سے تنگ ہو گیا خدا کی قسم! دل سے چاہتا ہوں کہ لوگ مجھے ملحد اور زندیق سمجھ کر چھوڑ دیں تا کہ میں فارغ ہو کر محبوب میں مشغول ہوں اور تمہارے اعتقاد نے میرے اوقات کو خراب کر رکھا ہے۔ جناب یہ ہیں خدا کے بندے اس شان کے ہوتے ہیں خدا کے بندے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

آخرت کو ترجیح دو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرے گا وہ اپنی آخرت کا ضرر کرے گا اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرے گا وہ اپنی دنیا کا ضرر کرے گا سو تم باقی رہنے والی چیز کو (یعنی آخرت کو) فانی ہونے والی چیز پر (یعنی دنیا پر) ترجیح دو۔ (احمد و بیہقی)

تحصیل علم کا شوق

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن پانی پتی قدس سرہ ابھی بچے ہی تھے اور ابتدائی کتابیں اپنے والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے تھے۔ ایک دن قاری صاحب نے اچھی طرح مطالعہ نہیں کیا تھا اس پر والد صاحب نے سبق نہیں پڑھایا۔ قاری صاحب کو اتنا رنج ہوا کہ رات کو کھانا نہ کھایا والدہ رونے لگیں والد صاحب کو معلوم ہوا تو والدہ سے کہنے لگے کہ: ”یہ رنج کی بات نہیں، بلکہ خوشی کا مقام ہے کہ اسے پڑھنے سے لگاؤ ہو گیا“ (سات ستارے ص ۲۴)

شکایات متعلقین میں معمول

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں کسی کے حق میں کسی کی شکایتی روایت قبول ہی نہ ہوتی تھی خواہ راوی کیسا ہی ثقہ کیوں نہ ہو۔ اس لئے تمام متعلقین بے فکر رہتے تھے کہ ہماری طرف سے حضرت کا دل کوئی پھیر ہی نہیں سکتا۔ حضرت حاجی صاحب سن سنا کر یہ فرما دیا کرتے تھے کہ نہیں وہ شخص ایسے آدمی نہیں ہیں۔ یہ وجہ ہو گی وہ وجہ ہو گی۔ ہمیشہ تاویلیں کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا (پیر و مرشد مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے) کہ اب تو مشائخ و علماء کے یہاں ایک دوسرے کی باتیں خوب لگائی جاتی ہیں۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

پانچ خطرناک چیزیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دس آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے، پانچ چیزیں ہیں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ، جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہوں گے اور ایسی بیماریوں میں گرفتار ہوں گے جو ان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں اور جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کرے گی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوں گی، اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جاوے گا ان سے بارانِ رحمت۔ اگر بہائم بھی نہ ہوتے تو کبھی ان پر بارش نہ ہوتی اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرما دے گا اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو غیر قوم سے پس بجبر لے لیں گے وہ ان کے اموال کو۔ (جزاء الاعمال از ابن ماجہ)

وقت کی قدر

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں داخل ہوئے جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے نواسے اور جانشین تھے۔ تحصیل علم میں مولانا عبدالرحمٰن کو اتنا انہماک تھا کہ:۔

''زمانہ طالب علمی میں اگر کوئی ہم عمر یا عزیز دہلی ملاقات کے لئے جاتا تو اس سے اسلام علیکم یا سرسری ملاقات کے بعد صاف طور پر فرما دیتے کہ اس سے زیادہ فرصت نہیں جب اللہ تعالیٰ بامراد ملائے گا اس وقت ملیں گے'' (سات ستارے ص ۲۵)

خطرات میں قدرت الٰہی کا مشاہدہ

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ خطرات جو لوگوں کو ستاتے ہیں تو وہ خطرات اگر دفع نہ ہوں تو دفع کے پیچھے نہ پڑنا چاہئے بلکہ ان ہی میں قدرت الٰہی کا مشاہدہ کرنا چاہئے کہ اللہ اکبر وساوس کا بھی کیسا سلسلہ ہے کہ دفع ہی نہیں ہوتا۔ یہ سالک کے مناسب ہے کہ بس قدرت الٰہی کے مشاہدے میں مستغرق ہو جاوے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانوی)

مسلمانوں کی بے وقعتی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب زمانہ آ رہا ہے کہ کفار کی تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا اور ہم اس روز (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑہ (اور نا کارہ) ہو گے جیسے رَو میں کوڑا آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) آپ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد و بیہقی)

لطف سجد دم بدم

سید العارفین حضرت مولانا حافظ محمد صدیق صاحب (بھر چونڈی) رحمتہ اللہ علیہ کو درد گردہ شدت سے تنگ کرتا تھا جونہی آپ کو درد اٹھتا آپ اپنے کمرے میں ریت بچھوا لیتے اور شدت درد کی وجہ سے اس پر لیٹ جاتے اور یوں گنگناتے رہتے۔

لطف سجن دم بدم کار سجن گاہ گاہ　　　　ایں بھی سجن واہ واہ اوں بھی سجن واہ واہ

(ہفت وار ترجمان اسلام)

جہنم کے کتے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ علماء میں سے کسی نے فرمایا کہ میں سفیان ثوریؒ کے پاس مکہ معظمہ میں داخل ہوا۔ پس میں نے ان کو بیمار پایا اور انہوں نے دوا پی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آپ سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ سفیانؒ نے مجھ سے فرمایا کہ جو کچھ تیرے لئے ظاہر ہوا اور جو کچھ تم کو ضرورت ہو کہو۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ مجھے بتلایئے کہ آدمی کون لوگ ہیں۔ یعنی لوگوں میں مرد کامل کون ہے انہوں نے فرمایا کہ فقہاء ہیں میں نے ان سے کہا کہ بادشاہ کون ہیں انہوں نے فرمایا کہ زاہد لوگ ہیں میں نے ان سے کہا کہ شرفاء کون ہیں انہوں نے کہا کہ پرہیز گار لوگ ہیں میں نے ان سے کہا کہ فرومایہ کون ہیں انہوں نے جواب دیا فرومایہ وہ شخص ہے جو حدیث لکھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے آدمیوں کا مال کھاتا ہے میں نے ان سے کہا کہ کمینہ کون لوگ ہیں انہوں نے فرمایا کہ کمینے ظالم ہیں اور یہی لوگ جہنم کے کتے ہیں۔

جنت کی بشارت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں ان احاطوں میں سے ایک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آدمی نے آکر دروازہ پر دستک دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے پہنچنے والی ایک آزمائش پر جنت کی خوشخبری سنادو، (دروازہ کھولا گیا) تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، میں نے آپ کو ارشاد نبوی کی خبر دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

حضرت عبید اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تشریف فرما تھے کہ ایک پست آواز والے آدمی نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دے دو اور اسے ایک آزمائش پر جنت کی خوشخبری سنادو جو اسے پیش آئے گی۔ میں نے اس آدمی کو اجازت دی اور خوشخبری سنائی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (روشن ستارے)

نعم الامیر

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب امیر تمہارے پاس دین کی وجہ سے آیا تو وہ نرا امیر نہیں رہا وہ نعم الامیر ہو گیا۔ دنیادار سمجھ کر اس سے ہرگز بے التفاتی نہیں کرنی چاہئے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

قرض چھوڑ کر مرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبائر (بڑے گناہوں) کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مرجائے اور اس پر دین (یعنی کسی کا حق مالی) ہو اور اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑ جاوے۔ (اھ مختصراً احمد و ابوداؤد)

بغیر اجازت مال لینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنو! ظلم مت کرنا۔ سنو! کسی کا مال حلال نہیں بدوں اس کی خوش دلی کے۔ (بیہقی و داری)

اپنے اعمال کی ناشکری سے بچو

الہٰ آباد میں ایک ولایتی محمد شاہ صاحبؒ تھے۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب بگھروی ایک شخص کے ساتھ ان کی زیارت کو گئے۔ انہوں نے ساتھ والے شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ:۔ ''یہ حافظ بھی ہیں، حاجی بھی ہیں''

حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے تواضعاً کہہ دیا کہ:۔ ''جی نہیں، میں کچھ بھی نہیں ہوں''

بس پھر کیا تھا محمد شاہ صاحب اُن کے سر ہو گئے اور کہا:۔ ''اچھا تم یہ چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تم سے حفظ کی دولت چھین لے اور تمہارا حج باطل کر دے''

حافظ صاحب بالکل خاموش ہو گئے۔ پھر جب بھی حافظ صاحب اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تو فرماتے:۔ ''آؤ ناشکرا، آؤ ناشکرا''

فائدہ: پس اعمال کو ایسا حقیر نہ سمجھا جائے کہ نعمت حق کی ناشکری ہونے لگے۔ وعظ مظاہر الامال ص ۲۵۔

ماں سے زیادہ مشفق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ کے پاس آتے ہوئے ایک جھاڑی سے گزرا میں نے اس میں چڑیا کے بچوں کی آوازیں سنیں چنانچہ میں نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو اپنی چادر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد ان کی ماں آئی اور اس نے میرے سر پر چکر لگایا پس میں نے ان کے واسطے بچوں کو چادر سے چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ ان پر گری پھر میں نے ان کو اپنی چادر میں لپیٹ لیا۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بدو سے فرمایا کہ رکھو چنانچہ اس نے ان کو رکھ دیا۔ پس ان بچوں کی ماں ان کو کھلانے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا اس پر تعجب کرتے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔ بیشک اللہ کریم اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے زیادہ مہربان ہے پھر آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور ان کو ان کی جگہ پر چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ بدو کہتا ہے کہ میں ان کو لے کر واپس آیا حالانکہ ان کی ماں میرے سر پر اپنے بازو ہلاتی تھی اور اڑتی تھی یہاں تک کہ میں نے ان کو ان کی جگہ پر رکھ دیا۔

ایک واقعہ کی مثال سے وضاحت

فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ قصہ فرماتے تھے کہ کسی نے مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ کی خدمت میں اعتراضاً عرض کیا کہ مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ نے ایک بات تو ایسی لکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر کفر عائد ہوئے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے سینکڑوں بنا ڈالے میں ڈالے کا لفظ ایسا ہے جو تحقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف دلالت کر رہا ہے' مولانا نے جواب دیا کہ بنا ڈالے میں لفظ ڈالے سے فعل کی تحقیر مقصود ہے نہ کہ مفعول کی مگر انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ آپ تاویلیں کرتے ہیں اس سے دو یا تین دن بعد ہی وہ صاحب معترض پھر حضرت مولانا کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ نے بہت سی حدیث و تفسیر کی کتابیں چھپوائی ہیں کیونکہ آپ کے یہاں مطبع موجود ہے کاتب موجود ہیں۔ سب سامان کاغذ وغیرہ موجود ہے لہذا تفسیر بیضاوی بھی چھپوا ڈالئے۔ اس پر مولانا نے فرمایا کہ یہ وہی ڈالنا ہے جس پر اس روز شہیدؒ کی تکفیر ہوتی تھی۔ اب آپ نے تفسیر بیضاوی کی تحقیر کی کہ چھپوا ڈالئے اور قرآن شریف تفسیر کا جز ہے اور کل کی تحقیر سے جز کی تحقیر لازم آتی ہے لہذا آپ نے قرآن کی تحقیر کی۔ اب ان صاحب کی آنکھیں کھلیں اور اس جواب کی حقیقت سمجھے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

آیت قرآنی کا مصداق

حضرت یحییٰ البکاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **امن ھو قانت اناء اللیل ساجداً وقائماً یحذر الاخرۃ ویرجوا رحمۃ ربہ** (الزمر:۹) (بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو) سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (روشن ستارے)

شراب اور جوا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکیم الامت رحمہ اللہ کی شان اعتدال

حضرت مولانا حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو کان پور میں ایک عدالت میں جانے کا اتفاق ہوا وجہ یہ ہوئی کہ ایک فتویٰ پر مولانا کے دستخط تھے وہ مقدمہ اٹھارہ سال سے چل رہا تھا اور کوئی فیصلہ نہ ہوتا تھا۔ دستخط کرنے والے علماء میں سے جس عالم پر ایک فریق رضامند ہوتا تو فریق ثانی انکار کر دیتا۔ حضرت حکیم الامت کے دستخط پر فریقین نے رضامندی ظاہر کی چنانچہ مولانا کے نام سمن آیا اور آپ عدالت میں تشریف لے گئے عدالت میں مولانا سے سوال کیا گیا کہ:۔ کیا آپ عالم ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ:۔ ”اس وقت مجھے بے حد خلجان ہوا اگر انکار کروں وکلاء اور حکام تواضع کو کیا جانیں کہ یہ انکار تواضعاً ہے اور اگر یہ کہوں کہ میں عالم ہوں تو یہ اپنی وضع کے خلاف ہے“

تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ:۔ ”مجھے مسلمان ایسا ہی سمجھتے ہیں“ (وعظ اعانت النافع)

انبیاء کے وارث

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امت کو پانچ قسموں پر تقسیم کیا۔ علماء، زاہد، غازی، امراء و والیان تاجر علماء تو انبیاء کے وارث ہیں۔ پرہیز گار لوگ زمین کے بادشاہ ہیں۔ غازی اللہ کے مددگار ہیں امراء مخلوق الٰہی کے چرواہے ہیں اور تاجر لوگ اللہ کے امین ہیں۔ پس جب علماء نے مال جمع کرنے میں طمع کی تو پھر کس سے ہدایت حاصل کی جائے اور جب زاہدوں نے ریاکاری کی تو پھر کس کی اقتداء کی جائے اور جب غازیوں نے جنایت کی تو پھر کس سے فتح ہوگی۔ اور جب تاجروں نے خیانت کی تو پھر کون امین بنایا جائے گا اور جب چرواہے بھیڑیوں کی طرح ہیں تو پھر کس سے رعیت کی حفاظت کی جائے گی **فلاحول ولا قوۃ الا باللہ وھو العلی العظیم**۔ اور بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو چند قسم پر پیدا کیا ایک قسم وعظ اور پند کے واسطے ہے اور ایک قسم عبادت کے لئے ہے اور ایک قسم بہادری کے واسطے ہے اور ایک قسم معاش کے لئے ہے اور ایک قسم امامت کے واسطے ہے اور ان کے علاوہ تلچھٹ اور کیچڑ ہیں جو پانی کو میلا کرتے ہیں اور قیمتوں اور نرخوں کو گراں کرتے ہیں اور راستوں کو تنگ کرتے پھرتے ہیں اور رجرجہ دو رے بے نقطہ اور دو جیم با نقطہ سے ہے اور وہ لوگوں میں سے رذیل اور کمینہ لوگ ہیں۔

امت محمدیہ کے سب سے زیادہ حیادار اور سخی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عثمانؓ میری امت میں سب سے زیادہ حیاء والے اور سب سے زیادہ سخی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ حیاء والے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (روشن ستارے)

لطافت طبع

فرمایا کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب جو کہ مرزا مظہر جانجاناں صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں مرزا صاحب کی خدمت میں رہتے تھے کہیں سے مٹھائی آئی مرزا صاحب نے فرمایا کہ غلام علی مٹھائی لو انہوں نے ہاتھ پھیلا دیا فرمایا مٹھائی ہاتھ میں لیا کرتے ہیں؟ کاغذ لاؤ۔ پھر وہ کاغذ لائے اس پر ذرا سی دی بعد کو دریافت فرمایا کہ وہ مٹھائی کھائی تھی۔ انہوں نے عرض کیا کہ کھائی تھی۔ فرمایا کیسی تھی؟ عرض کیا بہت لذیذ تھی۔ فرمایا کہ کچھ بچی ہے عرض کیا نہیں فرمایا ارے سب ایک ہی دفعہ کھالی۔ پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ مرزا صاحب کا مزاج کس قدر لطیف تھا کہ ذرا سی تو کاغذ پر مٹھائی دی اور اس کی نسبت بھی دریافت فرمایا کہ کیا سب ایک ہی دفعہ کھالی۔ (حسن العزیز جلد دوم ص ۱۲۰ م ۳۸۱)

نشہ والی چیزیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی سب چیزوں سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائے (یعنی عقل میں فتور لائے) یا جو جواس میں فتور لائے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اسمیں افیون بھی آ گئی اور بعضے حقے بھی آ گئے جن سے دماغ یا ہاتھ پاؤں بے کار ہو جائیں۔

زمین غصب کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (کسی کی) زمین سے بدوں حق کے ذرا سی بھی لے لے (احمد کی ایک حدیث میں ایک بالشت آیا ہے) اسکو قیامت کے روز ساتوں زمین میں دھنسا دیا جاوے گا۔ (بخاری)

حیاداری کا عالم

حضرت حسن نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا اور آپ کی شدید حیاداری کا تذکرہ کیا تو فرمایا آپ اگر گھر کے اندر ہوتے اور دروازہ بھی بند ہوتا تو وہ پانی بہانے کے لئے اپنے اوپر سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے' حیاء انہیں اپنی کمر سیدھی کرنے سے مانع رہتی۔ (روشن ستارے)

رشوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے پر (ابوداؤد وابن ماجہ وترمذی) اور ثوبان کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے اور (لعنت فرمائی ہے) اس شخص پر جو ان دونوں کے بیچ میں معاملہ ٹھہرانے والا ہو۔ (احمد وبیہقی)

مرزا شہید رحمہ اللہ کی ظرافت

(۲) فرمایا کہ حضرت مرزا مظہر جانجاناں کی حکایت ہے کہ انہوں نے ایک مرید سے کہا: کہ اپنے بچوں کو دکھاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ مرید پہلو تہی کرتے تھے اس وجہ سے کہ بچے شوخ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب نازک مزاج تھے آخر کار حضرت کے چند بار تقاضے پر ایک دن نہلا دھلا کر اور کپڑے پہنا کر خوب ادب سکھایا ادھر ادھر مت دیکھنا پست آواز سے بولنا دہلی کے بچے تو ویسے ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور پھر ان کو سکھلایا گیا اس لئے وہ خوب ٹھیک ہو گئے تب وہ ان کو لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مرزا صاحب نے ان بچوں کو چھیڑنا شروع کیا مگر وہ تو بندھے ہوئے تھے اس لئے ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور بڑوں کی طرح تمیز سلیقہ سے بیٹھے رہے۔ تب مرزا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو نہیں لائے جواب دیا کہ حضرت لایا تو ہوں۔ فرمایا کہ یہ بچے ہیں یہ تو تمہارے بھی باوا ہیں۔ بچے تو وہ ہوتے ہیں کوئی ہمارا عمامہ اتارتا کوئی کچھ کرتا پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج تھے مگر بچوں سے کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی ناگواری تو جاننے والے کی ہوتی ہے نہ کہ بچوں کی جو کچھ نہیں جانتے۔ (جلد مذکور ص ۱۴۰ م ۴۶۰)

دعا کس کی قبول ہوتی ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دعا کرتا ہے اور اپنی حاجت کے لئے گریہ وزاری کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب اگر اس کی حاجت میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو ضرور پورا کرتا پس اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اس کے بکریاں ہیں اور بے شبہ اس کا دل بکریوں کے پاس ہے اور میں ایسے بندہ کی دعا نہیں قبول کرتا ہوں جو دعا تو مجھ سے کرے اور اس کا دل غیر کے پاس ہو چنانچہ موسیٰ نے اس شخص کو اس کی خبر کی پس وہ اللہ کی طرف مائل ہوا اور اس کے غیر سے قطع تعلق کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت پوری کی۔

بزرگی کی ایک شان

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانویؒ کے مکان پر ایک بار ایک نائب تحصیلدار صاحب ملنے کی غرض سے آئے۔ اس وقت مولانا گھر پر تشریف فرما نہ تھے۔ گنگوہ تشریف لے گئے تھے۔ یہ معلوم ہونے کے بعد نائب تحصیلدار صاحب نے ایک طالب علم کو ایک پرچہ میں ایک شعر لکھ کر دے دیا کہ جب مولانا تشریف لے آئیں تو انہیں یہ پرچہ دکھادیں اور خود جلال آباد چلے گئے شعر یہ تھا۔

چوں غریب مستندے بدرت رسیدہ باشد ۔۔۔ چہ قدر تپیدہ باشد چوں تراندیدہ باشد

اتفاق سے مولانا اسی دن مغرب کے وقت تشریف لے آئے۔ اس طالب علم نے وہ پرچہ پیش کر دیا مولانا دیکھ کر بے چین ہو گئے کہ اُن صاحب کو میرے نہ ملنے سے بہت قلق ہوا ہوگا۔ اپنے اوپر قیاس کیا حالانکہ انہوں نے تو ویسے ہی لکھ دیا تھا مگر مولانا فوراً اسی وقت جلال آباد تشریف لے گئے جو تھانہ بھون سے دو میل ہے۔ اُن صاحب سے مل کر فوراً واپس ہوئے۔

فائدہ: یہ ہے بزرگی اور یہ ہیں بزرگ جن پر تمام دنیا کو فخر ہے۔ وعظ صلوٰۃ الخریں ص ۱۲۔

قانون خداوندی

”دنیا کا کوئی دور بھی ایسا نہیں گزرا کہ امتوں کی اصلاح وفلاح کیلئے محض قانون اتارا گیا ہو اور پیغمبر کی شخصیت نہ بھیجی گئی ہو کیونکہ شخصیت ہی دین اور مسائل دین کو اس انداز اور اس حکمت عملی سے پیش کر سکتی ہے جو شارع حقیقی حق تعالیٰ شانہ نے اس کیلئے وضع کیا ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

قریش کے تین آدمی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں قریش کے تین آدمی سب سے زیادہ روشن چہروں والے سب سے اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیاء والے ہیں اگر وہ تجھے کوئی بات بیان کریں گے تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تو ان سے کوئی بات کرے تو وہ تجھے نہیں جھٹلائیں گے۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ (روشن ستارے)

گانا بجانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے باجوں کے مٹانے کا جو ہاتھ سے بجائے جائیں اور جو منہ سے بجائے جائیں۔ (احمد)

خوف خدا رضائے حق

حضرت شقیق بلخیؒ نے اپنی بی بی کے واسطے خربوزہ خریدا۔ لیکن بی بی نے اس کو اچھا نہ پایا اس پر وہ غصہ ہوئی۔ حضرت شقیقؒ نے اس سے فرمایا کہ تم کس پر غصہ ہوتی ہے بائع یا مشتری پر یا کاشتکار پر یا خالق پر۔ بائع کو اگر پہچان ہوتی تو البتہ یہ خربوزہ ایسا پاکیزہ اور عمدہ ہوتا کہ اس سے رغبت کی جاتی۔ مشتری کو اگر پہچان ہوتی تو البتہ جو چیزوں میں سب سے بہتر ہوتی اس کو ہی خریدتا کاشتکار کو اگر پہچان ہوتی تو چیزوں میں جو سب سے بہتر ہوتی اس کو اگاتا۔ پس اب تیرا غصہ صرف خالق پر باقی رہ گیا ہے اس لئے تو اللہ سے ڈر اور اس کے حکم پر راضی ہو۔ (یہ سن کر) وہ بی بی روئی اور توبہ کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ اس پر راضی ہوئی۔ واللہ الموفق

لطیفہ

شیخ عینی شارح صحیح بخاری نے فرمایا کہ جبرئیلؑ کا نام عبدالجلیل اور ان کی کنیت ابوالفتوح ہے اور میکائیل کا نام عبدالرزاق اور ان کی کنیت ابوالغنائم ہے اور اسرافیلؑ کا نام عبدالخالق اور ان کی کنیت ابوالنافع ہے اور عزرائیلؑ کا نام عبدالجبار اور ان کی کنیت ابویحییٰ ہے واللہ اعلم۔

تقویٰ

حضرت مولانا سراج احمد صاحب دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث دیا کرتے تھے' ایک دن درس کے درمیان کوئی جنازہ آ گیا' مولانا نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو بہت سے طلبہ وضو کے لئے چلے گئے نماز جنازہ سے واپس آ کر لوگوں نے دیکھا کہ مولانا رو رہے ہیں کسی نے سبب پوچھا فرمایا:۔ ''ہم نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں حدیث وتفسیر کا سبق بلاوضو کبھی نہیں پڑھا' آج کل کے طلبہ بلاوضو یہ اسباق پڑھتے ہیں'' (ماہنامہ البلاغ)

لطافت ونزاکت

اکبر شاہ ثانی جو کہ بادشاہ وقت تھا ایک مرتبہ مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ کو پیاس لگی کوئی خادم اس وقت موجود نہ تھا خود اٹھ کر پانی پیا اور پانی پی کر کٹورہ صراحی پر ٹیڑھا رکھ دیا۔ مرزا صاحب کے سر میں درد ہو گیا طبیعت پریشان ہو گئی لیکن ضبط فرمایا چلتے وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ کے یہاں کوئی آدمی خدمت کے لئے نہیں ہے اگر ارشاد ہو تو کوئی آدمی بھیج دوں۔ اب تو مرزا صاحب سے رہا نہ گیا جھنجھلا کر فرمایا کہ پہلے تم تو آدمی بنو۔ کٹورہ ٹیڑھا رکھ دیا۔ طبیعت اب تک پریشان ہے۔ ایک شخص نے مرزا صاحب کی خدمت میں انگور بھیجے بہت نفیس۔ وہ منتظر داد کے ہوئے مگر مرزا صاحب ساکت تھے آخر اس نے خود پوچھا کہ حضرت انگور کیسے تھے؟ فرمایا مردوں کی بو آتی تھی۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں انگور بوئے گئے تھے۔ وہ انگور وہاں سے آئے تھے۔ مرزا صاحب کے اندر حسن پسندی تھی وہ طبعی تھی طبیعت کی ساخت ایسی واقع ہوئی تھی کہ ہر اچھی شے پسند فرماتے تھے ان کے نفس میں برے خیال کا شائبہ بھی نہ تھا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ بچپن میں بھی بدصورت کی گود میں نہ جاتے تھے۔ بھلا اس وقت کیا احتمال ہو سکتا ہے۔ (امثال عبرت حصہ دوم)

دانش مندی

''دیندار حقیقی معنی میں وہی ہے کہ اس کو دنیا جہاں بھی ملے وہ اس میں سے اپنے لئے دین پیدا کر لے یہ بدعقلی ہے کہ آدمی دین کو بھی دنیا بنا لے اور دانش مندی یہ ہے کہ دنیا میں سے اپنے حق میں دین اور خیر نکال لے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

آزمائش پر صبر کی دعا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اس نے ایک ہی دفعہ اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُسے اجازت دو اور ایک آزمائش کے سلسلہ میں اسے جنت کی بشارت بھی دو۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے صبر مانگتا ہوں۔ (روشن ستارے)

زنا کا وسیع مفہوم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے کسی کا ہاتھ وغیرہ) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اُٹھا (کر جانا) ہے اور قلب کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے۔ (مسلم)

غیرت ایمانی

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ ایک دفعہ علماء کی جماعت کو درس دیکر فارغ ہوئے تو جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے فرمایا کہ چابی تو مولوی انور لے گئے ہیں ابھی تک تو آئے نہیں حجرے میں سے عصا اور جوتا نکالنا تھا یہ سن کر ایک ماسٹر صاحب جو شیخوپورہ میں کسی اسکول میں پڑھاتے تھے عرض کرنے لگے۔ حضرت اوپر ہی تو جانا ہے اتنی دیر کے لئے میرا ہی جوتا پہن لیجئے حضرت نے جب دیکھا کہ وہ جوتا انگریزی طرز کا ہے جس کو آج کل کی اصطلاح میں مکیشن کہتے ہیں۔ فوراً پیچھے ہٹے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ انگریزی طرز کا تھا۔ ساری زندگی جب اس قوم (انگریز) کے خلاف جہاد کرتے گذر گئی تو کیوں کر گوارہ ہوسکتا تھا کہ اس دشمن دین اسلام کے طرز کے بنے ہوئے جوتے میں ایک لحہ کو پیر ڈالا جائے یہ آپ کی غیرت ایمانی اور انگریز دشمنی کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔ (خدام الدین ص ۱۶)

جسم کی زکوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے، اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔" (ابن ماجہ)

درندوں کے ذریعہ نیک بندوں کی مدد

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابوحمزہ خراسانی نے کہا کہ ایک سال میں حج کر کے واپس آ رہا تھا کہ دفعۃً کنویں میں گر پڑا۔ چنانچہ میرے نفس نے کہا کہ میں فریاد کروں لیکن میں نے کہا کہ بخدا فریاد نہ کروں گا۔ پس یہ خطرہ تمام نہیں ہوا تھا کہ دو شخص اس کنویں پر گزرے اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ اس کنویں کا منہ بند کر دیں۔ تا کہ کوئی اس میں نہ گرے۔ چنانچہ وہ بانس اور چٹائی لائے اور کنویں کا منہ بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) میں نے چیخنے کا ارادہ کیا لیکن پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ کیا اس ذات بے نیاز کی طرف فریاد کروں اور چیخوں جو ان دونوں سے میرے قریب تر ہے اور میں چپ رہا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد کنویں کا منہ کھلا اور ایک شخص نے اپنا پاؤں لٹکایا اور گونجتی ہوئی آواز میں مجھ سے کہا کہ اس سے لٹک جا میں اس سے لٹک گیا پس جب اس نے مجھے نکالا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ درندہ ہے چنانچہ اس نے مجھے چھوڑا اور چلتا ہوا اس کے بعد میں نے ہاتف غیبی سے سنا وہ کہتا ہے کہ اے اباحمزہ کیا یہ بہت خوب نہیں ہے کہ میں نے تجھ کو تلف ہونے سے اسی درندہ کے ذریعہ سے بچایا جو تیرا دشمن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمانؓ سے خصوصی بات

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ابوسہلہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں محصور تھے تو انہوں نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا لہٰذا میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔ قیس کہتے ہیں صحابہ اس سے مراد وہی دن لیتے تھے یعنی وہی دن کہ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں چاہتا ہوں کہ میرا صحابی ہو تو میں اس سے ایک شکوئی کروں'' آپ سے عرض کیا گیا حضرت ابوبکر صدیق کو بلا لائیں فرمایا نہیں، عرض کیا گیا عمر کو فرمایا نہیں عرض کیا گیا علی کو فرمایا نہیں پھر حضرت عثمانؓ کو بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے آہستہ سے بات فرمانے لگے اور شکوہ کرنے لگے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر کئی رنگ آ رہے تھے۔ (روشن ستارے)

قطب العالم

فرمایا کہ میں نے (یعنی سیدنا و مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے) سنا ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب قطب التکوین تھے۔ اس لئے مولانا سے تکوینیات میں لوگوں کو زیادہ نفع ہوا ہے اور اسی قسم کے لوگ مولانا کے پاس زیادہ جایا کرتے تھے واللہ اعلم۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے اور ہمارے حضرت حاجی صاحب قطب الارشاد تھے اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے مولانا کی زیارت کی ہے ایک مرتبہ شب بھر رہا تھا اور ایک مرتبہ تین دن تک رہا تھا۔ مولانا نے خود ہی مجھے روک لیا تھا مولانا کے یہاں دنیا داروں کی خوب گت بنتی تھی۔ بہت لتاڑیں پڑتی تھیں۔ حضرت مولانا گنگوہی فرماتے تھے کہ وہ قطب ہیں۔ (مزید المجید)

حضرت حاجی صاحب کا محققانہ قول

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر وساوس دفع نہ ہوں تو ان کو بھی مراۃ جمال خداوندی بنالیوے اور سوچے کہ اللہ اکبر حق تعالیٰ نے قلب کو بھی کیسا بنایا ہے کہ کتنا ہی روکا جائے مگر وساوس سے رکتا ہی نہیں کیا شان ہے، غرض ہر چیز کو مظہر ذات وصفات حق تعالیٰ تصور کرے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

قرآن کریم بہترین وظیفہ

"قرآن کریم کو علم کے درجے میں دیکھو تو اعلیٰ ترین علم اس میں ہے، عمل کے درجے میں دیکھو تو اعلیٰ ترین عمل کی کتاب ہے، اس کا وظیفہ پڑھو تو وظیفہ کی بہترین کتاب ہے، اس میں سے حکمت نکالو تو بہترین حکمت کی کتاب ہے، آج اس کے علم و حکمت سے کتب خانے بھرے ہوئے ہیں"۔ (جواہر حکیم الاسلام)

بے گناہ کو حاکم کے پاس لے جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو۔ (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

قبولیت دعاء

حضرت سید تاج محمود امروٹی قدس سرہ کی خدمت میں ایک انگریز اپنی میم (بیگم) صاحبہ کو لیکر حاضر ہوا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے عرض کیا کہ:۔ ''حضرت! میم صاحبہ کو عرصہ سے پیٹ کا درد ہے۔ اس کی صحت کے لئے اپنے رب سے دعا فرمادیں ہم نے علاج معالجہ بہت کرایا ہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا''

یہ سن کر حضرت امروٹی نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:۔

''یا اللہ! یہ ہے تو تیرے دین کا دشمن مگر (میری) اس سفید داڑھی کی لاج رکھ لے''

حضرت کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف قبولیت عطا فرمایا اور میم صاحبہ فوراً ٹھیک ہو گئیں۔ (ترجمان اسلام)

انوکھا خریدار

صاحب قلیوبی بعض بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی لونڈی فروخت کی۔ اس کے بعد وہ اس پر نادم ہوئے اور انہیں اپنے اس حال کو لوگوں پر ظاہر کرتے شرم آئی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں پر اپنی حاجت لکھی اور کہا کہ یا مجیب الدعا جو میں چاہتا ہوں اس کو تو خوب جانتا ہے اور اپنی زبان سے کچھ نہ کہا اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پس جب صبح ہوئی تو انہوں نے کسی کو اپنا دروازہ کھٹکھٹاتے دیکھا اور اس سے کہا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں وہی ہوں جو کل تم سے لونڈی خرید کر لے گیا تھا اور آج اس لونڈی کو تمہارے پاس واپس لایا ہوں۔ یہ سن کر وہ بے حد خوش ہوئے اور لونڈی کو لے کر خریدار سے کہا کہ تم صبر کرو یہاں تک کہ ہم اس کی قیمت تمہارے حوالہ کریں۔ خریدار نے کہا کہ میں تم سے قیمت نہیں چاہتا ہوں اور میں اس کا بدلہ اس سے بہتر لے چکا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے خواب میں ایک کہنے والے کو دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ اے شخص اس لونڈی کا بیچنے والا اولیاء اللہ میں سے ایک ولی ہے اور اس کا دل اس لونڈی سے وابستہ ہو گیا ہے پس اگر تو اس لونڈی کو بلا قیمت اسے واپس دے دے گا تو میں تجھے جنت میں داخل کروں گا اور اس کے عوض میں تجھے حور بہشتی عطا کروں گا۔ اس لئے میں نے اس ثواب کو قیمت پر ترجیح دی۔ پس میں ثمن نہ لوں گا پھر وہ چلتا ہوا۔

شیخ کی خدمت اور ادب واحترام

فرمایا: کہ حضرت مولانا شہید صاحب رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کرنے کو اور ایک مجلس میں بیٹھنے کو خلاف ادب سمجھتے تھے حضرت سید صاحب کی جوتیاں لئے ہوئے موخر مجلس میں بیٹھے رہتے تھے اگر کبھی بیٹھے بیٹھے کسل ہو جاتا تو وہیں جوتیاں سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے تھے جس وقت حضرت سید صاحب کی پالکی چلا کرتی تھی تو حضرت مولانا شہید صاحبؒ پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑا کرتے تھے اور اس کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ چاندنی چوک میں پالکی جارہی ہے اور آپ ساتھ ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ حالانکہ دہلی میں اس خاندان کے ہزاروں سلامی تھے مگر ذرہ برابر حضرت شاہ صاحبؒ اس کی پرواہ نہ کرتے تھے کیا یہ حضرات خشک تھے ان کو خشک کہا جاتا ہے اصلاح یوں ہی ہوتی ہے آج ذرا ذرا بات پر ناگواری ہوتی ہے غرض ہر شخص کو اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہنا چاہئے۔ مرتے دم تک یہی حالت رہے عارف رومی فرماتے ہیں۔

اندریں رہ می تراش و می خراش   تا دمے آخر دمے فارغ مباش

تا دم آخر دمے آخر بود   کہ عنایت باتو صاحب سر بود

(الافاضات الیومیہ نمبر۱۲۳ م۱۶۳)

قرآن کی سند متصل

''قرآن کریم تمام پچھلی کتابوں کا محافظ ہے' ان کتابوں کے اندر جو تعلیم حق تھی وہ قرآن کریم نے جاری کردی اور قوموں نے جو کچھ رلا ملا دیا تھا' قرآن نے اس کو نکال کر باہر پھینک دیا۔ اس لئے ایک شخص جب اسلام لائے گا تو مسلمان ہونے کے بعد سچا عیسائی بنے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صحیح معنی میں ایمان لائے گا۔ اسی طرح جو مسلم بنا وہ صحیح معنی میں موسائی بنا کہ اس نے سند متصل کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صحیح طور پر سمجھا۔ وہی ابراہیمی بنا' وہی آدمی (حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب ہے) کہ جب آدم کو مانا تو سند متصل کی دنیا میں ایک ہی کتاب ہے۔ اس نے دنیا کی کتابوں کا تعارف کرایا اس کا ماننا سب کا ماننا ہے۔ اس میں داخل ہونا ساری چیزوں کو اپنے سامنے لے آنا ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

حضرت عثمانؓ کی دو خصوصیتیں

عبدالرحمٰن بن مھدی کہا کرتے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو چیزیں ایسی تھیں کہ ان جیسی نہ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تھیں نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے، ایک تو آپ کا اپنے آپ پر صبر کرنا حتیٰ کہ مظلومیت کی حالت میں شہید کردیئے گئے اور دوسرا آپ کا لوگوں کو قرآن کریم کے ایک نسخہ پر جمع کرنا۔ (روشن ستارے)

منافقانہ خصلتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں ہیں جس میں وہ چاروں ہیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے گا (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب اس کو امانت دی جائے خواہ مال ہو یا کوئی بات ہو، وہ خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ بولے، اور جب عہد کرے اس کو توڑ ڈالے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دینے لگے۔ (بخاری ومسلم)

حب دین

حضرت مفتی محمد شفیع قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ الہندؒ کو انگریزوں کے مظالم اور سیاہ کاریوں کی بناء پر جس قدر نفرت ان سے تھی شاید کسی اور سے نہ ہو۔ ایک مرتبہ کسی صاحب نے حضرتؒ سے کہا کہ: ''حضرت! آپ ہمیشہ انگریزوں کی برائیاں ہی بیان فرماتے ہیں آخر اُن میں کوئی بات اچھی بھی تو ہوگی'' حضرت نے برجستہ ظریفانہ جواب دیا: ہاں! اُن کے کباب بڑے لذیذ ہوں گے'' (حکایات اسلاف)

ذکراللہ روح کائنات

''جس طرح انسانی بدن کی اصل روح ہے، اسی طرح پوری کائنات بھی کسی روح سے زندہ ہے، جب تک یہ روح اسی کائنات کے اندر موجود ہے، یہ کائنات زندہ کہلائے گی اور جب روح نکال دی جائے تو ساری کائنات کا خیمہ آپڑے گا ریزہ ریزہ بکھر جائے گا۔ یہ روح ''ذکراللہ'' ہے، یعنی یاد حق سے یہ کائنات کھڑی ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

جنت کی خریداری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی عمدہ بیع کر کے جنت خریدی جب کہ آپ نے بیر رومہ کھودوایا اور جب آپ نے جیش العسر ۃ کو سامان دیا۔ (روشن ستارے)

حقوق کی صفائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ذمہ اس کے بھائی (مسلمان) کا کوئی حق ہو آبرو کا یا کسی چیز کا اس کو آج معاف کرالینا چاہیے اس سے پہلے کہ نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔ (مراد قیامت کا دن ہے) (بخاری)

شوق شہادت

حضرت شیخ الہندؒ کو اللہ تعالیٰ نے جو جذبہ جہاد عطا فرمایا تھا اس کے بارے میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے یہ واقعہ آبدیدہ ہو کر بھرائی ہوئی آواز میں سنایا کہ:۔ ایک مرتبہ مرض وفات میں حضرت شیخ الہندؒ کے خدام میں سے کسی نے آپ کو مغموم دیکھا تو وہ یہ سمجھے کہ زندگی سے مایوسی کی بناء پر پریشان ہیں چنانچہ انہوں نے کچھ تسلی کے الفاظ کہنے شروع کئے۔ اس پر حضرتؒ نے فرمایا:۔ "ارے مرنے کا کیا غم ہے؟ غم تو اس بات کا ہے کہ بستر پر مر رہا ہوں ورنہ تمنا تو یہ تھی کہ کسی میدان جہاد میں مارا جاتا' سر کہیں ہوتا اور ہاتھ پاؤں کہیں ہوتے" (حکایات اسلاف)

غصہ پر قابو پانا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ربیع جنیری شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن مصر کی گلیوں میں گزرے ناگاہ راکھ بھرا ہوا ایک طشت ان کے سر پر ڈالا گیا۔ پس وہ اپنے جانور سے اترے اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگے کسی نے ان سے کہا کہ آپ ان کو ڈانٹتے دھمکاتے کیوں نہیں۔ اس کے جواب میں ربیع جنیری نے فرمایا کہ جو شخص آگ کا مستحق ہو اور اس سے راکھ سے صلح کی جائے تو اس کو غصہ کرنے کا حق نہیں ہے اور انہوں نے ۲۵۰ھ یا ۲۵۶ھ میں انتقال کیا۔ ان پر رحمت خدا تعالیٰ کی ہو۔

حضرت حاجی صاحب کی ایک شیخ کو تنبیہ

فرمایا کہ ایک شیخ بہت ہی کم گو تھے حضرت حاجی صاحب نے ان سے کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں لوگوں کو فیض سے محروم کرتے ہیں خبر بھی ہے شیخ زبان ہوتا ہے اور مرید کان۔ اس پر ان کو تنبہ ہوا پھر کلام فرمانے لگے ان کے مرید حضرت حاجی صاحب کو بہت دعائیں دیتے تھے۔ پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ عارف سے زیادہ گوئی کہاں ہو سکتی ہے کیونکہ اسرار لامتناہی ہیں ان کو جتنا بھی بیان کیا جاوے زیادہ گوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ بلکہ ہمیشہ کمی ہی رہے گی۔ پس زیادہ گوئی کے عذر سے شیخ کو چپ نہیں رہنا چاہئے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

ہدایت کے دو طریقے

''حق تعالیٰ نے ابتداء سے لے کر آج تک ہدایت کے دو طریقے مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو قانون الٰہی ہے' جو منزل من اللہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کے قلوب پر آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اپنے اپنے وقتوں میں اللہ تعالیٰ نے کتابیں اتاریں دوسرا طریقہ وہ شخصیتیں ہیں جن کے ذریعے سے اس قانون کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس قانون کے احکام معلوم ہوتے ہیں اور مسائل کے دلائل معلوم ہوتے ہیں''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

جیش العسرۃ کی مدد

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی حبا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور جیش عسرت کی مدد کی ترغیب دی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا سو اونٹ کجاووں سمیت' پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت کی ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا سو اونٹ اور کجاووں اور سامان سمیت پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا سو اونٹ اور کجاووں اور سامان سمیت تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دست مبارک سے مال کو حرکت دیتے ہوئے فرما رہے تھے ''عثمان پر کچھ نہیں اس کے بعد جو کرے''۔ (روشن ستارے)

اسلام کی بنیادیں...... پانچ چیزیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔
۱-اس بات کی (صدق دل کے ساتھ) گواہی دینا کہ اللہ کے سوال کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔ ۲-نماز قائم کرنا۔
۳-زکوٰۃ ادا کرنا ۴-حج کرنا ۵-رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

مدینہ منورہ کا ادب

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (بانی دارالعلوم دیوبند) جب حج کوتشریف لے گئے تو بیر علیؓ کے پاس سواری پر آپ گذر رہے تھے کہ سواری پر سے اُچھل پڑے اپنا جوتا اتار لیا اور فرمانے لگے:۔''جس زمین اور جن گلی کوچوں میں پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں وہاں جوتے سمیت کیسے چلا چلوں ؟رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی وجہ سے وہ مکانات باعظمت بن گئے وہاں کے اشخاص باعظمت ہوگئے عربوں سے بغض وعناد رکھنا نفاق کی علامت ہے اور ان سے الفت ومحبت کی پینگیں بڑھانا ایمان کی علامت ہے''۔ (تذکرہ مشائخ ص۱۵۴)

سب سے بہترم اور سب سے بدتر

صاحب قلیوبی ذکر کرتے ہیں کہ حکیم لقمان نوبی بن عنقاء بن بروق شہر ایلہ کے رہنے والے تھے۔ان کو مالک نے ایک بکری دی اور حکم دیا کہ ذبح کریں اور اس میں جو سب سے بدتر عضو ہو اس کو اس کے پاس لائیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا دل اور زبان اس کے پاس لائے پھر مالک نے ان کو ایک بکری دی اور حکم دیا کہ اس کو ذبح کریں اور اس میں جو عضو سب سے بہتر ہو اس کو اس کے پاس لائیں انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا دل اور زبان اس کے پاس لائے پس مالک نے لقمان سے اس کی وجہ پوچھی لقمان نے اس سے کہا کہ اے میرے آقا جب یہ دونوں عضو برے ہو جاتے ہیں تو ان سے بدتر اور کوئی عضو نہیں ہے اور جب یہ دونوں اچھے ہوتے ہیں تو ان سے بہتر دوسرا عضو نہیں ہوسکتا۔

کمال ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب کہ میں اس کی نظر میں اپنے والد سے اپنی اولاد سے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

علمی وعملی قرآن

''قرآن پاک ''علوم'' کا جامع ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ''اعمال'' کی جامع ہے، جو قرآن کہتا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر کے دکھاتے ہیں اور آپ جو کر کے دکھلاتے ہیں وہ قرآن کہتا ہے۔ اگر ہم یوں کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو قرآن اتارے ہیں ایک **علمی** قرآن جو کاغذوں میں محفوظ ہے اور ایک **عملی** قرآن جو ذات بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ قرآن علم کا مجموعہ ہے اور آپ کی ذات بابرکات عمل کا، اخلاق کا اور کمالات کا مجموعہ ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

جب کایا پلٹ گئی

مولوی عبدالحق کاندھلوی ابن مولوی محمد ابوالقاسم بن مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ کے صاحبزادے نمبردار نصیر الحق جو بڑے آزاد طبیعت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں گھر کے دروازے میں بیٹھے ہوئے شطرنج کھیل رہے تھے کہ رات کا اخیر حصہ ہوگیا اس وقت حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی گلی سے تہجد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ پڑوس کا جلاہا ہے حکم دیا کہ حقہ بھر لاؤ حضرت مولانا نے اپنے چہرہ کو چادر میں لپیٹا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور فوراً حقہ بھر کر سامنے رکھ دیا اور چلے گئے جانے کے بعد کسی نے کہا یہ تو مولانا مظفر حسین صاحب معلوم ہوتے ہیں۔ نمبردار نصیر الحق یہ سنکر گھبرا گئے اور کہا۔ اب میں کاندھلہ رہنے کے قابل نہیں رہا اور گھر چھوڑ کر روانہ ہوگئے۔ پہلے ایک خاندانی پیر اور مصنوعی درویش سے سابقہ پڑا جب وہاں کچھ نہ پایا تو حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے آستانہ مبارک پر جا پڑے۔ اور وہ مجاہدہ وریاضت کیا کہ ساری عمر کی تلافی کردی۔ بالآخر حضرت اقدس گنگوہیؒ کے خلیفہ اور مجاز طریقت ہوئے۔ (حالات مشائخ کاندھلہ)

اسلاف کا ادب واحترام

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کے بڑے معتقد تھے اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی پر ترجیح دیتے تھے مگر احتمال کے عنوان اور ادب کے پیرایہ میں فرماتے تھے کہ ممکن ہے حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کا نزول حضرت شیخ اکبر سے اکمل ہوا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ عروج افضل ہے نزول سے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

ہزار اونٹ اور پچاس گھوڑوں کا عطیہ

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک میں ہزار اونٹوں پر سامان لاد کر دیا ان میں پچاس گھوڑے تھے۔ (روشن ستارے)

جانوروں کو بھی اپنی زندگی عزیز ہوتی ہے

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بکری لٹائی تا کہ اس کو ذبح کروں پس ابوایوب بجستانیؒ میرے پاس آئے (ان کو دیکھ کر میں نے چھری ہاتھ سے ڈال دی اور کھڑا ہوا تا کہ ان سے باتیں کروں اور میں گوشہ چشم سے بکری کو دیکھنے لگا۔ پس وہ ایک دیوار کے کنارے گئی اور ایک گڑھا کھودا اور چھری لی اور اس میں اس کو ڈال دیا اور اس پر مٹی کوٹ دی اس کے بعد ابوایوبؒ نے مجھ سے کہا کہ کیا تم دیکھتے ہو پس ہم نے سخت تعجب کیا پھر میں نے اپنی جان پر قسم کھائی کہ اس کے بعد کبھی کوئی جانور ذبح نہ کروں گا۔ (القلیوبی)

بزرگی کا معیار

ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب خود بخود فرمانے لگے بعضے آتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں کہ اگر یہ بزرگ ہیں تو ہمارے دل کا حال بتلا دیں کہ کیا ہے۔ فرمانے لگے اول تو بزرگی کا دعویٰ کس نے کیا ہے۔ پھر بزرگی کے لئے کشف ضروری نہیں۔ پھر اگر بزرگ بھی ہو اور کشف بھی ہو جاوے تو یہ کیا ضروری ہے کہ تم کو بتلا ہی دیا کریں بہت بری بات ہے بزرگوں کے پاس خالی دل لے کر آنا چاہئے تا کہ کچھ لے کر جاوے پھر ہمارے حضرت مولانا نے فرمایا کہ معلوم ہوتا تھا اس مجلس میں کوئی ایسا ہوگا۔ (قصص الاکابر حضرت تھانویؒ)

کمالات کا منشاء

''مرجع الامور'' اللہ ہی کی ذات بابرکات ہے۔ خواہ تخلیق ہو' خواہ تصدیق ہو' خواہ ہدایت' کوئی استاد کسی کو پڑھائے' انجام کار یہی نکلے گا کہ اللہ رب العزت نے ہدایت دیدی۔ ہدایت بھی اسی کی طرف سے آئے گی۔ تخلیق بھی اسی کی طرف سے آئے گی۔ اس لئے کہ کمالات کا منشاء تو وہی ہے۔'' قرآن اصلاح کے لئے نسخہ اکسیر۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ایمان کی تکمیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ ہی کے لئے (کسی دوسرے سے) محبت کرے، اللہ ہی کے لئے (اس کے دشمنوں سے) بغض رکھے، اللہ ہی کے لئے خرچ کرے اور اللہ کے لئے خرچ کو روکے تو اس کا ایمان مکمل ہے۔'' (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

دور خلافت میں سادگی

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں ایک چادر اوڑھ کر سوتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ وہ امیر المومنین تھے۔

عبدالملک بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا آپ پر ایک عدن کی بنی ہوئی موٹی چادر (تہبند) جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور ایک کوپڑے کا پرانا ٹکڑا دیکھا جو کوفہ کا بنا ہوا تھا۔ (روشن ستارے)

شاہ جی کا ظریفانہ جواب

ایک سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ سے سوال کیا:۔ ''شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں' ہاں بیٹا! کیوں نہیں''

دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ (نگرانی) کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں ایک دم سے تاریں ملنے لگتی ہیں' یہ کیوں؟ آپ نے برجستہ کہا:۔ ''بھائی! جب کوئی ہیجڑا گھر میں آجائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی' مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے'' اس پر متعلقہ افسر اپنا سا منہ لیکر رہ گیا'' (حیات امیر شریعت ص ۵۰۵)

تمام صفات کا تعلق اخلاق سے ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب اخلاق کو پیدا کیا تو قناعت نے کہا کہ میں حجاز کی طرف جاؤں گا پس صبر نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور علم نے کہا کہ میں عراق کی جانب جاؤں گا۔ پس عقل نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کرم نے کہا کہ شام کی طرف جاؤں گا۔ پس تلوار نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور غناء نے کہا کہ میں مصر کی جانب جاؤں گا پس ذلت نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور بدخلقی نے کہا کہ میں مغرب کی جانب جاؤں گا پس بخل نے کہا کہ میں تیرے ہمراہ ہوں اور حسن خلق نے کہا کہ میں یمن کی طرف جاؤں گا پس بردباری نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور شفا نے کہا کہ میں بادیہ اور میدان کی طرف جاؤں گا پس مروت نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور فسق نے کہا کہ میں روم کی جانب جاؤں گا پس بغی اور بدکاری نے کہا کہ میں تیرے ہمراہ ہوں۔

غیر اختیاری امور سے احتراز

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی جب یہاں (یعنی خانقاہ امدادیہ میں تھے تو حضرت حاجی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت مجھے رونا نہیں آتا اور ذاکرین پر بہت گریہ طاری ہوتا ہے حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہاں جی اختیاری بات نہیں کبھی کبھی آنے بھی لگتا ہے پھر تو یہ حالت ہوئی کہ جب مولانا ذکر کرنے بیٹھتے تو تاب نہیں ہوتی تھی اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ پسلیاں ٹوٹنے لگتیں۔ عرض کیا کہ حضرت اب تو ہڈیاں پسلیاں ٹوٹی جاتی ہیں فرمایا کہ ہاں یہ بھی عارضی حالت ہوتی ہے جاتی بھی رہتی ہے۔ بس پھر گریہ وغیرہ سب جاتا رہا مولانا نے پھر شکایت کی کہ حضرت اب رونا نہیں آتا۔ فرمایاں پسلیاں ٹوٹ جاویں گی کیا کرو گے رو کر۔ (قصص الاکابر حضرت تھانویؒ)

بیت اللہ کی مرکزیت

"بیت اللہ اور مکہ مکرمہ اول عالم بھی ہے، مرکز عالم بھی ہے اور اصل عالم بھی ہے۔ اول عالم ہونے کا مقتضی یہ ہے کہ دین کے کاموں کی یہیں سے اولیت ہو۔ اس کا مرکز عالم ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ یہاں دین کی مرکزیت ہو اور اس کا اصل عالم ہونا اس کا مقتضی ہے کہ یہیں سے چہار طرف آواز پھیلے گی۔" (جواہر حکیم الاسلام)

دو پہر کا قیلولہ چٹائی پر

یونس بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ خلیفہ تھے اور آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشان ہوتے تھے اور کہا جاتا تھا یہ امیر المومنین ہیں یہ امیر المومنین ہیں۔ (روشن ستارے)

جان و مال کی حفاظت کا مدار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ یہ کام کرلیں گے تو میری طرف سے ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہوگا اور ان کی پوشیدہ نیتوں کا حساب اللہ کے پاس ہے۔'' (بخاری)

تواضع

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک مہمان آیا جس کے کپڑوں میں بھی بدبو آتی تھی اور بے انتہا جوئیں اس کے کپڑوں میں تھیں جس جگہ بیٹھتا سو پچاس جوئیں جھڑ جاتیں۔ مہمان خانہ میں کوئی پاس نہ پھٹکنے دیتا لیکن حضرت مدنیؒ نے اس کو اپنے برابر بٹھا کر کھانا کھلایا اور منہ ہاتھ صاف کرنے کے لئے اپنا تولیہ عنایت فرمایا چنانچہ حضرت کے کپڑوں پر بہت سی جوئیں چڑھ گئیں جن کو آپ نے اندر تشریف لے جا کر صاف کرایا۔

فائدہ: سبحان اللہ مہمانوں کی اس قدر دلداری اور ان کا اتنا خیال۔ حضرت مدنیؒ کا دستر خوان اتنا وسیع تھا کہ دس بیس ہی نہیں بلکہ دو دو سو اور تین تین سو مہمان ہو جاتے تھے کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ کے در دولت سے کوئی مہمان بھوکا آیا ہو اگر کوئی مہمان کھانے کے وقت دستر خوان پر نہ ہوتا تو تلاش کراتے تھے۔ انفاس قدسیہ۔ (حکایات اسلاف)

ساربانوں کی خوش حالی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ حدی (خوش الحانی سے اونٹ چلانے) کا کب سے وجود ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم اس کو نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا باپ مضر اپنے مال کے ساتھ نکلا اس نے اپنے غلام کو دیکھا کہ اس کے اونٹ اس سے متفرق ہو گئے ہیں۔ چنانچہ مضر نے غلام کے ہاتھ پر لاٹھی ماری۔ غلام نے میدان میں بیٹھ کر ہائے میرا ہاتھ کہہ کر چیخنا شروع کیا۔ پس جب اونٹوں نے اس کی آواز سنی تو اس کی طرف پھرے اس کے بعد مضر نے کہا کہ اگر ایسا کلام مشتق کیا جائے تو البتہ یہ ایسا کلام ہوگا کہ جس پر شتر جمع ہوں گے چنانچہ حدی نکالی گئی اس واقعہ کو مستطرف میں ذکر کیا ہے ابومنذر ہشام نے فرمایا کہ سرود تین قسم پر ہے اول نصب (ایک قسم کا راگ ہے جو حدی سے زیادہ نرم ہوتا ہے) اور جوانوں اور سواروں کا سرود ہے۔ دوم سناد (ایک قسم کی راگنی ہے) اور بھاری کثیر نغموں کو گلے میں گھوماتا ہے۔ سوم ہزج (سرود ترانہ کی ایک قسم کی راگنی ہے) اور وہ ہلکی آواز ہے جو دلوں کو پھاڑتی ہے اور برد بار کو برانگیختہ کرتی ہے اور اصل سرود اور اس کا معدن قریات کے اصول ہیں اور وہ یہ ہیں مدینہ وطائف وخیبر وفدک ووادی القرا ے ودومۃ الجندل یمامہ واللہ اعلم۔

بے ادبی کی ایک قسم

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ایک قصاب تھے نیک آدمی تھے کیرانہ میں ایک مسجد میں رہتے تھے خود مجھ سے بیان کرتے تھے کہ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں مجھے بیٹھے بیٹھے یہی خیال آیا کہ خدا جانے حضرت حافظ صاحب کا رتبہ بڑا ہے یا حضرت حاجی صاحب کا۔ حضرت نے فوراً فرمایا کہ اہل اللہ کی نسبت یہ خیال کرنا کہ کون بڑا ہے' کون چھوٹا' بے ادبی ہے۔ خدا کو معلوم ہے کہ اس کے نزدیک کون زیادہ مقبول ہے۔ سب سے حسن عقیدت رکھنا چاہئے اس کی تحقیق کی کیا ضرورت۔

پیش اہل دل نگہدارید دل تا نباشید از گمان بدخجل

(امثال عبرت)

قرآن خیر کے انقلاب کا داعی

''آج جتنا قرآن سے دور ہوتے جارہے ہیں اتنا ہی فساد برپا ہورہا ہے اور شر کا انقلاب آتا جارہا ہے کہ لوگ خیر سے شر کی طرف آرہے ہیں۔ علم سے جہالت کی طرف آرہے ہیں تہذیب سے بدتہذیبی کی طرف۔ تو انقلاب حسن کو قرآن پیدا کرتا ہے اور انقلاب شر ترک قرآن پیدا کرتا ہے۔ قرآن کو ترک کردو گے تو دوسرا انقلاب آتا چلا جائے گا' تہذیب سے بدتہذیبی ہوتی چلی جائے گی علم ختم ہوجائے گا جہالت سے اخلاق حسنہ جاتے رہیں گے بداخلاقیاں پیدا ہوتی جائیں گی۔ اس لئے علم اخلاق اور کمالات یہ قرآن ہی سکھاتا ہے۔ جب آدمی اس جڑ سے وابستہ نہ رہے تو کمالات کی شاخیں سامنے کہاں سے آجائیں گی۔ بہرحال قرآن برکت بھی ہے ہدایت بھی ہے نور بھی ہے اور انقلاب بھی ہے کہ جب آتا ہے تو کایاپلٹ دیتا ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

مسلمان' مجاہد اور مہاجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان ومال کا خوف نہ ہو، مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کیلئے اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔'' (بیہقی ومشکوٰۃ)

کرامت

سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ لوگوں نے دعوت دی جن کی نیت بری تھی آپ ان کے پاس گئے تو انہیں جدا ہوا ہوا پایا اور نامناسب آثار دیکھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ان سے واسطہ نہیں پڑا اور ایک غلام آزاد کیا۔

ھمدانیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خچر پر سوار دیکھا اور ان کا غلام نائل ان کے پیچھے سوار تھا حالانکہ وہ اس وقت خلیفہ تھے۔ (روشن ستارے)

کھانے میں سادگی

شرجیل بن مسلمؒ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو تو امارت کا کھانا کھلاتے تھے اور خود گھر میں جاکر سرکہ وزیتون کھاتے تھے۔ (روشن ستارے)

معاملات اور حقوق العباد

حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحبؒ ایک بار وطن سے ملازمت پر بذریعہ ریل جانے لگے اسٹیشن پر اس وقت پہنچے جب ریل آچکی تھی اور چھوٹنے ہی والی تھی ۔ آپ کے پاس سامان مقررہ وزن سے زیادہ تھا وزن کرا کر محصول دینے کا موقع نہ تھا گھبراہٹ میں ٹکٹ لیکر ریل میں تو بیٹھ گئے مگر خلاف شریعت زیادہ سامان بے محصول لے جانے پر دل بے چین تھا خدا سے دعا کی کہ اس معصیت سے بچنے کی کوئی سبیل نکال دیجئے کہ اچانک ذہن میں آیا کہ جہاں ریل سے اترنا وہاں سامان کا وزن کروا کر محصول ادا کر دینا آپ نے یہی کیا مگر رات کا وقت تھا ٹکٹ کلکٹر نے سامان تولنے سے انکار کر دیا اور کہا جائیے لے جائیے آپ نے فرمایا آپ کے خلاف قانون اس کی اجازت دینے کا کیا حق ہے وہ پھر بھی تیار نہیں ہوا آپ نے خود سامان تولا اور جتنا وزن زیادہ تھا اتنی رقم کا ریل کا ٹکٹ خرید کر پھاڑ کر پھینک دیا اور اس طرح حقوق العباد اور صفائی معاملات کا بہترین نمونہ اپنے عمل سے دکھایا۔ (ماہنامہ البلاغ ص ۵۶)

اللہ کی طرف صدق دل سے رجوع کرنا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جس نے بیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور بیس سال تک اس کی نافرمانی کی ۔ پھر اس نے اپنے چہرہ کی طرف آئینہ میں دیکھا پس اس نے اپنی داڑھی میں بوڑھاپا یعنی سفید بال دیکھا۔ چنانچہ اس نے اس کو غم میں ڈالا ۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اے میرے اللہ میں نے بیس برس تیری فرماں برداری کی اور بیس سال تیری نافرمانی کی ۔ اب اگر تیری طرف رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول فرمائے گا ۔ چنانچہ اس نے گوشہ خانہ سے ایک ایسے ہاتف غیب سے سنا جس کا جسم دیکھا نہ جاتا تھا وہ کہتا تھا کہ اگر تو ہمارے پاس آئے گا تو ہم بھی تیرے پاس آئیں گے اور اگر تو ہم کو ترک کرے گا تو ہم بھی تجھ کو چھوڑ دیں گے اور اگر تو ہماری نافرمانی کرے گا تو ہم تجھ کو مہلت دیں گے اور اگر تو ہماری جانب رجوع کرے گا تو ہم تجھے قبول کریں گے واللہ اعلم ۔

خوف آخرت

حضرت عبداللہ بن رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں جنت وجہنم کے درمیان ہوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ میرے لئے کس طرف کا حکم دیا جائے گا تو میں یہ جاننے سے پہلے کہ میں کس طرف جاؤں گا راکھ ہونا پسند کروں گا۔ (روشن ستارے)

نیت کے اثرات وبرکات

وہ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے تھے کہ وہی نقشبندی شیخ اپنے بھائی تجمل حسین صاحب سے کہا کرتے تھے کہ تم مجھ سے کچھ حاصل کرلو۔ وہ کہہ دیتے کہ ہمیں اپنے حضرت حاجی صاحب ہی کی نسبت کافی ہے وہ کہتے کہ میں نے تمہیں بھائی ہونے کی وجہ سے مشورہ دیا ہے آگے تمہیں اختیار ہے مرنے سے پہلے کچھ حاصل کرلو ورنہ پچھتاؤ گے جب تجمل حسین صاحب کا وقت اخیر ہوا تو ان سے کلمہ پڑھنے کو کہا جاتا تھا لیکن ان کے منہ سے نہیں نکلتا تھا ان کے بھائی نے آ کر جب یہ حالت دیکھی تو کہا کہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ کچھ مجھ سے حاصل کرلو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اب کہاں گئی وہ حضرت حاجی صاحب کی نسبت کلمہ بھی منہ سے نہیں نکلتا۔ نزع کا وقت تھا یہ سنتے ہی انہوں نے فوراً آنکھ کھول دی اور گو عربی پڑھے ہوئے نہ تھے مگر یہ آیت بڑے جوش سے پڑھی۔ **یا لیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین** ذکر کرتے کرتے روح نکل گئی وہ بیچارے **بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین** کے معنی بھی نہ جانتے تھے مولوی صدیق احمد صاحب اس وقت موجود تھے۔ ان کی بن پڑی انہوں نے ان نقشبندی شیخ سے کہا دیکھا تم نے حضرت حاجی صاحب کی نسبت کو پیری مریدی کا دم بھرتے ہو اور اتنا بھی نہیں معلوم کہ یہ کس حالت میں ہے۔ پھر ہمارے حضرت مولانا مرشدنا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ وہ اس وقت حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول تھے۔ اس وجہ سے کلمہ کی طرف توجہ نہ تھی لیکن جب اپنے بھائی کا طعن سنا تو جوش میں آنکھیں کھول دیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحب کی نسبت کا اثر دکھلا دیا۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ)

ترقی اللہ کے نام میں ہے

''حدیث نبوی میں ہے کہ (لاتقوم الساعة حتیٰ یقال فی الارض الله) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نام پر قائم ہے جب نام نکل جائے گا تو دنیا تباہ اور ختم ہو جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ دنیا اللہ کے نام لینے والوں پر قائم ہے۔ جب تک اللہ کے نام لینے والے موجود ہیں اس وقت تک یہ دنیا قائم رہے گی جب وہ مٹ جائیں گے تو دنیا ختم کر دی جائے گی۔ جس ملک کے اندر اللہ کے نام لینے والے باقی نہ رہیں وہ تباہی کی طرف جائے گا اور جس ملک میں سارے ہی اللہ کا نام لیں وہ بقا اور ترقی کی طرف جائے گا۔ بہرحال اللہ کے نام میں ترقی ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ کا ہاتھ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا اور (مسلمانوں کی) جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے جو شخص جمہور مسلمین سے الگ ہو جائے وہ جہنم میں بھی (مسلمانوں سے) علیحدہ رہے گا۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

مخالفت سے برتاؤ

حضرت شیخ الآفاق مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ میری سفارش نوکری کیلئے فلاں شخص سے کر دیجئے وہ شخص جس سے سفارش چاہی گئی تھی آپ کا مخالف تھا مگر باوجود اس امر کے آپ نے اپنی خوش خلقی سے رقعہ لکھ دیا یا اس شخص نے حامل رقعہ سے اس رقعہ کی بتی بنا کر کہا کہ شاہ صاحب سے کہہ دینا کہ اس کو اپنے اس مقام میں رکھ لو استغفر اللہ اس بھلے آدمی نے ویسے ہی آ کر روایت نقل کر دی فرمانے لگے:۔ ''کہ اگر تیرا مقصود اس طریق سے حاصل ہو جاتا یا اب بھی ہو جائے تو خدا کی قسم مجھے اس سے بھی عذر نہیں'' اس سائل نے اس مخالف سے یہ حکایت جا کر نقل کی وہ متاثر اور متضرع ہوا اور آ کر عقیدت ظاہر کی خطا معاف کرائی اور بیعت ہوا۔ (ماہنامہ الامداد)

حیاء وعفت گھٹی میں ملی

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مکان میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا ہے اور نہ زمانہ اسلام میں اور میں اسلام لا کر نہیں زیادہ ہوا مگر حیاء میں (اسلام لا کر حیاء اور بڑھ گیا اور عفت و پاکدامنی کی صفت اور راسخ ہوگئی)

عقبہ بن صھبان کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں میں نے اپنے آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے نہیں چھوا۔ (روشن ستارے)

گناہ گار بندے

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ سے حساب لے گا جب اس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر غالب ہوں گی تو اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ جب فرشتے اس کو دوزخ کی طرف لے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ میرے بندہ کو لو اور اس کے پاس پہنچو اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ دنیا میں کسی عالم کی مجلس میں بیٹھا ہے تا کہ میں اس عالم کی سفارش سے اس کو بخش دوں چنانچہ جبرئیل علیہ السلام اس سے پوچھیں گے وہ کہے گا کہ نہیں۔ پس حضرت جبرئیل عرض کریں گے کہ اے رب تو اپنے بندہ کا حال خوب جانتا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں اس کے بعد اللہ جل شانہ فرمائے گا کہ آیا وہ کسی عالم کو دوست رکھتا تھا وہ کہے گا کہ نہیں پھر ارحم الراحمین فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ کیا وہ دسترخوان پر کسی عالم کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ کہے گا کہ نہیں۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ آیا یہ اس گلی میں سکونت رکھتا تھا جس میں کوئی عالم تھا وہ کہے گا کہ نہیں پھر خداوند عالم فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ آیا اس کا نام کسی عالم کے نام یا اس کا نسب کسی عالم کے نسب کے موافق تھا وہ کہے گا کہ نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ آیا یہ کسی ایسے آدمی سے محبت رکھتا تھا جو کسی عالم کو محبوب رکھتا تھا پس وہ کہے گا کہ ہاں پھر تو اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو۔ اس لئے کہ میں نے اس کو اسی وجہ سے بخش دیا۔ (حیاۃ الصحابہ)

ایک عامل بالحدیث کی اصلاح

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ سے ایک غیر مقلد شخص بیعت ہوئے اور انہوں نے یہ شرط کی کہ میں مقلد نہ ہوؤں گا بلکہ غیر مقلد ہی رہوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے؟ بیعت ہونے کے بعد جو نماز کا وقت آیا تو انہوں نے نہ آمین زور سے کہی اور نہ رفع یدین کیا' کسی نے حضرت حاجی صاحبؒ سے ذکر کیا کہ حضرت آپ کا تصرف ظاہر ہوا' فلاں شخص جو غیر مقلد تھے وہ مقلد ہو گئے' حضرت حاجی صاحبؒ نے ان غیر مقلد صاحب کو بلا کر فرمایا کہ بھائی کیوں کیا تمہاری تحقیق بدل گئی' یا صرف میری وجہ سے ایسا کیا۔ اگر تم نے میری وجہ سے ایسا کیا ہو تو میں ترک سنت کا وبال اپنی گردن پر لینا نہیں چاہتا' ہاں اگر تمہاری تحقیق ہی بدل گئی تو مضائقہ نہیں' یہ بیان فرما کر حضرت والا یعنی صاحب ملفوظ (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ کیا کسی فقیر کا یہ منہ ہو سکتا ہے کہ جو ایسی بات کہے' کم و بیش ہر اہل سلسلہ کے اندر تعصب پایا جاتا ہے' مگر ہمارے حضرت حاجی صاحب کی ذات اس سے بالکل پاک صاف تھی' جیسا کہ قصہ سے ظاہر ہے (جامع عفی عنہ) نیز یہ بھی فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا علم ایک سمندر تھا کہ جو موجیں مار رہا تھا' حالانکہ آپ ظاہری عالم نہ تھے حق تعالیٰ نے اس سے بھی آپ کو علیحدہ رکھا تھا۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

عظمت وجلالت خداوندی

''اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی صورت یہی ہے کہ اس کی قدرت اور اس کا اقتدار اور قبضے کو تصور میں لاتا رہے کہ وہ مالک ہے جس طرح چاہے کرے جب چاہے موت دیدے' جب چاہے حیات دے دے' جب چاہے صحت دے دے' جب چاہے بیماری مسلط کر دے' جب چاہے امن دے دے' جب چاہے بدامنی مسلط کر دے' اسی کی یہ قدرت ہے اور اس کی اس قدرت کا جب دھیان ہوتا ہے تو ڈر پیدا ہوتا ہے کہ میں بڑے قادر کے قبضے میں ہوں معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا تو آدمی حق تعالیٰ کی عظمت وجلالت کو تصور کرتا رہے' اس سے ڈر پیدا ہو جاتا ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

آپ کی بعثت پر نبوت کی تکمیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اور دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے خوبصورتی سے تعمیر کیا گیا ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو دیکھنے والے اس کے چاروں طرف گھوم کر اس کے حسن پر حیران ہوتے ہیں اور اس اینٹ کی کمی پر تعجب کرتے ہیں، بس میں ہوں، جس نے اس اینٹ کی خالی جگہ کو پُر کر دیا، مجھ پر قصرِ نبوت کی تکمیل ہوگئی اور مجھ پر رسول بھی ختم کر دیئے گئے، میں (قصرِ نبوت کی) وہی (آخری) اینٹ ہوں اور تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا۔'' (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

تیس دھوکے باز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک تیس کے لگ بھگ دھوکا باز لوگ نہ پیدا ہو جائیں جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' (بخاری)

عجیب جواں

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ت کے زمانہ قیام حیدر آباد دکن میں اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ:۔ ''آپ کے پاس بڑے بڑے لوگ آتے ہیں' آپ ان سب کو فرش پر بٹھاتے ہیں اچھا نہیں لگتا دو چار کرسیاں لے آئیں''

حضرت مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ:۔ پہلے تو میں خاموش رہا اور ٹلاتا رہا جب اہلیہ محترمہ نے کئی بار عرض کیا کہ ''آپ ان (آنے والوں) کو زمین پر بٹھاتے ہیں (یہ امراء) کیا خیال کریں گے'' تب حضرت مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ:۔ ''میں تو اسی طرح زمین پر بٹھاؤں گا۔ جس کو آنا ہے وہ آئے' دنیا نے میرا کیا خیال کیا ہے۔ جو میں اس کا خیال کرتا پھروں''

چنانچہ نہ کرسیاں آئیں اور نہ میز اور نہ ہی آپ کو کبھی مسہری یا نواڑی پلنگ پر سوتے دیکھا گیا۔ آپ ہمیشہ بان کے بنے ہوئے پلنگ پر آرام فرماتے اور دن میں تو پلنگ پر لیٹتے ہی نہ تھے۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

آخرت کے کام

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حامد لفاف رحمہ اللہ نے جمعہ کی نماز کے واسطے جانا چاہا حالانکہ ان کا گدھا گم ہو گیا تھا ان کا آٹا چکی میں تھا اور ان کی زمین کی آبپاشی کی باری اور وقت آ گیا تھا۔ انہوں نے اپنے جی میں غور کیا اور کہا کہ اگر جمعہ کی نماز کے واسطے جاتا ہوں تو میرے یہ سب کام فوت ہوتے ہیں پھر انہوں نے کہا کہ آخرت کا کام بہتر ہے چنانچہ وہ جمعہ کے واسطے گئے جب وہ واپس آئے تو اپنی زمین کو سیراب پایا۔ اور اپنا گدھا طویلہ میں پایا اور اپنی بی بی کو روٹی پکاتے پایا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بی بی سے پوچھا بی بی نے ان سے کہا کہ گدھے کے طویلہ میں آنے کی یہ صورت ہوئی کہ میں نے دروازہ کی کھٹکھٹاہٹ سنی تو میں باہر نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ گدھا دوڑا آتا ہے اور شیر اس کے گرد ہے جب میں نے دروازہ کھول دیا تو گدھا گھر میں داخل ہو گیا۔ اور ہمارے پڑوس نے اپنی زمین کو سینچنا چاہا اتفاق سے وہ سو گیا اور پانی جاری ہوا اس نے ہماری زمین کو سیراب کر دیا۔ اور آٹا یوں ہاتھ آیا کہ ہمارے پڑوسی کا آٹا چکی میں تھا پس وہ گیا تا کہ اس کو لائے لیکن اس نے غلطی کی اور ہماری گون اٹھالیا۔ جب وہ اپنے گھر آیا تو اس نے اس کو پہچانا اور اس کو ہمارے حوالہ کر دیا۔ اس کے بعد حامدؒ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ اے میرے رب میں نے تیری ایک ضرورت پوری کی اور تو نے میری تین حاجتوں کو پورا کیا۔ تیرا شکر ہے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کی معاشرت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ سے ایسے بڑے بڑے علماء مستفید ہوئے کہ اگر وہ علماء اپنے وقت میں اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو چل جاتا اور وہ اس کو نبھاہ بھی دیتے پھر فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب بالکل سادہ رہتے تھے نہ عمامہ، نہ چوغا، نہ عبا نہ قبا نہ موٹے موٹے دانوں کی تسبیح کچھ نہ تھا۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

قبر کا خوف

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی۔ (روشن ستارے)

روکھی روٹی' پانی اور سادہ مکان کے علاوہ سب فالتو ہے

حمران بن ابان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کھانے کی روکھی روٹی' میٹھے پانی اور گزارہ کے مکان کے علاوہ ہر چیز فالتو ہے ابن آدم کے لئے اس میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔ (روشن ستارے)

ضرورت تزکیہ

''اگر کوئی شخص مشرکانہ ذہنیت لے کر قرآن کو دیکھے تو یوں معلوم ہوگا کہ ہر آیت سے شرک ہی نکل رہا ہے۔ اگر نصرانی ذہنیت سے سوچے گا تو یوں معلوم ہوگا کہ ہر آیت میں عیسائیت بھری پڑی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یہودیانہ ذہن سے قرآن کو دیکھے تو یوں معلوم ہوگا کہ قرآن میں یہودیت بھری پڑی ہے لیکن اگر کوئی مواحدانہ ذہنیت لے کر جائے گا تو آیت آیت سے توحید نکلے گی اس لئے کہ قرآن کریم تو ایک مردجنی کی مانند ہے دوست اس سے کمالے یا دشمن اس سے کمالے وہ تو ذی وجوہ اصولی اور کلی جملے ہیں ہیر پھیر کر آدمی اپنا مطلب نکال سکتا ہے اسی وجہ سے حضورؐ نے نفوس کا تزکیہ فرمایا اپنے صحابہ کرامؓ سے ریاضت اور مجاہدات کرائے توجہ الی اللہ کی مشق کرائی تا کہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہو ذہن میں استقامت پیدا ہو جائے ذہن سے زیغ اور کجی نکل جائے۔ جب ذہن میں استقامت آ گئی تو جو آیت پڑھی جائے گی یا معنی بیان کئے جائیں گے آدمی صحیح سمجھے گا''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ایمان کی حلاوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی پائی جائیں گی وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا، ا۔ ایک یہ کہ اس شخص کو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسری ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو۔ ۲۔ دوسری یہ کہ وہ کسی (اللہ کے) بندے سے محبت کرے اور محبت صرف اللہ کے لئے ہو۔ ۳۔ تیسرے یہ کہ اسے کفر سے نجات حاصل کرنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف لوٹنا ایسا بُرا لگتا ہو جیسے وہ آگ میں جھونکے جانے کو بُرا سمجھتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فن تصوف کی خدمت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے فن تصوف کی حقیقت صاف صاف ظاہر فرمادی عرصہ سے اس فن کی بہت خراب حالت ہورہی تھی لوگ گڑبڑ میں پڑے ہوئے تھے۔
(قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

گناہوں کو جلانے والا کلمہ

مسلمہ بن عبداللہ الجھنی اپنے چچا ابومشجعہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں ایک مریض کی عیادت کی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہو لا الٰہ الا اللہ مریض نے یہ کہہ دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اس کلمہ سے اپنے گناہوں کو پھینک دیا اور انہیں جلا دیا۔ میں نے پوچھا کیا کچھ اور کہتے ہو یا اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے۔ تو فرمایا بلکہ میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مریض کیلئے ہے تو صحیح آدمی کے لئے کیا ہوگا؟ فرمایا یہ کلمہ کہنا صحیح کے لئے زیادہ گناہوں کو جلانے والا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)

اک مرد قلندر

ایک سلسلہ گفتگو میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

''میں جب کراچی جیل سے رہا ہو کر آیا تو بنگال کونسل کے ایک ممبر نے مجھ سے کہا کہ چالیس ہزار روپے نقد اور ڈھاکہ یونیورسٹی میں پانچ سو روپے ماہوار کی پروفیسری آپ کیلئے ہے اس کو قبول فرمالیں' حضرت شیخ مدنی نے پوچھا۔ ''کام کیا کرنا ہے''

ممبر صاحب نے فرمایا:۔ ''کچھ نہیں' صرف تحریکات میں خاموش رہیں''

حضرت شیخ مدنیؒ نے فرمایا کہ:۔ ''حضرت شیخ الہندؒ جس راستے پر لگا گئے ہیں میں اس سے نہیں ہٹ سکتا'' حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے اس واقعہ کو سنانے کے بعد حاضرین کو نصیحت فرمائی کہ آپ صاحبان اس کام میں لگے رہیں۔ (اکابر کا تقویٰ ص ۷۵)

اللہ ہر چیز پر قادر ہے

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ ایک عورت سے ملے۔ ان کی نظر اس پر پڑ گئی اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور فرمایا کہ اے اللہ بیشک تو نے بینائی تو اپنی جانب سے ایک نعمت عطا کی ہے لیکن ڈر ہے کہ یہی بینائی مجھ پر عذاب ہوگی۔ (اس لئے) اس کو تو مجھ سے لے لے۔ چنانچہ وہ اسی وقت اندھے ہو گئے اس کے بعد وہ مسجد جاتے تھے تو ان کا ایک چھوٹا بھتیجا ان کو کھینچ کر یعنی ہاتھ وغیرہ پکڑ کر لے جاتا تھا جب وہ لڑکا ان کو مسجد تک پہنچا دیتا تھا تو خود وہاں سے چل دیتا تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگتا تھا۔ اور ان کو چھوڑ دیتا تھا جب ان کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی تو وہ لڑکے کو پکارتے تھے اور وہ ناخوشی سے ان کی ضرورت کو پوری کرتا تھا پھر کھیل میں لگ جاتا تھا چنانچہ وہ ایک دن مسجد میں اسی حالت سے تھے کہ ناگاہ انہوں نے ایک ایسی چیز محسوس کی جو ان کے گرد پھرتی تھی۔ وہ اس سے ڈرے اور لڑکے کو بلایا لیکن اس نے ان کو جواب نہ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ اور کہا کہ اے میرے معبود میرے سردار میرے آقا۔ بیشک تو نے مجھے ایسی بینائی عطا فرمائی تھی کہ میں اس سے تیری اس نعمت کو دیکھتا تھا جو مجھ پر تھی لیکن میں ڈرا کہ یہ نعمت بینائی مجھ پر عذاب ہوگی میں نے تجھ سے سوال کیا کہ تو اس کو لے لے تو نے اس کو لے لیا اور اب میں بینائی کا محتاج ہوں اس لئے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس کو مجھ پر واپس کر دے پس اللہ تعالیٰ نے بینائی کو اس پر پھیر دیا۔ یعنی اسی وقت اس کو انکھیارا کر دیا اور وہ بینا ہو کر اپنے گھر چلا گیا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ایک شیخ کا اپنے مرید سے معاملہ

فرمایا کہ حافظ عبدالرحیم کہتے تھے کہ میں مکہ معظمہ میں حضرت حاجی صاحب کے پاس حرم میں بیٹھا تھا کہ ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ ایک شخص سے کسی خطا پر اٹھک بیٹھک کروا رہے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ یہ پیر مرید ہیں۔ اس کے بعد فرمایا بھلا ہم نے بھی کبھی تم کو ایسی سزا دی ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

ضرورت معلمین

''یہ بھی ضروری ہے کہ امت میں معلمین ہوں تا کہ وہ تعلیم دیں۔قرآن ہو یا حدیث وہ نقل کی جائے گی۔دین میں رائے معتبر نہیں۔سلف کے دائرے میں رہ کر قرآن کے معنی متعین کیئے جائیں گے۔اگر سلف کا دامن چھوٹ گیا اور رائے زنی آ گئی تو پھر ہوائے نفس پیدا ہوگی، نفس میں آزادی پیدا ہوگی تو آدمی دین کا متبع نہیں رہے گا۔نفس کا متبع ہو جائے گا۔اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مرادات و مطالب خداوندی بیان کیئے جائیں اور یہ بغیر معلم کے ممکن نہیں۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

سوادِ اعظم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں کی عظیم اکثریت کا اتباع کرو، اس لئے کہ جو ان سے الگ ہوا وہ جہنم میں بھی الگ رہے گا۔'' (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

امراء سے معاملہ

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ سے ملاقات کیلئے مختار مسعود صاحب، کیپٹن ڈاکٹر حامد علی خاں صاحب کے ساتھ آئے، سردی کا موسم تھا، مختار مسعود صاحب نے بہت قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا۔حضرت مولانا کاندھلویؒ نے محسوس کیا کہ شاید انہیں اس بات کا خیال ہو کہ مٹی لگ جانے سے سوٹ میلا ہو جائے گا۔حضرت کاندھلویؒ نے فرمایا:۔''بھائی ہم تو فقیر آدمی ہیں، ہمارے پاس تو صوفہ اور کرسیاں نہیں ہیں آپ آئے ہیں تو اسی میلے کچیلے فرش پر بیٹھ جائیں۔''

مختار مسعود صاحب نے اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کیا:۔''مولانا! صوفوں پر تو روز ہی بیٹھتے ہیں، اس مٹی پر بیٹھنے کی تمنا لیکر تو آپ کے پاس آئے ہیں''

حضرت مولانا کاندھلویؒ ان کے اس ادب اور اخلاق سے بہت خوش ہوئے۔

(تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

احسان کا انعام

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا میرا ایک اونٹ تھا جس پر میں سوار ہوتا تھا وہ عاجز اور ماندہ ہوگیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور مجھ سے کہا اس پر سوار ہو میں اس پر سوار ہوا اور لوگوں سے آگے ہوگیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کی برکت اس کو پہنچی ۔اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس کو میرے ہاتھ بیچتے ہو۔ میں شرمندہ ہوا کیونکہ میرے پاس اس کے علاوہ پانی کھینچنے والا دوسرا اونٹ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا ہاں! اس کے بعد آپ اس کی قیمت میں زیادتی کرتے رہے اور مجھ سے فرماتے رہے کہ اللہ تیری مغفرت کرے یہاں تک کہ آپ سونے کے ایک اوقیہ (اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے) تک پہنچے۔ مجھ سے آپ نے فرمایا کہ تم کو اس پر سواری کا حق ہے یہاں تک کہ تم مدینہ منورہ پہنچو۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ ان کو قیمت دو اور اس کو زیادہ کرو۔ پھر آپ نے میرا اونٹ بھی واپس کردیا۔ سہیلیؒ نے کہا کہ آپ کے اونٹ خریدنے اور اس کی قیمت میں زیادتی کرنے اور اس کو واپس کرنے میں یہ حکمت تھی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے **ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم** یعنی اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں خرید لیں اور نیز اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے کہ للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ یعنی جن لوگوں نے احسان کیا ان کے لئے نیکی اور زیادتی ہے اور نیز اللہ تعالیٰ کے اس قول کی جانب اشارہ ہے کہ **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ** الآیۃ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوگئے ان کو تم مردہ نہ گمان کرو۔ تا لآخر آیت وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

تواضع کی حالت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں مثنوی شریف کے سبق کے بعد روز دعا ہوا کرتی تھی لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت کیا دعا مانگا کریں فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ وہ ہمیں بھی حاصل ہوجاوے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ)

جامعیت انسان

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا لطیفہ ہے کہ انسان ہی کے اندر سب کچھ ہے۔ بس جب سردی لگی کرۂ نار کا تصور کرلیا اور گرمی لگی تو طبقہ زمہریر کا تصور کرلیا۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

قرآن کی معجزانہ شان

''قیامت آجائے گی مگر قرآن کریم کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے بلکہ برابر چلتے رہیں گے نکلتے رہیں گے اور آج بھی علماء ہزاروں تصنیفات کرتے جارہے ہیں اور استدلال آیات سے یا احادیث سے ہی ہوتا ہے مسلمانوں نے نہ صرف تصانیف کی ہیں بلکہ کئی فنون کی بنیاد ڈالی بیسیوں فنون وعلوم ہر ہر فن کے اندر ایجاد کئے پھر لاکھوں کتابیں ہوئیں تو یہ معجزہ کی شان نہیں تو اور کیا ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

شیطان کا شکار ہونے بچو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ شیطان انسان کا ایسا ہی بھیڑیا ہے، جیسے بکریوں کو کھانے والا بھیڑیا ہوتا ہے وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو گلّے سے الگ ہو کر دور چلی گئی ہو یا عام بکریوں سے ہٹ کر چل رہی ہو۔ (لہٰذا) تم ان گھاٹیوں میں جانے سے بچو اور مسلمانوں کی عام جماعت کے ساتھ لگے رہے۔'' (احمد، مشکوٰۃ)

باہمی محبت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ ایک بار حضرت میاں سید اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں حاضر ہوئے، دیکھا کہ میاں صاحب، انہی کی کتاب التعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کا مطالعہ فرمارہے ہیں حضرت میاں صاحب نے مولانا ادریس صاحب کو دیکھ کر فرمایا:۔ مولوی ادریس! یہ کتاب تم نے بہت اچھی لکھی، میں اکثر اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور بعض مرتبہ کئی کئی گھنٹے اسے دیکھتا رہتا ہوں، پھر فرمایا:۔ مولوی صاحب! علم والے ایک سے ایک بڑھ کر ہیں، اللہ تعالیٰ کا جس پر فضل ہو وہ اس کو اپنے دین کی خدمت کا موقع عطا کردیتا ہے اور اس سے اپنے دین کی خدمت لے لیتا ہے۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

حضرت علیؓ عرب کے سردار ہیں

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلاؤ (یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو) تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں فرمایا میں بنی آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے، جب حضرت علی آ گئے تو انصاری کی طرف پیغام بھیجا وہ آ گئے تو ان سے فرمایا اے انصار کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں اگر تم ان کو تھامے رکھو تو بعد میں کبھی گمراہ نہ ہو گے، انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا یہ علیؓ ہے اس سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور اس کا احترام کرو میرے احترام کی وجہ سے کیونکہ جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اسی کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریلؑ نے دیا ہے۔ (روشن ستارے)

حضرت خضر کی زندگی کا عجیب ترین واقعہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنی عمر میں سب سے عجیب تر کون سی چیز دیکھی ہے حضرت خضرؑ نے جواب دیا کہ سب سے عجیب تر چیز میں نے یہ دیکھی ہے کہ میں ایک ایسے میدان وحشتناک میں گزرا جو پیاسا کرنے والا اور بے پانی کا تھا۔ پھر پانچ سو سال تک میرا جانا وہاں نہ ہوا۔ اس کے بعد جو وہاں پھر گزرا تو میں نے اس کو ایسا عجیب اور عظیم الشان شہر پایا کہ جو درختوں اور نہروں سے پر تھا۔ پس جو لوگ اس شہر میں تھے ان میں سے کسی سے میں نے کہا کہ یہ شہر کتنی مدت سے آباد کیا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ سبحان اللہ ہم اور ہمارے باپ دادا اس شہر کو اسی حالت پر پہچانتے ہیں۔ چنانچہ پھر پانچ سو برس تک میں ادھر نہ گزرا۔ اور اس کے بعد جو ادھر گزرا تو میں نے اس کو بڑا دریا پایا۔ اور اس میں ایک شکاری کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اے شخص جو شہر یہاں تھا کہاں ہے؟ یہ سن کر اس نے کہا کہ سبحان اللہ کیا یہاں کوئی شہر بھی تھا ہم نے اور ہمارے باپ داداؤں نے تو اس کو نہیں سنا۔ بعد پانچ سو برس کے پھر جو میں ادھر گیا تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ ایک آباد شہر ہے جس طرح کہ پہلی مرتبہ تھا۔ پس اس ذات بے نیاز کو پاکی ہے جس کو نہ تو زوال ہے اور نہ تو وہ متغیر ہوتی ہے۔

حضرت کا معمول

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا معمول تھا کہ جب کوئی کسی کی چغلی کھاتا تو نرمی سے راوی کی تکذیب فرماتے تھے اور مولانا رشید احمد صاحب کا یہ قول تھا کہ جب کوئی مجھ سے کسی کی روایت بیان کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں ان میں آپس میں رنج ہے اور مولانا محمد قاسم صاحبؒ راوی کو ڈانٹتے اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ خود اس قدر افادات فرماتے کہ کسی کو روایت کرنے کی نوبت ہی نہ آتی پھر فرمایا (پیرومرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے) کہ ایک مرتبہ ندوہ والوں نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں میری شکایت کی اس پر حضرت نے فرمایا کہ نہیں اس کی طبیعت ایسی نہیں ہے اور مجھے خط میں یہ شعر تحریر فرمایا۔

من نگویم کہ ایں مکن آں کن ‏ ‏ ‏ ‏ مصلحت بین و کار آساں کن

(قصص الاکابر حضرت حکیم الامت تھانویؒ)

امیر المومنین اور سید المسلمین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس میرے لئے وضو کا پانی ڈالو پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں پھر فرمایا اے انس اس دروازے سے تم پر جو داخل ہوگا وہ امیر المومنین، سید المسلمین، قائد الغر المحجلین اور خاتم الوصیین ہوگا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا اے اللہ! یہ انصار کے کس آدمی کو بنا، اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے انس یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا علیؓ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو گلے لگایا پھر اپنے چہرے کا پسینہ حضرت علی کے چہرے سے ملنے لگے اور حضرت علی کے چہرے کا پسینہ اپنے چہرہ انور سے ملنے لگے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ وہ معاملہ کیا جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ فرمایا اور مجھے کیا چیز اس سے منع کر سکتی ہے جبکہ تم میری طرف سے ادائیگی کرو گے، اور انہیں میری آواز سناؤ گے اور میرے بعد جس میں یہ اختلاف کریں گے تم اسے واضح کرو گے۔ (روشن ستارے)

علم نبوت اور علم حقیقت

''جہاد کتاب اللہ میں دقیق معنی کا ثبوت ہوتا ہے جنہیں غیر معمولی فہم کا آدمی سمجھ سکتا ہے وہیں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ فہم کوئی اکتسابی چیز یا فن نہیں ہے جسے محنت سے حاصل کرلیا جائے بلکہ وہ ایک ملکہ عطائے الٰہی ہے جو خاص خاص افرادامت کوعطا ہوتا ہے بعینہ اسی طرح جیسے رسالت و نبوت کوئی فن نہیں کہ جس کا جی چاہے محنت کر کے نبی بن جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں رسالت کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ''اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ'' (یعنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھتا ہے) اور اس قسم کے صاحب فہم یا صاحب علم اسرار و حقائق کے بارے میں حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا (وعلمناہ من لدنا علماً) یعنی اور ہم نے انہیں (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس سے مخصوص علم دیا۔ غرض دونوں امور یعنی علم نبوت اور علم حقیقت کو اپنی طرف منسوب فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ علم کا یہ مرتبہ اکتسابی نہیں بلکہ محض عطائے الٰہی اور موہبت ربانی ہے، جس کے لئے من اللہ ہی افراد کا انتخاب فرمایا جاتا ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ایک لاکھ درہم اور ایک درہم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ ایسے کہ) ایک شخص کے پاس بہت سارا مال تھا، اس نے اپنے سامان میں سے ایک لاکھ نکال کر صدقہ کر دیا اور دوسری طرف ایک شخص کے پاس کل دو درہم تھے اس نے ان میں سے ایک نکال کر صدقہ دیا۔'' (نسائی)

انداز تبلیغ

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلی شریف (تحصیل شجاع آباد ملتان) والوں کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا: ''آپ! بڑے پیر ہیں، میری اولاد نہیں آپ خدا سے اولاد دلا دیں پیر اسی لئے بنائے جاتے ہیں''

فرمایا۔ ''میں بیمار ہوں۔ اگر اتنی طاقت رکھتا کہ تجھے بیٹا دلا دوں تو اپنے لئے صحت بزور حاصل کر لیتا'' (ماہنامہ تبصرہ)

دنیا سے بے رغبتی بہترین نیک سیرتی ہے

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چودہ ہزار کلمہ تین دن میں سرگوشی اور راز کے طور پر فرمائے۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ بہ تکلف نیک سیرتی حاصل کرنے والوں نے میرے نزدیک ایسی کوئی نیک سیرتی حاصل نہ کی جو دنیا میں زہد اور کم رغبتی کے برابر ہو سکے۔ یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنا بہترین نیک سیرتی ہے اور مجھ سے قربت حاصل کرنے والوں نے ایسی کوئی قربت حاصل نہ کی جو ممنوعات شرعیہ سے پرہیز کے برابر ہو سکے۔ یعنے جو چیزیں لوگوں پر حرام کی گئی ہیں ان سے پرہیز کرنا تقرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے اور جو لوگ کہ میری عبادت کرنے والے ہیں انہوں نے ایسی کوئی عبادت نہ کی جو میرے خوف سے رونے کے برابر ہو سکے یعنی خشیت الٰہی سے رونا فاضل ترین عبادت ہے اس کے بعد حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے رب وہ کیا چیز ہے؟ جو تو نے ان کے لئے تیار کی ہے اور وہ کیا شئے ہے جس کے ساتھ تو ان کو بدلہ دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں نے ممنوعات شرعیہ سے بچنے والے زاہدوں کے لئے اپنی جنت حلال کر دی ہے وہ لوگ اس میں جہاں چاہیں رہیں اور اپنے پرہیزگار بندوں کو میں نے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا اور جو لوگ میرے ڈر اور خوف سے رونے والے ہیں پس ان کے لئے برتر ہمراہ یعنی میں خود ہوں اس میں کوئی ان کا شریک نہ ہوگا۔

ایمان والوں کے سردار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کوئی ایسی آیت نازل نہیں فرمائی جس میں اے ایمان والو! سے خطاب ہے مگر علی اس کے سرفہرست اور امیر ہیں''۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے اس حدیث کو صرف ابن ابی خیثمہ کے طریق سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔ (روشن ستارے)

حقیقت کعبہ

پھر فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ سے ایک مرتبہ شریف مکہ کو کسی نے بدگمان کر دیا اور وہ شخص اتفاق سے ایک بار حضرت کی مجلس میں آ گیا۔ حضرت نے خوب لتاڑا حضرت کسی بڑے سے بڑے نواب کی بھی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے تھے اور شریف مکہ کی نسبت فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ وہ یہاں سے مجھے علیحدہ کر دیں گے سو کر دیں میں جہاں بیٹھوں گا وہیں مکہ ہے کچھ اسی شہر کا نام مکہ نہیں ہے پھر اس کا راز فرمایا کہ حقیقت کعبہ تجلی الوہیت ہے اور حقیقت مدینہ عبدیت ہے۔ تو اہل معنی ان حقائق پر نظر رکھتے ہیں گو جامعیت یہ ہے کہ حقیقت اور صورت دونوں کو لے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

عالم مخلوقات ومشروعات

''تکوین وتشریع کو بروئے کار لانے والے ایک ہی اصول فطرت ہو سکتی ہے جو (فاطر السمٰوٰت والارض) کے فطرت سے ناشی ہے کہ وہی ان دونوں کا مبدأ اور انتہا ہے اور انہی اصول کو جب تخلیق میں استعمال کیا گیا تو عالم مخلوقات مکمل ہو کر سامنے آ گیا اور انہیں کو جب تشریع میں بکار لایا گیا تو عالم مشروعات مکمل ہو کر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا''۔ ''چنانچہ حق تعالیٰ کی صفت تانی وتدریج یا صفت ربوبیت کا اصول جس کے معنی آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ کسی شی کو اس کی حد کمال تک پہنچانے کے ہیں جب تکوین کے ساتھ ہمکنار ہوا تو بتدریج مخلوقات کا نظام مکمل ہو کر اس ہیئت کذائی پر آ گیا جو آج زمین' آسمان' شجر' حجر' حیوان' انسان اور پوری منظّم کائنات کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور وہی تدریج کا اصول جب تشریع سے ہم آغوش ہوا تو بتدریج ہی شرائع کا نظام کامل وتام بن کر اس ہیئت کذائی پر سامنے آ گیا' جو اسلام کی صورت میں ہمارے آگے ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

حق بات کہنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق بات کہنے سے زیادہ کوئی صدقہ نہیں ہے۔ (رواہ البیہقی فی الشعب)

عشق مدینہ منورہ

ایک حج میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے معلم سید مکی مرزوقی کی موٹر حضرت کو حرم لے جانے اور لانے اور لے جانے کے لئے مقرر تھی ایک دفعہ نماز کے بعد حضرت شیخ حرم شریف سے باہر نکل آئے لیکن موٹر نہیں آئی کہ ڈرائیور کو کہیں دیر ہوگئی تھی خدام نے دوسری موٹر لانے کیلئے عرض کیا مگر منظور نہیں فرمایا اور فرمایا کہ:۔

''بعد میں وہ بیچارہ (ڈرائیور) آئے گا ہم انتظار کر لیتے ہیں''

مگر حضرت کو معذوری کی وجہ سے کھڑے ہونا تو دشوار تھا وہیں زمین پر بیٹھنے کا ارادہ فرمالیا تو خدام نے فوراً اپنے مصلے بچھانا چاہے مگر حضرت شیخ نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ بلا تکلف زمین پر بیٹھ گئے خدام نے جب اصرار کیا تو فرمایا کہ:۔'' تم اپنے لئے بچھالو' میں تو یہاں کا کتا ہوں زمین پر ہی بیٹھوں گا'' (اکابر کا تقویٰ ص ۱۰۵)

جسم انسانی اور قدرت

حکیم جالینوس نے کہا کہ انسان کے دماغ سے لے کر سرین تک استخوان پشت کے سب فقرات (گریاں) چوبیس فقرے اور مہرے ہیں۔ سات گردن میں اور بارہ پیٹھ میں۔ اور پانچ سرین میں ہیں اور یہ پیٹ سے ملے ہیں۔ اور پہلو کی ہڈیاں چوبیس ہیں ہر جانب میں بارہ ہیں۔ اور انسان کے بدن میں سب ہڈیاں دوسواڑتالیس ہڈی ہیں۔ لیکن یہ تعداد قلب کی ہڈی کے اوران جوڑوں کے علاوہ ہے جن کا نام سمسمیہ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے تل کے ساتھ ان کی تشبیہ دی گئی ہے بعض حکماء نے ذکر کیا ہے کہ ۳۰۶ مفاصل ہیں اور انسان کے بدن میں جو سوراخ کہ کھلے ہوئے ہیں سب بارہ ہیں دونوں کان دونوں آنکھیں' دونوں ناک کے نتھنے اور منہ اور دونوں چھاتیاں اور دونوں شرمگاہیں اور ناف اور مسامات کی تعداد کا حصر واحاطہ نہیں ہے۔ جالینوس کا قول ختم ہوا اور سہیل بن عبداللہ قشیری نے فرمایا کہ انسان کے جسم میں تین سوساٹھ رگیں ہیں۔ ان میں سے نصف ساکن ہیں اور نصف متحرک ہیں اور بعض علماءؒ نے فرمایا کہ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ بدن کے سب جوڑ تین سوساٹھ جوڑ ہیں اور چھ سوساٹھ کی روایت مردود ہے اور بلاشک بدن میں پانچ سوساٹھ عضلہ (پارۂ گوشت سخت) ہیں جو گوشت اور پٹھے سے مرکب ہیں۔ (قلیوبی)

حضرت علیؓ کی خلافت کا اشارہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ حضرت علی کو اپنا خلیفہ متعین نہیں فرماتے؟ فرمایا اگر تم علی کو اپنا والی بناؤ گے تو اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں صراط مستقیم پر چلائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے ''اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھتا'' تو تم اسے ہدایت دینے والا' ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں روشن راہ پر چلائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح کی روایت مرفوعاً مروی ہے۔ (روشن ستارے)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی زندہ دلی

(۱۵) مولانا اسماعیل شہیدؒ نے ایک عالم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص فرش پر بیٹھا ہوا اور قرآن کو رحل پر رکھے ہوئے پڑھ رہا ہو اور دوسرا آدمی پلنگ پر پیر لٹکا کر بیٹھ جاوے یہ جائز ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے کہا جائز نہیں کیونکہ اس میں قرآن کی بے ادبی ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ اگر قرآن کے سامنے کھڑا ہو جائے تو یہ کیسا؟ کہا یہ جائز ہے مولانا نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے' چارپائی پر بیٹھنے میں اگر بے ادبی پیروں کی ہے تو پیر تو پلنگ پر بیٹھنے والے کے بھی نیچے ہیں اور اگر بے ادبی سرین کے اونچے ہونے سے ہے تو سرین کھڑے ہونے والے کے اونچے ہیں وہ مولوی صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے (فرمایا حضرت سیدی مرشدی حکیم الامت رحمہ اللہ نے کہ اگر فقیہ ہوتے تو کہہ دیتے کہ ادب کا مدار عرف پر ہے اور عرف میں پہلی صورت کو بے ادبی اور دوسری کو ادب شمار کیا جاتا ہے۔ مولانا اسماعیل شہیدؒ کے مزاج میں شوخی یعنی زندہ دلی بہت تھی اس لئے ان کے یہاں ایسے ایسے لطیفے اکثر ہوتے رہتے تھے۔ جن کا جواب کوئی ان ہی جیسا دے سکتا تھا۔ ہر شخص نہ دے سکتا تھا۔ ہمارے (یعنی مولانا مرشدی حکیم الامۃ شاہ محمد اشرف علی صاحب کے) ماموں امداد علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ شوخی مزاج دلیل ہے نفس کے مردہ ہونے اور روح کے زندہ ہونے کی اور متانت دلیل ہے روح کے مردہ ہونے اور نفس کے زندہ ہونے کی اسی لئے اکثر اہل اللہ شوخ مزاج یعنی زندہ دل ہوتے ہیں۔ (وعظ آداب المصائب)

قرآن کی وسعت اعجاز

''قرآن کریم ایک معجزہ ہے اس پر چل کر لوگ ولی بنے' کامل بنے اور امت اولیاء سے بھر گئی اور ایسے ایسے اولیائے کاملین پیدا ہوئے جو ''کانبیاء بنی اسرائیل'' تھے وہ نبی نہیں تھے مگر انہوں نے کام ایسے کئے کہ جیسے نبیوں کے ہوتے ہیں' نبیوں پر اگر وحی آتی ہے تو ان پر الہام ہوتا ہے نبیوں کے ہاتھوں پر اگر معجزے ظاہر ہوئے تو ان کے ہاتھوں پر کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ نبیوں نے اگر اصلی شرائع پیش کیں تو انہوں نے شرائع صنعیہ پیش کیں۔ جنہیں اجتہادی شرائع کہتے ہیں''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

گناہوں کا خاتمہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا۔ (بیہقی مرفوعاً وشرح السنہ موقوفاً)

(البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے)

پر حکمت دعوت

(۲۰۶) حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی قدس سرہ کے ہاتھ پر ایک حلال خور (بھنگی) نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھ دیا تھا۔ یہ شخص اسلام لانے کے بعد بھی پاک صاف اور اجلا نہیں رہتا تھا۔ اس لئے محلے کے شرفاء اس کی میلی کچیلی حالت سے گھن کھا کر مسجد کے (وضو کے) لوٹے چھپا دیا کرتے تا کہ یہ شخص انہیں ہاتھ نہ لگا سکے۔ حضرت قاری صاحب نے یہ بات محسوس کر کے ایک دن سب محلے والوں کی موجودگی میں عبداللہ کو بلایا اور فرمایا: ''میاں! عبداللہ ذرا مجھے پانی پلانا''

وہ انگلیاں ڈبوتا ہوا ایک پیالہ بھر لایا' فرمایا: ''یہ تو زیادہ ہے' اس میں سے کچھ تم پی لو' باقی مجھے دے دو'' وہ بے تامل پی گیا اور اس سے بچا ہوا آپ نے پی لیا۔ اگرچہ آپ نے زبان سے کسی سے کچھ نہ فرمایا' مگر طرز عمل دیکھ کر سب حاضرین اور اہل محلہ نے ندامت اور شرم سے گردنیں جھکا لیں۔ (سات ستارے ص ۲۸)

حکمت کے نو حصوں کا مالک

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا علی کو نو حصہ دیئے گئے اور لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا۔ (روشن ستارے)

علم کا ایک حصہ

۱۹۵۴ء میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ لاہور تشریف لے گئے اسی دوران جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ نے بخاری شریف کا امتحان حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے سپرد کیا۔ اس زمانہ کے طالب علم اور آج کے مدرس جامعہ اشرفیہ مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ سے دوران امتحان مفتی صاحبؒ نے کوئی بات دریافت فرمائی انہوں نے اپنی طبعی نیکی اور روایتی سادگی کے ساتھ بے تکلف کہا کہ:۔ ''حضرت مجھے یہ بات معلوم نہیں''

تو آپؒ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں تمھاری اس بات پر ایک نمبر تمھیں زیادہ دیتا ہوں چونکہ تم نے ایسی بات کہی جو اہل علم کے کہنے کی ہے مگر عام طور پر وہ نہیں کہتے اور باوجود کسی بات کے نہ جاننے کے اس کے بارے میں اپنا عالم ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ اپنے جہل کا اعتراف بھی علم کا ایک حصہ ہے اور پھر امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کا مقولہ سنایا کہ وہ فرمایا کرتے تھے ''علموا اصحابکم قول لا ادری'' اپنے ساتھیوں کو لا ادری (میں نہیں جانتا) کہنا بھی سکھاؤ۔

اے ابوالحسن تمہیں علم مبارک ہو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے! فرمایا کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو' میں نے کہا اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور میری توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع ہوتا ہوں' تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالحسن تمہیں علم مبارک ہو یقیناً تم نے علم کو خوب پیا ہے اور تم خوب سیراب ہوئے ہو۔ (روشن ستارے)

نفس پر قابو

ابن ابی الدینارؒ نے وہب بن منبہؒ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایسے دو شخص تھے کہ جن کو عبادت نے اس مرتبہ کو پہنچایا تھا کہ وہ پانی پر چلتے تھے پس ان دونوں نے اس اثناء میں کہ وہ پانی پر چل رہے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہوا پر چلتا ہے چنانچہ ان دونوں نے اس سے کہا کہ اے بندۂ خدا تو نے یہ مرتبہ کس چیز سے پایا۔ اس نے کہا کہ ترک دنیا سے میں نے اپنے نفس کو شہوتوں سے باز رکھا اور جو بات میرے لئے مفید نہ تھی اس سے میں نے اپنی زبان کو روکا۔ اور منجانب اللہ میں جس بات کی طرف بلایا گیا اس کی رغبت کی اور خاموشی کو لازم پکڑا۔ پس اگر میں اللہ تعالیٰ پر قسم کھاتا ہوں تو البتہ وہ میری قسم کو پوری کر دیتا ہے اور اگر میں اس سے کوئی سوال کرتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

سادگی کے نقوش

فرمایا کہ: مولانا مملوک علی صاحب جو کہ مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد اور مولانا رشید احمد صاحبؒ و مولانا محمد قاسم صاحب کے استاد ہیں دہلی میں دار البقا سرکاری مدرسہ تھا۔ اس میں ملازم تھے۔ دہلی سے نانوتہ جاتے ہوئے راستے میں کاندھلہ پڑتا تھا مولانا مظفر حسین صاحب نے ان سے کہہ رکھا تھا کہ کاندھلہ میں مل کر جایا کرو۔ مولانا مملوک علی صاحب نے یہ کہہ دیا تھا کہ تکلف نہ کرنا صرف ملنے کے لئے کچھ دیر ٹھہر جایا کروں گا چنانچہ گاڑی راستے ہی میں چھوڑ کر ملنے آتے۔ مولانا اول یہ پوچھتے کہ کھانا کھا چکے یا کھاؤ گے اگر کہا کہ کھا چکا تو پھر کچھ نہیں اور اگر نہ کھائے ہوتے تو کہہ دیتے کہ میں کھاؤں گا تو پوچھتے کہ رکھا ہوا لا دوں یا تازہ پکوا دوں۔ چنانچہ ایک بار یہ فرمایا کہ رکھا ہوا لا دو۔ اس وقت ایک دفعہ صرف کھچڑی کی کھرچن تھی۔ اسی کو لے آئے اور کہا کہ رکھی ہوئی تو یہی تھی۔ انہوں نے کہا بس یہی رکھ دو۔ پھر جب رخصت ہوتے تو مولانا مظفر حسین صاحبؒ ان کو گاڑی تک پہنچانے جاتے یہ ہمیشہ کا معمول تھا۔ (حسن العزیز)

رزق حلال کی برکت

''حقیقت یہ ہے کہ نور معرفت حلال غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ لقمہ حلال کا ہو ایمانی و روحانی قوتیں لقمہ حلال کے تابع ہیں''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ایمان کا مزہ پانے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص ایمان کا مزہ چکھ لے گا جو اللہ کو پروردگار سمجھ کر، اسلام کو (اپنا) دین قرار دے کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول یقین کر کے راضی ہو گیا ہو۔'' (مسلم)

علم کی خاطر مجاہدات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ دوران تعلیم رات کو تکرار کرنے دارالعلوم تشریف لے جاتے اور جب گھر واپسی ہوتی تو کبھی رات کا ایک بج جاتا کبھی دو، حضرت نے دارالعلوم کراچی کے طلبہ کو ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''رات کو والدہ میرا انتظار کرتی تھیں کہ کھانا گرم کر کے دیں۔ ان کے انتظار میں مجھے تکلیف ہوتی تھی بڑی منت سماجت سے اس پر راضی کیا کہ میرا کھانا ایک جگہ رکھ دیا کریں، سردیوں کی راتوں میں شوربہ اوپر سے بالکل جم جاتا اور نیچے صرف پانی رہ جاتا میں وہی کھا کر سو جایا کرتا''

فائدہ: اس واقعہ سے حضرت مفتی صاحب کا انہماک تعلیم اور شغف علم واضح ہوتا ہے کہ تعلیم کی خاطر کس قدر تکالیف وصعوبتیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ جب کہیں انسان زیور علم سے آراستہ ہوتا ہے۔ (البلاغ، مفتی اعظم)

ظرافت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حیوانات میں انسان اور کبوتر کے علاوہ اور کوئی جانور بوسہ لیتے نہیں پایا جاتا ہے۔ اور حیوانوں سے کسی جانور کے واسطے سوائے آدمی اور لکلک پرند کے بیاہ کرنا ثابت نہیں ہے اور حیوانات میں سے انسان اور کلنگ پرند اور شہد کی مکھی کے علاوہ کسی جانور کے لئے ریاست نہیں ہے اور ان میں سے آدمی بھیڑی بکری اور خرگوش کے سوا کسی جانور میں خنثیٰ نہیں ہے اور جانوروں میں کوئی ایسا جانور نہیں ہے جو اپنے غیر جنس کی صورت پر پیدا ہو علاوہ خچر کے کہ وہ گھوڑے اور گدھے کے درمیان میں اور شیر کے کہ وہ بجو اور بھیڑے کے درمیان میں پیدا ہوتا ہے اور علاوہ ریگ ماہی کے کہ وہ گھڑیال اور گوہ کے درمیان میں پیدا ہوتی ہے اور شتر گاؤ پلنگ کے کہ وہ سات یا نو جانوروں کے مشابہ ہوتا ہے۔

حضرت نانوتوی کا جواب

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب سے میں نے جو کچھ تقریراً یا تحریراً کہا۔ انہوں نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا۔ مگر ایک دفعہ ایسا کورا جواب دیا کہ میں دیکھتا رہ گیا وہ یہ کہ نواب محمد علی صاحب رئیس ٹونک نے بعد معزولی مکہ معظمہ میں حرم شریف میں بخاری کا ختم کرانا چاہا اور حضرت حاجی صاحب سے سفارش کرائی۔ حضرت نے مولانا سے فرمایا کہ میں وعدہ کر چکا ہوں آپ ختم میں شریک ہو جاویں۔ مولانا نے جواب دیا کہ حضرت میں نے بخاری اس لئے نہیں پڑھی تھی فرماتے ہیں حضرت حاجی صاحب کہ میرے اوپر اس کا بڑا اثر ہوا فرمایا حضرت والا نے کہ مجھ سے حضرۃ حاجی صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خلیل پاشا بزرگ آدمی ہیں۔ ان سے مل لو میں ان سے ملا تو انہوں نے علما ہند کی بے حد تعریف کی کہ ایسے متقی علماء کہیں اور نہیں ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ وہ امراء سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے خلیل پاشا مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ سے ملے تھے اور خاص لوگوں میں سے تھے۔ (امثال عبرت)

قرآنی لفظ علماء کی وسعت

”قرآن کریم کی جو آیت ہے کہ ”انما یخشی اللہ من عبادہ العلموء“ اس آیت میں حصر کر دیا کہ ”علماء ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں یعنی خوف وخشیت ان ہی کے قلوب میں ہے۔“ یہاں علماء سے مراد صرف علماء فقہ ہی نہیں ہے جو جائز و ناجائز اور حلال وحرام کے مسائل سے واقف ہوں بلکہ قرآن کی ان نشانیوں سے واقف ہوں جو ضروریات زندگی کے سلسلہ میں دنیوی علوم کی طرف توجہ دلاتے ہیں اس میں ستاروں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اس میں زمین کے مخفی عجائبات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ قرآن پاک خلاوفضا کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور ان کی طرف اشارات بھی کئے گئے ہیں اور ان سب کا مقصد بھی درحقیقت معرفت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے اس لئے کہ آثار کو دیکھ کر ہی ذی اثر کا پتہ چلتا ہے“۔ (جواہر حکیم الاسلام)

نیکی و برائی کا احساس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تمہیں اپنی نیکی اچھی لگنے لگے اور برائی بری محسوس ہو تو تم مؤمن ہو۔“ (احمد، مشکوٰۃ)

قرآن کے علوم میں مہارت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اور اس کے ہر حرف کا ظاہر بھی ہے باطن بھی اور حضرت علی بن ابی طالب کے پاس ظاہر کا علم بھی ہے اور باطن کا بھی۔ (روشن ستارے)

جہالت کے کرشمے

کاندھلہ میں ایک شاہ صاحب آئے مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی ان سے ملنے کے لئے گئے شاہ صاحب کہنے لگے کہ مولانا صاحب تنہائی میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھوں گا۔ مولوی صاحب نے دل میں کہا کہ خدا جانے تصوف کا کونسا دقیق مسئلہ پوچھیں گے۔ شاہ صاحب نے پوچھا کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کی جو اتنی شہرت مشرق ومغرب میں ہوئی وہ کس کے مرید تھے کیا بڑے پیر صاحب سے آپ نے بیعت کرلی تھی۔ مولوی صاحب نے کہا: "کم بخت فقیر بنا پھرتا ہے لوگوں کو بہکاتا پھرتا ہے ملعون تو کیسا مسلمان ہے تجھ کو اتنی بھی خبر نہیں کہ بڑے پیر صاحب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں اور آپ کے اُمتی ہیں"

غرض (ان جاہل شاہ صاحب کو) قصبہ سے نکلوادیا۔ (وعظ احکام الجاہ)

دنیاوی ساز وسامان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤدؑ اپنی سواری میں بیٹھے ہوئے بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے پس چرواہے نے کہا کہ بلاشبہ سلیمانؑ بن داؤدؑ کو بڑا ملک دیا گیا ہے ہوا نے اس کلمہ کو سلیمانؑ کے کان میں ڈالا۔ اس کے بعد وہ اپنے تخت سے اترے اور چرواہے کے پاس آئے اور اس سے فرمایا کہ اے چرواہے بے شبہ ایک تسبیح بندہ کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمانؑ کے ملک سے بہتر ہے اس لئے کہ سلیمانؑ کا ملک فنا ہو جائے گا اور تسبیح اس کے مالک کے واسطے باقی رہے گی۔ اور وہ قیامت کے دن اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ واللہ اعلم۔

ایک نزاع کا تصفیہ

فرمایا دو مولوی حضرت حاجی صاحب کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ تنازع اس میں تھا کہ حضور قلب نماز میں شرط ہے یا نہیں جو کہتا شرط نہیں وہ حضرت عمرؓ کا قول پیش کرتا کہ انی لاجھر جیشی وانا فی الصلوٰۃ اور دوسرا بھی اپنے دلائل پیش کرتا۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ تجہیز جیش منافی حضور نہ تھا کیونکہ حضرت عمرؓ خلیفہ تھے۔ ان کا حضور قلب یہی تھا ہر ایک کا حضور علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے سبحان اللہ کیسا جواب دیا اور ایسا ہی حضرت حاجی صاحب اور مولانا اسماعیل شہیدؒ میں اختلاف ہے کہ حب عقلی افضل ہے یا حب عشقی مولانا شہید حب عقلی کو ترجیح دیتے تھے اور حضرت حاجی صاحب حب عشقی کو اس پر مولانا رشید احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ جب تک عمل کر سکے تو حب عقلی کا غلبہ بہتر ہے اور حب عمل سے قاصر ہو تو حب عشقی کا یہ نہایت عمدہ تطبیق ہے۔ (لمعان الدین جلد ا ص ۷ ام نمبر ۵۱)

آیات قرآنیہ کی تقسیم

"قرآن کریم میں دو سو کے قریب آیتیں ذکر کی ہیں جن میں عجائبات کائنات ذکر کئے ہیں کہ زمینوں سے لے کر فضاؤں اور آسمانوں تک اور زمین کی گہرائیوں اور آسمان کی بلندیوں میں عجائبات قدرت پھیلے ہوئے ہیں۔ دوسری قسم کی آیتوں میں حقائق الٰہیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ تیسری قسم کی آیتوں میں احکامات خداوندی کو بیان کیا گیا ہے اور چوتھی قسم کی آیتوں میں قصص و عبر اور امثال بیان کی گئی ہیں تا کہ لوگ عبرت پکڑیں اور نصیحت حاصل کریں"۔ (جواہر حکیم الاسلام)

گناہوں کا کفارہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے کے بعد اس کے لئے اچھی طرح وضو کرے، خشوع پیدا کرے اور (آداب کے مطابق) رکوع کرے تو اس کا یہ عمل اس کے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، جب تک کہ اس نے کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور (گناہوں کی تلافی کا) یہ عمل ساری عمر جاری رہتا ہے۔" (مسلم و مشکوٰۃ)

حضرت حسنؓ کا خطاب

ھبیرۃ بن یریم کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا' فرمایا کل تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہوا کہ نہ تو اولین علم میں اس سے آگے بڑھ سکے اور نہ آخرین اس کو پہنچ سکیں گے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھیجتے اور جھنڈا دیتے تو واپس نہ ہوتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں فتح عطا فرماتے جبریل ان کے دائیں طرف ہوتے اور میکائیل بائیں طرف' اس نے نہ تو کوئی سونا چھوڑا ہے نہ چاندی مگر صرف سات سو درہم جو لوگوں کو دینے سے رہ گئے آپ کا ارادہ تھا کہ اس سے ایک خادم خرید لیں۔ (روشن ستارے)

کمال عزیمت

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی' لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوالیں مولانا نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ:۔

''بھئی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے رہو' میری جماعت جاتی رہے گی میں نہیں بنواتا''

لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں فرمایا:۔ ''بتلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے چلتا بھی ہوں' پھرتا بھی ہوں اٹھتا بھی ہوں' بیٹھتا بھی ہوں میں کہاں سے معذور ہوں''

بہر حال حضرت نے آنکھیں نہ بنوائیں۔ (وعظ روح الافطار)

ایک خوبصورت لڑکی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ فقیروں میں سے ایک آدمی بلاد روم میں داخل ہوا وہاں اس نے ایک خوبصورت لڑکی دیکھی وہ اس کا عاشق ہو گیا اور اس سے شادی کا پیام دیا اس لڑکی کے اولیاء نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کیا تاوقتیکہ وہ نصرانی ہو جائے چنانچہ اس مرد فقیر نے ان کی اس خواہش کو قبول کیا۔ ان لوگوں نے اس کے لئے نصرانی علماء کو حاضر کیا اور انہوں نے اس کو نصرانی کیا اس کے بعد وہ لڑکی نکلی اور اس فقیر کے منہ میں تھوک دیا اور اس سے کہا کہ تجھ کو خرابی ہو تو نے شہوت کی وجہ سے حق دین کو چھوڑا۔ پس میں ہمیشگی کی نعمت کی وجہ سے دین باطل کو کیوں نہ چھوڑوں میں گواہی دیتی ہوں کہ ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ۔

علم اور معلومات

فرمایا مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرماتے تھے کہ ہماری معلومات زائد ہیں اور حضرت حاجی صاحبؒ کا علم زائد ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کے مبصرات زائد ہوں اور بہت چیزوں کو دیکھا ہو مگر چوندھا ہے اور کسی کا ابصار زائد ہو گو اس نے تھوڑی چیزوں کو دیکھا ہو لیکن خوب حقیقت کو پہنچا ہو۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

قرآنی اسلوب بیان

"قرآن کریم میں جہاں کوئی سیاسی قانون بیان کیا گیا ہے تو وہیں آگے پیچھے کسی نہ کسی عنوان سے خشیت الٰہی، خوف الٰہی، تقویٰ، طہارت اور توجہ الی اللہ وغیرہ کی طرف بھی متوجہ کر دیا ہے تاکہ سیاسی الجھنوں میں پڑ کر دیانت سے غافل نہ ہو جائیں، ایسے ہی جہاں دیانات کا کوئی شعبہ بیان کیا گیا ہے وہیں کوئی نہ کوئی سیاسی دھمکی اور تعذیب دنیا و آخرت کی کوئی نہ کوئی وعید بھی سامنے رکھ دی ہے تاکہ دیانات کے استغراق میں سیاسیات سے غفلت نہ ہو جائے۔" (جواہر حکیم الاسلام)

بڑے گناہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بڑے گناہوں میں) یہ چیزیں بھی ہیں۔ یتیم کا مال کھانا اور (جنگجو کافر کی) جنگ کے وقت (جب شرع کے موافق جنگ ہو) بھاگ جانا اور پارسا ایمان والی بیبیوں کو جن کو ایسی بُری باتوں کی خبر بھی نہیں تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیزیں بھی (بڑے گناہ) ہیں۔ زنا کرنا، چوری کرنا، ڈکیتی کرنا۔ (بخاری و مسلم)

ناراض رشتہ داروں کو صدقہ دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو بغض رکھنے والے رشتے دار کو دیا جائے۔ (حاکم و طبرانی)

صلہ رحمی پر اللہ کی مدد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں مگر وہ میری حق تلفی کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں میں ان سے بردباری کا معاملہ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جھگڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''اگر واقعی ایسا ہے تو گویا تم انہیں گرم راکھ کھلا رہے ہو، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ہمیشہ ایک مددگار رہے گا۔'' (صحیح مسلم)

تقویٰ کی برکات

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ کے دولت خانہ پر کوئی شخص مہمان ہوا اور اسے حاجت پاخانہ کی ہوئی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ پھر شاہ صاحب ایک ٹھیکرا اندر سے لائے اور کہا کہ پاخانہ میں اس کو دکھ کر پاخانہ سے فراغت کرنا اس لئے کہ یہاں باہر کے پاخانہ میں جو بھنگی بول و براز صاف کرتا ہے اس سے فقط ایک آدمی کا پاخانہ صاف کرنا ٹھہرا ہے اور اس کی اجرت جدا طے کی جاوے گی کیونکہ یہ کام شرط سے بڑھا، پس مزدوری بھی بڑھنی لازم ہے، ان صاحب نے کہا کہ:۔ ''میں کہیں اور فراغت کر آؤں گا''

آپ نے فرمایا کہ:۔ ''نہیں! یہیں فراغت کیجئے''

فائدہ: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یہ حکایت بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ:۔ ''اسی تقویٰ کے سبب حضرت شاہ محمد اسحاق صاحبؒ کا فیض کثرت سے جاری ہو رہا ہے۔'' (ماہنامہ الامداد)

مزاج سے متعلق ایک اور حکایت

مولانا محمد قاسمؒ صاحب اور مولانا رشیدؒ احمد صاحب جب حج کو چلے تو بمبئی میں مولانا محمد قاسمؒ تو لوگوں سے ملتے پھرتے اور مولانا گنگوہی انتظام میں مشغول رہتے۔ جب مولانا محمد قاسمؒ صاحب واپس آتے تو مولانا گنگوہیؒ فرماتے کہ کچھ فکر بھی ہے کہ کیا انتظام کرنا ہے آپ ملتے جلتے پھرتے ہیں۔ مولانا فرماتے کہ مجھے فکر کی کیا بات ہے جب آپ بڑے سر پر موجود ہیں پھر فرمایا کہ ایک بار (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

سب سے بڑے قاضی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہم میں سب سے بڑھ کر فیصلے نمٹانے والے ہیں اور حضرت ابی ہم سب سے بہتر قرآن کریم کے قاری ہیں۔ (روشن ستارے)

ایک عابد اور ایک بادشاہ

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا پس عابدوں میں سے ایک عابد کی تعریف اس سے کی گئی چنانچہ بادشاہ نے اس کے پاس آدمی بھیجا اور اس کو حاضر کرانا اور اپنی صحبت اور اپنے دروازہ پر رہنے کی اس کو ترغیب دی اور پھسلایا۔ عابد نے اس سے کہا کہ بیشک تیرا یہ قول بہتر ہے لیکن اگر میں ایک دن تیرے گھر میں داخل ہوں اور تو مجھے دیکھے کہ میں تیری لڑکی کے ساتھ کھیل رہا ہوں تو اس حالت میں تو کیا کرے گا۔ بادشاہ سخت غصہ ہوا اور اس سے کہا کہ اے بدکار تو مجھ پر ایسی بات سے جرات کرتا ہے اس کے بعد عابد نے اس سے کہا کہ بلاشک میرا رب ایسا کریم ہے کہ اگر میرے ایک دن میں ستر گناہ دیکھے تو مجھ پر غضبناک نہ ہو اور نہ مجھے اپنے دروازے سے نکالے اور نہ مجھے اپنے رزق سے محروم کرے پس میں اس کا دروازہ کیونکر چھوڑوں اور ایسے شخص کا دروازہ کیوں کر پکڑوں جو مجھ سے گناہ واقع ہونے سے پہلے ناراض ہوتا ہے پس اس وقت کیا حال ہوگا اگر مجھے گناہ میں دیکھے گا پھر اس عابد نے بادشاہ کو چھوڑا اور چلتا ہوا۔

معتدل اور حق راستہ

"شیوخ طریقت کا نام لے کر قرآن وحدیث کو ترک کر دیا جائے یہ بھی ہلاکت ہے یا قرآن وحدیث کا نام لے کر شیوخ کی طرق کو رد کر دیا جائے یہ دونوں راستے تباہی اور ہلاکت کے ہیں۔ نہ قرآن وحدیث کی بے ادبی جائز ہے اور نہ اکابر اولیاء کی بے ادبی جائز ہے معتدل اور حق راستہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ میں قرآن کا دامن رہے اور ایک ہاتھ میں بزرگوں کا دامن رہے اور جامع راستہ پر چلے۔ مگر یہ راستہ محقق ہی سمجھ سکتا ہے غیر محقق نہیں سمجھ سکتا ہے۔" (جواہر حکیم الاسلام)

راستہ صاف کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر شعبے ہیں ان میں سے افضل ترین لآ اللہ الا اللہ کا اقرار ہے اور ادنیٰ ترین راستے سے تکلیف (یا گندگی) کو دور کر دینا ہے۔ (بخاری و مسلم)

خدمت خلق

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ علامہ انور شاہ صاحبؒ کاشمیری کے زمانے میں دارالعلوم دیوبندی میں استاذ حدیث تھے۔ بڑے عابد و زاہد تھے قناعت کا حال یہ تھا کہ مدرسہ سے جو تنخواہ وصول فرماتے وہ گھر پہنچنے تک ختم ہو جاتی کسی نے ایک بار پوچھا: "حضرت جب آپ پوری تنخواہ تقسیم ہی کر دیتے ہیں تو لیتے کیوں ہیں؟ مدرسہ میں فی سبیل اللہ پڑھا دیا کریں"

حضرت میاں صاحبؒ نے فرمایا: "تنخواہ اس لئے لیتا ہوں تو کہ کسی کی احتیاج نہ ہو، کبھی کسی کی طرف دیکھنا نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ خرچ چلا دیتے ہیں تو تنخواہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اگر کبھی ضرورت ہوتی ہے تو تنخواہ میں سے بھی کچھ اپنے اوپر خرچ لیتا ہوں" (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

حیا اور بے حیائی

صاحب قلیوبی سے مروی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حمام میں داخل ہوئے پس ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ستر کھولے ہوئے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے اپنی آنکھ بند کر لی تا کہ اس کے ستر کے واسطے پردہ ہو جائے اور ان کی آنکھ سے وہ پوشیدہ رہے۔ اس مرد بے حیا نے امام ابو حنیفہؒ سے کہا کہ اللہ نے تمہاری آنکھ کب سے لے لی۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ جس وقت سے اللہ نے تجھ سے پردہ کھول دیا۔ یہ کہہ کر حمام سے چلے گئے۔

حکمت کا گھر اور دروازہ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے"۔ (روشن ستارے)

اکابر کی نظر

فرمایا کہ اکابر کو اس کا قصد نہیں ہوتا تھا کہ اپنے اوپر سے طعن کو ہٹا دیں۔ اگر پڑے تو پڑنے دیتے تھے۔

خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند　　　آرے آرے میکند با خلق عالم کار نیست

بات یہ ہے کہ وہ اپنی نظر میں سب سے ذلیل ہوتے ہیں یہ ایک بالکل وجدانی امر ہوتا ہے کسی مدح کا اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتے۔ بلکہ بخدا یہ تعجب ہوتا ہے کہ لوگ ہمارے معتقد کیوں ہیں۔ باوجود اتنے عیوب کے اور بعضے تو اس قدر مغلوب ہوتے ہیں کہ اپنے عیوب کھولنے لگتے ہیں تا کہ لوگ معتقد نہ رہیں لیکن مقتدا کو ایسا نہیں چاہئے اس میں عوام کا ضرر ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

بیان سیرت کا مقصد

''سیرت کا بیان اس لئے نہیں ہوتا کہ یہ کوئی کہانی ہے کہ اسے سنا دیا جائے یا یہ کوئی قصہ ہے کہ اسے پڑھ کر پیش کر دیا جائے بلکہ یہ تو ایک معیار اور دستور زندگی ہے۔ یہ اس لئے پیش کی جاتی ہے کہ گھر جا کر ہر شخص اپنی زندگی کو اس سیرت کے اوپر پیش کرے کہ آیا میرے اندر علم نافع، عمل صالح، اخلاص کامل اور فکر صحیح موجود ہے یا نہیں۔ میری کیفیت کیا ہے، انہی کیفیات کو جانچنے کے لئے سیرت مقدسہ کسوٹی ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ہر جوڑ کا صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی آدم میں ہر انسان کے (جسم میں) تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کئے گئے ہیں۔ پس جو شخص اللہ کی تکبیر کہے، اللہ کی حمد کرے اور لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹا دے یا کوئی کانٹا یا کوئی ہڈی راستے سے ہٹا دے یا کسی نیکی کا حکم دے یا کسی برائی سے روکے (اور اس قسم کی نیکیاں) تین سو ساٹھ کے عدد تک پہنچ جائیں تو وہ اس دن اپنے آپ کو عذاب جہنم سے دور کر لے گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت علیؓ کی سات خصوصیتیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی! میں تیرے ساتھ نبوت میں مخاصمت کرتا مگر نبوت میرے بعد نہیں ہے اور لوگ تجھ سے سات چیزوں میں جھگڑیں گے اور ان میں کوئی قریشی تیرے مقابلہ پر نہیں آئے گا تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں سب سے اول ہو اور ان میں اللہ تعالیٰ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے امر کو ان سب میں زیادہ مضبوطی سے قائم رکھنے والے ہو اور برابری میں ان سب سے زیادہ حصہ لینے والے ہو اور رعایا میں ان سب سے زیادہ عدل کرنے والے ہو اور معاملہ کی ان سب سے زیادہ فہم رکھنے والے ہو اور قیامت کے دن ان سب سے بڑے مرتبہ پر ہو گے۔ (روشن ستارے)

درگزر کا عجیب واقعہ

ایک دفعہ ایک نادان طبیب نے غلطی سے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کو زہر دے دیا۔ فوراً آپ کو قے ہوگئی اور مرض ترقی کر گیا۔

ڈاکٹری تشخیص سے پتہ چلا کہ چند منٹ قے نہ ہوتی تو جانبری محال تھی۔ حضرت مولانا سے جس کو ذرا بھی تعلق تھا وہ حکیم صاحب پر آنکھیں نکالتا اور ان کی صورت سے بیزار ہو گیا مگر آپ کو حکیم صاحب کی ندامت اور اپنے خدام کی ان سے یہ وحشت ایک مستقل تکلیف بن گئی کہ وہ بھی کتمان اور ضبط میں رہی جس کا اثر یہ تھا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے تو آپ ان کو سب سے الگ اپنے پاس چارپائی پر بٹھاتے اور وہ اس کو مناسب مرض بتاتے تو آپ استعمال فرماتے ورنہ ان سے ایسی ہی باتیں کرتے جس سے ان کو یقین ہو جاتا کہ حضرت میرے معالجہ کے معتقد اور میری حذاقت و مزاج شناسی کے معترف ہیں اور مخلص خدام سے ایک مرتبہ نرم لہجہ میں اس طرح فرمایا کہ: ”حکیم صاحب تو میرے محسن ہیں، غلطی تو ہر بشر کے ساتھ لگی ہوئی ہے مگر جو کچھ کیا وہ محبت و شفقت ہی کی نیت سے کیا، ان کو کوئی ترچھی نظر سے دیکھتا ہے تو میرے دل پر برچھی لگتی ہے۔ فاعل مختار بجز اللہ تعالیٰ مولائے کریم کے کوئی نہیں جو ہوا وہ اس کی مشیت سے ہوا پھر کسی کو کیا حق ہے کہ آلہ وادزار کو سرزنش کرے۔“ (اکابر کا تقویٰ)

توحید الٰہی کی بہترین دلیل

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت فرقہ دہریہ کی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے قتل کے ارادہ سے داخل ہوئی پس امام صاحب نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ٹھہرو حتیٰ کہ میں تم سے ایک مسئلہ پوچھوں پھر جو کچھ تم کو منظور ہو کرو۔ چنانچہ انہوں نے امام صاحب سے کہا کہ جو آپ چاہتے ہیں وہ پوچھئے پس امام صاحب نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اس کشتی کے بارہ میں کیا کہتے ہو جو وسط دریا میں نہایت ہی عمدگی کے ساتھ جاری ہے جیسا کہ اس کو چلنا چاہئے اور اس میں کوئی آدمی نہیں ہے جو اس کے کام کی تدبیر کرے آیا یہ نہیں ہو سکتا ہے اس کے جواب میں دہریوں نے کہا کہ یہ محال ہے پس امام صاحب نے ان سے فرمایا کہ جب کشتی کی یہ حالت ہے تو دنیا اور آسمان اور زمین کا کیا حال ہوگا۔ (اور یہ سب بلا مدبر اور خالق کے کیونکر با نظام رہ سکتے ہیں) (یہ جواب سن کر) وہ سب امام صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کے قدم چومنے لگے۔ اور توبہ کی اور اپنے عقیدۂ فاسد سے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے بیزار ہوئے۔

کمال تواضع

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ کا واقعہ بھی بیان فرمایا تھا کہ کسی نے آ کر آپ سے حضرت خواجہ میر درد کی شکایت کی کہ وہ سماع سنتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بھائی انہیں کانوں کا مرض ہے مجھے آنکھوں کا مرض ہے جو خود مریض ہو وہ دوسرے مریض کی کیا شکایت سنے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

شکر خداوندی

شعبیؒ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوش آمدید ہو سید المسلمین کو امام المتقین کو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا تو آپ کس طرح شکر ادا کرتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عطا فرمایا ہے اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور جس پر اس نے مجھے والی بنایا ہے اس سے اس کا شکر مانگتا ہوں اور یہ مانگتا ہوں کہ جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں زیادہ کرے۔ (روشن ستارے)

ہر تخلیق میں اللہ کی مصلحت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے گبرونداد یکھا۔ کہا کہ یہ بری مخلوق ہے نہ تو اس کی صورت اچھی ہے نہ اس کی بو پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش میں کیا مقصود رکھا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک ایسے زخم میں مبتلا کیا کہ اس سے اطباء عاجز ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ شخص اس کے اچھے ہونے سے مایوس ہو گیا۔ ایک دن اس نے ایک فال نکالنے والے کی آواز سنی جو گلیوں میں آواز دیتا تھا۔ بیمار نے کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ تاکہ وہ میرے کام میں نظر کرے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم اس فال نکالنے والے کو کیا کرو گے۔ حالانکہ تمہاری بیماری سے اطباء ماہرین عاجز ہو چکے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس اس کی حاضری ضروری ہے چنانچہ لوگوں نے اس کو حاضر کیا جب اس نے زخم دیکھا تو یہ درخواست کی کہ لوگ اس کے پاس گبروندا لائیں (یہ سن کر) حاضرین ہنسے لیکن اس بیمار نے اپنا وہ قول یاد کیا جو گبروندا کے دیکھنے کے وقت اس کے دل میں گزرا تھا۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ جو کچھ اس نے طلب کیا ہے اس کو حاضر کرو۔ اس لئے کہ یہ آدمی اپنے کام میں بصیرت اور راہ راست پر ہے۔ چنانچہ لوگوں نے گبروندا اس کے سامنے حاضر کر دیا۔ اس نے اس کو جلایا اور اس کی راکھ کو زخم پر چھڑکا بحکم الٰہی وہ زخم اچھا ہو گیا اس کے بعد بیمار نے حاضرین سے کہا کہ تم لوگ یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ مجھے یہ بتلا دے کہ اس کی ذلیل ترین مخلوقات میں بہترین دوا ہے۔ اللہ حکمت والا اور باخبر ہے۔

کتاب اور شخصیت دونوں کی ضرورت

"فقط کتاب ہو گی تو تکبر پیدا ہو گا اور فقط شخصیت کی پیروی ہو گی تو ذلت نفس پیدا ہو گی اور کتاب اور شخصیت دونوں کو ملا دو' تو وقار کے ساتھ تواضع للہ پیدا ہو جائے گی' تو نہ کبر باقی رہے گا نہ ذلت نفس باقی رہے گی۔ امت مسلمہ نے یہ دونوں چیزیں سنبھال لیں۔ ایک طرف تو اہل اللہ کا دامن پکڑا اور دوسری طرف کتاب اللہ اور سنت کا دامن پکڑا' دونوں چیزوں کو ملا کر چلتے ہیں' تو وقار بھی ہے خودداری بھی ہے اور تواضع للہ بھی ہے۔" (جواہر حکیم الاسلام)

بہترین قول وعمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور بدترین امور بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (مسلم، مشکوٰۃ)

صبر وتحمل

حضرت مولانا محمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف پر جو حاشیہ لکھا ہے اس میں آخری چار پارے کے حواشی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے لکھے ہوئے ہیں۔ انہی کا واقعہ ہے کہ ایک بار مولانا احمد علی صاحبؒ کہیں جارہے تھے آپ کے ساتھ کچھ شاگرد اور متوسلین بھی تھے۔ راستہ میں ایک دیہاتی نے ان (کی سادہ وضع) کو دیکھ کر کہا:۔ ”ڈاکوؤں کا گروہ جارہا ہے“ شاگردوں نے انہیں مارنا چاہا مگر آپ نے سختی سے منع کردیا اور گھر واپس آکر بکس کھولا جس میں سینکڑوں خطوط تھے اور ان میں بڑے شاندار الفاظ میں مولانا کو خطاب کیا گیا تھا لوگوں کو دکھلایا پھر فرمایا کہ:۔ ”اتنے آدمی اگر مجھے ایسا سمجھتے ہیں اور اگر ایک شخص یا چند آدمی ایسا سمجھتے ہیں تو برا ماننے کی کونسی بات ہے۔ (ماہنامہ الفرقان)

کمال کی ایک دلیل

فرمایا کہ ایک صوفی صاحب کہتے تھے کہ ہمارے پاس تو حضرت حاجی صاحب کے کامل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ ان کی طرف علماء کثرت سے رجوع ہیں اور زیادہ تر علماء کا فرقہ ہی صوفیہ کا مخالف ہوتا ہے جب علما معتقد ہیں تو پھر کون مخالف ہوگا۔ پھر حضرت والا (پیرومرشد مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کی عام مقبولیت تھی۔ بدعتی لوگ تو حضرت کو وہابی نہ سمجھتے تھے اور غیر مقلد بدعتی نہ سمجھتے تھے حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہر شخص مجھے اپنے رنگ میں سمجھتا ہے اور میں کسی کے رنگ میں نہیں ہوں۔ میری مثال پانی کی سی ہے کہ جس رنگ کی بوتل میں بھردو اسی رنگ کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

سہیل بن عبداللہ کی عظمت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ یعقوب بن لیث امیر خراسان ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہوا کہ اطباء اس سے مجبور ہو گئے لوگوں نے اس سے کہا کہ یہاں ایک شخص نیک لوگوں میں سے ہے اور اس کا نام سہل بن عبداللہ ہے اگر آپ اس کو طلب کریں شاید وہ آپ کے واسطے دعا کرے۔ امیر نے فرمایا میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوا تو امیر نے اس سے کہا کہ میرے واسطے اللہ سے دعا کرو۔ کہ وہ مجھے اس بیماری سے شفا دے اس شخص نے کہا کہ میں تمہارے لئے کیوں کر دعا کروں حالانکہ تم ظلم پر قائم ہو۔ یہ سن کر امیر یعقوب نے ظلم سے توبہ اور رجوع کی نیت کی۔ اور رعیت میں نیک خوئی کا اقرار کیا۔ قیدیوں کو چھوڑ دیا اس کے بعد سہلؒ نے کہا کہ اے معبود جس طرح تو نے اس کو گناہ کی ذلت دکھائی اسی طرح اس کو بندگی کی عزت دکھا اور جو بیماری اس کو ضرر کر رہی ہے اس کو اس سے دور فرما۔ پس وہ امیر اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا۔ گویا پاؤں سے رسی کھل گئی پھر امیر یعقوب نے بہت سا مال سہلؒ پر پیش کیا تا کہ وہ اس کو قبول کریں لیکن انہوں نے انکار کیا اور اپنے شہر کی طرف واپس گئے۔ اثناء راہ میں کسی نے ان سے کہا کہ اگر آپ مال قبول کر لیتے اور فقراء پر اس کو تقسیم کر دیتے تو بہتر ہوتا۔ سہلؒ نے زمین کی جانب دیکھا دفعۃً زمین کی کنکریاں جواہرات ہو گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے لوگوں سے کہا کہ جو چاہو لے لو۔ اور کیا جو شخص اس کے مثل دیا گیا ہے تو وہ یعقوب بن لیث کے مال کا محتاج ہوگا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم کو معذور رکھیے اور معاف کیجئے۔

مربی نفس کی ضرورت

"قرآنی معلومات سے علم وہی مطلوب اور قابل تحصیل ہے جس سے عملی زندگی میں کوئی سدھار پیدا ہوتا ہے اور سعادت دارین حاصل ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ عملی زندگی محض اصول سے نہیں بنتی بلکہ جزئیات عمل ہی سے بنتی ہے جس کی بروقت تمرین اور ٹریننگ دی جائے اسی لئے کسی مربی نفس کی ضرورت ہے۔ ربانی کی تفسیر حضرت عباسؓ نے ان الفاظ کے ساتھ کی ہے (الذی یربی الناس بصغار العلم ثم بکبارھا)" (جواہر حکیم الاسلام)

تین چیزوں کا تاخیر نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے علی! تین چیزوں میں کبھی تاخیر نہ کرو
(۱) نماز میں جبکہ اس کا وقت آ جائے۔ (۲) جنازہ میں جبکہ وہ موجود ہو۔
(۳) بے شوہر عورت کے نکاح میں جبکہ تمہیں اس کے میل کا کوئی رشتہ مل جائے۔" (ترمذی)

خدا ترسی

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری قدس سرہ کے گھر والے ایک دفعہ سہارنپور میں موجود نہیں تھے اس وقت حضرت نے اپنے لئے مدرسہ کے مطبخ سے ایک خوراک اپنے نام جاری کروا رکھی تھی۔ ایک طالب علم جو حضرت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے وہ اپنا کھانا بھی مدرسہ سے لاتے تھے ایک دن انہوں نے کہا کہ: "آپ کے شوربہ کے پیالہ میں تار زیادہ ہوتا ہے اور میرے میں کم اور یہ اس لئے کہ مدرسہ میں آپکا لحاظ ہے"

حضرت نے دونوں پیالوں کو دیکھا تو واقعی حضرت شیخ کے پیالہ میں تار (اوپر کا روغن) زیادہ تھا۔ حضرت شیخ نے اسی دن سے ہمیشہ کے لئے اپنے نام سے کھانا منگوانا بند کر دیا۔ البتہ کئی کئی طلبہ کا کھانا حضرت کے حساب میں جاری رہا کرتا تھا۔ (اکابر کا تقویٰ)

حاجی صاحب کی مقبولیت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کی شاہ فضل الرحمان صاحبؒ سے سلسلہ طریقت کے اعتبار سے کچھ قرابت بھی تھی۔ بعض مرتبہ شاہ صاحبؒ فرماتے کہ بھائی یہاں کوئی حاجی امداد اللہ صاحب کا مرید ہے پھر فرماتے ہم سے تو ان کی روز ملاقات ہوتی ہے ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ محمد ہاشم مرحوم نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا شاہ فضل الرحمٰن صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ہمارے بھتیجے حاجی امداد اللہ اکثر آتے ہیں تو کبھی چچا بھی بھتیجے کے پاس آتے ہیں یا روز بھتیجے ہی چچا کے پاس جاتے ہیں۔ اس پر حاجی صاحب نے فرمایا کہ تم بھائی یوں ہی سمجھو پھر فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کی عمر جب کہ ۲۵ یا ۳۰ سال کی تھی تب ہی سے دہلی کے شہزادے و بیگمات وغیرہ آپ کے معتقد تھے۔ گویا کہ مثل شاہ سید احمد صاحبؒ کے ابتداء ہی سے آپ کی ایسی حالت تھی (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

شیخ عیسیٰ ہتان کی بزرگی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ شیخ عیسیٰ ہتان (ہائے ہوز کوزیر اور تائے فوقانی بلاتشدید کے ہے) ایک زانیہ عورت سے ملے اور اس سے فرمایا کہ آج رات میں تیرے پاس آؤں گا۔ وہ یہ سن کر نہایت خوش ہوئی اور اپنا بناؤ سنگھار کیا چنانچہ عشاء بعد وہ بزرگ اس کے پاس آئے اور اس کے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ نکل کر چلے اس فاحشہ نے کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ آپ یہاں سے باہر چلے جارہے ہیں اس کے جواب میں شیخ نے اس سے فرمایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے میرا مقصود حاصل ہو گیا۔ اور اس پر ایسا اثر ڈالا کہ اس نے اس کو اکھیڑ دیا اور پریشان کر دیا۔ چنانچہ وہ شیخ کے پیچھے لگ گئی۔ ان کے ہاتھوں پر توبہ کی اس کے بعد شیخ نے فقیروں میں سے ایک فقیر کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ اور فرمایا کہ حلواء کا ولیمہ کرو۔ اور اس کے لئے سالن نہ خریدو۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا پس یہ خبر اس امیر کو پہنچی جو اس عورت کا آشنا تھا چنانچہ اس امیر نے مذاق کے طور پر دو شیشے (بوتلیں شراب کی شیخ کے پاس بھیجے اور قاصد سے کہا کہ شیخ سے کہو کہ جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی اطلاع ہم کو پہنچی اور ہم خوش ہوئے اور یہ سالن لو اور اس کا سالن بناؤ۔ شیخ نے قاصد سے فرمایا کہ ہمارے پاس آنے میں تو نے دیر کی اور ان دونوں شیشوں میں سے ایک کو لیا اور اس کو ہلایا تو اس سے شہد بہا پھر دوسرا شیشہ لیا اس کو ہلایا تو اس سے گھی بہا۔ قاصد سے فرمایا کہ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھاؤ۔ چنانچہ وہ بیٹھا اور ایسا سالن کھایا کہ اس نے ویسا سالن نہ دیکھا تھا پھر واپس ہو کر امیر کو اس کی خبر کی اس کے بعد وہ امیر حاضر ہوا تا کہ اس کی صحت کو دیکھے۔ جب اس نے اس میں سے کھایا تو تعجب کیا اس نے شیخ سے معذرت کی اور ان کے ہاتھوں پر توبہ کی۔ شیخ رضی اللہ عنہ کی برکت سے اس کی توبہ قبول ہوئی۔

تقاضائے فطرت

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اور اس کی پہچان دلائل کی محتاج نہیں ہے بلکہ قلب کے اندر خود بخود فطرت کہتی ہے کہ اس جہاں کا کوئی بنانے والا ہے۔ انسان کے قلب پر فطرت کا دباؤ ہے، ایک بچہ اور غیر مسلم بھی قلب میں اس چیز کا دباؤ محسوس کرتا ہے، حالانکہ اس نے کسی کالج میں نہیں پڑھا، کسی مدرسے میں نہیں پڑھا، مگر دل میں دباؤ محسوس کرتا ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

تکمیل ایمان کی شرط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایمان کامل نہیں ہوتا حتی کہ میں تجھے اپنی جان سے بھی پیارا ہو جاؤں۔ (رواہ البخاری)

اخلاص وتقویٰ

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے علامہ حضرت محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس (دار العلوم دیوبند) کو میں نے تنخواہ لیتے وقت روتے دیکھا ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور علامہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:۔ ''ہم میں اخلاص ہوتا تو (دار العلوم دیوبند میں) بلا تنخواہ پڑھاتے''

مدرسہ (دار العلوم) دیوبند (کی طرف سے) حضرت شاہ صاحبؒ کو دوسو روپے ماہوار تنخواہ دینے پر اصرار تھا اور ادھر شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:۔ ''میں ڈیڑھ سو ہی لوں گا'' (زیادہ تنخواہ نہیں لیتا) بالآخر فیصلہ پونے دوسو پر ہوا۔ نصائح عزیزیہ ص ۹۱۔

کرامات حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ

فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا گنگوہیؒ سے عرض کیا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کی کچھ کرامتیں لکھنے کو میرا دل چاہتا ہے اگر کچھ واقعات بتلا دیجئے تو بہتر ہے، حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو حضرت حاجی صاحبؒ کو کبھی اس نظر سے دیکھا نہیں، اگر تمہارا دل چاہتا ہے تو خیر! اگر کوئی بات یاد آ جاوے گی تو کہہ دوں گا، پھر ایک مرتبہ مجھے آواز دی اور فرمایا کہ بھائی اس وقت ایک یاد آئی ہے لکھ لو، چنانچہ میں نے اس کو لکھ لیا پھر فرمایا ایک اور یاد آئی، اس کو بھی لکھ لیا گیا، چند روز کے بعد حضرت گنگوہیؒ نے دریافت فرمایا کہ بھائی اب کتنی ہوگئی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت تیس ہوگئی ہیں، فرمایا کہ اگر ۳۰ ہو جاویں تو اچھا ہے، جب تیس ہوگئیں تو فرمایا کہ بس بھائی بہت کافی ہیں، پھر حضرت والا صاحب ملفوظ (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ مجھ سے وہ پرچے جس پر کرامتیں تحریر تھیں مولوی محمد یحییٰ نے لے لئے تھے، انہوں نے وہ کاغذ ضائع کر دیئے، مجھے افسوس ہوا کہ ایسے ثقہ راوی کہاں ملیں گے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانویؒ)

معرفت باری تعالیٰ کا مدار عقل و دلائل پر نہیں

''اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل تو ہم خود واقعات سے بنا لیتے ہیں۔ دلائل پر خدا کا وجود اور اس کی وحدانیت موقوف نہیں ہے۔ اگر دلائل پر موقوف ہوتا تو سب سے بڑے عارف اور خدا پرست فلسفی لوگ ہوتے، حالانکہ فلسفی جو عقل پرست ہیں وہی خدا سے بعید ہیں اس لئے کہ معرفت باری تعالیٰ کا دارومدار عقل اور دلائل پر نہیں''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ کا فضل

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ دو اندھے آدمی جعفر برمکی کی ماں کے راستہ پر بیٹھتے تھے اور مادر جعفر سخاوت سے موصوف تھی اور ان اندھوں میں ایک بال بچہ والا تھا۔ اور وہ کہتا تھا کہ اے معبود مجھے اپنے وسیع فضل سے روزی عطا فرما اور دوسرا نابینا مجرد تھا۔ اور اس کے اہل وعیال نہ تھے اور وہ کہتا تھا کہ اے اللہ مجھے مادر جعفر کے فضل سے روزی دے۔ چنانچہ ام جعفر اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کا طالب تھا دو درہم بھیجنے لگی اور جو اس کے فضل کا طالب تھا اس کے واسطے دو روٹیاں اور ان کے درمیان میں ایک بھنا ہوا مرغ اور اس مرغ کے پیٹ میں دس اشرفیاں بھیجنے لگی لیکن اس نے اس نابینا کو ان اشرفیوں کی اطلاع نہ دی پس یہ نابینا روٹی اور مرغ کو ناپسند کرتا تھا اور دوسرے نابینا سے کہتا تھا کہ یہ دونوں روٹیاں اور مرغ لو اور دونوں درہم مجھے دے دو چنانچہ وہ ایسا ہی کرتا تھا جب اس پر ایک مہینہ گزر گیا تو مادر جعفر نے آدمی بھیجے اور ان سے کہا کہ ہمارے فضل کے طالب سے کہو کہ کیا تجھ کو ہماری بخشش نے مالدار نہیں کیا۔ اس نے ان سے کہا کہ ام جعفر سے کہو کہ تم نے اس کو کیا عطا کیا۔ مادر جعفر نے کہا کہ تین سو اشرفیاں فقیر نابینا نے کہا کہ واللہ نہیں۔ بلکہ وہ میرے واسطے ہر روز دو روٹیاں اور ایک مرغ بھیجتی تھی اور میں ان کو اپنے ساتھی کے ہاتھ دو درہم کو بیچ دیتا تھا یہ سن کر مادر جعفر نے کہا کہ اس آدمی نے سچ کہا اس نے اللہ تعالیٰ کا فضل طلب کیا اللہ نے اس کو ایسی جگہ سے مالدار کر دیا کہ اس کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور دوسرے نے میرا فضل طلب کیا پس اللہ نے اس کو اس جگہ سے محروم کیا۔ جس جگہ سے وہ مالداری چاہتا تھا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مالداری اور محتاجی من جانب اللہ ہی ہے اور اس نے جو مقدر کر دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور سب تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں۔

گمراہی سے حفاظت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک ان کا دامن تھامے رہو گے، ہرگز کبھی گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔'' (موطا، مشکوٰۃ)

مہمان کا اکرام

شفاء الملک حکیم حاجی عبدالحسیب دریا آبادی کی ایک لڑکی کی شادی لکھنو میں ہوئی دعوت بڑے پیمانہ پر ناپارہ ہاؤس میں کی تھی۔ ایک صاحب شریف صورت مگر بہت پھٹے حالوں بن بلائے آ کر شریک ہو گئے اسی دستر خوان پر جو ''میاں لوگ'' بیٹھے ہوئے تھے انہیں سخت ناگواری پیدا ہو گئی اور انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لیا جو صاحب منتظم دعوت تھے انہوں نے یہ رنگ دیکھ کر سختی سے ان صاحب سے اٹھ جانے کو کہا۔ یہ زیادتی دوسرے سے کی تھی اور مولانا عبدالماجد دریابادی سے دیکھی نہ گئی اور دوڑ کر حکیم صاحب کو بلا لائے۔ وہ آتے ہی ان بن بلائے مہمان کی طرف مخاطب ہو کر بولے:۔ ''اخاہ' یہ آپ یہاں کہاں بیٹھ گئے آپ کا شمار تو مہمانوں میں نہیں گھر والوں میں ہے۔ چنانچہ آپ آیئے میرے ساتھ کھانا کھایئے گا میں نے بھی نہیں کھایا ہے'' چنانچہ انہیں اپنے ساتھ ہی بٹھا کر کھلایا۔ (وفیات ماجدی)

غیبت کا اشد ہونا

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے **الغیبة اشد من الزنا** کی وجہ میں فرمایا کہ زنا گناہ باہی ہے اور غیبت گناہ جاہی ہے۔ اور کبر شہوت سے اشد ہے کیونکہ منشا غیبت کا تکبر ہے جو بعد غیبت بھی باقی رہتا ہے۔ پس یہ شخص گناہ کر کے بھی اپنے کو ذلیل نہیں سمجھتا اور زانی بعد الزنا تمام عالم سے اپنے نفس کو بدتر سمجھتا ہے۔ اس وقت اس کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی ذلیل وخوار نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا کہ میں (یعنی پیر و مرشد مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ) نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ تو قافیہ بھی ہو گیا۔ فرمایا کہ ہمارے تو ایسے ہی چٹکلے ہوا کرتے ہیں۔ (قصص الاکابر)

اللہ بندے کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے

ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ایک شاداب اور سرسبز باغ میں گزرا تو میں نے سیب کے درخت کے نیچے ایک جوان کو کھڑا ہوا دیکھا اور مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے پس میں نے اس کو سلام کیا اور اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا پھر میں نے دوبارہ اس کو سلام کیا اور اس نے جواب نہ دیا پھر اس نے اپنی نماز میں اختصار کیا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اپنی انگلی سے زمین پر لکھا شعر **منع اللسان من الکلام لانہ** الخ زبان بات کرنے سے روک دی گئی ہے کیونکہ یہ ہلاکت کا سبب اور آفتوں کی کھینچنے والی ہے۔ پس جب تو نے دنیا سے قطع تعلق کیا ہے تو اپنے رب کا ذکر کرتا رہ اور اس کو نہ بھول اور سب حالتوں میں اس کی تعریف کرتا رہ۔ پس جب میں نے اس کو پڑھا تو دیر تک رویا پھر میں نے اپنی انگلی سے زمین پر لکھا شعر **وما من کاتب الا سیبلی** الخ اور کوئی کاتب ایسا نہیں ہے جو پرانا اور نیست و نابود نہ ہو یعنی ہر کاتب نیست و نابود ہو جائے گا اور وہ مدت تک باقی رہے گا جس کو اس کے ہاتھوں نے لکھا ہے یا اس مصرع کے یہ معنی ہیں جو کچھ اس کے ہاتھوں نے لکھا ہے اس کو زمانہ باقی رکھے گا۔ پس تم اپنی ہتھیلی سے ایسی چیز لکھو جو قیامت میں اس کو تمہارا دیکھنا تم کو خوش کر دے۔ چنانچہ جب اس جوان نے اس کو پڑھا تو ایک سخت چیخ ماری اور مر گیا اس کے بعد میں نے چاہا کہ اس کی تجہیز کروں پس آواز دی گئی کہ اس شخص کے معاملہ کے متولی فرشتے ہی ہوں گے۔ پھر میں ایک درخت کی جانب مائل ہوا اور اس کے نیچے کچھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد میں نے اس کے مقام کی طرف دیکھا تو نہ اس کا نشان دیکھا اور نہ کچھ خبر ملی پس پاکی ہے اس اللہ کی جو اپنے بندوں پر اپنی مراد کے موافق احسان کرنے والا ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

شان بیت اللہ

''بیت اللہ اصل عالم بھی ہے اور وسط عالم بھی ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے نبی کریمؐ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام اور جامع دین کی گویا پہلی دعوت مکہ مکرمہ سے چلی، تاکہ مرکز سے دعوت چلے اور یکسانی کے ساتھ تمام عالم میں اس کی آواز پھیل سکے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

وضو کی برکت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کو قیامت کے دن اس طرح بلایا جائے گا کہ ان کی پیشانیاں اور ان کے پاؤں وضو کے آثار کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔'' (بخاری)

خوش خطی کا معیار

میر پنجہ کش بہت خوشخط تھے اور مولانا اسمٰعیل صاحب لکھنے میں مہارت نہ رکھتے تھے ایک دفعہ میر پنجہ کش نے مولانا اسماعیل شہیدؒ سے فرمایا کہ تم نے لکھنا کیوں نہیں سیکھا۔ مولانا شہیدؒ نے ایک ''جیم'' (ج) خود لکھا اور ایک ان سے لکھوایا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ ''جیم'' (ج) اور پھر اپنے لکھے کو پوچھا تو انہوں نے اس کو بھی جیم بتلایا فرمایا کہ بس لکھنا اتنا ہی کافی ہے کہ لکھا ہوا سمجھ میں آجائے باقی فضول ہے۔ (اشرف التنبیہ ص ۳۰)

دادا جان کے جوتے

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت والد صاحب مدظلہم اور ہمارے دادا رحمہ اللہ کا دہلی جانا ہوا۔ بھائی جان (مولانا ذکی کیفی مرحوم) اس وقت بہت چھوٹے تھے۔ والد صاحب انہیں ساتھ لے گئے۔ فتح پور کی مسجد میں کسی نماز کے لئے جانا ہوا۔ وہاں سے واپسی میں بھائی جان نے حضرت والد صاحب مدظلہم کے جوتے اٹھا لئے مگر دادا مرحوم کے جوتے نہیں اٹھائے۔ دادا مرحوم نے ازراہِ تفنن پوچھا ''کیوں بھائی یہ کیا؟ تم نے میرے جوتے کیوں نہیں اٹھائے''۔ بھائی جان نے حضرت والد صاحب مدظلہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے برجستہ جواب دیا ''آپ کے جوتے یہ اٹھائیں گے''۔ (نقوش رفتگاں ص:۳۹)

زیارت الٰہی کا طریقہ

''جس کو یہ شوق ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے اس کے ہر ہر حرف پر اللہ کا دھیان جمائے اور جما کر اس کو دل میں راسخ کرلے تو دنیا میں بھی جلوے نمایاں ہوں گے اور آخرت میں بھی دیدار ہو جائے گا''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ کی حکمت اور انسانی عقل

وہب بن منبہؒ سے نقل ہے کہ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے عبادت گزاروں میں سے ایک عابد تھا جو اپنے اس عبادتخانہ میں جو نہر کی جانب واقع تھا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اس کے قریب ہی ایک دھوبی تھا جو کپڑے دھویا کرتا تھا ایک سوار آیا جس کے پاس ایک تھیلی تھی اس نے اپنے کپڑے اور تھیلی نکالی اور نہر میں دھوئے اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے پہنے اور اپنی تھیلی بھول گیا اور چلا گیا۔ پھر ایک شکاری آیا جو جال سے مچھلیوں کا شکار کرتا تھا چنانچہ اس نے وہاں تھیلی دیکھی اور اس کو لے لیا اور چلتا بنا۔ اس کے بعد سوار واپس آیا لیکن اپنی تھیلی نہ پائی پس اس نے دھوبی سے کہا کہ میں یہاں اپنی تھیلی بھول گیا ہوں۔ دھوبی نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ سوار نے اپنی تلوار کھینچی اور دھوبی کو مار ڈالا۔ جب عابد نے یہ دیکھا تو قریب تھا کہ وہ فتنے میں پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کے افعال پر اس کو بدظنی پیدا ہو جائے اس نے عرض کیا اے میرے اللہ اور اے میرے آقا شکاری نے تھیلی لی اور دھوبی قتل کیا گیا۔ جب رات ہوئی اور عابد سویا تو خواب میں اس کی طرف وحی بھیجی گئی کہ اے عابد صالح تم فتنے میں نہ پڑو اور اپنے پروردگار کے علم میں دخل نہ دو اور جان رکھو کہ اس سوار نے شکاری کے باپ کو مار ڈالا تھا اور اس کا مال لے لیا تھا۔ یہ ہمیانی اس کا باپ کے مال سے تھی اور اس دھوبی کا نامہ اعمال نیکیوں سے پر تھا اور اس میں صرف ایک ہی بدی تھی اور سوار کا نامہ اعمال برائیوں سے بھرا تھا اور اس میں ایک نیکی کے سوا اور کچھ نہ تھا پس جب اس نے دھوبی کو مار ڈالا تو دھوبی کی بدی مٹا دی گئی اور سوار کی نیکی رد کر دی گئی۔ اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اس کا حکم کرتا ہے۔

جماعت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر جماعت کی نماز چھوڑنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ جماعت میں شامل ہونے والے کو کتنی فضیلت ہے تو وہ ضرور چل کر آئے خواہ اسے گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔'' (طبرانی)

جواب کے مختلف جواب

فرمایا حضرت حاجی صاحبؒ کا عجیب مذاق تھا۔کوئی بات پوچھی جاتی تو بعض وقت تو جواب دیتے اور بعض وقت فرماتے اس وقت طبیعت حاضر نہیں اور بعض وقت فرماتے اچھا منتظر رہو کسی وقت بیان ہو جاوے گا۔ حضرت میں تصنع وتکلف ذرا نہ تھا اہل ظاہر میں یہ بات نہیں ہوتی۔ان کو یہ خیال مارتا ہے کہ سوال کا جواب فوراً نہ دیا جاوے گا تو لوگ کہیں گے ان سے یہ سوال حل نہ ہوا۔لوگوں کا خوف ہے اور وہاں ان باتوں کا گزر بھی نہیں (قصص الاکابر)

قرآن معجزہ بھی کرامت بھی

''صرف قرآن کریم معجزہ ہی نہیں بلکہ معجزہ گر بھی ہے یعنی قرآن کریم نے معجزات بنا دیئے اس واسطے قرآن کریم پر عمل کرنے سے بڑے بڑے اکابر اولیاء پیدا ہوئے ان اولیاء کے ہاتھ پر کرامتیں ظاہر ہوئیں تو قرآن صرف خود ہی معجزہ نہیں بلکہ لوگوں کے ہاتھ پر معجزے نمایاں بھی کرتا ہے فرق اتنا ہے کہ نبی کے ہاتھ پر جو خرق عادت ظاہر ہوتی ہے اسے ''معجزہ'' کہتے ہیں اور ولی کے ہاتھ پر جو خرق عادت ظاہر ہوا سے ''کرامت'' کہتے ہیں۔ (جواہر حکیم الاسلام)

کمال دینداری

حضرت علامہ سید عبدالرحمٰن کاندھلویؒ علم وفضل میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفہ تھے۔اتباع شریعت اور مشتبہات سے احتراز اور شان تقویٰ میں بلند مرتبہ پر فائز تھے۔علامہ چچا سید امام علی نے جو پولیس میں دروغہ تھے۔ مولانا کے مکان سے ملا کر اپنا مکان بنایا۔تو مولانا نے اس گلی سے گذرنا چھوڑ دیا طویل فاصلہ طے کر کے دوسری طرف سے مسجد وغیرہ جاتے تھے لوگوں کے اصرار پر فرمایا کہ:۔'' چچا پولیس میں دروغہ ہیں' انہوں نے (ہوسکتا ہے) اس (مکان) کی تعمیر میں رشوت کا پیسہ بھی لگایا ہوگا۔اس لئے میں اس کے سائے سے بھی احتیاط کرتا ہوں'' (امثال عبرت)

اعلیٰ صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعلیٰ ترین صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم سیکھے اور دوسرے مسلمان کو سکھائے۔ (سنن ابن ماجہ)

عادل حکمرانوں کے ساتھ زمین کا سلوک

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ مامون کو شاہ کسریٰ کے اس انصاف کی خبر پہنچی جس پر وہ عملدرآمد کرتا تھا اس نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عادل بادشاہوں کے جسموں کو زمین گلاتی سڑاتی نہیں ہے اور میں نے عزم کیا ہے کہ شاہ کسریٰ کے حق میں اس کا امتحان کروں۔ چنانچہ خلیفہ بذات خود شاہ کسریٰ کے شہروں کی جانب متوجہ ہوا اور اس کی قبر کھولی اور بذات خود اس میں اترا اور اس کا چہرہ کھولا۔ پس ناگاہ وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہے اور وہ کپڑے جو اس کے جسم پر ہیں اپنی تازگی پر باقی ہیں ان میں کچھ بھی تغیر نہیں آیا ہے اور اس کی انگلی میں یاقوت سرخ کی ایک ایسی انگوٹھی دیکھی کہ اس کی نظیر بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں تھی اور اس پر کچھ فارسی میں لکھا ہوا تھا۔ پس خلیفہ مامون کو انتہا درجہ کا تعجب ہوا اور فرمایا کہ یہ مجوسی آدمی ہے جو آگ پوجتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے انصاف کو جو یہ رعیت کے بارے میں کرتا تھا ضائع نہیں کیا۔ پھر مامون نے حکم دیا کہ وہ ایسے پارچہ دیبا سے چھپایا جائے جو سونے سے مرصع اور آراستہ ہو اور اس پر اس کی قبر کو جیسے کہ وہ پہلے تھی کر دیا اور مامون کے ساتھ ایک ہیجڑا خادم بھی تھا پس اس نے مامون کو غافل پا کر وہ انگوٹھی مذکور لے لی۔ چنانچہ جب مامون کو خبر ہوئی تو اس نے اس غلام کو سو کوڑے مارے اور سندھ کی طرف نکال دیا اور وہ انگوٹھی کسریٰ کی انگلی میں جیسی کہ پہلے تھی دوبارہ پہنا دی اور کہا کہ اس خادم نے بادشاہان عجم کے سامنے مجھے رسوا کرنا چاہا۔ حتیٰ کہ وہ کہیں گے کہ مامون قبروں کا کھودنے والا اور کفن چور تھا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ کسریٰ کی قبر پر رانگ پگھلایا جائے یہاں تک کہ وہ اس کے بعد کھولی نہ جاسکے۔

رمضان اور مغفرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص نے رمضان کا زمانہ پایا ہو پھر بھی وہ اپنی مغفرت نہ کرا سکے تو اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے! میں نے کہا آمین۔'' (ابن حبان)

ایک زاہدہ بچی

فرمایا کہ بی صفیہ صاحبزادی حضرت گنگوہی کی بالکل بچی تھیں۔ حضرت حاجی صاحبؒ گنگوہ میں مہمان ہوئے اور حضرت حاجی صاحبؒ نے ان کو دو روپے دیئے۔ انہوں نے وہ روپے حضرت کے پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے اٹھا کر پھر ان کے ہاتھ میں دیئے انہوں نے پھر پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے فرمایا یہ زاہدہ ہوں گی۔ چنانچہ ایسی ہی ہیں۔ مال اور مٹی ان کے نزدیک برابر ہے۔ (قصص الاکابر)

یہود نے صرف کتاب کو تھاما

''یہود کی امت ایک علمی امت ہے' ان کو توراۃ دی گئی' لیکن انہوں نے شخصیتوں سے اجتناب کیا' انبیاء علیہم السلام سے وابستگی کو کم کیا' ان کی توہین کی' ان کو قتل کیا اور کہا کہ ہم بھی آدمی وہ بھی آدمی کتاب اللہ ہمارے لئے کافی ہے تو انہوں نے شخصیتوں کا دامن چھوڑ دیا' تو محض کتاب اللہ کا علم ان کے لئے نخوت' ترفع' اور استکبار کا ذریعہ بن گیا یہ متکبر قوم ہے اور نخوت شعار ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

سفارش کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ ترین صدقہ سفارش کرنا ہے جس سے کوئی قیدی قید سے چھوٹ جائے یا کسی آدمی کا خون معاف ہو جائے۔ یا کسی کے ساتھ بھلائی کی جائے یا کسی کی تکلیف رفع کی جائے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

انداز تبلیغ

کلکتہ میں ایک ملحد نے حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ سے کہا کہ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے کیونکہ اگر فطرت کے موافق ہوتی تو ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت بھی ہوتی۔

مولانا اسماعیل شہیدؒ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر خلاف فطرت ہونے کی یہی وجہ ہے تو دانت بھی تو خلاف فطرت ہیں ان کو بھی توڑ ڈالو کیونکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت دانت بھی نہ تھے۔ (امثال عبرت ص ۱۴)

درود کی فضیلت

صاحب قلیوبی سے ایک شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ اس نے سفر کیا اور اس کے ہمراہ اس کا باپ بھی تھا چنانچہ اس کا باپ شہروں میں سے کسی شہر میں بیمار ہوا اور مر گیا۔ ناقل کہتا ہے کہ میں نے اس کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا چہرہ اور جسم سیاہ ہو گیا ہے اور اس کا پیٹ شدت سے پھول گیا ہے۔ پس میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد نیند کی وجہ سے مجھے اونگھ آ گئی چنانچہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نہایت ہی خوبصورت تھا۔ اور اس کے بدن سے پاکیزہ اور عمدہ خوشبو آتی تھی وہ شخص میرے باپ کے پاس آیا اور اس کے چہرہ اور بدن پر ہاتھ پھیرا۔ پس وہ سیاہی جو اس کے چہرہ وغیرہ پر تھی جاتی رہی اور اس پر سفیدی اور نور چڑھ آیا۔ اس کے بعد میں نے تعجب کے ساتھ اس شخص سے کہا کہ اے شخص تم کون ہو کہ تمہارے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر احسان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور تیرا باپ گناہوں کی کثرت کے سبب سے اپنے نفس پر اسراف کرنے والا تھا لیکن اس کے ساتھ وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا تھا پس جب اس کو یہ حالت حاصل ہوئی تو میں اس کے پاس آیا اور اس حالت کو اس سے دور کر دیا۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا تو سفیدی اور نور اپنے باپ پر دیکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کی تجہیز و تکفین میں کوشش کی اور اس کو دفن کر دیا۔ اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کبھی غافل نہ ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ ہماری جانب سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

ایک زاہدہ بچی

فرمایا کہ بی صفیہ صاحبزادی حضرت گنگوہی کی بالکل بچی تھیں۔ حضرت حاجی صاحبؒ گنگوہ میں مہمان ہوئے اور حضرت حاجی صاحبؒ نے ان کو [illegible] روپے دیئے۔ انہوں نے وہ روپے حضرت کے پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے اٹھا کر پھر ان کے ہاتھ میں دیئے انہوں نے پھر پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے فرمایا یہ زاہدہ ہوں گی۔ چنانچہ ایسی ہی ہیں۔ مال اور مٹی ان کے نزدیک برابر ہے۔ (قصص الاکابر)

نجات کا راستہ

''قرآن کریم کا کہنا ہے کہ تم اپنے ایمان کو مضبوط کرو' ایمان کو تعصبات میں دخل نہ دو۔ نہ شخصیتوں کے تعصّبات کو' نہ رنگ و بو کے تعصّبات کو' نہ زمین کے ٹکڑوں کے تعصّبات کو اور نہ وطن اور قوم کے تعصّبات کو۔ صرف ایک اللہ ہی پر بھروسہ کرو' ایک نبی کی بات کو مانو کہ اس دور میں صرف انہی کے ماننے میں نجات منحصر ہے' جس کا دور اور زمانہ ہوگا اسی کے ماننے پر نجات موقوف ہوگی۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

مسلمان کی حاجت روائی کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی دنیوی حاجت پوری کرتا ہے خدا اس کی بہت سی حاجتیں پوری کرتا ہے. جس میں سے ایک حاجت بخشش اور نجات کی ہے۔ (رواہ الخطیب)

حلم و تحمل

ایک مرتبہ ایک شخص نے مجمع عام میں مولانا اسماعیل شہیدؒ سے پوچھا کہ مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ حرامزادے ہیں۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے بہت متانت اور نرمی سے فرمایا تم سے کسی نے غلط کہا ہے' شریعت کا قاعدہ ہے:۔

الولد للفراش سو میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کیا کرتے وہ شخص پاؤں پر گر پڑا اور کہا کہ مولانا میں نے امتحاناً ایسا کیا تھا مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ کی تیزی سب اللہ کے واسطے ہے۔

فائدہ: اہل اللہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کی ذات کو جس قدر کوئی کہے وہ اپنے کو اس سے بدتر جانتے ہیں۔ (امثال عبرت ص ۱۱۹)

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ لینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔ (رواہ الخطیب)

دل کی لگی

غالباً ذکر ہوا کہ اہل دنیا دینداروں کو دیکھ کر کہتے ہیں جانے کس چیز پر یہ مست ہیں ان کو کیا حاصل ہوتا ہے کسی نے کہا کسی کی لگی کو کوئی کیا جانے؟ فرمایا حضرت والا (پیر و مرشد مولانا اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے کسی کی لگی پر یاد آیا۔ ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب پانی پت کو جا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک شخص دردنامہ غمناک پڑھ رہا ہے اور اس پر بڑا اثر ہے۔ فرمایا کیا پڑھ رہا ہے اس نے کہا جا کام کر تو کیا جانے۔ حضرت گزرتے چلے گئے۔ پھر وہ شخص بھی پانی پت پہنچا اور خبر ملی کہ دردنامہ غمناک کے مصنف یہی ہیں۔ بہت خفیف ہوا اور حضرت سے معافی مانگنے لگا کہ حضرت بڑی گستاخی ہوئی۔ فرمایا نہیں بھائی تو نے سچ کہا تھا تیری لگی کو میں کیا جانوں۔ فرمایا حضرت والا نے حق تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے کے بعد جو تغیر ہو جاتا ہے اس سے لوگ تعجب کرتے ہیں اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ ایک مخلوق کی محبت میں پڑ جانے سے کیا تغیر ہو جاتا ہے دراصل یہ لوگ معذور ہیں۔ (قصص الاکابر)

اصلاح قلب کا نسخہ

''سب سے زیادہ ضروری قلب کو صالح بنانا ہے اس کے لئے شریعت نے ذکر اللہ کا نسخہ تجویز کیا ہے کہ یاد خداوندی ہمہ وقت تمہارے سامنے رہے جتنا خدا کی یاد تمہارے سامنے ہوگی اتنا ہی خوف خدا دل میں بیٹھے گا اتنا ہی آدمی جرائم سے بچنے کی کوشش کرے گا اور اگر ذکر کے بجائے جتنی بھی غفلت پیدا ہوگی اتنا ہی معاصی اور گناہوں کی کثرت ہوگی۔ اس لئے بنیادی چیز بتلائی گئی کہ ﴿الا بذکر اللہ تطمئن القلوب﴾''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

گھروں میں نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو مقبرے نہ بناؤ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

فائدہ: اس سے مراد نفلی نماز ہے۔ کیونکہ فرض نماز کا جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنے کا حکم قرآن و احادیث میں بار بار اور واضح طور پر آیا ہے۔

گناہوں کا جھڑنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان بندہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔" (احمد، مشکوٰۃ)

ہلاکت سے نجات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس گزرا۔ پس اس نے دیکھا کہ امام صاحب لوگوں کو وعظ فرما رہے ہیں چنانچہ وہ شخص بھی بیٹھ گیا تاکہ کچھ سنے امام صاحب نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی قضا حاجت کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھ لے۔ ناقل کہتا ہے کہ پس اس نے اس مسئلہ کو یاد کرلیا۔ پھر وہاں سے چلا گیا ایک دن وہ راستہ چل رہا تھا کہ دفعتاً اس کو پیشاب کی ضرورت ہوئی چنانچہ اس نے ایک جگہ دیکھی اور اس میں داخل ہوا تاکہ اس میں اپنی حاجت پوری کرے پس اس کو امام صاحب کا مسئلہ یاد آ گیا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھ لیا اور اس مقام میں اس آدمی کا ایک دشمن تھا اس دشمن نے چاہا کہ اس کو تیر سے مارے تاکہ اس کو ہلاک کر دے پھر اس میں اس کو شک ہوا اور کہا ممکن ہے کہ وہ نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہو۔ اس خیال سے وہ ٹھہر گیا اور اس میں غور کرنے لگا پس اس وجہ سے کہ اس نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھا تھا وہ دشمن اس کو نہ پہچان سکا۔ اس کے بعد وہ واپس گیا اور اس سے کچھ نہ کہا۔ اور وہ مسئلہ ہلاکت سے اس کی نجات کا سبب ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذکر اللہ کا نفع

حضرت حاجی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ حضرت میں اللہ کا نام لیتا ہوں مگر کچھ نفع نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا کہ یہ تھوڑا نفع ہے کہ نام لیتے ہو یہ تمہارا نام لینا بھی نفع ہے اور کیا چاہتے ہو۔

گفت آں اللہ تو لبیک ماست   ویں نیاز و سوز وردت پیک ماست

پس دنیا میں تو یہ رحمت کہ نام لینے کی اجازت دی اور آخرت میں اس پر قبول رضا مرحمت فرمائیں گے۔ (امثال عبرت حصہ اول)

تعلیم انبیاء علیہم السلام

''جب انسان معبود نہیں تو ساری چیزیں انسان کے نیچے نیچے ہیں وہ انسان کی خادم ہیں وہ کیسے معبود بن سکتی ہیں ایک ذات سب کی معبود ہے اور ایک ہی کرتا دھرتا ہے یہی انبیائے کرام علیہم السلام بھی تعلیم دیتے تھے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

عجیب دُعا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہب ؒ سے فرمایا کہ وہ کتنی کتابیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ وہب ؒ نے جواب دیا کہ ایک سو چار۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان میں سے کچھ کتابیں اٹھالی گئیں۔ وہب ؒ نے کہا کہ ہاں ان میں سے بارہ کتابیں اٹھالی گئیں۔ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ان میں سے تم نے کتنی کتابیں پڑھی ہیں انہوں نے جواب دیا کہ جو باقی رہ گئی تھیں ان سب کو میں نے پڑھا ہے۔ ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ کیا تم نے ان کتابوں میں کوئی ایسی دعا بھی پائی ہے جو رنج اور تکلیف میں نفع دے۔ وہب ؒ نے کہا کہ ہاں میں نے ان میں اس کے لئے جس کی نیت پاک ہو دعا نافع اور کافی شافی پائی ہے اور وہ دعا یہ ہے **اللھم یامن یملک** الخ اے اللہ اور اے وہ ذات جو سوال کرنے والوں کی ضرورتوں کی مالک ہے اور خاموش و بے زبان جانوروں کے دل کے بھیدوں کو جانتی ہے پس بیشک تیرے لئے ہر سوال میں شنوائی حاضر ہے اور جواب موجود ہے اور بیشک تیرے واسطے ہر خاموش کے واسطے علم محیط ہے اور تیرے وعدے سچے اور تیرے احسانات بزرگ ہیں اور تیری رحمت وسیع ہے۔ وہب ؒ نے فرمایا کہ میں نے بیشک یہ دعا خواب میں پائی ہے اور بار ہا اس کو آزمایا ہے اور میں اس دعا کی حسن و خوبی کے برابر کسی دعا کو خیال نہیں کرتا ہوں۔

سب سے پہلا حساب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو اس کے سارے اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب ہوئی تو اس کے سارے اعمال فاسد ہوں گے۔'' (الطبرانی فی الاوسط)

صبر وتوکل کے مینار

لاہور کی زندگی کے ابتدائی ایام میں گرمی کے موسم میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ بیمار ہوگئے' ڈاکٹر کولایا گیا تو اس نے گھر کے اثاثے کا جائزہ لیا تو چند مٹی کے برتن پائے اور وہ بھی خالی تھے۔ تہبند اوپر اوڑھے لیٹے ہوئے ہیں۔

مکان کی تنگی کی وجہ سے ضیق النفس کا عارضہ لاحق ہوگیا ہے ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے کے بعد باہر آئے اور کہا کہ:۔ "اتنے جید عالم اور ان کے گھر کی یہ حالت ہوش کریں فوراً مکان پہلے تبدیل کریں"

ایک یہ حالت تھی اور ایک ایسا وقت بھی آیا کہ مع اہل وعیال تیرہ بار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ واپس آ کر فرمایا کہ:۔ "اس دفعہ نو ہزار روپیہ صرف ہوا ہے اور عزیز حبیب اللہ (صاحبزادہ مرحوم) کی خاطرداری اور تواضع اس کے علاوہ ہے"

یہ ہے نتیجہ! توکل کرنے والا جب صحیح توکل اختیار کرتے ہوئے صبر کرتا ہے تو پھر اللہ ساتھ ہو جاتا ہے۔ (خدام الدین)

حضرت کی تعلیمات

فرمایا کہ حضرت رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ جب ساتھ میں کھانے کے لئے بیٹھتے تھے تو اخیر تک کھاتے رہتے تھے اور کھاتے تھے اوروں سے کم۔ حضرات بزرگان دین کیا کرتے ہیں کہا نہیں کرتے اور حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کسی کے پاس اللہ کے واسطے کوئی شے لاوے تو ضرور کھانا چاہئے۔ اس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (قصص الاکابر)

نصاریٰ نے صرف شخصیات کو لازم پکڑا

"نصاریٰ کی امت' یہ عملی امت ہے اس کو علم زیادہ نہیں دیا گیا۔ انجیل میں احکام زیادہ نہیں ہیں' یہ فی الحقیقت تصوف کی کتاب ہے اس میں تزکیۂ نفوس کی طرف توجہ دلوائی گئی ہے۔ انہوں نے شخصیتوں کو اتنا پکڑا کہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر شخصیتوں کو اللہ کا قائم مقام بنا دیا' اس درجہ شخصیتوں کا دامن پکڑا کہ پھر جھکتے جھکتے ذلت نفس پیدا ہوگئی اور شرک میں گرفتار ہوگئی۔" (جواہر حکیم الاسلام)

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اذان کے وقت مسجد میں ہو، پھر بغیر کسی ضرورت کے وہاں سے اس طرح چلا جائے کہ واپس آنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ منافق ہے۔“ (ابن ماجہ)

نصرت خداوندی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ چار آدمیوں پر مکڑی نے جالا تنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار میں تھے اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ پر جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بعض مشرکین کے قتل کے واسطے بھیجا تھا۔ چنانچہ عبداللہؓ نے ان کو قتل کیا اس کے بعد کفار نے ان کو پایا پس وہ غار میں گھس گئے اور مکڑی نے ان پر جالا تن دیا اس وجہ سے کفار نے ان کو نہ دیکھا اور زید بن العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ پر جس وقت کہ حضرت زیدؓ ننگے کر کے ۱۲۱ھ میں سولی دیئے گئے اور سولی دئے ہوئے چار برس قائم اور ٹھہرے رہے۔ اور جب ان کے چہرہ کو غیر قبلہ کی طرف متوجہ کرتے تھے تو لکڑی قبلہ کی طرف گھوم جاتی تھی۔ پھر کفار نے ان کو سولی سے اتارا اور ان کے جسم کو جلایا۔ (خداوند تعالیٰ ان سے راضی ہو) اور حضرت زید سے بہت سے لوگوں نے بیعت کی تھی۔ اور کوفیوں کی ایک جماعت ان سے کہتی تھی کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بری ہوتا کہ ہم آپ کی بیعت کریں پس حضرت زیدؓ نے اس سے انکار کیا۔ اس کے بعد اہل کوفہ نے کہا کہ اب ہم تم کو چھوڑتے ہیں اسی وجہ سے اس جماعت کا نام رافضہ اور روافض رکھا گیا ہے اور حضرت زیدؓ نے والی عراق عمر و ثقفی سے جو حجاج بن یوسف کا بھتیجا تھا جنگ کی تھی پس عمر و ثقفی زیدؓ پر فتحیاب ہو گیا تھا اس لئے اس نے ان کے ساتھ وہی کیا جو مذکور ہو چکا ہے اور زیدؓ کا ظہور ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ہوا تھا لیکن جماعت زیدیہ یعنی پیروان زیدؓ کہتے تھے کہ ہم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دوست رکھتے ہیں۔ اور جو شخص ان حضرات سے تبرا کرتا ہے ہم اس سے بری ہوتے ہیں پھر وہ لوگ حضرت زیدؓ کے ساتھ نکلے۔ اس وجہ سے وہ لوگ زیدیہ کہے جاتے ہیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی مکڑی نے جالا تنا تھا جبکہ ان کو جالوت نے تلاش کیا تھا۔

بزرگوں کی مختلف شانیں

حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکیؒ جب تھانہ بھون میں رہتے تھے ایک پٹھان حضرت کی خدمت میں دعا کرانے آیا کرتے تھے کہ مجھ پر ایک شخص نے جائیداد کے معاملہ میں بڑا ظلم کر رکھا ہے۔ حضرت دعا فرما دیتے ایک بار آ کر کہنے لگا کہ اب تو اس نے حد ہی کر دی اور جائیداد غصب کرنے کو ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا بھائی صبر کر اس نے کہا بہت اچھا دفعتہً حافظ محمد ضامن صاحبؒ حجرہ میں سے نکل آئے اور اس پٹھان سے فرمایا: ''ہرگز صبر مت کرنا جاؤ نالش کرو اور ہم دعا کریں گے'' اور حضرت حاجی صاحبؒ سے فرمایا کہ:۔ آپ تو صابر شاکر تھے سب چھوڑ کر بیٹھ رہے اس میں تو اتنی قوت نہیں یہ اگر اسباب معاش کو چھوڑ دے گا تو جب حاجت ستاوے گی یہ جھوٹی گواہی دے گا چوری کرے گا تو ایسوں کو صبر نہیں کرایا کرتے۔ (تصویر کشائی کے شرعی احکام)

توفیق ذکر کی نعمت

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب سے اگر کوئی خادم اس قسم کی شکایت کرتا تو فرماتے کہ خود ذکر کی توفیق ہونا کیا تھوڑی نعمت ہے جو دوسرے ثمرات کی خواہش کرتے ہو اور اکثر ایسے موقعوں پر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

یابم اور ایا نیابم جستجوئے میکنم   حاصل آید یانیاید آرزوئے میکنم

ع بلا بودے اگر ایں ہم نہ بودے الخ

قانون خداوندی کی وسعت

''سلاطین دنیا کا قانون بدنوں پر عائد ہوتا ہے اس لئے کہ بدن تک ہی ان کی رسائی ہے لیکن جو ذات ''علیم بذات الصدور'' ہے جو دلوں کی کھٹک سے بھی واقف ہو اس کا قانون تو دلوں پر بھی عائد ہوتا ہے اس لئے کہ اس کی رسائی دل کی ہر حرکت تک ہے لہذا دیانۃً ہم پر یہ ضروری ہوا کہ تنہائی میں بیٹھ کر بدفکری بھی نہ کریں، خیالات فاسدہ بھی نہ لائیں، وساوس بھی سوچ سوچ کر نہ لائیں''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان کا صدقہ اس کی عمر میں اضافہ کرتا ہے، اور بری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تکبیر اور فخر (کی بیماریوں) کو زائل کرتا ہے۔“ (طبرانی)

مومن اور کافر کی نیکی کا فرق

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ چوتھے آسمان میں دو فرشتے باہم ملے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کہاں جاتے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک عجیب کام ہے اور وہ یہ ہے کہ فلاں شہر میں ایک یہودی آدمی ہے جس کے مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس نے مچھلی کی خواہش کی ہے لیکن دریا میں مچھلی نہ پائی گئی۔ پس مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ دریا کی جانب مچھلیاں ہانک دوں تا کہ لوگ ان میں سے ایک مچھلی یہودی کے لئے شکار کر لیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس یہودی نے کوئی بھی نیکی ایسی نہیں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دنیا ہی میں اس کو نہ دے دیا ہو۔ اب صرف ایک نیکی باقی رہ گئی ہے پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی خواہش کی چیز اس تک پہنچا دے تا کہ وہ دنیا سے ایسے حال میں نکلے کہ اس کے لئے کوئی نیکی نہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے فرشتہ نے کہا کہ میرے رب نے مجھے بھی ایک عجیب کام کے لئے بھیجا ہے اور وہ یہ ہے کہ فلاں شہر میں ایک ایسا مرد صالح ہے کہ اس نے جو برائی کی اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس کا بدلہ اس کو پورا کر دیا۔ اور اب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس نے روغن زیتون کی خواہش کی ہے اور اس کے ذمہ صرف ایک گناہ ہے اور مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں روغن کو گرا دوں یہاں تک کہ وہ اس کو جانے اور اس کا دل جلے پس اللہ تعالیٰ اس سے اس کے اس گناہ کو بھی مٹا دے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے کہ اس کے ذمہ ہرگز کوئی گناہ نہ ہو۔ محمدؒ بن کعبؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول فمن یعمل مثقال ذرۃ الآیہ کے یہی معنے ہیں۔ یعنی جب کافر ذرہ اور چیونٹی برابر نیکی کرتا ہے تو اس کا ثواب دنیا ہی میں دیکھ لیتا ہے اور مومن جب ذرہ برابر برائی کرتا ہے تو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اس کی جزا دیکھ لیتا ہے۔

مثالی اتباع سنت

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹتا بڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گذرنے لگے اگرچہ آپ کی لغت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح و تہلیل، ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہوگیا تھا۔ سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہوجانا ضروری تھا۔ سب کا اصرار ہوتا کہ تکیہ کی ٹیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرمادیتے۔ ''نہیں بھائی! یہ سنت کے خلاف ہے''

ایک خط

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کے پاس ایک خط آیا جس میں حضرت کو لکھا تھا رب المشرقین و رب المغربین کسی شخص سے وہ خط پڑھا نہیں گیا مارے ہنسی کے برا حال ہوہوجاتا تھا لیکن حضرت ایسے متین تھے کہ ذرا ہنسی نہیں آئی دو تین دفعہ یہ تو فرمایا کہ توبہ جہل بھی کیا بری چیز ہے۔ (قصص الاکابر)

حضور عالمگیر شخصیت

''سرکار دو عالم فخر بنی آدم رسول الثقلین حضرت محمد مصطفیٰؐ کی سیرت مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی وسعتوں اور پنہائیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں وہ کسی شخص واحد کا دستور زندگی نہیں، بلکہ جہانوں کے لئے ایک مکمل دستور حیات ہے جوں جوں زمانہ ترقی کرتا ہوا چلا جائے گا اسی حد تک انسانی زندگی کی استواری اور ہمواری کے لئے اس سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جائے گی۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

قربِ الٰہی

نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کی حالت میں ہو۔'' (مسلم)

عالم کا اکرام

حدیثوں میں روایت کی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے عالموں میں سے ایک عالم قیامت کے دن لایا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے جبرئیل اس کا ہاتھ پکڑ و اور اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ جبرئیلؑ اس کو آنحضرتؐ کے پاس لائیں گے جب کہ آپ حوض کوثر کے کنارے تشریف فرما ہوں گے اور لوگوں کو آبخوروں سے پانی پلاتے ہوں گے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کھڑے ہوں گے اور اس عالم کو اپنے چلو سے پانی پلائیں گے۔ پس لوگ عرض کریں گے کہ یا رسولؐ اللہ آپ لوگوں کو ظروف سے پانی پلاتے ہیں اور اس کو اپنی ہتھیلی اور چلو سے پلاتے ہیں آپ فرمائیں گے کہ ہاں اس کی وجہ یہ ہے کہ اور لوگ دنیا میں تجارت کے ساتھ مشغول تھے اور یہ علم میں مشغول تھا پھر اس کو پل صراط پر گزرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس جو پل کے نیچے ہوگا وہ اس کو پکارے گا کہ اے فلانے میری مدد کر وہ کہے گا کہ تو کون ہے پس وہ جواب دے گا کہ میں تمہارے جملہ دوستوں میں سے ایک دوست ہوں اس کے بعد وہ عالم کہے گا کہ اے میرے رب میرا یہ دوست ہے پس وہ اس کی طرف اٹھالیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

انداز تبلیغ

ابتداء میں جب حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیخ حسام الدین صاحب کا تعلق بڑھا تو وہ شیخ صاحب کو نماز کی ادائیگی میں مداومت کی تلقین کرنے لگے اور پھر جب شیخ صاحب کی عادت میں کچھ تغیر نظر نہ آیا تو یہ اسرار یہاں تک بڑھا کہ جیل کی رفاقت میں ایک دن شیخ صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے اپنی ٹوپی سر سے اتاری اور شیخ صاحب کے پاؤں پر رکھ کر کہنے لگے:

''حسام! یہ ٹوپی کسی بڑے سے بڑے فرعون اور نمرود کے پیروں پر بھی نہیں پڑ سکتی۔ میری تم سے صرف یہی التجا ہے کہ اس ٹوپی کی شرم رکھ لو اور پنج وقتہ نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی نہ کیا کرو''۔ (ماہنامہ تبصرہ امیر شریعت)

صاحب حال بزرگ

فرمایا کہ: ایک مرتبہ حیدر آباد کے وزیر حاضر خدمت ہوئے فرمایا نکالو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وزیر ہیں فرمایا ارے میں کیا کروں۔ وزیر ہیں تو کیا میری تنخواہ مقرر ہے۔ ان کے یہاں سے پھر ۲ بجے رات تک ٹھہرنے کی اجازت دی۔ وزیر نے برا نہیں مانا بلکہ لوگوں نے کہا صاحب ٹھہر جایئے جواب دیا کہ بزرگوں کی حکم عدولی کرنی مناسب نہیں اور چلے گئے ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ حضرت آنے والوں کے ساتھ ذرا تو اخلاق سے پیش آیا کیجئے۔ فرمایا ایک ایک آدمی کے ساتھ سوسو شیطان ہوتے ہیں میں اس وجہ سے ان کو نکالتا ہوں۔ پھر حضرت والا (سیدنا و مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) صاحب ملفوظ نے فرمایا کہ مولانا کا کشف بڑھا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ کا ترجمہ ہندی میں بتاؤ پھر خود ہی فرمایا کہ اللہ کا ہندی ترجمہ "من موہن" ہے۔ یہ کہہ کر چیخ ماری۔ (قصص الاکابر)

ذکر اللہ کی اہمیت

"دنیا کے بہت سارے طبقات (مثلاً کاشتکار تاجر اور سیاسی اور حکومت کا آدمی) کو دعویٰ ہے کہ دنیا کو ہم نے سنبھال رکھا ہے لیکن حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم سارے غلط کہتے ہو دنیا کو سنبھالنے والا تو ہمارا نام لینے والا ہے۔ جو ہماری یاد میں مصروف ہے اس نے دنیا کو سنبھال رکھا ہے نہ کہ تاجر' کاشتکار' زمیندار اور سیاسی آدمی۔ ہم نے اور ہمارے نام لینے والوں نے سنبھال رکھا ہے"۔ (جواہر حکیم الاسلام)

فضیلت کی دو چیزیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان میں اور پہلی صف میں (پہنچ کر نماز پڑھنے میں) کیا فضیلت ہے، پھر (یہ بات طے کرنے کے لئے کہ کون اذان دے اور کون پہلی صف میں کھڑا ہو) قرعہ اندازی کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو وہ اس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں، اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی جماعت میں کیا فوائد ہیں تو وہ ان دونوں جماعتوں میں ضرور پہنچیں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔ (بخاری، مسلم، الترغیب والترہیب)

حضرت جیلانی رحمہ اللہ کی ایک کرامت

صاحب قلیوبی سے روایت ہے کہ میرے سردار عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کرسی پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے کہ ادھر سے اڑتی ہوئی ایک چیل گزری اور وہ چلائی۔ جس حالت شوق میں حاضرین تھے ان کو اس نے پریشان کیا اور تشویش میں ڈال دیا۔ (یہ دیکھ کر) حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے ہوا اس کا سر لے پس اس کا سر ایک طرف اور اس کا بدن دوسری طرف اڑ گیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ کرسی سے اتر آئے اور چیل کے سر اور بدن کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پس وہ زندہ ہو کر اڑ گئی۔ اور لوگ شیخ رحمہ اللہ کی کرامت کو دیکھتے رہے۔ اور ہم نے ان کی برکتوں سے نفع اٹھایا اور ایسی ہی وہ حکایت ہے جو شبل مروزیؒ سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے نصف درہم کا گوشت خریدا پس چیل ان کے ہاتھ سے وہ گوشت لے گئی اس کے بعد وہ بزرگ مسجد میں آگئے اور اس میں نماز پڑھی پھر جب اپنے گھر پلٹے تو ان کی بی بی نے گوشت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کہاں سے آیا۔ بی بی نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر کے اوپر وہ چیلیں لڑ رہی تھیں یہ گوشت ان کے درمیان سے گرا چنانچہ میں نے اس کو پکالیا پس شبلیؒ نے کہا کہ اس کا شکر ہے جو شبل کو نہ بھولا اگرچہ شبل اس کو بھول گیا تھا۔

محقق کی نظر

حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں ایک شخص آئے عرض کیا کہ بہت روز سے میں بیمار ہوں۔ سخت قلق ہے کہ حرم میں نماز نصیب نہیں ہوتی۔ صحت کی دعا فرما دیجئے۔ حضرۃ نے دعا کر دی۔ ان کے چلے جانے کے بعد فرمایا کہ عارف کو اس کا بھی رنج نہیں ہوتا کہ بیماری کی وجہ سے حرم میں نماز نصیب نہیں ہوئی کیونکہ مقصود تو رضا ہے اس کے مختلف طریق ہیں جیسا کہ یہ طریق ہے کہ حرم میں جماعت سے نماز پڑھیں۔ یہ بھی ایک طریق ہے کہ بیمار ہو جائیں اور بیماری پر صبر کریں صبر سے بھی وہی بات حاصل ہو جائے گی جو جماعت سے حاصل ہوتی ہے یعنی رضا یہ بھی رضا کا طریق ہے۔ سو طریق تو حاصل ہے اگر ایک نہیں ہے نہ ہو پھر عارف کو رنج کیوں ہو مقصود تو محفوظ ہے۔ (قصص الاکابر)

قرآن روح زندگی

''اگر غور کیا جائے تو یہ ایک حیات اور ایک زندگی ہے اس نے دنیا کو بھی زندہ کیا' اقوام کو بھی زندہ کیا اور عربوں کو بھی زندہ کیا اور ان میں زندگی کی روح ڈالی۔ خود قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا" **وکذالک اوحینا الیک روحاً من امرنا**" اے پیغمبر! آپ کی طرف ہم نے وحی کی اور وحی کے ذریعہ اپنے روح کو آپ کے اندر ڈالی مراد قرآن کریم ہے۔ آگے فرمایا گیا **(ماکنت تدری ماالکتٰب ولاالایمان ولکن جعلنٰہ نوراً نھدی بہ من نشاء من عبادنا)** آپ اس سے پہلے یہ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اس سے بھی آپ واقف نہیں تھے کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ ہم نے اس وحی اور اس روح کو نور بنا کر آپ کے اندر ڈالا جس سے تمام علوم آپ پر منکشف ہوئے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

رشتہ دار کو صدقہ دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسکین پر صدقہ کرنے میں صدقہ کا ثواب ہے اور کسی رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو ثواب ہیں، ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحمی کا۔'' (نسائی)

داڑھی کی نورانیت

شہر خانپور ضلع رحیم یار خان میں ایک مرتبہ جلسہ ہوا وہاں سے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ نور پور میں تقریر کے لئے روانہ ہوئے۔ احمد پور شرقیہ میں حضرت شیخ التفسیرؒ مولانا دوست محمد قریشیؒ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ نیند آرہی تھی اسی دوران مولانا دوست محمد قریشیؒ نے دریافت کیا کہ: ''حضرت ریش مبارک قبضہ سے زیادہ کیوں ہے؟''

حضرت مولانا احمد علیؒ کے آنسو جاری ہوئے اور فرمایا: ''ان بالوں میں میرے پیر طریقت کے ہاتھ لگ چکے ہیں مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں ان پر قینچی کا استعمال کروں''

آپ نے مزید فرمایا: قریشی صاحب! آج کل لوگ ڈاڑھی کی قدر نہیں کرتے اپنی کھیتیوں کی حفاظت تو کرتے ہیں لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی (ڈاڑھی) کی حفاظت نہیں کرتے اسکی قدر قیامت کے دن معلوم ہوگی جب کہ ادائے سنت کے اجر میں چہرے پر نورانیت نظر آئیگی۔ (خدام الدین)

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امام الحرمینؒ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ مجھ پر ہزار اشرفیاں قرض ہیں وہ امام موصوف کے پاس بیٹھ گیا اس کے بعد کسی نے امامؒ سے پوچھا کہ کیا باری تعالیٰ عز وجل کے واسطے جہت ہے۔ امامؒ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ جہت اور سمت سے بالاتر ہے۔ پس لوگوں نے کہا کہ اس کی کیا دلیل ہے امامؒ نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ مجھے یونس بن متیؒ پر فضیلت نہ دو۔ لوگوں نے امامؒ سے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ پس امامؒ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کی وجہ نہ کہوں گا حتیٰ کہ تم لوگ میرے اس مہمان کو ہزار اشرفیاں دو جن سے وہ اپنا قرض ادا کرے چنانچہ ان میں سے دو آدمیوں نے اشرفیوں کا انتظام اپنے ذمہ لیا اس کے بعد امامؒ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج میں رفرف اعلیٰ تک پہنچے اور لوح محفوظ پر مقدرات قلم سے لکھنے کی آواز آپ کے گوش مبارک تک پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے سرگوشی کی جس چیز کے ساتھ سرگوشی کی اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی باوجود اس قرب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یونس علیہ السلام سے جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں اور دریا کی اندھیری میں اور رات کی ظلمت میں تھے۔ اللہ جل شانہ کے زیادہ قریب نہ تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے هو اقرب من حبل الورید واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کا فیض

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے مولانا شاہ صاحبؒ کی نسبت فرمایا کہ میری موجودگی میں ہندوستان کے زمانہ میں تو ان کی چنداں شہرت نہ تھی پھر حضرت والا (صاحب ملفوظ) نے فرمایا کہ انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ حضرت حاجی صاحب ان کو بڑے لوگوں میں نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ حضرت حاجی صاحب کو ان سے محبت تھی پھر فرمایا کہ شاہ صاحبؒ کی طرف علماء کا بالکل رجوع نہ تھا بلکہ دنیادار اور امراء کا کثرت سے رجوع تھا۔ ان پر استغراق کی حالت رہتی تھی تعلیم و تلقین بھی کم فرماتے تھے اور حضرت حاجی صاحب کی جانب علماء صلحاء طلباء اور غرباء کا رجوع تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ اپنے زمانے میں مثل حضرت شاہ سید احمد صاحبؒ کے تھے۔ حضرت حاجی صاحب سے فیوض و برکات بہت پھیلے بڑے بڑے علماء آپ کے خادم سچے معتقد اور کمال کے دل سے قائل تھے۔ (قصص الاکابر)

حیوانوں کی دعوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ ان کو اجازت دی جائے کہ وہ تمام حیوانوں کی ایک دن دعوت کریں۔ چنانچہ ان کو اجازت دی گئی اس کے بعد انہوں نے مدت دراز تک کھانا جمع کیا پھر انہوں نے ایفائے وعدہ کا سوال کیا۔ پس اللہ نے اس کو قبول کیا۔ چنانچہ دریا سے ایک مچھلی نکلی اور سب کھانا کھا گئی پھر اس مچھلی نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ اے سلیمان میرے لئے کچھ اور منگواؤ کیونکہ میں آسودہ نہیں ہوئی ہوں۔ حضرت سلیمانؑ نے اس سے فرمایا کہ میرے پاس کچھ باقی نہیں ہے اور کیا ہر روز تیرا رزق اسی کی مثل ہے۔ پس مچھلی نے کہا کہ میرا ہر روز کی روزی اس کا تین گونہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آج کے دن میں سوائے اس کھانے کے کچھ اور مجھے نہیں کھلایا اور آج بقیہ دن میں میں بھوکی رہوں گی۔ کاش تم میری دعوت نہ کرتے۔ پس اے بھائی اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور اس کے فضل کی وسعت کو دیکھو کیونکہ حضرت سیدنا سلیمانؑ باوجود اپنی قوت سلطنت اپنے ملک کے ایک جاندار کی روزی سے عاجز رہے۔ واللہ جل وعلا۔

بے لوث خادم ملت

فروری ۱۹۵۵ء کا واقعہ ہے کہ تحصیل غازی آباد میں ایک جلسہ تھا حضرت شیخ مدنیؒ وہاں تشریف لے گئے تھے دہلی کے ایک صاحب نے عرض کیا:۔ "حضور! یہاں سے فارغ ہو کر دہلی تشریف لے چلئے" حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ:۔ "صدر جمہوریہ ہند کے پاس چلنا ہے" حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا: "مجھے کیا ضرورت ہے کہ وہاں جاؤں وہ بادشاہ میں فقیر میرا ان کا کیا جوڑ اب وہ پہلے سے راجندر پرشاد نہیں ہیں اب تو وہ بادشاہ ہیں"

فائدہ:۔ حضرت شیخ الاسلام نے آزادی ہند میں بھرپور حصہ لیا تھا اور اس سلسلہ میں اپنوں کی بھی مخالفتیں برداشت کی تھیں لیکن جب ہندوستان آزاد ہوا تو آپ نے کنج عافیت میں بیٹھ کر مسلمانوں کی خدمت اور دین اسلام کی حفاظت و تبلیغ کا عظیم کام شروع فرما دیا۔ یہاں تک کہ حکومت ہند کی طرف سے جو خطاب آپ کو ملا وہ بھی آپ نے یہ کہہ کر واپس فرما دیا کہ:۔ "یہ ان کے اکابر کے مسلک اور شیوہ کے خلاف ہے" (حکایات اسلاف)

اپنا شعر باعث موت بنا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابوالطیب متنبیؔ (صاحب دیوان مشہور) بلاد فارس سے بغداد کی طرف وہ انعام لے کر واپس آ رہا تھا جو شاہ عضد الدولہ نے اس کو عطا کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ سواروں کی ایک جماعت تھی اثنائے راہ میں متنبیؔ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا چنانچہ متنبیؔ بھاگ نکلا۔ (یہ دیکھ کر) اس کے غلام نے اس سے کہا کہ کیا تم بھاگتے ہو۔ حالانکہ تم نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ **الخیل واللیل والبیداء تعرفنی والضرب والحرب والقرطاس والقلم۔** یعنی سوار اور رات اور میدان و مارنا اور جنگ و کاغذ اور قلم مجھے پہچانتے ہیں۔ (یہ سن کر) متنبیؔ نے پلٹ کر حملہ کیا اور ۳۵۴ھ میں مارا گیا۔ پس یہ شعر اس کے قتل کا سبب ہوا۔ اسی لئے خطائی کے قول کو جو گوشہ نشینی سے متعلق ہے لوگوں نے اچھا خیال کیا ہے نظم **انست بوحدتی ولزمت بیتی** الخ میں نے اپنی تنہائی کے ساتھ الفت اختیار کی ہے اور اپنے گھر کو لازم پکڑا ہے پس میرے لئے الفت ہمیشہ رہی اور سرور زیادہ ہوا اور مجھے زمانہ نے ادب سکھایا۔ پس میں پروا نہیں کرتا ہوں کہ میں چھوڑ دیا جاؤں پس نہ میں ملاقات کرتا ہوں اور نہ میں خود کسی سے ملتا ہوں اور جب تک کہ میں زندہ ہوں اس وقت تک سائل نہ ہوں گا۔ آیا سوار گئے یا اسیر سوار ہوا۔

برکت قرآن

”قرآن کریم دنیا میں بھی انقلاب پیدا کرتا ہے آخرت میں بھی قرآن دنیا میں تو دل کے اندر بجائے کفر و معصیت کے ایمان کی حلاوت پیدا کرتا ہے اور آخرت میں جہنم سے بچا کے جنت میں پہنچاتا ہے۔ یہاں بھی انقلاب لاتا ہے اور آخرت میں بھی انقلاب لائے گا اور عالم برزخ میں قبر کے اندر بھی انقلاب لائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے بلاواسطہ قرآن اخذ کیا۔ ان کے دل بدل گئے روح بدل گئے' جذبات بدل گئے' پھر جہاں بھی یہ حضرات پہنچے وہاں بھی انقلاب برپا کر دیا' قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے پھر تخت الٹ دینا تو یہ ہے کہ ملک فتح کر لیا قیصر کا ملک فتح ہو گیا۔ رومی ماتحت بن گئے' کسریٰ کا ملک فتح ہو گیا ایران پر حکومت قائم ہو گئی یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر بڑی بات یہ ہے کہ جہاں بھی صحابہ کرامؓ پہنچے ملک بدل دیا' تہذیب بدل دی' مذہب بدل دیا' زبان بدل دی' ساری چیزوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی“۔ (جواہر حکیم الاسلام)

سچائی کی جیتی جاگتی تصویر

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر صادقؒ کا نام صادق اس وجہ سے رکھا گیا کہ اپنی گفتگو میں سچ ہی بولتے تھے۔ اور امام جعفرؒ ہی نے علم جعفر جو مشہور علم ہے بنایا۔ یعنی علم جعفر کے موجد آپ ہی تھے اور اکثر علماء کا یہ خیال ہے کہ ان کے جد اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس علم کو ایجاد کیا۔ اور بکری کی کھال میں اس کو لکھا اس لئے یہ علم جعفر کی طرف منسوب ہوا۔ اور اس علم میں وہ باتیں ہیں جن کی طرف قیامت تک ان کی ذریت محتاج ہوگی اور علم کیمیا وغیرہ میں بھی امام موصوف کی کتاب اور کلام ہے اور حضرت امام جعفرؒ نے اپنے صاحبزادے موسیٰ کاظمؒ سے جو جو وصیتیں کیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ اے میرے بیٹے جس نے قناعت کی اس پر جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ غنی ہوا اور جس نے اپنی آنکھ اس مال کی طرف بڑھائی جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے تو محتاج ہوا۔ اور جو شخص کہ اس پر راضی نہیں ہوا جو اللہ نے اس کے لئے تقسیم کی۔ پس اس نے اللہ کو اس کی قضا وقدر میں متہم کیا۔ اور جس نے لوگوں کا پردہ کھولا اس کے گھر کے پردے کھل جائیں گے اور جس نے بغاوت کی تلوار میان سے کھینچی وہ اسی سے قتل ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کے واسطے کنواں کھودا وہ اسی میں گرے گا اور جو شخص جہلاء میں آمد ورفت کرے گا وہ حقیر ہوگا اور جو شخص علماء سے خلط ملط رکھے گا اس کی توقیر ہوگی اور جو کوئی بری جگہوں میں داخل ہوگا وہ متہم ہوگا اور جس نے اپنے نفس کی ذلت کو کم شمار کیا اس نے دوسرے کی ذلت کو بڑا سمجھا۔

صدقہ کی مختلف نوعیتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی ہو کر ملنا صدقہ ہے۔ اچھی باتوں کی ہدایت کرنا بھی صدقہ ہے۔ بُری باتوں سے منع کرنا بھی صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر اور کانٹے اور ہڈی وغیرہ ہٹانا بھی صدقہ ہے اور مسلمان بھائی کے ڈول میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ (سنن الترمذی)

آدمی نہیں جانتا کہ اس کا حشر کیا ہوگا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہمؒ سے کہا گیا کہ اگر آپ ہمارے واسطے مسجد میں بیٹھتے تو البتہ ہم آپ سے کچھ سنتے پس انہوں نے فرمایا کہ میں چار چیزوں میں مشغول ہوں۔ اگر میں ان سے فارغ ہو جاؤں تو تمہارے واسطے بیٹھوں کسی نے کہا کہ وہ چار چیزیں کیا ہیں ابراہیمؒ نے فرمایا کہ ان میں کی پہلی چیز یہ ہے کہ میں اس وقت کو یاد کرتا ہوں جس وقت کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے عہد لیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ لوگ جنت کے لئے ہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے اور یہ لوگ دوزخ کے واسطے ہیں اور مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں ہے پس میں نہیں جانتا کہ ان دونوں فریقوں میں سے میں کس فریق میں ہوں گا اور دوسری یہ کہ میں یاد کرتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی خلقت کی اس کی ماں کے پیٹ میں حکم دیا اور اس میں روح پھونکی گئی جو فرشتہ کہ اس پر مقرر ہے وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب آیا یہ بد بخت ہے یا نیک بخت ہے پس مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں میں سے میرا کون سا حصہ ہوگا اور تیسری یہ ہے کہ میں اس وقت کو یاد کرتا ہوں جس وقت کہ قبض ارواح کے واسطے ملک الموت اتریں گے اور کہیں گے کہ یہ اہل سلام کے ساتھ ہے یا کافروں کے ساتھ ہے تو میں نہیں جانتا کہ کیونکر جواب نکلے گا۔ اور چوتھی چیز یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قول فریق فی الجنة و فریق فی النار (ایک جماعت جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں) میں غور کرتا ہوں تو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ ان دونوں فرقوں میں سے میں کس میں ہوں گا۔

انداز تبلیغ

ایک دن دیوبند کے ایک صاحب نے آکر حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کیا اور کچھ رقم طلب کی۔ حضرت مدنیؒ نے فوراً ہی پانچ روپے عنایت فرمائے کسی نے عرض کیا کہ:۔ ''حضرت! یہ شخص تو علماء کو گالیاں دیتا ہے''

آپؒ نے فرمایا:۔ ''اسی وجہ سے تو میں نے اسکو روپے دیئے ہیں اس کو خیال تو ہوگا کہ علماء سے روپے ملتے ہیں ان کو گالیاں نہ دینی چاہئیں۔ (انفاس قدسیہ)

بیعت کا مشورہ

فرمایا کہ آفتاب تو وہ ہے جو بغیر دکھلائے نظر آوے۔ البتہ اگر کوئی مثل خفاش کے ہو تو وہ اور بات ہے۔ اسے آفتاب نظر نہیں آ سکتا۔ مولوی محب الدین صاحبؒ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں ولائتی ہیں جو شخص ان سے مشورہ بیعت لیتا کہ میں حضرت حاجی صاحبؒ سے بیعت ہو جاؤں تو اس سے یہ کہہ دیتے کہ نہیں۔ فلاں فلاں صاحبوں سے ہو جاؤ۔ جب ان سے کہا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ جواب دیا کہ جو شخص مشورہ پوچھتا ہے اس کو اعتقاد نہیں ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو حضرت سے بیعت کرا کر اپنے شیخ کے یہاں خوگیر کی بھرتی کیوں بھروں۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ میں تو یہ کرتا ہوں کہ چند بزرگوں کے نام لے دیئے اور یہ کہہ دیا کہ سب کے پاس ایک ایک ہفتہ رہ آؤ۔ پھر جہاں دل لگے وہیں بیعت ہو جانا۔ (قصص الاکابر)

قرآن ہدایت

''سب سے بڑی دعا جو سورۂ فاتحہ میں منگوائی گئی وہ ہدایت کی دعا ہے یعنی ''اھدنا الصراط المستقیم'' اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت اتنی بڑی نعمت ہے کہ ساری نعمتیں اس کی تابع ہیں اور ضلالت سب سے بڑی گمراہی ہے کہ ساری مصیبتیں اس کے تابع ہیں اس لئے سورۂ فاتحہ جو قرآن کریم کا خلاصہ ہے اس میں ہدایت کی دعا رکھی گئی جو سورۂ فاتحہ کا خلاصہ ہے تو سارے قرآن پاک کا خلاصہ ہدایت نکل آتی ہے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ہر مسلمان صدقہ کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ دینا واجب ہے۔ اگر صدقہ دینے کے لئے پاس کچھ نہ ہو تو کوئی کام ہاتھ سے کرے اور اس سے پہلے اپنے آپ کو نفع پہنچائے پھر صدقہ دے اگر اس کی قدرت نہ ہو تو مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اس کو بھلائی کی بات بتائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو برائی کرنے سے بچے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

بے عیب ذات اللہ کی

فضیل بن عبدالرحمٰن نے رقیہ دختر عتبہ بن ابی لہب سے کہا کہ میرے لئے کوئی ایسی عورت تجویز کرو اور دیکھو جو نسب میں مشہور اور حسب میں بزرگ اور حسن میں برتر اور ناز میں نمکین اور خوب تر ہو اگر وہ بیٹھے تو روشن کر دے اور اگر وہ کھڑی ہو تو بیہوش کر دے۔ اور اگر چلے تو خراماں چلے اور دور سے تعجب میں ڈالے اور قریب سے فتنہ میں مبتلا کرے اور جس کے ساتھ وہ معاشرت کرے اس کو خوش کر دے اور وہ جس کے ہمسایہ میں ہو اس کو بزرگ کر دے اور اس کی ایسی حالت ہو کہ شوہر کو دوست رکھنے والی اور زیادہ بچہ دینے والی ہو اور وہ سوائے اپنے اہل کے دوسرے کو نہ پہچانے اور اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے کو خوش نہ کرے اس کے جواب میں رقیہ نے فضیل سے کہا کہ اے میرے چچا کے لڑکے اپنے رب سے آخرت میں ایسی عورت سے منگنی کرو کیونکہ تم ایسی عورت دنیا میں نہ پاؤ گے۔

اسی حکایت کی مثل ایک دوسری حکایت ہے کہ ابوموسیٰ نابینا نے گدھے بیچنے والے سے کہا کہ میرے واسطے ایک ایسا گدھا تلاش کرو جو نہ بہت ہی چھوٹا ہو اور نہ بہت زیادہ بڑا ہو اگر راستہ خالی ہو تو کود دے اور زیادہ بھیڑ ہو تو نرمی کرے اور آہستہ چلے اور مجھے ستونوں سے دھکا نہ دے اور بوریوں کے نیچے مجھے نہ داخل کرے جب اس کا دانہ گھاس زیادہ ہو تو شکر کرے اور جب وہ کم ہو تو صبر کرے اگر میں اس پر سوار ہوں تو خوش رفتار اور تیز رو ہو اور اگر میرے سوا دوسرا اس پر سوار ہو تو سو جائے۔ پس گدھا بیچنے والے نے ابوموسیٰ سے کہا کہ صبر کرو۔ (اللہ تیری عزت بڑھائے) عنقریب اللہ تعالیٰ قاضی کی صورت مسخ کر کے گدھا بنائے گا اس وقت تم اپنی ضرورت پاؤ گے والسلام۔ (حیاۃ الحیوان)

شانِ نبوت کا غلبہ

فرمایا حضرت والا (پیرومرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے بزرگوں کی شانیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعضوں پر شان ولایت غالب ہوتی ہے اور بعضوں پر شان نبوت ہمارے حضرات علماء پر شان نبوت غالب ہے۔ انتظام کی جگہ انتظام سیاست کی جگہ سیاست (قصص الاکابر)

قرآن حبل خداوندی

''یہاں سے ایک حقیقت اور سمجھ لیجئے وہ یہ کہ آسمان سے نیچے ساتوں زمین کی تہہ تک جہنم کا علاقہ ہے اور ساتویں آسمان سے اوپر جنت کا علاقہ ہے جیسا کہ اہل حقائق کے کلام سے واضح ہے۔اس لئے جتنی مخلوق بھی آسمان کے نیچے ہے گویا وہ جہنم میں ہے اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس جہنم سے بچو اور جنت تک پہنچو اس کی صورت یہ فرمائی کہ حق تعالیٰ نے ایک رسی آسمان سے لٹکا دی اور حکم دیا کہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑو کہ جب ہم اسے کھینچیں تو اس کے ذریعہ ہمارے پاس آ جاؤ وہ رسی کیا ہے تو حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ'' یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکا دی گئی ہے۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

اصلاح نفس

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ ایک مرتبہ گھر میں دیر سے تشریف لائے' رات ہو چکی تھی گھر میں طبیعت ناساز تھی' حضرت نے نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا۔ صاحبزادی نے اُٹھ کر کھانا دیا اتفاق سے صاحبزادی صاحبہ کو پتہ نہ تھا کہ تازہ روٹی کہاں رکھی ہے۔ وہ غلطی سے کئی دن کی باسی روٹی اُٹھا لائیں اور سالن برتن میں ڈال کر حضرت کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت نے جو دیکھا تو روٹی بہت سخت تھی اس پر پھپھوندی (پھوئی) جمی ہوئی تھی۔صاحبزادی صاحبہ کے علم میں یہ بات نہ تھی لیکن حضرت نے اُسے بتانا بھی مناسب نہ سمجھا اور دل سے فیصلہ کر لیا کہ:۔''اللہ تعالیٰ جو روز اچھی اور تازہ روٹی دیتا ہے اگر آج اس نے یہ باسی روٹی سامنے رکھوا دی ہے تو اس کی نعمت سے کیسے انکار کیا جائے غرضیکہ اسی روٹی کو کھا لیا'' حضرت فرمایا کرتے تھے کہ:۔'' کھانے میں کراہیت بھی محسوس ہوتی تھی' جی متلاتا تھا' قے آنا چاہتی تھی مگر نفس کو سزا دی اور چاروناچار ساری روٹی کھالی '' اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا کہ:۔ یہ دونوں مربیوں (خلیفہ غلام محمد دین پوری صاحبؒ و حضرت سید تاج محمود امروٹیؒ) کی صحبت (اور تربیت) کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے انانیت اور نفس کو مسل کر رکھ دیا۔ (خدام الدین)

ماں کی تمنا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی کی دو بیبیاں تھیں چنانچہ ایک لڑکا جنی اور دوسری کے لڑکی پیدا ہوئی۔ پس لڑکے کی ماں اس کو نچاتی اور کھلاتی تھی اور اپنی سوت پر تعریض اور عداوت کے طور پر کہتی تھی اشعار الحمد لله الحميد العالي الخ اس خدائے پاک کا شکر ہے جو ستودہ اور برتر ہے کہ جس نے مجھے بے شوہر والی عورتوں سے نجات دی۔ اور ہر بدصورت عورت سے جو پرانی مشک کی طرح ہے مجھے بچایا تا کہ میرے عیال سے ظلم کو دور کرے۔ چنانچہ ان شعروں کو دوسری عورت نے سنا پس وہ اپنی لڑکی کے کھلانے اور نچانے کی طرف متوجہ ہوئی اور کہنے لگی اشعار و ما علي ان تکون جارية الخ اس لڑکی کے لڑکی ہونے سے میرا کیا نقصان ہے۔ میرا سر دھوئے گی اور جوان ہوگی اور وہ میرے دہن بند گرے ہوئے کو اٹھائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ لڑکی آٹھ برس کی عمر کو پہنچے گی تو میں اس کو یمنی ازار اور پاجامہ پہناؤں گی۔ اور مروان یا معاویہؓ سے اس کا نکاح کروں گی۔ جو راستباز داماد اور مہر میں گراں ہیں چنانچہ یہ خبر مروان تک پہنچی پس اس نے ایک ہزار اشرفیوں کے عوض اس لڑکی سے نکاح کیا اور کہا کہ اس لڑکی کی ماں البتہ اس کی سزاوار ہے کہ اس کا گمان جھوٹا نہ کیا جائے اور اس کا عہد و پیمان حقیر نہ شمار کیا جائے۔ اس کے بعد یہ خبر معاویہؓ کو پہنچی انہوں نے فرمایا کہ اگر مروان مجھ سے اس کی طرف سبقت نہ کرتا تو میں اس لڑکی کے واسطے دونا مہر کرتا لیکن وہ میری جانب سے انعام سے محروم نہ کی جائے۔ چنانچہ معاویہؓ نے دو لاکھ اشرفیاں اس کے پاس بھیجیں۔

ایک ذاکر کی اصلاح

حضرت حاجی صاحب کے پاس تھانہ بھون میں ایک شخص ذکر کے لئے آئے ایک روز انہوں نے شاہ ولایت میں مور مارا۔ وہاں بڑا غل مچا۔ کیونکہ لوگ شاہ ولایت کی تعظیم حرم شریف کی سی کرتے ہیں۔ حضرت کو خبر ہوئی تو ان سے کہا تم شکار کرنے کو آئے ہو یا ذکر کرنے کو۔ جاؤ یہاں سے۔ انہوں نے بہت معذرت کی۔ تب معافی دی۔ (قصص الاکابر)

آدمی کا علم محدود ہے

صاحب قلیوبی سے مروی ہے کہ جار اللہ زمخشری (صاحب تفسیر کشاف وغیرہ) نے امام غزالیؒ سے اللہ تعالیٰ کے قول الرحمن علی العرش استوی کے متعلق سوال کیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ مکان وزمان سے پاک ہے پھر اس کے عرش پر برآمد ہونے کی کیا صورت ہے اور وہ کیونکر اس پر برآمد ہوا۔ پس امام غزالیؒ نے اپنے ان اشعار سے اس کو جواب دیا۔ اشعار قل لمن یفھم عنی ما اقول الخ یعنی اس سے کہو جو میری اس بات کو سمجھے جو میں کہتا ہوں کہ بحث کو چھوڑئے بیشک طویل شرح کرتا ہوں اس مقام میں باریک اور پوشیدہ راز ہے۔ واللہ اس کے قرب سے مردوں اور عالموں کی گردنیں کوتاہ ہیں تو تو اپنے آپ کو نہیں جانتا ہے اور تو یہ نہیں جانتا تو کون ہے اور نہ تجھے یہ معلوم ہے کہ اس کی کنہ تک کیونکر پہنچایا جاسکتا ہے اور نہ تو ان صفات کو جانتا ہے جو تیری ذات میں ملے جلے ہیں ان کی پوشیدگیوں میں عقل حیران ہے اور روح اپنے جوہر اور کنہ حقیقت میں تجھ سے دور ہے کیا تو اس کو دیکھتا ہے یا تو دیکھتا ہے کہ وہ کیونکر چلتی پھرتی ہے کیا تو ان سانسوں کو کبھی شمار کرسکتا ہے نہیں اور نہ تو یہ جانتا ہے کہ وہ کب تجھ سے دور ہوگی تجھ کو عقل اور سمجھ کہاں چلی جاتی ہے جب نیند غالب ہوتی ہے پس اے جاہل مجھ سے کہہ تو تو روٹی کے کھانے کو نہیں پہچانتا ہے کہ وہ کیونکر تیرے اندر جاتی ہے یا کیونکر تو پیشاب کرتا ہے۔ پس جب تو اپنی ان پیچیدہ آنتوں کو جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہیں نہیں جانتا ہے تو اس ذات کو کیونکر جان سکتا ہے جو عرش پر برآمد اور برقرار ہے تو مت کہہ کہ وہ کیونکر عرش پر برآمد ہوا اور کیوں کر تو اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ وہ ذات پاک بیچون ہے اور اس کے لئے مکان اور جہت نہیں ہے وہ کیف اور چگونگی کا خداوند ہے اور چگونگی اور کیف اس کے گرد گھومتی ہے اور وہ فوق الفوق ہے اس سے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور وہ تمام اطراف میں ہے اس کو زوال نہیں ہے وہ ذات اور صفات کے اعتبار سے بزرگ ہے اور ہمارا رب جو کچھ کہ تو کہتا ہے اس سے بلند اور برتر ہے۔

تحریف قرآن پوشیدہ نہیں رہ سکتی

"جو کلام خداوندی اس حفاظت سے آئے اور قیامت تک چلتا رہے اس میں کسی دغل وفصل یا تحریف کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی تحریف کرنیوالا تحریف کرے گا تو چونکہ حفاظت کے سامان کافی ہیں، اس لئے اس کی تحریف کھل جائے گی۔" (جواہر حکیم الاسلام)

ایک کے بدلے تیس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے‘ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اس کے دس گناہ (صغیرہ) معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں“۔ (سنن نسائی و مسند احمد۔ الترغیب للمنذری ص ۱۵۷ ج ۳)

صبر کی دس قسمیں

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ صبر کی دس قسمیں ہیں۔ پیٹ کی خواہش پر صبر کرنا‘ اس کا قناعت نام رکھا جاتا ہے اور اس کی ضد شرہ (حرص لالچ) ہے۔ شرمگاہ کی شہوت پر صبر کرنا اس کو عفت کہتے ہیں اور اس کی ضد شبق عورت کی آرزو کرنا ہے۔ مصیبت پر صبر کرنا اس کو صبر کہتے ہیں اور اس کی ضد بے قراری اور بے صبری ہے۔ مالداری پر صبر کرنا اس کو ضبط نفس کہتے ہیں اور اس کی ضد تکبر اور اترانا ہے۔ لڑائی کے وقت صبر کرنا اس کو شجاعت کہتے ہیں اور اس کی ضد نامردی ہے غصہ کے وقت صبر کرنا اس کا حلم نام رکھتے ہیں اور اس کی ضد حماقت ہے۔ مصیبتوں کے وقت صبر کرنا اس کو سعۃ الصدر (کشادہ سینہ) کہتے ہیں اور اس کی ضد تنگدلی ہے۔ اور بھید کی حفاظت پر صبر کرنا اس کو کتمان (چھپانا) کہتے ہیں اور اس کی ضد حرق (پھاڑنا) ہے۔ اور فضول معیشت سے صبر کرنا اس کو زہد کہتے ہیں اور اس کی ضد حرص ہے اور کسی کام کے توقع کے وقت صبر کرنا اس کو توریہ کہتے ہیں۔ اور اس کی ضد طیش اور سخت غضب ہے صبر کی دس قسمیں تمام ہوئیں واللہ اعلم۔

اہل اللہ اور اہل دنیا کا فرق

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ایک تقریر انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے کے موقع پر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کے وسیع عریض میدان میں ہوئی جب شاہ جیؒ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو اللہ اکبر‘ تاج و تخت ختم نبوت‘ زندہ باد‘ عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ لیکن جب صدر اجلاس میاں ممتاز دولتانہ تشریف لائے جو ان دنوں پنجاب کے وزیراعلیٰ تھے تو انہیں عوام کا یہ دلی تپاک نصیب نہ ہوسکا۔ شاہ جیؒ نے دولتانہ کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھا۔

پتہ پتہ بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

متوکل کی سات نشانیاں

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) کی سات نشانیاں ہیں۔ جب بھوکا ہوتو طلب نہ کرے اور جب بیمار ہوتو علاج نہ کرے اور جب غمگین ہوتو سرد سانس نہ بھرے اور جب ایذا دیا جائے تو فریاد نہ کرے اور جب ظلم کیا جائے تو بدلہ نہ لے اور جس بلا میں کہ مبتلا کیا جائے پروانہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے کچھ نہ مانگے کیونکہ وہ اس کے حال کو خوب جانتا ہے۔

غایت تواضع

حضرت حاجی صاحب سے بڑے بڑے کاملین کو فیض ہوا ہے مگر اللہ رے تواضع کہ اس پر بھی اپنی طرف کبھی نظر بھلائی کے ساتھ نہیں پڑتی تھی۔ بلکہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے کہ اہل کشف اور اہل نظر سے بھی ہمارے ایوب کو مخفی رکھا ہے۔ (قصص الاکابر)

قرآن کا آغاز وانتہا باعث فرحت

''قرآن کریم کا آغاز بھی خوشی کی چیز ہے جب اس کا حافظ یا عالم ہو جائے تو وہ بھی خوشی منانے کا موقع ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ آغاز پر جو خوشی ملتی ہے وہ توقعات پر ملتی ہے کہ یہ پڑھے گا لکھے گا اور حافظ و عالم بنے گا اور فراغت وانتہا کی خوشی کمال پر ہوتی ہے ابتداء میں جو امید باندھی گئی تھی وہ پوری ہوگئی اور مراد حاصل ہوگئی''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ہر مرض سے شفا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ وہ اللہ جو خود عظیم ہے اور عظیم عرش کا مالک ہے میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی موت کا وقت ہی نہ آچکا ہو اس کو اس کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دیتے ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز، وترمذی کتاب الطب)

سیرت کا ایک پہلو

امرتسر میں ایک مرتبہ مذہبی جلسہ ہو رہا تھا۔ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم (خطیب مسجد شیخ بڈھا) نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بیان میں کہا کہ:۔

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غصہ نہیں آتا تھا''

ان کے بعد جب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تقریر کرنے کو اٹھے تو کہنے لگے کہ:۔

''میں مولانا نور احمد صاحبؒ کو اپنا استاد کہتا ہوں لیکن یہاں شاگرد استاد سے اختلاف کرنے کی جرات کر رہا ہے مولانا نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ نہیں آتا تھا میں کہتا ہوں غصہ آتا تھا' وہ بشر تھے اور غصہ بشر کی فطرت ہے۔ انسان میں غصے کی غیر موجودگی اس کی غیرت کے منافی ہے۔ ہمیں اپنی محبت و عقیدت میں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ وہ انسان تھے اور انسانی تقاضے ان کے ساتھ تھے اور یہی ان کی فضیلت ہے کہ وہ انسان ہونے کے باوجود اس قدر بلند و بالا تھے'' (حکایات اسلاف)

لطیفہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سفر سے آنے والے سے ملاقات کرنا تین دن کے بعد بہتر اور پسندیدہ ہے کیونکہ پہلا دن تو خاص اس کے نفس کے واسطے ہے کہ اس میں سفر کے تکان سے آرام حاصل کرے اور دوسرا دن اس کی بی بی اور بچوں کے لئے ہے تا کہ وہ طویل زمانہ جو جدائی میں گزرا ہے اس کی تجدید کرے۔ اور تیسرا دن اس کے خاص لوگوں کے لئے ہے کہ وہ ان لوگوں سے انس حاصل کرے اور وہ لوگ اس سے مانوس ہوں۔ اس کے بعد اس کے اور اس کے دوستوں کا وقت ہے۔ کہ یہ ان کی ملاقات کرے اور وہ لوگ اس کی ملاقات کریں۔ کیونکہ یہ اپنے احباب کے واسطے فارغ ہو چکا ہے اور اب وہ ان کے حق کے ساتھ مستعد ہوگا۔

تعزیت و تسلی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت (تسلی) کرے اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس مصیبت زدہ کو اس مصیبت پر ملتا ہے۔ (جامع ترمذی)

شاہ جی کا ایک عجیب واقعہ

ایک دفعہ جالندھر میں مدرسہ خیر المدارس کا سالانہ جلسہ تھا جمعہ کا دن تھا مسجد میں جگہ ناکافی ثابت ہوئی اسلئے کمپنی باغ میں انتظام کیا گیا۔ شاہ جیؒ نے ابھی خطبہ مسنونہ تلاوت کرنا شروع ہی کیا تھا کہ کسی نے شہد کی مکھیوں کا چھتہ چھیڑ دیا مجمع منتشر ہونے لگا شاہ جیؒ نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ پتھروں کی طرح جم جاؤ!

لوگ جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے شہد کی مکھیوں نے شاہ جیؒ کے چہرے پر ڈنک مارنا شروع کیا شاہ جی کا تمام چہرے مکھیوں سے بھر گیا اور وہ اسی حالت میں بغیر جنبش کے خطبہ پڑھتے رہے۔ آخر ایک مکھی نے شاہ جی صاحبؒ کی آنکھ کے کونے میں ڈنک مارا شاہ جی نے جھرجھری لی۔ مجمع میں سے ایک آدمی نے دونوں ہاتھوں سے آپ کے چہرے سے مکھیوں کو اتارا شدت کا بخار چڑھا منہ سوج گیا اسی حالت میں پہنچے وہ بھی جلسہ تھا شاہ جیؒ کا چہرہ سوجا ہوا تھا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ تقریر فرما رہے تھے جب مولانا تقریر ختم کر چکے تو شاہ جیؒ نے فرط عقیدت و محبت سے مولانا کو کرسی سمیت اٹھالیا اور مجمع کو مخاطب کر کے فرمانے لگے مجھے ایک سال کی تقریروں کے موضوع مل گئے۔ (حکایات اسلاف)

باطنی نفع

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ آپ کی برکت سے ہوا جو کچھ باطنی نفع ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ ہے تمہارے ہی اندر ہے۔ جیسے نائی لاتا ہے خوان سر پر رکھ کر پھر اس میں سے ایک رکابی اٹھا کر اس کو دے دیتے ہیں تو جو کچھ اس کو ملا وہ اسی کے پاس تھا۔ پھر فرمایا کہ مگر تم یہی سمجھے جاؤ کہ شیخ سے ہی ملا ہے۔ ورنہ تمہارے لئے مضر ہوگا پھر حضرت والا (سیدنا مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب (رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ یہ سمجھنا بھی اسی کے اندر ہے کیونکہ فہم تو اسی کے اندر ہے۔ (حسن العزیز جلد دوم)

صدقہ کا مستحق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی آسودہ حال ہو۔ یا ہٹا کٹا اور کما سکنے والا ہو صدقہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

بغیر سوال کے رزق

فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ ان کے پاس تھیلی میں پچاس دینار ہدیہ آئے۔ پس انہوں نے کہا کہ ہم سے عطارؒ نے حدیث بیان کی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بغیر سوال کے اس کا رزق آیا اور اس نے اس کو واپس کر دیا تو اس نے اس کو اللہ تعالیٰ پر واپس کیا پھر انہوں نے تھیلی کھولی اور اس میں سے ایک دینار لے لیا اور بقیہ واپس کر دیا۔ واللہ اعلم۔ (حیاۃ الصحابہ)

تعلیم و تربیت کی ضرورت

''ترجمہ پڑھانے والا عمل بھی دکھاتا رہے اور تربیت بھی کرتا رہے، صرف یہ نہ دیکھے کہ بس ان کو علم ہو گیا ہے یہ تو مصیبت بن جائے گی حکمت کے ساتھ ان کی تربیت کرتا رہے۔ نبی کریمؐ نے صحابہ کرامؓ کو محض تعلیم وہی نہیں دی ہے کہ صرف قرآن کے معنی بتلا دیئے ہوں یا سمجھا دیئے ہوں بلکہ نبی کریمؐ نے عملی مشق بھی کرائی ہے اور عمل کی نگرانی بھی فرمائی ہے''۔ ''تعلیم دینے کے بعد عمل میں تربیت کی بات ہے اور عمل کی ضرورت پڑتی ہے اور تربیت میں حکمت کی ضرورت ہوتی ہے تعلیم تو ایسی ہے جیسے کسی طبیب نے طب کی کتاب پڑھا دی ہے اور علاج ہوتا ہے مطب سے تعلیم میں تو سب کے سامنے ایک ہی مسئلہ بیان کرے گا لیکن اگر علاج کرنے بیٹھے گا تو ہر ایک کا نسخہ الگ الگ لکھے گا چونکہ ہر ایک کا مزاج الگ ہے تو تعلیم کے درجے میں تو سب برابر ہوتے ہیں لیکن عمل کرانے کے درجے میں ہر ایک کا مزاج الگ ہونے کی وجہ سے اس کے مزاج کی رعایت کرنی پڑے گی اور اسی مناسبت سے نسخہ تجویز کرنا پڑے گا۔'' (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ کا سایہ ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ میری عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جب کہ میرے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہے۔ میں ایسے لوگوں کو اپنے سائے میں رکھوں گا''۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ)

ہدیہ کا احترام

ایک بار مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک شخص گاڑھے کی ٹوپی لایا جس پر شال باف کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور کہا حضرت فلاں شخص نے یہ ٹوپی آپ کے لئے بھیجی ہے مولانا نے اسی وقت اپنی قیمتی ٹوپی سر سے اتار کر فوراً وہ گاڑھے کی ٹوپی اوڑھ لی پھر جب قاصد چلا گیا تو آپ نے گاڑھے کی ٹوپی اتار کر کسی کو دیدی اور اپنی پہلی ٹوپی پھر اوڑھ لی: ایک خادم نے پوچھا کہ:۔ ''حضرت! جب اس کو رکھنا منظور نہ تھا تو آپ نے اوڑھی ہی کیوں تھی؟''

فرمایا:۔ ''اس لئے اوڑھ لی تھی تاکہ یہ قاصد جا کر مہدی کو اطلاع کرے کہ تمہارے ہدیہ کی قدر کی گئی تیری بھیجی ہوئی ٹوپی فوراً سر پر رکھ لی گئی اس سے مہدی خوش ہوگا اور تطییب قلب مؤمن طاعت ہے''۔ (حکایات اسلاف)

پرخلوص بیعت کا ایک واقعہ

فرمایا کہ والد صاحبؒ نے حضرت حاجی صاحبؒ سے بیعت کا خیال ظاہر کیا ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب کچھ لوگوں کو بیعت فرمارہے تھے۔ اسی وقت والد صاحب سے بھی فرمایا کہ آؤ عبدالحق (اسم گرامی والد صاحب پیرو مرشد حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ) تم بھی بیعت ہوجاؤ۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ حضرت میں ابھی نہیں ہوتا' میں ایسے کس طرح ہوجاؤں' حضرت نے فرمایا کہ بھائی اور کس طرح ہوگے عرض کیا کہ حضرت مٹھائی تو منگالوں۔ بس پھر ایک سینی میں مٹھائی منگائی اور ایک سفید عمامہ رکھا ہوا منگایا اور پچیس روپے نقد یہ سب چیزیں حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں پیش کیں اور بیعت ہوگئے۔ پھر حضرت والا (پیرو مرشد حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ پہلے کچھ رسم کی پابندی نہ تھی بلکہ سادگی سے ایسا کرتے تھے۔ مگر اب چونکہ یہ رسم ہوگئی ہے کہ بغیر نذرانہ پیش کئے بیعت نہ ہوں اس لئے اس رسم کے توڑنے کی ضرورت ہوئی۔ (قصص الاکابر)

بندہ عقل و بندہ خدا

''بندۂ عقل کو کبھی قلبی راحت نہیں مل سکتی اور بندۂ خدا کو کبھی بھی قلبی پریشانی نہیں ہوسکتی''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ تعالیٰ کی اطاعت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابو العتاہیہؒ سے پوچھا گیا کہ تم نے کیونکر صبح کی اس نے کہا کہ جو اللہ دوست رکھتا ہے اور جو میں محبوب رکھتا ہوں اور جو ابلیس دوست رکھتا ہے ان سب کے غیر پر میں نے صبح کی پس اس سے پوچھا گیا کہ اس کو مشرح بیان کرو اس نے جواب دیا کہ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے کہ میں اس کی اطاعت کروں اور میں ایسا نہیں ہوں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے واسطے دولت ہو اور میں ایسا نہیں اور ابلیس مجھ سے گناہ محبوب رکھتا ہے اور میں ایسا نہیں ہوں۔

علم مبارک ہو

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ رحمتہ اللہ علیہ جب پہلی بار حج سے واپس ہوئے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے مکہ مکرمہ سے ایک رومال بطور ہدیہ لائے اور حضرت حکیم الامت کو بھیج دیا۔ ساتھ ہی خط لکھا' اس میں ہدیہ کا ذکر کیا اور اس کے بعد دعا کی درخواست کی دعا کی درخواست کے ساتھ ہی معاً حضرت کے مزاج کا خیال آیا کہ:۔ "ہدیہ بھیج رہا ہوں اس کے ساتھ دعا کی درخواست ہے' کہیں ناگوار نہ گذرے کہ ہدیہ کا عوض دعا کا طلب گار ہے" حضرت مولانا کاندھلویؒ نے دعا کی درخواست ہے" پر حاشیہ دیا کہ:۔ یہ جملہ مستانفہ ہے' اس کا ماقبل سے کوئی تعلق نہیں" حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے مولانا کاندھلویؒ کی احتیاط اور مزاج شناسی سے اتنا مسرور ہوئے کہ اسی خط پر اس فقرے کے نیچے لائن کھینچی اور لکھا "ھنیئاً لکم العلم" (علم تم کو مبارک ہو) (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

الفاظ و معانی

فرمایا کہ مجھ سے (حکیم الامۃ مولانا مرشدی محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) لوگوں نے پوچھا کہ تم لوگ عالم ہو کر حاجی صاحب کے پاس کیوں جایا کرتے ہو۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ بھائی میرے پاس تو الفاظ ہی الفاظ ہیں۔ وہاں معانی ہیں اور الفاظ ہمیشہ محتاج معانی ہوتے ہیں اور معانی محتاج الفاظ نہیں ہوتے ہیں۔ (قصص الاکابر)

اذان دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ ''میں دیکھتا ہوں کہ تم کو بکریوں اور صحراؤں سے بہت لگاؤ ہے۔ اب جب کبھی تم اپنی بکریوں کے درمیان یا صحرا میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچتی ہے وہاں کے جنات' انسان' اور ہر چیز جو اس آواز کو سنتی ہے وہ قیامت کے دن اذان دینے والے کے حق میں گواہی دے گی۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ ''میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔'' (صحیح بخاری)

اللہ کی رحمت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن اپنی بکریوں کو لے کر ایسے میدان میں پہنچے اس میں بھیڑیے بکثرت تھے اور حضرت موسیٰ کو انتہا درجہ کا تکان پہنچا پس وہ متحیر رہ گئے کیونکہ اگر وہ بکریوں کی حفاظت میں مشغول ہوتے تو اس سے عاجز ہوتے کیونکہ ان پر نیند اور تکان کا غلبہ تھا اور اگر راحت و آرام طلب کرتے تو بھیڑیے بکریوں پر زیادتی کرتے۔ پس انہوں نے اپنی آنکھ سے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ الٰہی تیرے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور تیرا ارادہ جاری ہے اور تیری تقدیر سبقت کر چکی ہے اس کے بعد انہوں نے اپنا سر زمین پر رکھا اور سو گئے پس جب خواب سے بیدار ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بھیڑیا ان کی لاٹھی اپنے کندھے پر رکھے ہوئے بکریاں چرا رہا ہے اور اپنے غیر سے ان کی حفاظت کر رہا ہے پس حضرت موسیٰ نے اس سے تعجب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ تو میرے لئے ہو جا جیسا کہ میں چاہتا ہوں پس میں تیرے لئے ہو جاؤں گا جیسا کہ تو چاہتا ہے واللہ اعلم۔

انسان کی حالتیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے جب تک آدمی مجرد رہتا ہے انسان ہے اور جب شادی ہو جاتی ہے تو چار پایہ ہو گیا اور بال بچے ہو کر مکڑ بن جاتا ہے وعظ (ازالۃ الغین)

معلم قرآن کی فضیلت

"یہ ایک فطری بات ہے کہ آدمی کلام سن کر متکلم اور اس کے اندرونی کیفیات سے وابستہ ہوتا ہے اور جب کہ اللہ تعالیٰ سرچشمۂ خیر و برکت ہے اور ان کی ہر بات خیر ہی خیر ہے۔ اس لئے آدمی اس کے کلام کی وجہ سے خود اس سے وابستہ ہو کر سرتاپا خیر ہی خیر اور برکت ہی برکت ہو جائے گا جس میں شر باقی نہ رہے گا۔ اسی کو حدیث نبویؐ میں فرمایا گیا ہے کہ (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے) تو پوری امت میں عالم قرآن اور معلم قرآن کو "خیر" کا لقب دیا گیا ہے۔ یعنی ساری امت تو دوسری اقوام کی نسبت سے خیر ہے (امر بالمعروف کرتے ہو اچھی باتوں کی نصیحت کرتے ہو برائیوں سے روکتے ہو) اور عالم قرآن افضل ہے غیر عالم سے اور معلم قرآن افضل ہے محض عالم سے بھی"۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ ظالم کو پسند نہیں کرتا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام ایک شیر درندہ کے پاس سے گزرے پس اس کو اپنے پاؤں سے مارا اس کے بعد شیر نے اپنا سر ان کی طرف اٹھایا اور ان کی پنڈلی زخمی کر دی۔ حضرت نوحؑ درد کی وجہ سے اپنی پنڈلی زمین پر مارنے لگے اور اس رات نہ سوئے اور کہتے تھے کہ اے میرے رب تیرے کتے نے مجھے کاٹ کھایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ظلم کو اللہ پسند نہیں کرتا پہلے تم ہی نے اس کو ایذا دی۔ واللہ اعلم۔

بے شمار فوائد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تو اس کو اولاد اسمٰعیل علیہ السلام میں سے دس غلاموں کو آزاد کرانے کا ثواب ملتا ہے، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دس درجے بلند ہو جاتے ہیں اور شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور یہی کلمات شام کو کہے تو صبح تک یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (ابوداؤد)

معاملات

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے دار جدید کی مسجد میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ شیخ الحدیث کے مہمانوں کا قیام ماہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے سلسلہ میں ہونے لگا تو بجلی کے بلب زیادہ لگانا پڑتے تھے اس کی وجہ سے حضرت نے مسجد اور باقی سارے دار جدید کے حجروں وغیرہ کے بجلی کا پورے مہینے کا کل بل اپنے ذمہ لے لیا مگر جب معلوم ہوا کہ بل انگریزی مہینوں کے حساب سے آتا ہے اور رمضان میں انگریزی دو مہینوں کی تاریخیں شامل ہوتی ہیں تو حضرت نے پورے دو ماہ کا م اپنے ذمہ لے لیا یہ کل حساب حضرت شیخ الحدیث کے روز نامچہ میں مفصل درج ہے۔ ایک دفعہ مدرسہ کے ایک ذمہ دار جو بجلی کے فن سے ناواقف ہیں انہوں نے شبہ ظاہر کیا کہ زیادہ بجلی خرچ ہونے سے بجلی کے تاروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے حالانکہ فنی لحاظ سے یہ بات اس طرح نہیں ہے لیکن حضرت نے ان کے شبہ کی بناء پر ڈیڑھ سو روپے کے نئے تار منگوا کر پورے تار بدلوا دیئے۔ (اکابر کا تقویٰ)

ایک شعر کی تشریح

ایں خورد گردد پلیدی زوجدا وال خورد گردد ہمہ نور خدا

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حاجی صاحبؒ نے مثنوی کے اس شعر کی عجیب تفسیر فرمائی ہے کہ پلیدی سے مراد اخلاق رذیلہ لئے گئے اور نور سے مراد اخلاق حمیدہ ورنہ یہ ایک شاعری کلام معلوم ہوتا تھا کیونکہ نجاست تو اولیاء کے کھانے کے بعد بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح شعر ”آنکہ ناپیداست ہرگز کم مباد“

میں اشکال تھا کہ باری تعالیٰ کو دعا دینے کے کیا معنے اور دعا بھی جو احتمال نقص پر مبنی ہو۔ سو اس کی شرح کیا اچھی فرمائی۔ (اے از دل ما)

اچھے مریدین

(۶۳) فرمایا حضرت حاجی صاحبؒ کے مرید بہت اچھے ہیں۔ مرد تو اچھے ہیں ہی مگر عورتیں جتنی ہیں سب صالحہ ہیں۔ مرد تو بعض بعض غیر صالح بھی ہیں۔ (قصص الاکابر)

ایک لڑکے کی ذکاوت

صاحب قلیوبی ذکر کرتے ہیں کہ ایک چھوٹا لڑکا مکتب سے نکلا اور ابوالعلاء معری سے ملا۔ لڑکے نے اس سے کہا کہ تم نے اپنے شعر میں نہیں کہا ہے کہ شعر وانی و ان کنت الاخیر زمانہ الخ یعنی اگر چہ میں اپنے زمانہ میں اخیر ہوں لیکن میں ایسی چیز لانے والا ہوں کہ متقدمین اس پر قادر نہ ہوئے پس ابوالعلاء نے کہا کہ ہاں اس شعر کا قائل میں ہی ہوں اس کے بعد لڑکے نے کہا کہ پہلے لوگ حروف تہجی انتیس حروف لائے ہیں اور ہر حرف کلام میں ضروری ہے اور بغیر اس کے کلام خراب ہو جاتا ہے پس کیا تجھ سے یہ ممکن ہے کہ ان میں کوئی ایسا حرف زیادہ کرے کہ جس کی طرف لوگ کلام میں محتاج ہوں۔ جس طرح بقیہ حروف کے محتاج ہیں اور اس سے کلام درست کیا جائے۔ (اگر تم نے ایسا کیا تو) تم بیشک ایسی چیز لانے والے ہو گے جس کو پہلے لوگ نہ لا سکے۔ (یہ سن کر) ابوالعلا چپ ہو گیا۔ پھر اس نے پوچھا کہ اس لڑکے کا باپ کون ہے پس کہا گیا کہ یہ فلاں شخص کا لڑکا ہے ابوالعلا نے کہا کہ تم اس کے باپ سے کہو کہ اس کی حفاظت کرے اس لئے کہ یہ تھوڑی ہی مدت میں مر جائے گا کیونکہ اس کی ذکاوت اس کو ہلاک کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

قرآن درس انقلاب

''زمانہ جاہلیت جو اسلام سے قبل کا زمانہ ہے اس کے اندر دلوں میں، روحوں میں ہر برائی جمی ہوئی تھی، شرک میں مبتلا تھے، بدعات میں مبتلا تھے، منکرات میں مبتلا تھے، چوری، ڈکیتی، زنا کاری ساری حرکتیں ان کے اندر موجود تھیں۔ نہ قول صحیح، نہ عمل صحیح اور نہ مال درست، بس جیسے جانور زندگی گزارتے ہیں اسی طرح زمانہ جاہلیت کا دستور تھا رات دن ڈکیتی، رات دن مار دھاڑ، قبیلوں میں جنگ اور کشت و خون، ہر وقت ان کا یہی مشغلہ تھا قرآن کریم آیا تو جن دلوں نے اس کو قبول کر لیا اور اس سعادت کو حاصل کیا تو ایک دم کایا پلٹنا شروع ہو گئی، پہلے ان کا نام جہلائے مکہ تھا جب قرآن کو قبول کر لیا تو ان کا نام صحابہ کرامؓ ہو گیا''۔ ''اس قرآن نے ہی تو دلوں کو بدل دیا تھا روحوں کو بدل دیا تھا۔ پہلے مال کی محبت تھی اور اب کمال کی محبت ہوئی۔ پہلے مخلوق کی محبت تھی اور اب خالق کی محبت شروع ہوئی اور محبت میں مستغرق ہو گئے۔ غرق ہو گئے۔ کہاں سے کہاں پہنچ گئے''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

مجنون کی ظرافت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مجنون تھا۔ جب وہ بازاروں سے گزرتا تھا تو لوگ اس سے مذاق کرتے اور لڑکے اس کو پتھروں سے مارتے تھے چنانچہ ایک امیر ادھر سے گزرا اس کے سر پر ٹوپی تھی اور اس کے بڑے بڑے گیسو تھے پس یہ دیوانہ اس سے لٹک گیا اور اس سے فریاد کرنے لگا اور کہتا تھا کہ اے ذوالقرنین مجھے یاجوج و ماجوج سے بچایئے (یہ دیکھ کر) لوگ اس کی لطافت سے تعجب کرنے لگے اور ہنسنے لگے۔

ہر تکلیف پر اجر ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ یا اللہ میں اس تکلیف پر ثواب کا طلب گار ہوں۔ مجھے اس پر اجر عطا فرمایئے اور اس کی جگہ مجھے کوئی اس سے بہتر چیز عطا فرمایئے (ابوداؤد، باب الاسترجاع)

نیز حدیث میں ہے: کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چراغ گل ہو گیا تو آپ نے اس پر بھی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔

تواضع

بہت سے حضرات مدنی منزل دیوبند میں موجود تھے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے بیعت ہونے کے خواہش مند صاحبان ایک چبوترے پر بیٹھ گئے گرمی کا موسم تھا سورج ابھی تک نہیں نکلا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب سورج نکلا تو حضرت شیخ تشریف لائے مہمانوں کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھ کر خدام پر ناراض ہوتے ہوئے فرمایا کہ: "دیکھتے نہیں مہمانوں پر دھوپ آرہی ہے"

یہ سنتے ہی خدام جلدی سے دوڑے اور مشرقی دیوار کے سائے میں چٹائیاں بچھا دیں۔ ہم سب مہمان جوتیاں دھوپ ہی میں چھوڑ کر سائے میں جا بیٹھے۔

حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ مہمانوں کی جوتیاں اُٹھا اُٹھا کر سائے میں رکھتے جاتے تھے عظمت و بزرگی کے باوجود تواضع کی ایسی مثال اب بہت کم یاب ہے۔ (خدام الدین)

وفادار عورتیں

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب معاویہؓ نے ہدبہ بن خشرم کے قتل کا حکم دیا تو اس نے رات میں اپنی بی بی کے پاس آدمی بھیجا چنانچہ وہ ریشمی کپڑوں میں اس کے پاس آئی اور اس سے مشک کی خوشبو پھوٹ رہی تھی وہ تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھی۔ چنانچہ جب میاں بی بی دونوں جمع ہوئے تو باتیں کیں اور دونوں روئے۔ ان کے درمیان از حد محبت تھی۔ پس جب صبح ہوئی اور لوگ ہدبہ کو قید خانہ سے مقتل کی طرف لے گئے تو وہ اپنی بی بی کی جانب متوجہ ہوا جب اس کو دیکھا تو یہ شعر پڑھا۔ شعر اقل علی اللوم وارعی لمن رعیٰ الخ یعنی مجھ پر ملامت کم کر اور جو شخص رعایت کرے اس سے رعایت کر اور جو مصیبت اور دکھ پہنچائے اس سے گریہ وزاری مت کر اور اگر زمانہ ہمارے درمیان میں جدائی کر دے تو تو ایسے شخص سے نکاح نہ کرنا جس کی پیشانی اور گردن تنگ ہو حالانکہ وہ ایسا شخص نہیں ہے کہ اس کی پیشانی کے دونوں طرف کے بال جاتے رہے ہوں پس اس عورت نے اپنے شوہر سے یہ سنا تو وہ دیوار باغ کی جانب جھکی۔ اور چھری سے اپنی ناک کاٹ ڈالی پھر وہ اپنے شوہر کی طرف متوجہ ہوئی اور اس سے کہا کہ کیا اس کے بعد بھی نکاح ہے پس ہدبہ نے کہا کہ اب موت اچھی ہوئی۔

قدیم وجدید مشائخ کا طرزِ عمل

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے بزرگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر شخص کی لیاقت کے موافق تعلیم کیا کرتے تھے کسی کو گھر کا کام بتادیا کسی کو کوئی خدمت سپرد کردی اس میں ان کی تکمیل ہو جاتی تھی۔ اب تو یہ ہو رہا ہے کہ ہر شخص کو ۲۴ ہزار اسم ذات بتادیا جاتا ہے چاہے بے چارہ مرے یا زندہ رہے۔ بلکہ اب تو اکثر یہی نہیں کہ اسم ذات ہی بتادیں بلکہ خود تصنیف کر کے جو دل میں آتا ہے اٹکل پچو بتادیتے ہیں (مزید المجید)

کسی کی آبرو کا دفاع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کی آبرو کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ہٹادیں گے۔ (ترمذی البر والصلہ باب ۲۰)

برکات الزکوٰۃ

''حافظ فضل حق صاحب خزانچی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور مرحوم کا تکیہ کلام ''اللہ کے فضل سے'' تھا ہر بات میں یہی جملہ ارشاد فرماتے اور اسی عادت کا اثر ان کے صاحبزادے حافظ زندہ حسن صاحب مرحوم میں بھی تھا وہ بھی ہر بات میں ''اللہ کا فضل'' فرمایا کرتے تھے بہرحال ایک مرتبہ حافظ صاحب نے حضرت مولانا محمد مظہر صاحب سے عرض کیا۔ حضرت جی رات تو اللہ کے فضل سے اللہ کا غضب ہی ہوگیا تھا حضرت نے ہنس کر فرمایا بھائی حافظ جی رات اللہ کے فضل سے کیا غضب ہوگئے تھے؟ عرض کیا کہ حضرت! میں سورہا تھا گھر میں چور گھس گئے اور تالہ توڑنے لگے میری آنکھ کھل گئی میں نے پوچھا تم چور ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے کہا کہ میرا سارا روپیہ اسی کوٹھڑی میں ہے اور بہت سارا ہے (کیونکہ مشہور رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ مدرسہ مظاہر علوم کے خزانچی بھی تھے) مگر اللہ کے فضل سے تم اس کو لے نہیں سکتے اور دیکھو یہ تالہ جو اس کو لگ رہا ہے چھ پیسے کا ہے مگر تمھارے باوا سے بھی نہ ٹوٹے گا۔ اس واسطے کہ مولوی جی (یعنی حضرت مولانا محمد مظہر صاحب) نے بتلایا تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دے دیجائے وہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور میں اس کی خوب زکوٰۃ دے چکا حضرت جی! یہ کہہ کر میں تو سو گیا جب تہجد کے واسطے اٹھا تو وہ سب تالہ جھنجھوڑ رہے تھے مگر وہ ذرا بھی نہ ٹوٹا۔ اور اللہ کے فضل سے صبح ہوتے ہی بھاگ گئے۔ (تاریخ مظاہر)

اسما جلالیہ کا ظہور

حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ کو چونکہ محبت حق اور توحید میں کمال تھا اور توجہ بحق غالب تھی۔ آپ ہر بات کو توحید کی طرف منعطف فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہوکر بعض حکام مکہ کے تشددات کا تذکرہ کیا کہ یوں ظلم کرتے ہیں۔ یوں پریشان کررہے ہیں مگر وہاں تو دل میں ایک ہی بسا ہوا تھا اور یہ حالت تھی کہ

خلیل آسا در ملک یقیں زن   نوائے لا احب الآفلین زن

اور یہ حالت تھی کہ

ہمہ شہر پر زخوباں منم و خیال ماہے   چہ کنم کہ چشم یک بیں نکند بکس نگاہے

پس معاً ہی فرماتے ہیں کہ آج کل اسماء جلالیہ کا ظہور ہورہا ہے۔ (امثال عبرت)

اہل جنت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ عتبہ نے ذکر کیا ہے کہ میں بصرہ کی شاہراہ میں جارہا تھا ناگاہ ایک ایسی عورت کو دیکھا جو عورتوں میں نہایت ہی خوبصورت اور بہت ہی عقلمند تھی وہ ایک بوڑھے احمق اور بدشکل سے کھیل رہی ہے اور جب وہ بڈھا اس سے بات کرتا تھا تو وہ اس کے سامنے ہنستی تھی چنانچہ میں اس عورت کے قریب گیا اور اس سے کہا کہ یہ شخص تیرا کون ہے اس نے جواب دیا کہ یہ میرا شوہر ہے میں نے اس سے کہا کہ اس کی حماقت اور بدشکلی پر باوجود اپنے اس حسن و جمال کے تو کیونکر صبر کرتی ہے بلاشبہ یہ عجیب بات ہے اس عورت نے مجھ سے کہا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ نے مجھ ایسی عورت اس کی قسمت میں دی پس اس نے شکر کیا اور میں نے اس جیسا شوہر پا کر صبر کیا اور شکر و صبر کرنے والا اہل جنت سے ہوتا ہے کیا میں اس پر راضی نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تقسیم کیا ہے اور میری قسمت میں لکھ دیا ہے چنانچہ اس کے جواب نے مجھے عاجز کر دیا اور میں چلا گیا اور اسی قسم کے بارہ میں کہا گیا ہے شعر کن من مدبر ک الحکیم الخ یعنی اپنی تدبیر کرنے والے حکیم سے جو برتر اور بزرگ ہے خوف پر ہو اور قضاوقدر سے راضی رہ کیونکہ وہ حکم واجب اور ضروری ہے اور اس کے لئے انتہا ہے۔

کلام سے متکلم پر استدلال

’’کلام درحقیقت متکلم کے باطن کی ترجمانی کرتا ہے‘ شیخ سعدیؒ نے کہا ہے

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

یعنی جب تک آدمی کلام نہ کرے اس کا عیب و ہنر سب چھپا ہوا رہتا ہے‘ کلام بولتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ ناقص ہے یا کامل۔ جاہل ہے عالم شاعر ہے یا ادیب۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا کلام ان کی حقائق کا ترجمان ہے اس لئے قرآن سنتے ہی ایک فہم و دانا پکار اٹھے گا کہ یہ تو کسی بڑے حکیم و خبیر کا کلام ہے۔ جس کے علم و حکمت کی انتہا ہی نہیں ہے اس میں جمال بھی ہے حکمت بھی اخلاق بھی ہے رحمت بھی ہے شوکت بھی ہے ہیبت بھی ہے عظمت بھی ہے ازلیت بھی ہے اور ابدیت بھی۔ غرض ساری ہی خوبیاں اس کے کلام میں چھپی ہوئی ہیں۔ جس سے ہم سمجھ جاتے ہیں کہ یہ سوائے خدا کے کسی اور کا کلام نہیں ہوسکتا‘ کیونکہ ساری ہی ساری خوبیوں اور کمالات کا سرچشمہ صرف اسی کی ذات بابرکات ہے‘‘۔ (جواہر حکیم الاسلام)

حضرت ایوبؑ کی قسم

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی جب آزمائش کی گئی اور وہ مصیبت میں مبتلا کئے گئے تو ان کی بیبیوں نے ان کو چھوڑ دیا لیکن ان کی بی بی مسماۃ رحمۃ دختر افرائیم بن یوسف علیہ السلام ان کے ساتھ باقی رہیں اور ابلیس لعین نے رحمۃ سے حضرت ایوبؑ کی شان میں کچھ برائی ذکر کی تھی لیکن رحمۃ نے اس کو جھڑکا نہ تھا اس وجہ سے حضرت ایوبؑ رحمۃ پر غصہ ہوگئے تھے اور انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ان کو سو درے ضرور ماروں گا پس جب اللہ تعالیٰ نے ایوبؑ کو عافیت دی تو ان کا رحمۃ کو مارنا ان پر آسان نہ ہوا اور وہ متحیر رہے۔ چنانچہ جبرئیلؑ آئے اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتا ہے اور تم سے کہتا ہے کہ سنبل کی جڑوں میں سے سو لکڑی اپنے ہاتھ میں لو اور اس سے ایک مرتبہ رحمۃ کو مارو۔ تم اپنی قسم سے باہر ہو جاؤ گے اور تم اپنی قسم میں سچے ہو جاؤ گے چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اس کو کیا۔ اور وہ اپنی قسم سے آزاد ہوگئے اور حضرت ایوبؑ کے کلام سے کہا گیا شعر مذغیبت رحمة فقلبی الخ جب سے میں نے رحمۃ کو غائب کیا ہے میرا پس میرا دل اس کے اشتیاق کی آگ اور تاریکی کے غم میں ہے اے رب ہمارے اس کو ہم پر رد کر دے اور اپنے پاس سے ہم کو رحمۃ عطا فرما۔

کمال ادب

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ نے صحیح بخاری کے درس میں قرات فاتحہ خلف الامام کے مسئلے پر نہایت شرح و بسط سے تقریر فرمائی اور امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کے دلائل اس قوت اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمائے کہ تمام سامعین نہال ہوگئے۔ درس کے بعد ایک طالب علم نے حضرت سے کہا کہ:۔ ''حضرت! آج تو آپ نے اس مسئلے پر ایسی مدلل تقریر فرمائی ہے کہ اگر امام شافعی تشریف فرما ہوتے تو شاید اپنے مسلک سے رجوع فرمالیتے''

حضرت شیخ الہندؒ کو یہ جملہ سنکر غصہ آ گیا' آپ نے فرمایا کہ:۔ ''امام شافعیؒ کو تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر امام صاحبؒ زندہ ہوتے تو شاید میرے لئے ان کی تقلید کے سوا چارہ نہ ہوتا'' (ماہنامہ البلاغ)

لوگوں کو بھلائی سکھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی مخلوقات' یہاں تک کہ اپنے بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں' اور یہاں تک کہ مچھلیاں ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی بات سکھاتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

نماز عظیم دولت

فرمایا کہ لوگوں کے قلوب میں اعمال کی قدر نہیں کسی غالی درویش نے نماز کی نسبت حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ حضرت جب دل متوجہ نہ ہو تو اس اٹھک بیٹھک سے کیا نتیجہ۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگ کیسے گستاخ ہوتے ہیں حق تعالیٰ رحم فرمائیں کیسی جرات کی بات ہے۔ ایسے لوگوں کے دل میں خشیت کا نام نہیں معلوم ہوتا۔ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسی اٹھک بیٹھک کی قیمت وہاں معلوم ہوگی کہ کس درجہ کی چیز ہے فرمایا کہ یہی سب کچھ ہے اگر حق تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرماویں اور بلا حضور قلب ہی اٹھک بیٹھک ہو جایا کرے بڑی دولت ہے (الاضافات الیومیہ)

حفاظت قرآن اور خلفاء ربانی

''قرآن کریم میں ایک طرف الفاظ ہیں' ایک طرف اس کے معانی ہیں اور ایک طرف اس کا تکلم اور لب ولہجہ ہے۔ الفاظ کی حفاظت حفاظ نے کی ہے اس کے معانی کی حفاظت علماء اور فقہاء نے کی ہے اور اس کے لب ولہجہ اور طرز ادا کی حفاظت قراء اور حضرات مجودین نے کی ہے تو الفاظ میں حفاظ خلفائے خداوندی ہیں اور معانی میں فقہاء اور علماء خلفائے الٰہی ہیں اور الفاظ اور طرز قرأت میں قراء اور مجودین خلفائے ربانی ہیں''۔ (جواہر حکیم الاسلام)

معزز نوجوان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نوجوان کسی بوڑھے کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسے لوگ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کی بڑی عمر میں عزت کریں۔ (ترمذی)

شراب خوری کی سزا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امیر ماحقی کے پاس دو شخصوں نے قرض کے بارہ میں مقدمہ دائر کیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دوسرے کے دعوے کا اقرار کیا۔ پس ماحقی نے اس کو حکم دیا کہ مدعی کو اس کا قرض حوالے کرے چنانچہ مدیون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنے بال بچوں کے روزینہ اور خوراک کے لئے کماتا ہوں اور اپنی کمائی سے کچھ پسماندہ کرتا ہوں اور جب میں نے کچھ جمع کیا تو اس کو لایا تاکہ اس سے اس کا حق اور قرض ادا کروں۔ پس میں نے اس کو نہ پایا کیونکہ یہ شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ شراب وغیرہ میں مستغرق رہتا ہے چنانچہ امیر نے صاحب حق یعنی قرض خواہ کو قید کا حکم دیا۔ اور مدیون آدمی سے کہا کہ تم اپنی کمائی میں مشغول ہو اور جب تم کچھ جمع اور حاصل کرو تو اس کو قید خانہ میں اس کے حوالہ کرو۔ تاکہ تم کو اس کی تلاش میں تردد اور آنے جانے کے محتاج نہ ہو پس قرض خواہ شخص اسی دن قید میں ٹھہرا۔ حتیٰ کہ صرف ایک دینار اس کا باقی رہ گیا۔ اس کے بعد اس نے امیر کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ امیر سے کہے کہ اگر امیر کی رائے میرے چھوڑنے کی ہو تو اس کا حکم دے اس لئے اب میرا صرف ایک دینار اس پر باقی رہ گیا ہے۔ پس امیر نے کہا کہ نہیں بخدا جب تک تم اپنا پورا حق نہ لے لو گے اس وقت تک تمہاری رہائی نہ ہوگی۔

ایک لطیفہ

احرار کانفرنس کے سلسلہ میں شاہ جیؒ پر مقدمہ چلا۔ اس مقدمہ کا سرکاری وکیل مسٹر کرم چند تھا جس کو بات بات پر اررلیونٹ کہنے کی عادت تھی شاہ جیؒ نے ان کا نام ہی مسٹر اررلیونٹ سپورٹ رکھ دیا تھا۔ مسٹر محمد علی ایم اے کی شہادت ڈلہوری (پہاڑ) میں ختم ہوئی۔ وہاں سے واپسی پر جب روانہ ہوئے تو شاہ جیؒ سے آگے سرکاری وکیل کی کار تھی راستہ میں کہر تھا جس کے سبب راستہ صاف دکھائی نہ دیتا تھا اور پہاڑ بھی گرا ہوا تھا ٹریفک رک گیا اور سرکاری وکیل نے اتر کر کہا:۔ ’’یہ کیا ہوا؟‘‘

اس پر اور کوئی بولا نہیں مگر شاہ جیؒ نے نہایت معصومیت سے ہاتھ جوڑ کر فرمایا:۔

’’حضور! یہ پہاڑ بھی اررلیونٹ ہے‘‘

سرکاری وکیل شرمندہ ہو گیا اور پہاڑ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

اصول تصوف کے امام

(۷۷) فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کے سامنے کوئی کشف بیان کرتا تو حضرت اس طرح سنا کرتے تھے کہ جیسے بچوں کی باتوں کو سنتے جاتے ہیں اور ہنستے جاتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب بڑے محقق تھے تصوف کے اصول تو حضرت کے سامنے پانی تھے۔ (قصص الاکابر)

الفاظ قرآن کی برکت واہمیت

''اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ نازل فرمائے' ان الفاظ میں وہ کمالات چھپے ہوئے ہیں جو بولنے والے کے اندر تھے وہ کمالات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ دنیا میں کوئی بھی جذبہ بغیر الفاظ کے سمجھ میں نہیں آتا' اس لئے لفظوں کو بیچ میں لانا ضروری ہے۔ اور ان ہی الفاظ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات کو کھپایا ہے اور انہی الفاظ کے ذریعے اپنے کمالات کو بندوں تک پہنچایا ہے اور ان کے دل میں اتارا ہے۔ ان کمالات کو اپنے دل میں حاصل کرنے کی نیت سے اگر آپ تلاوت کریں گے اور دھیان اس پر دیں گے کہ کیا کہا جا رہا ہے اور میرے دل میں کمالات کس طرح اتر رہے ہیں تو پھر اور ہی شان ہوگی' اسی کو حدیث میں فرمایا گیا ہے ''**تبرک بالقرآن فانهٗ کلام الله و خرج منه**'' (الحدیث) (جواہر حکیم الاسلام)

ستر گنا زیادہ ثواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز مسواک کے بغیر پڑھی جانے والی نماز پر ستر گناہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (الترغیب' بحوالہ حاکم واحمد)

ذکر کا ثمرہ

کسی خادم نے حضرت سے بیان کیا تھا کہ میں نے اب کے چلا کھینچا ہے اور روزانہ سوا لاکھ اسم ذات پڑھا مگر کچھ فائدہ نہ ہو' شاید حضرۃ مجھ سے ناراض ہیں کہ ثمرہ نہیں ملا۔ فرمایا کہ اگر میں ناراض ہوتا تو تمہیں سوا لاکھ پڑھنے کی توفیق ہی کہاں سے ہوتی۔ (قصص الاکابر)

بزرگوں کا خون ناحق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ یہ حکایت ان بزرگوں کے ذکر میں ہے جو ظلم سے قتل کئے گئے اور سولی دئے گئے اور مارے گئے پس منجملہ ان کے حضرت عثمان وعمر وعلیؓ وان کے صاحبزادہ امام حسینؓ وعبداللہ بن زبیر ونعمان بن بشیر وسعید بن جبیر اور ماہان حنفی رضی اللہ عنہم شہید کئے گئے اور جو شخص کہ قتل سے پہلے یا اس کے بعد سولی دیا گیا وہ حبیب بن عدیؓ ہیں۔ مشرکین نے ان کو سولی دی تھی اور حضرت عبداللہ بن زبیر کو حجاج ظالم نے سولی دی تھی اور احمد بن نصر کو واثق نے سولی دی تھی اور جو شخص کہ کوڑے مارا گیا وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ ہیں۔ ان کو حجاج نے چار سو کوڑے مارے تھے اور سعید بن مسیّب وابوالزناد وابو عمرو بن العلاء وعطیہ عوفی وثابت بنانی وعبداللہ بن عوف ومالک بن انس وابوحنیفہ واحمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی کوڑے مارے گئے تھے۔

قرآن کریم کی عجیب شان

"قرآن شریف کی عجیب شان ہے کہ اسے پڑھو تو اس سے بہتر وظیفہ کوئی نہیں۔ اس کا علم سیکھو تو اس سے بڑھ کر کوئی علم نہیں۔ اسے دستور علم بناؤ تو اس سے بڑھ کر کوئی قانون نہیں اگر اس کے حقائق کھولو تو اس سے بڑھ کر کوئی حکمتیں نہیں اور اگر اس کی کیفیات اپنے اوپر طاری کرلو تو اس سے بڑھ کر کوئی سکون قلب نہیں"۔ (جواہر حکیم الاسلام)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں سب سے زیادہ (ثواب کی) امید ہو۔ کیونکہ میں نے (معراج کے موقع پر) جنت میں اپنے سامنے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔" حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔ "مجھے اپنے جس عمل سے سب سے زیادہ (اللہ کی رحمت کی) امید ہے وہ یہ ہے کہ میں نے دن یا رات کو جس وقت میں بھی کبھی وضو کیا تو اس وضو سے جتنی توفیق ہوئی نماز ضرور پڑھی۔" (بخاری ومسلم)

غنی ہونے کا راز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت میں خیانت نہ کرنا غنی ہو جانا ہے۔ (القضاعی عن انس)

جذبہ ایمانی

شیخ الاسلام علامہ انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ بلند پایہ محدث اور علوم و معارف کا خزینہ تھے۔ عربی علم وادب کے علاوہ آپ قدیم فارسی کے بھی بہت بڑے ماہر تھے۔

علامہ اقبال مرحوم نے جب ایران کا سفر کیا تو وہاں زرتشتی مذہب کے پیروکاروں نے ان سے اپنی قدیم کتاب "پاژند" کے سلیس فارسی ترجمہ کی درخواست کی حضرت علامہ اقبال نے جواباً کہا کہ:۔ "اس کا ترجمہ مجھ سے تو ممکن نہیں' البتہ میرے ملک میں ایک ہستی ایسی ہے جو اس کام کو بحسن وخوبی انجام دے سکتی ہے"

زرتشتیوں نے ایک لاکھ ایرانی سکے کی پیش کش کی' حضرت علامہ اقبالؒ نے ہندوستان واپس لوٹ کر حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ سے ذکر کیا حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ سابق صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند نے جواب دیا:۔ "لاکھ روپے کے بدلے میں' میں کفر کی اشاعت کیوں کروں' انور شاہ اسلام کے لئے پیدا ہوا ہے اشاعت کفر کے لئے نہیں"

اختلاف مزاج

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب جب تھانہ بھون میں رہتے تھے ایک پٹھان حضرت کی خدمت میں دعا کرانے آیا کرتے تھے کہ مجھ پر ایک شخص نے جائیداد کے معاملے میں بڑا ظلم کر رکھا ہے حضرت دعا فرمادیتے ایک بار آ کر کہنے لگا کہ اب تو اس نے حد ہی کر دی اور جائیداد غصب ہی کرنے کو ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بھائی صبر کر۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ دفعتاً حافظ محمد ضامن صاحبؒ حجرے میں سے نکل آئے اور اس پٹھان سے فرمایا ہرگز صبر مت کرو۔ جاؤ نالش کرو اور ہم دعا کریں گے اور حضرت سے فرمایا آپ تو صابر وشاکر تھے سب چھوڑ کر بیٹھ رہے اس میں تو اتنی قوت نہیں یہ اگر اسباب معاش چھوڑ دے گا تو جب حاجت ستاوے گی یہ جھوٹی گواہی دے گا۔ چوری کرے گا تو ایسوں کو صبر نہیں کرایا کرتے۔ (قصص الاکابر)

صدقہ کا مستحق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی آسودہ حال ہو۔ یا ہٹا کٹا اور کما سکنے والا ہو صدقہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بچپن

ایک مرتبہ جب کہ بچپن میں عبداللہ بن الزبیر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو وہاں حضرت عمرؓ بن الخطاب کا گزر ہوا تو سب بچے بھاگ گئے اور یہ کھڑے رہے تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کیا بات ہے اپنے دوستوں کے ساتھ تو نہیں بھاگا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین میں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا کہ بھاگتا اور راستہ میں کوئی تنگی نہیں تھی کہ آپ کے لئے مجھے راستہ چھوڑنے کی ضرورت ہوتی۔ (کتاب الاذکیاء ابن الجوزی)

بہادر بچہ

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے جنگ احد کے دن اپنے بیٹے کو ایک تلوار دی جسے وہ اٹھا نہیں سکتا تھا تو اس عورت نے چمڑے کے تسمے سے وہ تلوار اس کے بازو کے ساتھ مضبوط باندھ دی۔ پھر اسے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہ بیٹا آپ کی طرف سے لڑائی کرے گا۔ پھر آپ نے اس بچہ سے کہا اے میرے بیٹے! یہاں حملہ کرو۔ اے میرے بیٹے! یہاں حملہ کرو۔ بالآخر وہ زخمی ہو گر گیا۔ پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے! شاید تم گھبرا گئے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ (اخرجہ ابن ابی شیبۃ کذا فی کنز العمال ۵/ ۲۷۷، حیات الصحابہ)

ایک مجذوب کی پیشین گوئی

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب آغاز شباب میں ایک مرتبہ جنگل تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حافظ غلام مرتضٰی صاحب مجذوب بیٹھے ہوئے ہیں اور چاروں طرف سے لوگ ان کو گھیرے کھڑے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے مجمع میں سے جھانکا حافظ صاحب نے دیکھ لیا۔ اشارے سے بلایا اور پاس بٹھا لیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ تو کسی کو بھی منہ نہیں لگاتے ان پر اس قدر عنایت کیوں ہوئی۔ پھر حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم پر مسئلہ وحدۃ الوجود خوب منکشف ہوگا۔ حاجی صاحب اس وقت اس قسم کے مسائل سے چونکہ بالکل خالی الذہن تھے اس پیشین گوئی سے کچھ ایسی دلچسپی نہیں ہوئی لیکن ایک مدت کے بعد جب حاجی صاحب مثنوی پڑھتے ہوئے اس شعر پر پہنچے۔

جملہ معشوق ست عاشق پردۂ — زندہ معشوق ست عاشق مردہ

تو مسئلہ وحدت الوجود منکشف ہوا اور حافظ صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲۔ (سراج الصراط)

دعا کی برکت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ایک فقیر پر ناراض ہوا پس اس نے اس کو ایک قبہ میں قید کیا اور اس کا دروازہ بند کر دیا کھانا پانی روک دیا۔ پھر تین دن کے بعد بادشاہ کو خبر کی گئی کہ فقیر قبہ سے صحیح وسالم باہر آ گیا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کی حاضری کا حکم دیا۔ پس جب وہ فقیر اس کے سامنے حاضر ہوا تو اس نے فقیر سے کہا کہ کس نے تجھے اس سے نجات دی اور یہ تکلیف تجھ سے دور کی۔ اور اس تنگی سے تجھے نکالا۔ تیری آزادی کا کیا سبب ہے فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ ایک دعا کی برکت ہے۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ وہ کیا دعا ہے۔ فقیر نے کہا کہ وہ یہ ہے **اللھم انی اسئلک** الخ اے بارخدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یا لطیف لطیف اے وہ ذات جس نے اپنے لطف سے آسمانوں اور زمین والوں کو گھیر لیا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ تو اپنے لطف پوشیدہ سے مجھ پر مہربانی فرما۔ (تین مرتبہ) وہ لطف کہ جب تو نے اپنے بندوں سے کسی پر وہ لطف کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوگیا۔ بیشک تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمان حق ہے اور وہ یہ ہے کہ **اللہ لطیف بعبادہ** الآیۃ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے آخر آیت تک اس کے بعد بادشاہ نے فقیر کو رہا کر دیا اور اس پر احسان کیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بچپن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ صحابہؓ آپکے پیچھے صف بنا کر کھڑے تھے صاحبزادہ حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے جب تک خود اٹھ کر نہ چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے صاحبزادے سے کہا تم کیسے بے خوف ہو گئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر بیٹھ جاتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ نہ کہو یہ جو کچھ کریں ہمیں منظور ہے۔ (حیاۃ الحیوان)

قلب انسانی بادشاہ اور دیگر اعضاء اس کے خادم ہیں

چنانچہ سب سے بڑی چیز انسان میں قلب ہے اور باقی جتنے اعضاء ہیں یہ سب اس کے خدام ہیں۔ قلب میں جو جذبہ پیدا ہوتا ہے یہ سب خدام اس کے مطابق عمل شروع کر دیتے ہیں۔ اگر دل میں یہ آیا کہ کسی چیز کو دیکھوں تو دل آنکھ کو زبان سے آرڈر نہیں دیتا ہے کہ تو دیکھ بلکہ دل میں خیال آتے ہی آنکھ اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ میں چلوں تو دل کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ پاؤں کو زبان سے حکم دے کہ چلو بلکہ دل کا منشاء ہوا اور پیروں نے حرکت شروع کر دی۔ دل نے کسی چیز کو پکڑنا چاہا تو دل ہاتھوں کو لفظوں میں حکم نہیں دے گا کہ اے ہاتھو تم پکڑو بلکہ دل میں جذبہ آیا اور ہاتھوں نے اپنا کام شروع کر دیا تو انسان کے تمام اعضاء خدام ہیں۔ اصل حاکم اعلیٰ اور اس اقلیم بدن کا سلطان وہ دل ہے اور دل میں ہی سب کچھ ہے۔ (سکون قلب)

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ کے پوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق اور شیدائی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی کے معاملے میں بہت سخت تھے۔

ایک مرتبہ جب یہ مدینہ کے حاکم تھے، ایک سازش کے سلسلے میں انہوں نے ایک انصاری سردار کو پکڑوا لیا۔ حضرت انسؓ بن مالک کو اس کی خبر ملی تو وہ سیدھے دارالامارت پہنچے۔ یہ تخت امارت پر متمکن تھے۔ حضرت انسؓ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ انصار کے امراء کے ساتھ خاص رعایت کی جائے۔ ان کے اچھوں سے اچھا سلوک اور بروں سے درگزر کا برتاؤ کرنا چاہیے۔''

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو سن کر فوراً تخت سے اُتر گئے اور زمین پر اپنا رخسار رکھ کر کہا معاذ اللہ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے روگردانی کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر! میں انہیں ابھی رہا کرتا ہوں۔'' (سیرۃ انصار۔ جلد اول ص ۱۴۹)

جھوٹا مدعی نبوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پس خلیفہ کو اس کی خبر پہنچی اس نے اس کو حاضر کرایا پھر اس سے پوچھا کہ تیری نبوت کی کیا علامت ہے اس مدعی نبوت نے خلیفہ سے کہا کہ میری نبوت کی نشانی یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ مجھے معلوم ہے خلیفہ نے اس سے کہا کہ میرے دل میں کیا ہے اس نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ میں جھوٹا ہوں۔ اس کے بعد خلیفہ نے اس کو ایک مدت تک قید رکھا پھر اس کو حاضر کرایا اور اس سے کہا کہ کیا تیری طرف کچھ وحی کی گئی ہے اس نے کہا کہ نہیں خلیفہ نے کہا یہ کیوں؟ اس نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے قید خانہ میں نہیں داخل ہوتے ہیں خلیفہ اس سے ہنسا اور اس کو آزاد کر دیا اور ایک دوسرے نے بھی خلیفہ مامون کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا پس خلیفہ نے اس کو حاضر کرایا اور ثمامہ کو حکم دیا کہ اس سے پوچھے کہ اس کی نبوت کی کیا علامت ہے ثمامہ نے اس سے نبوت کی نشانی دریافت کی اس نے کہا کہ میری نبوت کی علامت یہ ہے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دے اور میں تیرے سامنے اس سے نکاح کروں اور وہ ایسا لڑکا جنے جو اپنی ولادت کے وقت گواہی دے کہ میں نبی ہوں۔ یہ سن کر ثمامہ نے اس سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ تو نبی ہے۔ پس مامون نے اس سے کہا کہ اے ثمامہ کس قدر جلد تو اس پر ایمان لایا ثمامہ نے کہا کہ کیا آپ پر یہ بات زیادہ آسان ہے کہ وہ میری بی بی کے ساتھ ایسا اور ایسا کرے اور اس کی طرف دیکھوں یہ سن کر مامون ہنسے اور اس پاگل کو نکال دیا۔

طلسمی شمعدان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ سلطان کامل کے پاس ایک طلسمی شمعدان تھا اس میں دروازے تھے۔ پس جب ایک گھنٹہ گزر جاتا تھا تو ایک دروازہ سے ایک شخص نکلتا تھا اور سلطان کی خدمت میں کھڑا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ گھنٹہ گزر جاتا تھا پھر دوسرے دروازہ سے ایک شخص نکلتا تھا اور وہ بھی گھنٹہ بھر کھڑا رہتا تھا اور یہی حالت بارہ گھنٹے تک تمام دروازوں کی رہتی تھی پس جب رات تمام ہو جاتی تھی تو ایک شخص شمعدان کے اوپر نکلتا تھا اور کہتا تھا کہ اے سلطان صبح ہو گئی چنانچہ وہ باخبر ہو جاتا تھا کہ فجر طلوع ہو گئی اور نماز کے واسطے تیار ہوتا تھا۔ واللہ اعلم۔

ایک معصوم لڑکی کی دیانت اور اسکی برکت

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے غلام اسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں شب کو گشت کر رہے تھے۔ ایک مکان سے آواز سنی کہ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے دُودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دے۔ لڑکی نے کہا: امیر المؤمنین نے ابھی تو تھوڑے ہی دن ہوئے منادی کرائی ہے کہ دُودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرو۔ عورت نے کہا اب نہ یہاں امیر المؤمنین ہیں نہ منادی کرنے والا۔

لڑکی نے کہا: یہ دیانت کے خلاف ہے کہ روبرو تو اطاعت کی جائے اور غائبانہ خیانت۔ یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت محظوظ ہوئے۔ لڑکی کی دیانتداری اور اسکی حق گوئی پر خوش ہو کر (جو درحقیقت انہی کے حق پرست عہد حکومت کا نتیجہ تھی) اپنے بیٹے عاصم کی اس سے شادی کر دی۔ اس لڑکی کے بطن سے اُم عاصم پیدا ہوئیں جو عمر بن عبد العزیزؒ جیسے نیک بخت اور عابد و زاہد خلیفہ کی والدہ مکرمہ تھیں۔ (حیاۃ الحیوان)

ہر شے کی حقیقت اس کا اندرونی جوہر ہے

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا کی ہر چیز بلکہ ہم اور آپ بھی دو چیزوں سے مرکب ہیں ایک ہمارا ظاہری حصہ ہے جس کو ہم بدن کہتے ہیں یہ ہئیت وشکل ہے مثلاً آنکھ ہے جس سے ہم ایک دوسرے کی شکل وصورت دیکھ کر پہچانتے ہیں یہ ظاہری حصہ اور ظاہری پیکر ہے اور ایک اس کے اندر پوشیدہ حقیقت ہے وہی درحقیقت انسان ہے۔ اس صورت ظاہری کا نام انسان نہیں۔ انسان اس حقیقت کا نام ہے جو اندر چھپی ہوئی ہے اس کے دکھلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ صورت بنا دی ہے جو کہ دراصل ذریعہ تعارف ہے اصل مقصود نہیں ہے۔ پھر مقصود کہاں ہے؟ شریعت اسلام پتہ دیتی ہے کہ اندرون باطن ایک قلب ہے اسی میں ساری حقیقتیں چھپی ہوئی ہیں اور اسی کا نام انسان ہے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے جب پھیلایا اور صورت وشکل دی تو قلب نمودار ہو گیا شکل بن گئی اب اسے دیکھ کر پہچان گئے کہ یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے ورنہ حقیقت میں انسان قلب ہی ہے اور اسی کے اندر سب کچھ پوشیدہ ہے۔ (سکون قلب)

بولنے والا آبخورہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ سلطان موید کے واسطے ایک آبخورہ بنایا گیا تھا جب وہ پانی پیتا اور فارغ ہوتا تھا تو اس سے ایک آواز سنتا تھا وہ اس سے کہتا تھا کہ تیرے واسطے صحت اور عافیت ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہؓ بن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلنے والی ہر بات پر پورا عمل کرنے کو ایمان کا لازمی جزو خیال کرتے تھے۔ زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کوئی بات ایسی نہ چھوٹ جائے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حکم ملا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ان کے لئے فرض کا درجہ رکھتا تھا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ دے رہے تھے۔ جس وقت عبداللہؓ بن رواحہ صحن مسجد میں داخل ہونے والے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز سنائی پڑی کہ ''سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں'' اس آواز کو سنتے ہی عبداللہؓ بن رواحہ فوراً وہاں راستے ہی میں بیٹھ گئے۔

خطبہ ختم ہونے پر لوگوں نے سمع وطاعت کا یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں عبداللہؓ بن رواحہ ایسے ہی ہیں۔ اللہ ان کی حرص کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اور زیادہ کرے۔'' (اصابہ حافظ ابن حجر جلد ۴ ص ۶۶)

اولاً قلب کی اصلاح ہوتی ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلام نے دل کو پکڑا ہے اور اسی کا اعتبار کیا ہے کہ انسان کے ضمیر میں جو کچھ ہوتا وہ حق ہوتا ہے اور بخشنے سے اور نفسانی خواہشات سے جو بھی رائے قائم کر دے دل اس کو جانتا ہے کہ وہ غلط ہے ہاتھ چوری کرتا ہے مگر دل ملامت کرتا ہے کہ تجھے حق نہیں دوسرے کا مال چرانے کا اگر دل کی بات مانے تو کبھی چوری نہ کرے بہرحال دل انسان کا اصل ہے اس لئے شریعت نے دل کو پکڑا ہے کہ اس کی اصلاح کر دو بنیاد درست ہو جائے تو سارا ہی انسان درست ہو جاتا ہے اور بغیر اس کے انسان درست نہیں ہو سکتا ہے۔ (سکون قلب)

سولہ سالہ شہید

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہونے سے پہلے دیکھا کہ وہ چھپتے پھر رہے تھے۔ میں نے کہا اے میرے بھائی تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ مجھے ڈر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ لیں گے اور مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس فرما دیں گے اور میں اللہ کے راستہ میں نکلنا چاہتا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرما دے۔ چنانچہ جب ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس فرما دیا جس پر وہ رونے لگے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔ حضرت سعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمیر چھوٹے تھے اس لئے میں نے ان کی تلوار کے تسمے میں گرہیں باندھی تھیں اور وہ سولہ سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔

(اخرجہ ابن سعد کذا فی الاصابۃ ۳/۱۳۵ واخرجہ البزار ورجالہ ثقات کما فی المجمع ۶/۱۹، حیات الصحابہ)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث کا عشق رسول

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حارث بن عبد المطلب کے لڑکے تھے۔ انہوں نے بہت شروع میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے شیدائی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مر مٹنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

جنگ بدر میں جب ولید بن عقبہ نے مقابلہ طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقابلے کے لئے بھیجا۔ یہ بڑی پامردی سے دشمن سے لڑے۔ لیکن موقع پا کر ولید نے ان پر ایک ایسا وار کیا کہ ان کا پیر کٹ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کی مدد کی۔ ولید کا کام تمام کر کے ان کو میدان سے اٹھا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بڑی تسلی و تشفی دی لیکن جسم زخموں سے چور تھا اور زندگی کی کوئی امید باقی نہ تھی۔ مگر ان کے چہرے پر عجیب قسم کی خوشی جھلکتی تھی۔

بڑی محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! چچا ابو طالب کہا کرتے تھے کہ

ونسلمه حتى نصرح حوله   ونذهل عن ابنائنا والحلائل

یعنی ہم محمد کی حفاظت کرینگے۔ یہاں تک کہ انکے ارد گرد مارے جائینگے۔ (ابوداؤد)

یحییٰ بن خالد برمکی کا دلچسپ فیصلہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے یحییٰ بن خالد برمکی کے پاس ایک قصہ پیش کیا وہ کہتا تھا کہ ایک تاجر مسافر مرگیا ہے اور اس نے ایک حسینہ لڑکی اور ایک شیر خوار لڑکا اور مال کثیر چھوڑا ہے اور وزیران کا زیادہ مستحق ہے پس یحییٰ نے اس کی درخواست پر لکھا کہ مرنے والے پر اللہ رحم کرے لڑکی کو اللہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ لڑکے کی پرورش کرے اور مال محفوظ رکھے اور جو شخص کہ ہمارے پاس اس کی سعی کرنے والا اور چغلی کھانے والا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

ایمان کا محل قلب اور اسلام کا محل اعضاء ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دل ایمان کی جگہ ہے اور ہاتھ پیر اسلام کی جگہ ہیں۔ ایمان چھپی ہوئی شے ہے جو دل میں رہتا ہے اور اسلام کھلی ہوئی شے ہے جو ہاتھ اور پیروں پر آتا ہے آپ نے نماز پڑھی ہاتھ پاؤں سے پڑھی۔ دیکھنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی مگر اس فعل کا سرچشمہ قلب کے اندر ہے۔ اگر اس میں جذبہ عقیدت کا محبت کا اور اللہ کی چاہت کا پیدا نہ ہوتا تو کبھی نماز نہ پڑھتے معلوم ہوا کہ اصل میں نماز پڑھنے والا دل ہے لیکن عمل کی صورت ہاتھ پیر پر ظاہر ہوتی ہے۔ ایمان کا محل دل ہے اس کے اثرات جب ہاتھ پاؤں پر آتے ہیں تو وہ اسلام بن جاتے ہیں چونکہ ایمان پوشیدہ شے ہے اور اسلام ظاہر شے ہے اسی لئے حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ اَلْاِیْمَانُ سِرٌّ وَالْاِسْلَامُ عَلَانِیَّۃٌ کہ ایمان چھپی ہوئی چیز ہے جس کو دل لئے ہوئے ہے اور اسلام کھلی ہوئی شے ہے جو ہاتھ پاؤں پر ظاہر ہوتی ہے تو وہی اندرونی شے جب تک چھپی رہتی ہے اسے ہی ایمان کہتے ہیں اور وہی شے جب ہاتھ پاؤں پر آتی ہے تو اسے اسلام کہتے ہیں۔ (از خطبات طیب)

ہر وقت جمعیت قلب کی فکر میں نہ رہو

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: کہ ایک باریک بات کہتا ہوں اس کیطرف کم التفات ہے لوگوں کو وہ یہ کہ اگر جمعیت قلب ہی کی طلب ہے تو اس کی فکر میں ہر وقت رہنا کہ جمعیت میسر ہو خود جمعیت کے بالکل منافی ہے جب یہ فکر رہی تو جمعیت کہاں رہی۔ اور نہ اس صورت سے قیامت تک جمعیت میسر ہوسکتی ہے۔ جمعیت جبھی ہوسکتی ہے کہ قلب اس کی تحصیل کے خیال سے خالی ہو۔ (سکون قلب)

آخری وقت کی کیفیت

حدیث میں آتا ہے کہ جب کسی آدمی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے اور ملائکہ نزع روح کرتے ہیں تو ہاتھوں کو اور پیروں کو سونگھتے ہیں اور دماغ کو اور دیگر بدن کو بھی سونگھتے ہیں اور ایمان کی خوشبو سونگھنا چاہتے ہیں۔ دل میں اگر ایمان ہے تو ہاتھ پیر میں بھی اس کے اثرات رچے ہوئے ہوتے ہیں ہاتھوں کو بھی سونگھتے ہیں کہ ان میں بھی ایمان کی خوشبو ہے یا نہیں اصل خوشبو کا مرکز تو دل ہے مگر اعضاء پر اس کے اثرات پہنچ جاتے ہیں جیسے خوشبو کا مخزن تو باغ ہے اور پھول ہے مگر کپڑوں سے بھی خوشبو آنے لگتی ہے اور باغ والی خوشبوؤں کے اثرات سے جہاں جہاں ہوا پہنچے گی وہ شے معطر ہوتی چلی جائے گی۔ بہرحال میرے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر دل اصل ہے اس کو درست کیا جائے اور اس کی درستگی کی پہلی بنیاد ایمان ہے۔ ایمان رہتا ہے قلب کے اندر اور اس کے اثرات ہاتھ پیر پر عمل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ (سکون قلب)

کرامت حضرت ابراہیم اجریؒ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم اجریؒ اینٹوں کے بھٹے میں آگ جلاتے تھے۔ ایک یہودی کا ان کے ذمہ قرض تھا پس وہ یہودی قرض مانگنے کے واسطے ان کے پاس آیا۔ ابراہیم اجریؒ نے اس سے کہا کہ اسلام آگ میں نہ داخل ہوگا۔ اس یہودی نے کہا کہ ہم تم ضرور آگ میں داخل ہوں گے کیونکہ تم اپنی کتاب میں پڑھتے ہو کہ **وان منکم الا واردها** یعنی اور تم میں سے کوئی نہیں ہے مگر جہنم پر وارد ہوگا۔ پس اگر تم محبوب رکھتے ہو کہ میں اسلام لاؤں تو مجھے کوئی چیز دکھلاؤ کہ میں اس سے اسلام کی بزرگی پہچانوں۔ ابراہیمؒ نے فرمایا کہ اپنی چادر لاؤ پس اس کو اس سے لے لیا اور اس کی چادر کو اپنی چادر میں لپیٹا اور دونوں چادروں کو بھٹے میں ڈال دیا۔ بھٹہ آگ سے شعلہ مار رہا تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد ابراہیمؒ بھٹے میں داخل ہوئے اور دونوں چادروں کو نکالا پس ناگاہ دیکھا کہ یہودی کی چادر جل گئی تھی اور ابراہیمؒ کی چادر نہ جلی تھی۔ پس ابراہیمؒ نے کہا کہ اسی طرح ہمارا آگ میں داخل ہونا ہوگا کہ تم جل جاؤ گے اور میں سلامت رہوں گا۔ چنانچہ یہودی اسلام لایا اور اس کا اسلام اچھا ہوا۔

حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی دانائی

علامہ کردری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ دریائے فرات کے کنارے ایک بوڑھے دیہاتی کو دیکھا اس نے بڑی جلدی جلدی وضو کیا، اور اسی طرح نماز پڑھی، اور جلد بازی میں وضو اور نماز کے مسنون طریقوں میں کوتاہی ہوگئی۔ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے سمجھانا چاہتے تھے، لیکن اندیشہ یہ ہوا کہ یہ عمر رسیدہ آدمی ہے اور اپنی غلطی سن کر کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات اس کے قریب پہنچے اور کہا کہ "ہم دونوں جوان ہیں، اور آپ تجربہ کار آدمی ہیں، آپ وضو اور نماز کا طریقہ ہم سے بہتر جانتے ہوں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر دکھائیں، اگر ہمارے طریقے میں کوئی غلطی یا کوتاہی ہو تو بتا دیجئے گا۔" اس کے بعد انہوں نے سنت کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی۔ بوڑھے نے دیکھا تو اپنی کوتاہی سے توبہ کی، اور آئندہ یہ طریقہ چھوڑ دیا۔

(مناقب الامام الاعظم للکردری رحمۃ اللہ علیہا ص:۳۹، ۴۰، ج: ا طبع دائرۃ المعارف دکن ۱۳۲۲ھ، انتخاب لاجواب)

انسان میں اصل چیز روح ہے

اگر انسان اس گوشت پوست اور ظاہری ڈھانچہ کا نام تھا تو سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا انقلاب کیسے رونما ہو گیا۔ اس کا جسم وہی جسم ہے' اس پر وہی گوشت پوست اب بھی موجود ہے' اس میں ہاتھ پاؤں اور ناک کان اسی طرح لگے ہوئے ہیں لیکن اب اس کو کوئی انسان کیوں نہیں کہتا؟ اب اسے انسانی حقوق کیوں حاصل نہیں؟

معلوم ہوا کہ "زید" صرف گوشت پوست اور ظاہری ڈھانچہ کا نام نہیں تھا' سوال یہ ہے کہ وہ پھر کس چیز کا نام تھا؟ آیئے دیکھیں کہ "زید" کی لاش میں وہ کونسی چیز ختم ہوگئی ہے جس کی بنا پر اب اسے انسان نہیں کہا جاتا؟ ذرا سا غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ "زید" کی لاش میں اور تمام چیزیں موجود ہیں' صرف ایک چیز کی کمی ہے' اور وہ ہے "روح" اسی روح کی کمی سے اب زید وہ نہیں رہا جو کبھی کوٹھی بنگلوں کا مالک تھا اور جس کا اس کے ماتحتوں پر حکم چلا کرتا تھا۔ (سکون قلب)

عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول ہر وقت مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک سفر میں کچھ مہاجرین اور انصار کے درمیان کسی بات کو لے کر کوئی اختلاف ہوا تو عبداللہ بن ابی نے اس کو طول دے کر مسلمانوں میں انتشار برپا کرنے کی کوشش کی اور یہ رنگ دینا چاہا کہ انصار لوگ مہاجرین سے زیادہ معزز ہیں۔ اس نے کہا:

لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

''مدینہ پہنچ کر ہم میں جو عزیز ہوگا وہ ذلیل کو نکال دے گا۔''

یعنی انصار عزیز اور مہاجرین ذلیل ہیں اور یہ کہ انصار مدینہ پہنچ کر مہاجرین کو نکال دینگے۔

مدینہ پہنچ کر یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس میں یہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول انتشار برپا کرنے اور توہین رسول کی حرکات کا مرتکب ہونے کی وجہ سے گردن مار دیئے جانے کے لائق ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ ظاہری طور پر مسلمان تھا۔

اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ سچے مسلمان اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب ان کو اس بات کا علم ہوا کہ ان کے باپ کا جرم گردن مار دینے کے لائق ثابت ہوا ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ کے قتل کی خدمت میرے سپرد کی جائے تاکہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں اور یہ ثابت کردوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم باپ کے سر سے زیادہ احترام کی چیز ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں میں اس کو قتل نہیں کرانا چاہتا۔''

عرض کی ''اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس خدمت کے لیے تیار ہوں۔'' (صحیح بخاری جلد دوم)

نادرہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کدوئے خشک میانہ یعنی تونبیاں بناتے اوران کی قیمت سے اپنے نفس اوراپنے بال بچوں پرخرچ کرتے تھے پس حضرت جبرئیلؑ نے ان سے کہا کہ بلاشک اللہ تعالیٰ تم کوحکم دیتا ہے کہ تم فلاں مکان کی طرف جاؤاوراس میں ایک نیک بخت عورت ہے اوراس کی لڑکیاں ہیں پس ان کوان کی خوراک اور کپڑااور جس چیز کو ان کی احتیاج ہودو۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ اے جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ یقیناً جانتا ہے کہ میں محتاج ہوں دنیا سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی جانب وحی بھیجی کہ دنیا سے جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو پس جب ان کوطلب دنیا میں اجازت ملی تو انہوں نے ایسا ملک مانگا کہ میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ جب دنیا ان پر وسیع ہوگئی تو اس عورت کوایک مدت تک بھول گئے۔ پھراس کو یاد کیا اوراس کے پاس پیدل گئے۔ پس جب اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی باہر نکلی اوراس نے حضرت سلیمانؑ کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے۔ پس ایک بڑھیا عورت کو دیکھا کہ وہ ایک اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس عورت نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ اے سلیمانؑ تمہارا رب میرے واسطے تم کو وصیت کرتا ہے لیکن تم دنیا میں مشغولی کی وجہ سے مدت دراز تک مجھے بھول جاتے ہو یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے اس سے معذرت کی اوراس کے لئے اس قدر وظیفہ جاری اور مقرر کر دیا جو اس کو کافی ہو۔

سات مجاہدوں کی ماں

حضرت عفراء رضی اللہ عنہا صحابیہ ہیں ان کی ایک خصوصیت ہے جو کسی اور صحابیہ میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ کہ عفراء نے اول نکاح حارث سے کیا۔ حارث سے تین بیٹے ہوئے۔ عوف، معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہم حارث کے بعد بکیر بن یالیل سے نکاح کیا جس سے چار لڑکے ہوئے۔ ایاس، عاقل، خال اور عامر رضی اللہ عنہم۔

اور یہ ساتوں بیٹے تین پہلے شوہر کے اور چار دوسرے شوہر کے سب کے سب غزوہ بدر میں شریک رہے۔ ایسی صحابیہ جن کے ساتوں بیٹے بدر میں شریک ہوئے ہوں صرف عفراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ (سیرۃ المصطفیٰ)

دل اور روح

لیکن تصوف میں جس چیز کو دل اور روح کہا جاتا ہے وہ اس ظاہری روح اور دل سے کسی قدر مختلف ہے، تصوف کی اصطلاح میں "دل اور" "روح" دو لطیف قوتیں ہیں جو انسان کے خالق نے اس ظاہری قلب و روح کے ساتھ پیدا کی ہیں، جس طرح آنکھ دیکھنے کی، کان سننے کی اور ہاتھ چھونے کی طاقت رکھتے ہیں اسی طرح خون کا یہ لوتھڑا جسے "دل" کہتے ہیں خواہشیں کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تصوف کی اصطلاح میں دل اسی طاقت کا نام ہے جو انسان میں مختلف خواہشیں اور جذبات پیدا کرتی ہے۔

دل اور روح کی یہ لطیف اور پوشیدہ قوتیں ہمارے ظاہری قلب کے ساتھ کیا جوڑ رکھتی ہیں؟ ان دونوں میں باہم کیسا ربط ہے؟ اس کی حقیقت ہم نہیں جانتے، ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ان دونوں میں باہم گہرا ربط ہے، کس طرح ہے؟ یہ صرف خدا جانتا ہے، جس نے یہ جوڑ پیدا کیا ہے، جس طرح ہمیں یہ معلوم نہیں کہ مقناطیس اور لوہے میں کیا ربط ہے مقناطیس روئی اور کاغذ کو کیوں نہیں کھینچتا، اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قلب و روح کی یہ پوشیدہ قوتیں خون کے اس لوتھڑے سے کیا جوڑ رکھتی ہیں؟ اسی لئے جب مشرکین نے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا تو اس کے جواب میں یہی کہا گیا کہ

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ "یعنی روح ایک امر ربی ہے، جس کی حقیقت تم نہیں جان سکتے"

تصوف ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ دل کی یہ پوشیدہ دنیا انسان کی ظاہری دنیا کی بنیاد ہے، اور اسی پر انسان کا بناؤ اور بگاڑ موقوف ہے، اگر دل کی یہ دنیا صحیح ہے، اس کا نظام ٹھیک چل رہا ہے، اس میں صحیح خواہشیں پیدیا ہوتی ہیں۔ صحیح جذبات جنم لیتے ہیں تو انسان صحت مند ہے اور اگر اس کا نظام گڑبڑ ہے تو انسان کی ظاہری زندگی کا نظام بھی گڑبڑ ہو جاتا ہے، سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسی حقیقت کو آج سے تیرہ سو سال پہلے اس طرح بیان فرمایا تھا

"الا ان فی الجسد لمضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب" (حدیث)

"یعنی خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو پورا جسم درست رہتا ہے، اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے" اور وہ "دل" ہے۔ (سکون قلب)

تعداد تراویح کی ایک مثال سے وضاحت

مولانا سے پوچھا مولانا نے فرمایا کہ بھئی سنو اگر محکمہ مال سے اطلاع آئے کہ مالگزاری داخل کرواور تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنی ہے تم نے ایک نمبردار سے پوچھا کہ میرے ذمے کتنی مالگزاری ہے اس نے کہا آٹھ روپے پھر تم نے دوسرے نمبردار سے پوچھا اس نے کہا بارہ روپے اس سے تردد بڑھا تم نے تیسرے سے پوچھا اس نے کہا بیس روپیہ تو اب بتاؤ تمہیں کچہری کتنی رقم لے کر جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا صاحب بیس روپے لے کر جانا چاہئے۔ اگر اتنی ہوئی تو کسی سے مانگنا نہ پڑے گی اور اگر کم ہوئی تو رقم بچ رہے گی اور اگر میں رقم کم لے کر گیا اور وہاں ہوئی زیادہ تو کس سے مانگتا پھروں گا۔ مولانا نے فرمایا بس خوب سمجھ لو۔ اگر وہاں بیس رکعتیں طلب کی گئیں اور ہیں تمہارے پاس آٹھ تو کہاں سے لا کر دو گے اور اگر بیس ہیں اور طلب کم کی ہے تو بچ رہیں گی اور تمہارے کام آئیں گی کہنے لگے ٹھیک ہے۔ سمجھ میں آ گیا۔ اب میں ہمیشہ بیس رکعتیں پڑھا کروں گا۔ بس تسلی ہوگئی۔ سبحان اللہ کیا طرز ہے سمجھانے کا حقیقت میں یہ لوگ حکماء امت ہوتے ہیں ایک اور عامی شخص نے مولانا سے پوچھا تھا کہ **ولا الضالین** ہے کہ **ولا الظالین** پوچھا۔ قرآن میں لکھا کیا ہے اس نے کہا قرآن میں تو ولا الضالین لکھا ہے آپ نے فرمایا بس جو قرآن میں لکھا ہے وہی ٹھیک ہے۔ واقعی ایسے عامی کو اس سے زیادہ سمجھانے کا اس سے بہتر کیا طریقہ ہوگا۔ (قصص الاکابر)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زہد

حضرت عبدالملک بن شدادؒ کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا کہ ان پر عدن کی بنی ہوئی موٹی لنگی تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم تھی اور گیروے رنگ کی ایک کوفی چادر تھی۔ حضرت حسنؒ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں قیلولہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دن مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے اور جب وہ سو کر اٹھے تو ان کے جسم پر کنکریوں کے نشان تھے (مسجد میں کنکریاں بچھی ہوئی تھیں) اور لوگ (ان کی اس سادہ اور بے تکلف زندگی پر حیران ہو کر) کہہ رہے تھے یہ امیر المؤمنین ہیں یہ امیر المؤمنین ہیں۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱/۶۰)

حضرت شرحبیل بن مسلمؒ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خلافت والا عمدہ کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور تیل یعنی سادہ کھانا کھاتے۔ (حیاۃ الصحابہ)

حضرت ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ قرشی رضی اللہ عنہ کا ڈر

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے آئے تو دیکھا کہ وہ رورہے ہیں تو ان سے پوچھا اے ماموں جان! آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا کسی درد نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے؟ یا دنیا کے لالچ میں رورہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بات بالکل نہیں ہے بلکہ میں اس وجہ سے رورہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت فرمائی تھی۔ ہم اس پر عمل نہیں کرسکے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا وصیت تھی؟ حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نے مال جمع کرنا ہی ہے تو ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے آج (اس سے زیادہ) مال جمع کر رکھا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کی قوم کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے۔ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ پھر ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور رزین کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت ابوہاشم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو ان کے ترکہ کا حساب کیا گیا تو اس کی قیمت تیس درہم بنی تھی اور اس میں وہ پیالہ بھی شمار کیا گیا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں وہ کھاتے تھے۔ (اخرجہ الترمذی والنسائی)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا زہد

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو وہ کجاوے کی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور گھوڑے کو دانہ کھلانے والے تھیلے کو تکیہ بنایا ہوا تھا۔ ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے ساتھیوں نے جو مکان اور سامان بنالئے وہ آپ نے کیوں نہیں بنالیئے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! قبر تک پہنچنے کے لئے یہ سامان بھی کافی ہے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حکایت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد و پرہیزگار نے کھانے کی خوشبو سونگھی۔ پس اس کو اس کی خواہش ہوئی چنانچہ وہ بازار کی جانب اس شخص کے پیچھے چلا۔ جو کھانا لئے جارہا تھا اور ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ پکارتا ہے کہ مرغابی فروش نے فلاں کی جیب سے کچھ درہم چرائے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے زاہد کو پکڑ لیا حاکم نے اس کو جیل خانہ بھیج دیا اور وہ مذکورہ کھانا جیل میں بڑے لوگوں میں سے کسی کے واسطے بھیجا گیا تھا چنانچہ جب وہ کھانا اس امیر کے سامنے رکھا گیا تو اس نے زاہد سے کہا کہ ہمارے ساتھ کھاؤ پس اس نے اس کے ساتھ کھایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گیا پھر اس نے کہا کہ اے میر معبود تو اس پر قادر تھا کہ چوری کی تہمت کے بغیر مجھے یہ کھانا کھلاتا پس اس نے ہاتف غیبی سے سنا وہ کہتا تھا کہ جس نے مردار طلب کیا پس اس کو کتے کے کاٹنے پر صبر کرنا چاہئے اور اس نے ناگاہ سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ہم نے اس چور کو پایا جس نے درہم لئے تھے اس لئے مرد مسافر کو چھوڑ دو۔ چنانچہ لوگوں نے اس کو رہا کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کی نماز

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رکوع و سجود اس قدر طویل و بے حرکت کرتے تھے کہ چڑیاں آپ کی پشت پر آکر بیٹھ جاتیں اکثر تمام رات ایک سجدے میں گزار دیتے۔ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کا بچہ پاس سو رہا تھا۔ اتفاقاً چھت میں سے سانپ گرا اور اس کو لپٹ گیا۔ وہ چلا اٹھا۔ سب گھر والوں میں بھی شور مچ گیا۔ خدا خدا کر کے سانپ کو مارا۔ لیکن حضرت عبداللہ اسی اطمینان و سکون سے نماز پڑھتے رہے۔ فراغت کے بعد پوچھا کیا بات تھی۔ کچھ شور سا سنا تھا۔ اہلیہ صاحبہ نے سارا واقعہ سنایا اور فرمایا خدا آپ پر رحم فرمائے بچہ تو مرنے ہی لگا تھا اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں حاضر تھا گناہ بخشوا رہا تھا۔ دوسری طرف متوجہ کیسے ہو جاتا۔ (حکایات کا انسائیکلوپیڈیا)

حکایت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ساتھ یکے بعد دیگرے آنے والے بیس فرشتے ہیں جو حکم الٰہی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور زمین کی کوئی زراعت اور درختوں پر پھل اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں ہے کہ جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فلاں بن فلاں کا رزق ہے نہ لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

ہر حال میں اللہ کا شکر

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں پھر دونوں پلٹے اور آسمان میں باہم ملے۔ پس ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم کہاں تھے اس نے کہا کہ میں مشرق میں تھا۔ مجھے میرے پروردگار نے ایک شخص کے خزانہ کی طرف بھیجا تھا پس میں نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور دوسرے نے کہا کہ مجھے میرے رب نے بھیجا تھا کہ خزانہ کو لوں اور اس کو مغرب میں ایک شخص کے گھر میں رکھوں اور اس کے پاس نہ تو کوئی درہم ہے اور نہ کوئی دینار پس اس قصہ کو رضوان داروغہ جنت نے سنا اور ان سے کہا کہ میرا قصہ تم دونوں کے قصہ سے زیادہ عجیب ہے مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس فقیر کے گھر جاؤں اور اس خزانہ کو شمار کروں کہ وہ کتنے درہم اور کتنے دینار ہیں۔ پس میں نے اس کو گنا پھر مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا کہ فقیر اور صاحب خزانہ کے واسطے ہر درہم اور دینار کے عدد کے موافق جنت میں محل بناؤں۔ پس ان دونوں فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب اس کرامت پر جس کی وجہ سے تو نے صاحب خزانہ اور فقیر کو بزرگی دی ہے ہم کو مطلع فرما۔ پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ صاحب خزانہ جب کہ اس کا خزانہ زمین میں دھنسا دیا گیا تو اس نے کہا **الحمد للہ الذی** الخ پہلے سب تعریف اس ذات پاک کو ہے جس نے مجھے اپنے قدر پر راضی کیا۔ اور فقیر خزانہ سے اترایا نہیں اور اس نے کہا کہ اس اللہ کا شکر ہے کہ جس کے خزانوں میں ایسی چیز ہے جو مجھے اس کے غیر کی طرف محتاج نہیں بناتی ہے۔ واللہ اعلم۔

انسان میں دوقسم کے جہان پائے جاتے ہیں

انسان میں دوقسم کے جہان پائے جاتے ہیں۔ ایک جسم اور مادہ کا جہان' جسے ہم آنکھوں سے دیکھ کراور ہاتھوں سے چھوکرمحسوس کرلیتے ہیں اوراس جہان کے ساتھ ایک باطنی جہان اور ہے' جسے ہم نہ دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں۔ اسی باطنی دنیا میں ''روح'' آباد ہے' اسی پوشیدہ دنیا میں دل دھڑکتا ہے' اسی میں خواہشیں جنم لیتی ہیں' اسی میں امنگیں اور آرزوئیں پروان چڑھتی ہیں' اسی میں سروراورغم' نفرت اور محبت' ایثاراور بغض جیسے جذبات پرورش پاتے ہیں اورلطف کی بات یہ ہے کہ یہی پوشیدہ دنیا جسے ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں' انسان کی اصل دنیا ہے' جب تک اس دنیا کا نظام چلتا رہتا ہے اسی وقت تک انسان زندہ رہتا ہے اور اسے معاشرے میں تمام انسانی حقوق حاصل ہوتے ہیں لیکن جہاں یہ نظام بند ہو جاتا ہے وہیں انسان مردہ کہلانے لگتا ہے' اوراس کے تمام حقوق سلب ہوجاتے ہیں۔

پھر جس طرح انسان کا ظاہری جسم کبھی تندرست ہوتا ہے اور کبھی اسے بیماریاں لگ جاتی ہیں' اسی طرح روح بھی کبھی صحت مند ہوتی ہے اور کبھی بیمار ہو جاتی ہے جس طرح زکام' نزلہ' بخار اور مختلف قسم کے درد جسم کی بیماریاں ہیں' اسی طرح غم وغصہ' خودغرضی' تکبر' ریاء اور خود پسندی روح اوردل کی بیماریاں ہیں۔

دو بچوں کی غزوۂ احزاب میں شرکت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ۵ ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم لوگ غزوۂ احزاب کے سال قریش کے ساتھ نکلے تھے۔ میں اپنے بھائی حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ہمارے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ جب ہم عرج پہنچے تو ہم لوگ راستہ بھول گئے اورر کوبہ گھاٹی کی بجائے ہم جثجاثہ چلے گئے یہاں تک کہ ہم قبیلہ بنوعمرو بن عوف کے ہاں آنکلے اور پھر مدینہ پہنچ گئے اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق میں پایا۔ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی اور میرے بھائی کی عمر تیرہ سال تھی۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' حیات الصحابہ)

حکایت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کی سختی سے پناہ مانگی اور جہد البلا کے معنے میں اختلاف ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال کی قلت اور بال بچوں کی کثرت ہے اور ان کے غیر نے کہا کہ اس سے برا پڑوسی اور سست چال قاصد اور جھگڑالو عورت مراد ہے اور تر لکڑی اور اندھیرا چراغ اور گھر جو بارش سے گرا جاتا ہے اور دستر خوان حاضرہ پر غائب کا انتظار کرنا حالانکہ بلی بولتی ہے مراد ہے۔

اصلاح قلب کیلئے وقت نکالنے کا طریقہ

قلب کی درستی ذکر اللہ اور صحبت اہل اللہ سے ہوتی ہے۔ آج کہاں سے لاؤ یہ چیزیں سارا دن فرصت نہیں ٹائم ہی نہیں ملتا ٹائم اس لئے نہیں کہ اللہ نے تندرستی دے رکھی ہے ابھی ذرا کان میں درد ہو جائے سارا ٹائم نکل آئے گا۔ وقت تو نکالنے سے نکلتا ہے بعض لوگ انتظار میں رہتے ہیں فرصت کی، جب فرصت ہوگی تب ذکر اللہ کریں گے تم تو فرصت کا انتظار کر رہے ہو اور فرصت تمہارا انتظار کر رہی ہے عمر بھر تم کو فرصت نہیں ملے گی یہ تو نکالنے سے نکلے گی گھر کی ضروریات کے لئے، مقدمہ کے لئے اور دوا کیلئے وقت نکالتے ہو۔ صحبت اہل اللہ کے لئے کیوں نہیں نکالتے جس مالک نے سب کچھ دیا ہے نفس کی خاطر تو چوبیس گھنٹے میں سے کتنے نکالتے ہو۔ اللہ کے شکر کے لئے کتنا وقت نکالتے ہو۔ وقت نکلتا نہیں نکالا جاتا ہے۔ نفس سے مطالبہ کرو کہ آرام اور کھانے کمانے اور بچوں میں کتنا وقت لگاتا ہے اور ذکر کے لئے کتنا مقرر کیا۔ حضور ﷺ نے تو دن میں دو تہائی اور رات میں دو تہائی اللہ کی یاد کے لئے نکالا ہے تم چوتھائی آٹھواں کچھ تو نکالو آٹھواں حصہ جو بہت کم ہے وہ تین گھنٹہ ہے اس میں بھی بہت کچھ کر سکتے ہو۔ اب یہ سمجھ لو کہ ادنیٰ درجہ آٹھواں حصہ یعنی تین گھنٹہ ہے جس میں نفس کی پیروی کی کاروبار کی کوئی شمولیت نہ ہو اب اس میں اگر سب نمازیں بھی شامل کر لو تو بہت خشوع سے دو گھنٹہ ہوتے ہیں یعنی نمازوں کے علاوہ ایک گھنٹہ نکالو اس لئے کہ علاج کرنا ہے دل کا۔ ہمارا دل بیمار ہے۔ سب سے اچھا یہ ہے کہ کسی اللہ والے سے رابطہ پیدا کرو اپنی باگ اس کے ہاتھ میں دے دو جب تک ڈاکٹر کی رائے سے علاج نہ کراؤ گے صحت کاملہ نہ ملے گی۔ (سکون قلب)

حضرت عمرو بن ثابت عرف اُصیر ؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ احد، اختتام کو پہنچی، مسلمان چل پھر کر اپنے آدمیوں کو ڈھونڈ رہے تھے، انصار کا ایک خاندان بنو عبد الاشھل، اپنے شہیدوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ چلتے چلتے وہ ایک شخص کے پاس رک گئے، وہ زخموں سے چور تھا مگر زندگی کی کچھ رمق اس میں باقی تھی۔ بولے: ارے، یہ تو عمرو بن ثابت عرف اصیر ؓ ہے یہ ادھر کیسے آ گیا؟ ہم تو اسے اس حالت میں چھوڑ آئے تھے کہ یہ اسلام سے انکاری تھا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا چیز یہاں لے آئی؟ قومی غیرت اس کا موجب بنی ہے یا اسلام کی رغبت؟ جواب دیا: اسلام کی رغبت۔ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتا رہا یہاں تک کہ میرا یہ حال ہوگیا، جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ کہتے ہی وہ جاں بحق ہوگیا۔ لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هو من اهل الجنة ترجمہ (وہ اہل جنت میں سے ہے۔) (زاد المعاد ص ۲۳۶ ج ۲) حضرت ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں: اس شخص کو ایک نماز پڑھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ ایمان لا کر شریک جہاد ہوئے اور راہ حق میں شہید ہو کر سیدھے بہشت میں پہنچ گئے۔ رضی الله عنه و ارضاه (کاروان جنت)

ازالہ اور امالہ

ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کی تحقیق ہے۔ سچ تو یہ ہے عجیب وغریب تحقیق ہے یعنی فرماتے تھے کہ شیخ کامل کو چاہیے کہ رذائل نفس کا ازالہ نہ کرے بلکہ امالہ کر دے بخل رہے بخل ہی مگر اس کا محل بدل دیا جاوے۔ بخل کو کھول کر سخاوت نہ پیدا کی جاوے۔ اسی طرح سمجھو کہ غصہ بھی بڑے کام کی چیز ہے اگر غصہ نہ ہوتا تو اسلام ہی نہ پھیلتا۔ اسلام جو پھیلا تو غصے ہی کی بدولت کیونکہ مقابلے میں کافروں کے غصے ہی میں جان دینا اور جان لینا آسان ہوسکتا ہے اسی طرح اگر بخل نہ ہوتا تو رنڈیوں' بھڑووں' بدمعاشوں میں خوب مال لٹاتا۔ یہاں تک کہ مستحقین کی بھی نوبت نہ آتی۔ اب مستحقین ہی کو دیتے ہیں۔ چھانٹ چھانٹ کر یہ بخل ہی کی تو برکت ہے۔ غیر مستحقین کو نہ دینا یہ بخل ہی تو ہے لیکن یہ بخل جو ہے سخاوت کی ماں ہے۔ اس کا باپ ہے۔ سخاوت خود محتاج ہے اس بخل کی (وعظ تکمیل الاعمال بتبدیل الاحوال ص ۴۴)

ولید بن مغیرہ کو دعوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اسے قرآن پڑھ کر سنایا۔ بظاہر قرآن سن کر وہ نرم پڑ گیا۔ ابوجہل کو یہ خبر پہنچی۔ ولید کے پاس آ کر اس نے کہا اے چچا جان! آپ کی قوم آپ کے لئے مال جمع کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ ولید نے پوچھا کس لئے؟ ابوجہل نے کہا آپ کو دینے کے لئے کیونکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لئے گئے تھے تاکہ آپ کو ان سے کچھ مل جائے۔ ولید نے کہا قریش کو خوب معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالداروں میں سے ہوں۔ (مجھے محمد سے مال لینے کی ضرورت نہیں ہے) ابوجہل نے کہا تو پھر آپ محمد کے بارے میں ایسی بات کہیں جس سے آپ کی قوم کو یہ پتہ چل جائے کہ آپ انکے منکر ہیں۔ (ان کو نہیں مانتے ہیں) ولید نے کہا میں کیا کہوں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے زیادہ اشعار اور اشعار کے رجز اور قصیدے کو اور جنات کے اشعار کو جاننے والا نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ ان میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے اور اللہ کی قسم! وہ جو کچھ فرماتے ہیں اس میں بڑی حلاوت (اور مزہ) اور بڑی خوبصورتی اور کشش ہے اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہ ایسا تناور درخت ہے جس کا اوپر کا حصہ خوب پھل دیتا ہے اور نیچے کا حصہ خوب سرسبز ہے اور آپ کا کلام ہمیشہ اوپر رہتا ہے۔ کوئی اور کلام اس سے اوپر نہیں ہو سکتا اور آپ کا کلام اپنے سے نیچے والے کلاموں کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ ابوجہل نے کہا آپ کی قوم آپ سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگی جب تک آپ ان کے خلاف کچھ کہیں گے نہیں۔ ولید نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو۔ میں اس بارے میں کچھ سوچتا ہوں۔ کچھ دیر سوچ کر ولید نے کہا ان کا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) کلام ایک جادو ہے جسے وہ دوسروں سے سیکھ سیکھ کر بیان کرتے ہیں۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ ﴿ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا. وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُودًا. وَّبَنِينَ شُهُودًا.﴾ جن کا ترجمہ یہ ہے ''چھوڑ دے مجھ کو اور اس کو جس کو میں نے بنایا اکا۔ اور دیا میں نے اس کو مال پھیلا کر اور بیٹے مجلس میں بیٹھنے والے۔'' (اخرجہ اسحاق بن راھویہ ھکذا رواہ البیہقی عن الحاکم)

ایمانداری کا صلہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص محتاج تھا اور اس کی بی بی نیک بخت تھی چنانچہ بی بی نے اس سے کہا کہ ہمارے پاس خوراک نہیں ہے وہ شخص حرم کعبہ کی جانب نکلا۔ پس اس نے ایک ایسی تھیلی دیکھی جس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں (یہ دیکھ کر) وہ خوش ہوا اور اس کو اپنی بی بی کے پاس لایا پس بی بی نے اس سے کہا کہ حرم کی پڑی ہوئی چیز کے واسطے منادی کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ شخص حرم کی طرف نکلا تا کہ اس کی منادی کرے۔ پس اس نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ کہتا ہے کہ کس نے ایسی تھیلی پائی ہے جس میں ہزار اشرفیاں ہیں۔ (یہ سن کر) اس شخص نے کہا کہ اس کو میں نے پایا۔ پس پکارنے والے نے کہا کہ وہ تیرے واسطے ہے اور اس کے ساتھ نو ہزار اور ہیں۔ اس نے کہا کہ اے شخص کیا تم مذاق کرتے ہو۔ اس نے کہا بخدا نہیں۔ ایک عراق کے باشندہ نے مجھے دس ہزار اشرفیاں دی تھیں اور اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس میں سے ایک ہزار تھیلی میں رکھو اور اس کو حرم کعبہ میں پھینک دو اور لوگوں کو ندا دو پس جس شخص نے اس کو لیا ہو اگر وہ تیرے پاس آئے تو اس کو بقیہ نو ہزار بھی دے دو کیونکہ وہ امین ہے اور امین خود بھی کھاتا ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے۔

بیٹے کی فراست

عبید اللہ بن المامون سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مامون الرشید میری والدہ ام موسیٰ سے سخت ناراض ہو گئے۔ پھر اسی بنا پر مجھ سے بھی اس درجہ برہم ہو گئے کہ قریب تھا کہ اس کا نتیجہ میرے تلف ہو جانے کی صورت میں برآمد ہو۔

میں نے ایک دن ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ اپنے چچا کی بیٹی پر ناراض ہیں تو ان ہی پر مجھ کو الگ کر کے عتاب کریں کیونکہ میں تو آپ کی طرف سے ان کے پاس گیا ہوا ہوں اور آپ ہی کا ہوں نہ کہ ان کا۔ مامون الرشید نے سن کر کہا تو نے سچ کہا اے عبید اللہ تو میری طرف سے اس کے پاس گیا ہوا ہے اور میرا ہی ہے اس کا نہیں اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ کو اس حقیقت پر متنبہ کیا تیرے ذریعہ سے اور تیرے اس فضل (یعنی فراست) کو جو تجھ میں موجود ہے مجھ پر عیاں کر دیا۔ واللہ آج کے بعد تو میری طرف سے کوئی برائی نہ دیکھے گا اور پسندیدہ طرز عمل ہی دیکھے گا پھر یہ گفتگو ہی میری والدہ سے خوش ہو جانے کا سبب بن گئی۔ (کتاب الاذکیاء)

معنوی حسی کرامت

فرمایا حضرت ضامن صاحب رحمہ اللہ اپنے مرشد حضرت میاں جی (نور محمد) صاحبؒ کے ہمراہ جوتا بغل میں لے کے اور گردن میں توبڑہ ڈال کے جھنجھانہ جاتے تھے اور انکے لڑکے کی سسرال بھی وہیں تھی۔ لوگوں نے منع کیا کہ آپ اس حالت میں نہ جایا کیجئے وہ لوگ ذلیل و حقیر سمجھیں گے۔ فرمایا وہ اپنی ایسی تیسی میں جاویں اور اپنے رشتے کو چھڑالیں میں اپنی سعادت کو نہیں چھوڑ سکتا اور وہ لوگ کہا کرتے تھے ہائے تقدیر کیا ذلیل سمدھی ملا۔ یہ تو حافظ صاحبؒ کی کرامت معنویہ کا بیان تھا۔ پھر ایک کرامت حسیہ کا بیان کیا کہ پہلے اشراف وارزل عوام وخواص سب دلہن کے ڈولہ پر بکھیر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ صاحبؒ بھی بکھیر کر رہے تھے۔ ایک جھنجھانوی شخص کے سر میں منصوری پیسہ لگا بے چارہ بیٹھ گیا سرخون آلودہ ہوگیا۔ جب وہ شخص صلوٰۃ مغرب سے فارغ ہوکر مسجد سے نکلا حافظ صاحب کو دیکھا کہ آپ نے اس سے معافی چاہی۔ اس نے معذرت کی۔ ذرا آنکھ اوجھل ہوا اس سے غائب ہو گئے وہ سمجھا کہ حافظ صاحبؒ سامنے بیٹھک میں چلے گئے ہوں گے۔ بیٹھک میں جا کر دریافت کیا سب نے اسے پاگل و دیوانہ بنایا سمجھنے والے سمجھ گئے کہ حافظ صاحب کی کرامت ہے۔ (امثال عبرت)

حضرت عمار اور حضرت صہیب کو دعوت

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دار ارقم کے دروازے پر حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ نے میری ملاقات ہوئی اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا کس ارادے سے آئے ہو؟ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس ارادے سے آئے ہو؟ میں نے کہا میں اس ارادے سے آیا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر ان کی باتیں سنوں۔ انہوں نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ چنانچہ ہم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہم پر اسلام پیش فرمایا۔ ہم دونوں مسلمان ہو گئے۔ پھر اس دن شام تک ہم وہیں ٹھہرے۔ پھر وہاں سے ہم چھپ کر نکلے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تیس سے کچھ زیادہ مسلمانوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ (اخرجہ ابن سعد ۳/ ۲۴۷ عن ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار)

عورت کی عیاری

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ نیک بندوں میں سے ایک شخص بہت ہی غیرت دار تھا اس کی بی بی خوبصورت تھی اس کے پاس ایک درہ (بات کرنے والا پرندہ) تھا جو خوب باتیں کرتا تھا اس نیک بندہ نے سفر کرنے کا ارادہ کیا پس اس نے درہ کو حکم دیا کہ اس کی عدم موجودگی میں جو بات اس کی بی بی کے واسطے پیش آئے اس سے اس کو خبر کرے۔ بی بی کا ایک یار تھا جو ہر روز اس کے پاس آتا تھا چنانچہ جب وہ سفر سے آیا تو درہ نے اس کو اطلاع دی۔ اس نے اپنی بی بی کو خوب زدوکوب کیا عورت نے سمجھا کہ یہ کام درہ کا ہے چنانچہ اس نے اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ رات کو چھت پر پیسے اور اس نے درہ کے پنجرہ پر بوریا رکھ دیا اور اس پر پانی چھڑک دیا اور چراغ کی روشنی میں آئینہ ظاہر کیا۔ پس اس کی شعاع دیواروں پر پڑی (یہ دیکھ کر) درہ نے گمان کیا کہ یہ آواز رعد (بادل کی کڑک کی ہے) اور پانی بارش کا پانی ہے اور چمک بجلی کی چمک ہے۔ پس جب دن نکلا تو درہ نے اس شخص سے کہا کہ اے میرے مالک اس کڑک اور بارش اور بجلی میں رات کے وقت تیرا کیا حال تھا۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہے رات تو گرمی کے موسم کی تھی۔ یہ سن کر اس کی بی بی نے کہا اس کے جھوٹ کو دیکھو اس نے جو کچھ میرا حال تم سے کہا ہے وہ سب جھوٹ کہا ہے چنانچہ اس شخص نے اپنی بی بی سے صلح کر لی اور راضی ہو گیا۔ پھر اس نے درہ سے کہا کہ تو تہمت باندھتا ہے درہ نے اپنی چونچ سے اپنے بدن میں مارا یہاں تک کہ اس کو خون آلودہ کر دیا پھر اپنے مالک سے بیع کا مطالبہ کیا چنانچہ اس نے اپنی بی بی کے حکم سے اس کو فروخت کر دیا۔ تاکہ بی بی کو اس سے راحت مل جائے۔ واللہ اعلم۔

طالب علمی میں فقر و فاقہ پر صبر

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے امام حدیث ربیعہ کے فقر و افلاس کا ذکر کیا کہ طلب علم کی وجہ سے ان کو یہ نوبت آئی کہ گھر کی چھت فروخت کر دی اور یہاں تک کہ وہ خراب کھجوریں اور مویز منقی جو مدینہ کی کوڑیوں پر پھینک دیئے جاتے تھے اس کو کھا کر گذارا کرتے تھے۔ (ثمرات الاوراق)

نفس کے حیلے بہانے

آج ہمارا نفس کہتا ہے اللہ والے کہاں ہیں؟ وہ مولوی الگ یہ عالم الگ سب میں کیڑے ہیں ہم نے سب مولویوں کو دیکھ لیا سب دکاندار ہیں یہ نتیجہ محض نفس کا دھوکہ ہے۔ جب یہی بات ہے تو بتاؤ کون سا ڈاکٹر مخلص ہے کون سا وکیل مخلص ہے سب پیسہ کھینچنے والے ہیں کون تمہارا اصل خیر خواہ ہے ہزاروں لاکھوں میں ایک ایسا ہوگا جو خیر خواہی کرے گا۔ جب خود غرضی اتنی ہے تمہارا نفس یہ بھی کہتا ہے کہ سارے ڈاکٹر مطلب کے ہیں اب علاج ہی چھوڑو۔ جو ہمارا جی چاہے گا کھائیں گے پئیں گے جب سارے وکیل مطلبی ہیں تو چھوڑو' ان وکیلوں کو ہم خود اپنا مقدمہ لڑیں گے دودھ خالص نہیں ملتا چھوڑو دودھ کو' پانی پینا شروع کرو' آٹا خالص نہیں چھوڑو مٹی کی روٹی پکاؤ۔ نہیں دنیا کے معاملہ میں چاہے ایک کے دو خرچ کردیں جہاں چیز اچھی ملے لائیں گے جو ڈاکٹر اچھا ہو' اس کے پاس جائیں گے' وہاں شیطان یہ نہیں بتاتا کہ سارے ڈاکٹر چھوڑو۔ دین کے لئے بتاتا ہے سارے مولوی چھوڑو۔ اس لئے کہ سارے مولوی چھڑا کر شیطان خود اس کا مولوی بننا چاہتا ہے اللہ والے اس دنیا میں آج بھی ہیں اللہ کا وعدہ ہے کہ ایسے لوگ ضرور ملیں گے دودھ کا' وکیل کا وعدہ نہیں اللہ کا وعدہ صادقین کی محبت کا بہت جگہ ہے اور یہ وعدہ قیامت تک کے لئے ہے سچے لوگ اگر قیامت تک ملنے والے نہ ہوتے تو اللہ کا یہ وعدہ نہ ہوتا۔ گھی' آٹا اور دودھ خالص ملنے کا وعدہ اللہ نے نہیں کیا' ہاں اللہ والوں کے لئے ضرور وعدہ ہے۔ ایک دھوکہ شیطان کا یہ ہے کہ جب ہم کبھی کسی عالم کی تلاش میں نکلتے ہیں تو معیار ذہن میں ہوتا ہے۔ عمرؓ اور جنیدؒ کا جو اس کے خلاف ہو اس کو متقی ہی نہیں سمجھتے یہ نہیں خیال کرتے کہ تم خود کہاں پڑے ہو ان کے زمانہ کے آدمی بھی ایسے ہی تھے جیسے بزرگ' اور جیسی روح ویسے فرشتے آج جیسے تم عیوب سے بھرپور ہو ان میں سے ہی کچھ بہتر مل سکتے ہیں۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ نہیں آئیں گے جنید و شبلی نہیں آئیں گے' امام غزالی نہیں آئیں گے۔ آج کوئی یہ کہے کہ بیمار ہوں مگر علاج کراؤں گا اجمل خان سے تو پھر وہ مر جائے گا شفا نہ ہوگی۔ ہاں یہ دیکھ لو کہ ان کا شاگرد ہو ان کے شاگرد کا شاگرد ہو ان کے اصولوں پر علاج کرنے والا ہو۔ بس اس کو پکڑ لو۔ (از مجالس مفتی اعظم)

چغل خور کی دعا

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل میں طلب باراں کے واسطے تین مرتبہ نکلے لیکن بارش نہ ہوئی۔ پس حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب تیرے بندوں نے تین مرتبہ باران رحمت کو طلب کیا لیکن تو نے پانی نہ برسایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ بلاشک ان میں ایک چغل خور ہے اور وہ چغلخوری پر جما ہوا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار وہ کون ہے تاکہ ہم اس کو اپنے درمیان سے نکال دیں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی جانب وحی بھیجی کہ اے موسیٰ میں چغلی سے منع کرتا ہوں اور میں ہی چغل خور بنوں۔ چنانچہ سب نے توبہ کی پس اللہ تعالیٰ نے ان پر باران رحمت نازل فرمایا۔

حضرت عرفہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت کعب بن علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم کی صحبت حاصل تھی۔ یہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ امن دینے کا معاہدہ کیا ہوا تھا۔ حضرت عرفہؓ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ دیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے ان سے کہا' یہ لوگ معاہدے کی پابندی کی وجہ سے ہم سے مطمئن تھے (تم نے قتل کر کے معاہدہ توڑ دیا) حضرت عرفہؓ نے کہا' ہم نے ان سے اس بات پر امن کا معاہدہ نہیں کیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں (برا بھلا کہہ کر) ہمیں تکلیف پہنچائیں۔ (حیاۃ الصحابہؓ)

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ابو محذورہؓ کے سر کے اگلے حصہ میں ایک بالوں کا جوڑا تھا کہ جب وہ بیٹھتے اور اس کو چھوڑ دیتے تو وہ زمین سے جا لگتا۔ کسی نے ان سے کہا کہ تم ان کو منڈوا کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا کہ میں ان کو منڈوا نہیں سکتا کیونکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ لگا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوا ہے۔ (کتاب الشفاء)

مخلوق پر شفقت

صاحب قلیوبی نقل کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے وصیت کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مخلوق پر شفقت کرو۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اچھا پس اللہ جل شانہ نے چاہا کہ فرشتوں کے واسطے ان کی شفقت ظاہر کرے۔ چنانچہ اس نے میکائیلؑ کو کنجشک کو چک کی صورت میں اور جبرئیلؑ کو شاہین کی صورت میں بھیجا کہ یہ اس کو ہنکائے اور نکالے۔ پس چڑا موسیٰؑ کی طرف آیا اور کہا کہ مجھے شاہین سے پناہ دیجئے چنانچہ موسیٰؑ نے فرمایا کہ اچھا اس کے بعد شاہین آیا اور کہا کہ اے موسیٰؑ مجھ سے یہ چڑیا بھاگی ہے اور میں بھوکا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے گوشت سے تیری بھوک کو روکوں گا۔ پس شاہین نے کہا کہ میں سوائے آپ کی ران کے اور کچھ نہ کھاؤں گا حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اچھا پھر شاہین نے کہا کہ میں تو صرف آپ کے بازو سے کھاؤں گا۔ موسیٰؑ نے کہا اچھا پھر شاہین نے کہا کہ میں تو صرف آپ کی آنکھیں کھاؤں گا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ ہاں ہاں۔ اس کے بعد شاہین نے کہا کہ یا کلیم اللہ اللہ ہی کے واسطے آپ کے لئے بھلائی ہے۔ میں جبرئیلؑ ہوں اور یہ چڑیا میکائیلؑ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس ہم کو بھیجا ہے تاکہ وہ آپ کی شفقت فرشتوں کے واسطے ظاہر کرے اور یہ فرشتوں کے قول کی تردید کے واسطے ہے اور وہ قول یہ ہے کہ **اتجعل فیھا من یفسد فیھا الآیہ** یعنی اے اللہ تو زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا۔

صحبت کا اثر

فرمایا ایک شخص سماع کے شوقین حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری رغبت مبدل بہ نفرت ہو جائے گی۔ انہوں نے بہت تعجب کیا کہ مجھے تو اس کے بغیر چین نہیں ہر وقت اسی کا دھیان ہے اور حاجی صاحب یہ فرماتے ہیں غرض یہ کہ سفر میں ایک ایسے مقام پر ٹھہرے کہ وہاں سماع ہو رہا تھا کہتے تھے اتنی نفرت ہوئی کہ قلب چاہتا تھا اس تمام جھگڑے کو درہم برہم کردوں۔ یہ حضرت کی صحبت کا اثر و کرامت تھی۔ (قصص الاکابر)

معمولی بچہ بڑا انسان بن گیا

پروفیسر البرٹ آئن سٹائن (۱۹۵۵-۱۸۷۹) نے ۲۰ویں صدی کی سائنس میں عظیم انقلاب برپا کیا۔ مگر اس کی زندگی کا آغاز نہایت معمولی تھا۔ تین سال کی عمر تک وہ بولنا شروع نہ کر سکا۔ بظاہر وہ ایک معمولی باپ کا معمولی بچہ تھا۔ نو سال کی عمر تک وہ بالکل عام بچہ دکھائی دیتا تھا۔ اسکول کی تعلیم کے زمانہ میں ایک بار وہ اسکول سے خارج کر دیا گیا۔ کیونکہ اس کے استادوں کا خیال تھا کہ اپنی تعلیمی نااہلی کی وجہ سے وہ دوسرے طالب علموں پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔
مگر اس کے بعد اس نے محنت شروع کی تو وہ اس بلندی تک پہنچا جو موجودہ زمانہ میں بمشکل کسی دوسرے سائنس داں کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد سے اس کی شہرت بڑھتی ہی چلی گئی۔ وہ اکثر آدھی رات تک اپنے کام میں مشغول رہتا تھا۔ ۱۹۳۳ میں اس نے ہٹلر کے جرمنی کو چھوڑ دیا تھا، ہٹلر کی حکومت نے اعلان کیا کہ جو شخص آئن سٹائن کا سر کاٹ کر لائے گا، اس کو ۲۰ ہزار مارک انعام دیا جائے گا۔ اس زمانہ میں یہ رقم بہت زیادہ تھی۔ مگر آئن سٹائن کی عظمت لوگوں کے دلوں پر اتنی قائم ہو چکی تھی کہ کوئی اس انعام کو حاصل کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔

تاریخ میں اس طرح کی بہت مثالیں ہیں جو بتاتی ہیں کہ بڑا انسان بننے کے لئے بڑا بچہ پیدا ہونا ضروری نہیں، معمولی حیثیت سے آغاز کر کے آدمی بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ جدوجہد کی شرطوں کو پورا کرے، بلکہ وہ لوگ زیادہ خوش قسمت ہیں جن کو مشکل مواقع میں زندگی کا ثبوت دینا پڑے۔ کیونکہ مشکل حالات عمل کا محرک ہوتے ہیں، وہ آدمی کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بیدار کرتے ہیں، نیز زندگی کے بہترین سبق ہمیشہ مشکل حالات میں ملتے ہیں۔ اعلیٰ انسان راحتوں میں نہیں بلکہ مشکلوں میں تیار ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ خدا کی اس دنیا میں امکانات کی کوئی حد نہیں، یہاں کسی کو اپنے عمل کے لئے معمولی آغاز ملے تو اس کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، معمولی حالات، زندگی کا سب سے مضبوط زینہ ہیں، تاریخ کی اکثر اعلیٰ ترین کامیابیاں معمولی حالات کے اندر ہی سے برآمد ہوئی ہیں۔ (کتابوں کی درس گاہ میں)

پتلۂ آدم کے ساتھ ابلیس کا سلوک

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور بدن بنایا ابھی اس میں روح نہیں ڈالی گئی تھی۔ تو ملائکہ علیہم السلام اس کی زیارت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے عجیب شکل وصورت بنائی ہے اور بہت ہی عمدہ ہے۔ اور سب کے دل میں ایک عظمت ومحبت اس صورت کی بیٹھ گئی ادھر ابلیس کو بھی حکم ہوا کہ تو بھی اس صورت کو جا کر دیکھ اس کے دل میں عداوت چھپی ہوئی تھی اس نے جا کر دیکھا اور حضرت آدم کے پتلے کے اندر گھسا اور ریزے ریزے میں سرایت کی بعد میں اس نے کہا کہ کوئی عجیب چیز نہیں ہے اور کہا کہ یہ تو اندر سے کھوکھلا ہے خود کو بھی نہیں سنبھال سکتا ہے جب تک کہ باہر سے اس کی مدد نہ ہو اور غذاء ہوا گرمی باہر سے نہ پہنچے اس کے اندر کوئی طاقت نہیں۔ اس ابلیس نے اپنی شیطنت اور عداوت کے مطابق رپورٹ دی۔ سارے ملائکہ نے تو تائید کی اور مدحت کی اور اس کم بخت نے آ کر نکتہ چینی کی مگر یہ کہا کہ میں نے سارے بدن میں گھس کر دیکھا ہے یہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہے البتہ اس کے بیچ میں ایک چھوٹی سی پوٹلی ہے اس میں سب کچھ ہوگا اشارہ تھا قلب کی طرف کہ جو کچھ حقیقت ہے وہ اس قلب میں رکھی گئی ہے اس کی حقیقت اس لعین کے سامنے نہ کھل سکی وہاں جا کر مجبور ہو گیا۔ (سکون قلب)

حضرت ربیعہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گذارتا تھا اور تہجد کے وقت وضو کا پانی اور دوسری ضروریات مثلاً مسواک مصلّٰی وغیرہ رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خدمات سے خوش ہو کر فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ کہا بس یہی چیز مطلوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے (ابوداؤد)

ایک مجذوب کی پیشین گوئی

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب آغاز شباب میں ایک مرتبہ جنگل تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حافظ غلام مرتضٰی صاحب مجذوب بیٹھے ہوئے ہیں اور چاروں طرف سے لوگ ان کو گھیرے کھڑے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے مجمع میں سے جھانکا حافظ صاحب نے دیکھ لیا۔ اشارے سے بلایا اور پاس بٹھالیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ تو کسی کو بھی منہ نہیں لگاتے ان پر اس قدر عنایت کیوں ہوئی۔ پھر حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم پر مسئلہ وحدۃ الوجود خوب منکشف ہوگا۔ حاجی صاحب اس وقت اس قسم کے مسائل سے چونکہ بالکل خالی الذہن تھے اس پیشین گوئی سے کچھ ایسی دلچسپی نہیں ہوئی لیکن ایک مدت کے بعد جب حاجی صاحب مثنوی پڑھتے ہوئے اس شعر پر پہنچے۔

جملہ معشوق ست عاشق پردۂ زندہ معشوق ست عاشق مردہ

تو مسئلہ وحدت الوجود منکشف ہوا اور حافظ صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲۔ (سراج الصراط)

نانی جان سونا نگل گئی

ایک آدمی نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میری ساس بیمار ہوئی تو مجھ سے کہنے لگی ''میرے لئے خبیص (ایک خاص قسم کا حلوہ) خرید لیجئے'' چنانچہ میں نے وہ خرید کر دیدیا، کچھ دیر کے بعد میرا چھوٹا بیٹا میرے پاس آکر کہنے لگا ''نانی جان تو سونا نگل رہی ہیں'' یہ سن کر میں اس کے پاس گیا تو وہ واقعتاً اس حلوہ کے ساتھ سونا چبا کر نگل رہی تھی، میں نے ڈانٹ کر اس کا ہاتھ روکا تو وہ مجھ سے کہنے لگی ''مجھے ڈر ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد میری بیٹی پر کسی اور لڑکی کو بیاہ لاؤ گے'' میں نے کہا ''ایسا کوئی ارادہ نہیں'' اس نے کہا ''تم قسم اٹھاؤ'' چنانچہ میں نے اس کے کہنے پر قسم اٹھائی، اس کے بعد اس نے سونے کا جمع کردہ ذخیرہ میرے حوالہ کیا اور پھر انتقال کر گئی، کچھ عرصہ کے بعد میں نے قبر سے اس کا ڈھانچہ نکالا اور پانی چھڑک کر اسے ہلایا تو اس سے تقریباً اسی (۸۰) دینار نکل آئے جو اس نے مرض الموت میں نگل لئے تھے۔ (صید الخاطر، کتابوں کی درس گاہ میں)

دل اور دماغ کا فرق

دماغ بہت اعلیٰ چیز ہے مگر دماغ تفصیل کرتا ہے اس علم کی جو قلب کے اندر پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ قلب اپنے اس علم اجمالی کو دماغ کے سامنے پیش کرتا ہے وہ دماغ کی نالیوں میں چکر کھاتا ہے پھر نظریہ بن جاتا ہے اور نظریہ سے پروگرام بن جاتا ہے۔ پروگرام سے اس کی اشاعت ہوکر پارٹی بن جاتی ہے۔ قلب اگر دماغ کے اندر علم نہ بھیجتا تو نہ نظریہ بنتا نہ پروگرام بنتا نہ پارٹی وجود میں آتی۔ اسی لئے شریعت اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ دل اصل ہے دماغ اس کے تابع ہے ہاتھ پیر بھی اس کے تابع ہیں پیٹ اور پیٹھ بھی اس کے تابع ہیں۔ اسی بناء پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اصلاح کا مرکز دل کو بنایا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہو جاتے تو پورا انسان ٹھیک ہو جاتا ہے۔ نگاہ بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کان بھی درست ناک بھی درست یہ غلط ہے تو ساری چیزیں غلط ہیں اگر دل میں خرابی ہے اور نیت بری ہے تو نگاہ بھی لامحالہ غلط جگہ پر پڑے گی اور دل میں تقدس تقویٰ اور طہارت ہے تو نگاہ بھی غلط جگہ نہیں جائے گی۔ اگر دل میں صلاح وتقویٰ ہے تو غلط قسم کی آوازیں باجے گاجے کبھی نہ سنے گا بلکہ اس طرف توجہ بھی نہ کرے گا اور اگر دل میں دیانت وتقویٰ نہیں ہے تو اس کے لئے جائز و ناجائز سب برابر ہے باجے گاجے بھی سنے گا۔ حرام آوازیں بھی سنے گا۔ حلال آوازیں بھی سنے گا اگر دل میں دین ہے تو راستہ درست رہے گا اچھی چیزوں کی طرف طبیعت جائے گی بری چیزوں سے ہٹ جائے گی۔ (سکون قلب)

شکر خداوندی

حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے کہ میں عطر لگاتا ہوں تو حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اور ٹھنڈا پانی پیتا ہوں تو اس لئے کہ اس سے اچھی طرح سے ہر رگ وریشہ سے حق تعالیٰ کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ (مقالات حکمت دعوات عبدیت)

حاجی صاحبؒ کی نسبت صحابہ کی سی سادہ اور لطیف ہے ذکر اور اطاعت کے سوا کچھ وہاں نہیں رہتا۔ (قصص الاکابر)

عظیم باپ عظیم بیٹا

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے والد غلام تھے، اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے تھے، ایک مرتبہ مالک باغ میں آیا اور کہا ''میٹھا انار لایئے'' مبارک ایک درخت سے انار کا دانہ توڑ کر لائے، مالک نے چکھا تو کھٹا تھا، اسکی تیوری پر بل آئے، کہا ''میں میٹھا انار مانگ رہا ہوں، تم کھٹا لائے ہو'' مبارک نے جا کر دوسرے درخت سے انار لایا، مالک نے کھا کر دیکھا تو وہ بھی کھٹا تھا، غصہ ہوئے، کہنے لگے ''میں نے تم سے میٹھا انار مانگا ہے اور تم جا کر کھٹا لے آئے ہو'' مبارک گئے اور ایک تیسرے درخت سے انار لے کر آئے، اتفاقاً وہ بھی کھٹا تھا، مالک کو غصہ بھی آیا اور تعجب بھی ہوا، پوچھا ''تمہیں ابھی تک میٹھے کھٹے کی تمیز اور پہچان نہیں'' .... مبارک نے جواب میں فرمایا ''میٹھے کھٹے کی پہچان کھا کر ہی ہو سکتی ہے اور میں نے اس باغ کے کسی درخت سے کبھی کوئی انار نہیں کھایا'' .... مالک نے پوچھا ''کیوں'' .... اس لئے کہ آپ نے باغ سے کھانے کی اجازت نہیں دی ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر میرے لئے کسی انار کا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے'' .... یہ بات مالک کے دل میں گھر کر گئی اور تھی بھی یہ گھر کرنے والی بات! تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعتاً مبارک نے کبھی کسی درخت سے کوئی انار نہیں کھایا، مالک اپنے غلام مبارک کی اس عظیم دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرایا، اسی بیٹی سے حضرت عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے، حضرت عبداللہ بن مبارک کو اللہ جل شانہٗ نے علمائے اسلام میں جو مقام عطا فرمایا ہے، وہ محتاج تعارف نہیں۔ (وفیات الاعیان، ج:۳، ص:۳۲، کتابوں کی درس گاہ میں)

اطباء اور ڈاکٹروں کا باہم اختلاف رائے

اس میں اطباء اور موجودہ زمانے کے ڈاکٹروں کا اختلاف ہوا ہے کہ آیا اصل انسان میں دماغ ہے یا قلب ہے وہ کہتے ہیں کہ اصل انسان میں دماغ ہے کیونکہ اسی سے تمام چیزیں چلتی ہیں۔ اسی میں شعور ہے اسی میں ادراک ہے اسی میں علم ہے اسی میں احساس ہے اور قلب آلہ کار ہے اصل نہیں ہے یہ بعض اطباء کا خیال ہے اور اس زمانے کے ڈاکٹروں کا بھی یہی خیال ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ یہ بالکل غلط ہے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ بالکل صحیح ہے۔ بہت سی اس میں صحت بھی ہے اور بہت سی اس میں غلطیاں بھی ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ ا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احکام نبوی کی پابندی میں شدت سے اہتمام تھا اور کسی موقع پر بھی اس کو نظر انداز نہ ہونے دیتے تھے ایک مرتبہ ان کے اور ان کے بھائی عمرو کے درمیان کسی معاملہ میں تنازع ہوگیا۔ سعید بن عاصؓ حاکم مدینہ تھے۔ ابن زبیرؓ ان کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو دیکھا ان کے بھائی سعید بن عاص تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سعید نے ان کے مرتبہ کے خیال سے انہیں بھی تخت پر بٹھانا چاہا لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور کہا کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ کیا ہے اور نہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے۔ مدعی اور مدعا علیہ کو حکم کے سامنے بیٹھنا چاہئے۔ (بحوالہ مسند احمد بن حنبلؒ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سینگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں۔ وہ گئے اور آ کر عرض کیا کہ دبا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہاں۔ عرض کیا میں نے پی لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ مگر تیرے لئے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے (خمیس)

فائدہ: حضور کے فضلات، پاخانہ، پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی اشکال نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اشکال کا مطلب کہ ہلاکت ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ سلطنت اور امارت کی طرف اشارہ ہے کہ امارت ہوگی اور لوگ اس میں مزاحم ہوں گے۔

لطیف المزاج کا اکرام

(۱) فرمایا کہ مولانا احمد علی صاحب کی خدمت میں دو طالب علم گنگوہ کے حاضر ہوئے۔ مولانا کے یہاں سے اچھا کھانا دونوں صاحبوں کے واسطے آیا ایک صاحب تو مزے کا دیکھ کر بہت سا کھا گئے اور دوسرے صاحب نے تھوڑا کھایا۔ انجام یہ ہوا کہ جب تک دونوں صاحب رہے مولانا رحمہ اللہ کی بیوی ان دوسرے صاحب کے لئے تو ہر روز اچھا ہی کھانا بھیجتی رہیں کہ یہ لطیف المزاج ہیں اور تھوڑا سا کھاتے ہیں اور پہلے صاحب کے لئے نوکروں، چاکروں کا سا کھانا آتا رہا۔ سمجھ لیا کہ یہ پیٹ بھرو ہے (حسن العزیز جلد دوم ص ۷۰ ملفوظ نمبر ۳۳۷)

ایک کھجور یا ایک گھونٹ سے افطار کرانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور جہنم سے اسکی گردن کی آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اسکو روزہ دار کے روزے کا اجر ملے گا۔ جب کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کے پاس اتنا نہیں ہوتا جس سے وہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے''۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور سے' یا پانی سے' یا دودھ کے گھونٹ سے افطار کرائے۔'' (صحیح ابن خزیمہ)

تین لڑکے

ایک باغ میں تین لڑکے گھس کر پھل توڑ کر کھانے لگے۔ باغبان کو پتہ چلا تو وہ آیا۔ اس نے ان تینوں کو غور سے دیکھا تو ایک حاکم شہر کا لڑکا تھا ایک قاضی شہر کا لڑکا اور تیسرا ایک کاریگر مستری کا لڑکا تھا۔ باغبان نے سوچا کہ میں اکیلا ہوں اور یہ تین ہیں ان سے مقابلہ کسی حکمت سے کرنا چاہیے۔ چنانچہ پہلے تو مستری کے لڑکے سے کہا مرحبا! میرے نصیب جاگ اٹھے جو آپ میرے باغ میں تشریف لائے۔ جائیے اس کمرے سے کرسی لے آئیے اور آرام سے بیٹھ کر پھل کھائیے۔ مستری کا لڑکا کرسی لینے گیا تو باغبان نے ان دونوں سے کہا، جناب! آپ دونوں کا تو حق ہے کہ میرے باغ کا پھل کھائیں ایک حاکم دوسرا قاضی۔ مگر یہ دنیا دار مستری، یہ کون ہوتا ہے جو آپ سے برابری کرے۔ آپ شوق سے مہینہ بھر یہیں رہیے مگر اس کی تو میں مرمت کر کے رہوں گا۔ اس طرح ان دونوں کی تعریف کر کے مستری کے لڑکے کے پیچھے گیا اور کمرے میں جا کر اسے خوب مارا اور بے ہوش کر دیا۔ پھر باغ میں آیا اور قاضی کے بیٹے سے کہنے لگا، بیوقوف یہ تو بھلا حاکم شہر کا دل بند ہے ہمارا سب کچھ انہی کا ہے مگر تو کون!؟ جو ان سے برابری کا دم بھرے پھر اسے مارا اور گرا لیا۔ اب حاکم کے صاحبزادے اکیلے رہ گئے، پھر وہ ان کی طرف ہوا اور بولا کیوں جناب! جب آپ ہی یوں ڈاکے مارنے لگے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ یہ کہہ کر اسے بھی خوب مارا اور اس طرح ایک ایک کر کے سب سے اپنا انتقام لیا۔ (مثالی بچپن)

اسلام کا ہمہ گیر نظام

اسلام چونکہ زندگی کا ایک ہمہ گیر نظام ہے' اس لئے اس نے انسان کی ان دو حیثیتوں کو نظر انداز نہیں کیا' اس نے جہاں ہمارے ظاہری جسم کے متعلق ہمیں کچھ ہدایات دی ہیں' وہاں ہمارے دل کی پوشیدہ دنیا سے متعلق بھی ہمیں کچھ احکام بتلائے ہیں۔ جس طرح ہماری ظاہری زندگی میں وہ ہمیں نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ جیسے بہترین اعمال کو اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے' اور کچھ برے کاموں سے روکتا ہے' اسی طرح ہماری باطنی زندگی میں اپنے آپ کو کچھ بہترین صفات سے آراستہ کرنے کا حکم دیتا ہے' اور کچھ رذیل صفات سے پاک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام کے جو احکام ہماری ظاہری زندگی سے متعلق ہیں وہ علم فقہ کا موضوع ہیں اور جو احکام ہمارے باطن کی پوشیدہ دنیا سے تعلق رکھتے ہیں وہ علم تصوف میں بیان کئے جاتے ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت مالک بن سنانؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور یا سر مبارک میں خود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ دوڑے ہوئے آگے بڑھے اور دوسری جانب سے حضرت ابوعبیدہؓ دوڑے اور آگے بڑھ کر خود کے حلقے دانت سے کھینچنے شروع کئے۔ ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابوعبیدہ کا ٹوٹ گیا۔ اس کی پرواہ نہ کی۔ دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ ان حلقوں کے نکلنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابوسعیدؓ خدری کے والد ماجد مالکؓ بن سنان نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی (قرۃ العیون)

رحمت خداوندی پر نظر

مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری فرماتے تھے کہ اگر آخرت میں بھی وہی خدا ہے جو یہاں ہے تو پھر کوئی فکر کی بات نہیں ہے کیونکہ یہاں تو ہمارے حال پر بڑی عنایت فرماتے ہیں امید ہے کہ وہاں پر بھی یہی برتاؤ ہوگا۔ کیونکہ یہی خدا تو وہاں بھی ہے (وعظ الرحمۃ علی الامۃ ص ۳۶)

عظیم مالِ غنیمت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ صحابہؓ کو جہاد کی ایک مہم پر روانہ فرمایا وہ بہت جلد لوٹ آئے اور بہت سا مال غنیمت لے کر آئے ایک صاحب نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو اتنی جلدی لوٹ کر آیا ہو۔ اور اسے اتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہو۔ جتنا اس لشکر کو ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں اس شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو ان سے بھی جلدی واپس آجائے اور ان سے بھی زیادہ مال غنیمت لے کر آئے۔ پھر فرمایا کہ "جو شخص اچھی طرح وضو کرکے مسجد جائے اور نماز فجر ادا کرے پھر اس کے بعد (یعنی طلوع آفتاب کے بعد) نماز اشراق ادا کرے۔ وہ جلدی واپس آیا اور عظیم مال غنیمت لے کر آیا۔" (ترغیب ص ۴۲۷ ج ا بحوالہ ابویعلیٰ باسناد صحیح)

مُردہ لڑکا

حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حجرہ شریف میں وظیفہ کر رہے تھے کہ ایک عورت روتی ہوئی آئی اور عرض کیا کہ یا حضرت! میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ مر گیا۔ اب میں کیا کروں؟ آپؒ نے فرمایا کہ صبر کر۔ لیکن اس ضعیفہ کی گریہ وزاری دیکھ کر آپؒ کے خادم کو بے حد ترس آیا اور اس نے خواجہ صاحبؒ سے عرض کیا کہ حضرتؒ ایک بیماری سکتہ کی ہوتی ہے۔ اگر حضرتؒ از راہ کرم چل کر اس بچے کو ملاحظہ فرمالیں تو شاید کچھ تسلی ہو جائے۔ یہ سن کر حضرتؒ اس ضعیفہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ضعیفہ کا لڑکا مردہ حالت میں بستر کے اوپر پڑا ہوا تھا۔ آپؒ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو مردہ معلوم ہوتا ہے۔ اس پر خادم نے پھر عرض کیا کہ یا حضرت! سکتہ کی کیفیت بھی بالکل موت کی طرح ہوتی ہے۔ حضرتؒ اس کی نبض ملاحظہ فرمائیں۔ جب آپؒ نے لڑکے کی نبض پر ہاتھ رکھا تو وہ ساکن تھی۔ آپؒ نے فرمایا کہ نبض میں تو حرکت ہی نہیں ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ حضرتؒ ذرا غور سے نبض کو ملاحظہ فرمایئے۔ جیسے ہی آپؒ نے توجہ قلبی نبض کی جانب مرکوز کی۔ نبض حرکت میں آگئی۔ آپؒ نے فرمایا، ہاں نبض چلتی تو ہے۔ خادم نے عرض کیا پھر غور سے دیکھیے۔ دوسری بار پھر توجہ مرکوز ہوئی تو نبض بالکل قدرتی عمل کے ساتھ چلنے لگی اور لڑکا بالکل تندرست ہو کر اٹھ بیٹھا۔ ضعیفہ نے لڑکے کو حضرتؒ کے حوالے کیا تاکہ خدمت گزاری کر کے دین ودنیا میں سرخرو ہو۔ (مثالی بچپن)

دل کی اصلاح کا تیر بہدف نسخہ

حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک تو دین کی کتابیں دیکھنا یا سننا' دوسرا مسائل دریافت کرتے رہنا' تیسرا اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمدورفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات وملفوظات ہی کا مطالعہ کرنا یا انہیں سن لیا کرنا' ساتھ ہی اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا جائے تو یہ اصلاح قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ (یعنی محاسبہ نفس) کے لئے نکال لینا چاہئے جس میں اپنے نفس سے اس طرح کی باتیں کرنی چاہئیں۔

''اے نفس ایک دن دنیا سے جانا ہے موت بھی آنے والی ہے اس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی' بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے اور خدا تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اگر گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے اس لئے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لئے کچھ سامان کر یہ عمر بڑی قیمتی دولت ہے اس کو فضول مت برباد کر مرنے کے بعد تو اس کی تمنا کرے گا کہ کاش میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہیں ہوگی پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے'' (سکون قلب)

حضرت گنگوہی کی ظرافت

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی بڑے ظریف تھے۔ ایسی بات چپکے سے فرما دیتے تھے کہ سننے والوں کے پیٹ میں ہنستے ہنستے بل پڑ جاتے تھے۔ لیکن خود بالکل نہیں ہنستے تھے اور لوگ تو ہنس رہے ہیں اور آپ تسبیح لئے اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ اللہ اکبر بڑا وقار تھا۔ اور بہت کم گو تھے۔ گو عام طور سے جو لوگ کم گو ہوتے ہیں ان کا کلام بہت مختصر اور مبہم ہوتا ہے لیکن مولانا باوجود اس قدر کم گو ہونے کے جس وقت گفتگو فرماتے تھے تو نہایت صاف اور بلند آواز سے اور نہایت کافی' شافی تقریر ہوتی تھی۔ حضرت مولانا کو حق تعالیٰ نے ہر پہلو سے کامل فرمایا تھا۔ میں نے کوئی شخص ایسی عادات وصفات کا نہیں دیکھا۔ (قصص الاکابر)

باادب شہزادہ

ابومحمد الیزیدی نے بیان کیا کہ میں مامون الرشید کا اتالیق تھا جب کہ وہ سعید الجوہری کی گود میں (یعنی زیرتربیت) تھا میں ایک دن آیا جب کہ وہ محل کے اندر تھا میں نے اس کے پاس اس کے ایک خادم کو بھیجا کہ میرے موجود ہونے کی اس کو اطلاع کردے مگر اس نے آنے میں دیر کی پھر میں نے دوسرا بھیجا تو اس نے پھر دیر کی تو میں نے سعید سے کہا کہ یہ لڑکا اکثر اوقات کھیل میں لگا رہتا ہے اور آنے میں دیر کرتا ہے اس نے کہا ہاں اور اس کے ساتھ ایک حرکت یہ بھی کہ جب وہ آپ سے جدا ہوتا ہے تو اپنے خدمت گاروں کے سر ہو جاتا ہے اور وہ اس سے سخت تکلیف اٹھاتے ہیں تو آپ اس کو ادب سکھائیں۔ میں انتظار میں بیٹھا رہا، جب وہ باہر نکلا تو میں نے حکم دیا کہ اس کو اٹھالائیں۔ تو میں نے اس کے سات درّے مارے کہ وہ رونے کے لئے اپنی آنکھوں کو ملنے لگا۔ اتنے میں اطلاع پہنچی کہ جعفر بن یحییٰ (برمکی وزیر) آ گئے۔ تو مامون نے فوراً رومال لے کر اپنی دونوں آنکھیں پونچھیں اور اپنے کپڑوں کو ٹھیک کر کے فرش کی طرف بڑھا اور اس پر چوکڑی لگا کر بیٹھ گیا۔ پھر خدام سے کہا اس کو آنا جانا چاہیے۔ اور میں مجلس سے اُٹھ کر باہر آ گیا۔ مجھے یہ ڈر ہو گیا کہ یہ جعفر سے میری شکایت کرے گا تو وہ میرے ساتھ تکلیف دہ معاملہ کرے گا۔ (وزیر جعفر اندر آ کر مامون سے ملا) تو اسکی طرف منہ کر کے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو بھی ہنسایا اور خود بھی ہنستا رہا۔ پھر جب (وزیر کے ساتھ) سیر کے لئے جانے کا ارادہ کیا تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور اپنے غلاموں کو تو وہ سب اس کے سامنے دوڑ بھاگ کرنے لگے پھر میرے بارے میں سوال کیا تو میں آیا تو مجھ سے کہا میرا بقیہ سامان (تعلیم کا) آپ لے لیجئے میں نے کہا اے امیر اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے مجھے یہ اندیشہ ہو گیا تھا کہ تم میری شکایت جعفر بن یحییٰ سے کرو گے اور اگر تم نے ایسا کیا تو اسکا طرز عمل مجھ سے سخت ہوگا تو جواب ملا کہ اے ابومحمد کیا تم نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے ہارون الرشید کو بھی کبھی ایسے امور سے باخبر کیا ہو تو جعفر بن یحییٰ سے کیسے قرین قیاس ہو سکتا ہے کہ میں اس کو اطلاع دیتا اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ادب کا حاجتمند ہوں۔ ایسی صورت میں اللہ تمہاری خطائیں معاف فرمائے تمہارا گمان کس قدر بعید از قیاس اور تمہارا دل غلط وہم میں مبتلا ہے۔ آپ اپنا کام کیجئے جو خطرہ آپ کے دل میں پیدا ہوا ایسا آپ کبھی نہ دیکھیں گے خواہ آپ اس عمل کا اعادہ روزانہ سو مرتبہ کریں۔ (کتاب الاذکیاء)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل

بہر حال، یہ موضوع تو بڑا طویل ہے لیکن پانچ مثالیں میں نے آپ حضرات کے سامنے پیش کی ہیں

۱- جان کا تحفظ ۲- مال کا تحفظ

۳- آبرو کا تحفظ ۴- عقیدے کا تحفظ

۵- کسب معاش کا تحفظ۔ یہ انسان کی پانچ بنیادی ضروریات ہیں۔

یہ پانچ مثالیں میں نے پیش کیں لیکن ان پانچ مثالوں میں جو بنیادی بات غور کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ کہنے والے تو اس کے بہت ہیں لیکن اس کے اوپر عمل کر کے دکھانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا واقعہ ہے کہ بیت المقدس میں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کیا جاتا تھا اس لئے کہ ان کے جان و مال و آبرو کا تحفظ کیا جائے ایک موقع پر بیت المقدس سے فوج بلا کر کسی اور محاذ پر بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔ زبردست ضرورت داعی تھی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھائی بیت المقدس میں جو کافر رہتے ہیں ہم نے ان کے تحفظ کی ذمہ داری لی ہے۔ اگر فوج کو یہاں سے ہٹالیں گے تو ان کا تحفظ کون کرے گا؟ ہم نے ان سے اس کام کے لئے جزیہ لیا ہے لیکن ضرورت بھی شدید ہے۔ چنانچہ انہوں نے سارے غیر مسلموں کو بلا کر کہا کہ بھائی ہم نے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری لی تھی۔ اس کی خاطر تم سے یہ ٹیکس بھی وصول کیا تھا اب ہمیں فوج کی ضرورت پیش آ گئی ہے جس کی وجہ سے ہم تمہارا تحفظ کما حقہ نہیں کر سکتے اور فوج کو یہاں نہیں رکھ سکتے لہذا فوج کو ہم دوسری جگہ ضرورت کی خاطر بھیج رہے ہیں تو جو ٹیکس تم سے لیا گیا تھا وہ سارا تم کو واپس کیا جاتا ہے۔ (حقوق العباد اور معاملات)

عجیب حالت

فرمایا کہ حضرت حافظ محمد صاحبؒ نہایت آزاد منش تھے۔ آپ کے یہاں کبوتر بھی پلے ہوئے تھے مگر اڑاتے نہ تھے۔ (ص ۱۴۱ نمبر ۳۶ حسن العزیز جلد دوم)

امانت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، دونوں کے درمیان اس قدر مشابہت تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے، فرمایا ''میں نے باپ بیٹے میں اس طرح کی مشابہت نہیں دیکھی'' آنے والے شخص نے کہا ''امیر المؤمنین! میرے اس بیٹے کی پیدائش کا بڑا عجیب قصہ ہے، اس کی پیدائش سے پہلے جب میری بیوی امید سے تھی تو مجھے ایک جہادی معرکہ میں جانا پڑا، بیوی بولی ''آپ مجھے اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟'' میں نے کہا أستودع اللّٰه مافی بطنك (آپ کے پیٹ میں جو کچھ ہے، میں اسے اللہ کے پاس امانت رکھ کر جا رہا ہوں) یہ کہہ کر میں جہادی مہم میں نکل پڑا، ایک عرصہ کے بعد واپس ہوا تو یہ دردناک خبر ملی کہ میری بیوی انتقال کر چکی ہے اور جنت البقیع میں دفن کی گئی ہے، میں اس کی قبر پر گیا، دعا کی اور آنسوؤں سے دل کا غم ہلکا کیا، رات کو مجھے اس کی قبر سے آگ کی روشنی بلند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی، میں نے رشتہ داروں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا ''رات کو اس قبر سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے ہیں''...... میری بیوی ایک پاکباز اور بڑی نیک خاتون تھی، میں اسی وقت اس کی قبر پر گیا تو وہاں یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ قبر کھلی ہوئی ہے، میری بیوی اس میں بیٹھی ہے، بچہ اس کے پاس کسمسا رہا ہے اور یہ آواز سنائی دے رہی ہے ''اے اپنی امانت کو اللہ کے سپرد کرنے والے!...... اپنی امانت لے لے، اگر تم اس بچے کی ماں کو بھی اللہ کے سپرد کر کے جاتے تو واللہ! آج اسے بھی پاتے''...... میں نے قبر سے بچہ اٹھایا اور قبر اپنی اصلی حالت پر آ گئی، امیر المؤمنین! یہ وہی بچہ ہے''۔ (کتاب الدعاء للطبرانی)

شیریں بات کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے شیریں کلامی کے ساتھ بات کرنا صدقہ ہے۔ کسی کام میں اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی کو پانی کا ایک گھونٹ پلانا بھی صدقہ ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

معافی نامہ

حسن قزوینی نے بیان کیا کہ ابو بکر نحوی سے میں نے سنا کہ معافی کے طور پر سب سے زیادہ لطیف رقعہ جو لکھا گیا ہے وہ معافی کا وہ رقعہ ہے جو (خلیفہ) راضی باللہ نے اپنے بھائی ابواسحٰق متقی کے نام لکھا تھا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ دونوں بھائیوں کے درمیان استاد کی موجودگی میں کچھ کہا سنی ہو گئی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بھائی (متقی) کی طرف سے ہی راضی پر زیادتی ہوتی تھی تو راضی نے اسے رقعہ لکھا: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں آپ کا غلام ہوں اپنے فرض کی بنا پر اور آپ کو اعتراف ہونا چاہیئے کہ میں آپ کا بھائی ہوں فضل کی بنا پر جو مجھ پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے اور غلام خطا کرتا ہے تو آقا معاف کر دیتے ہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

یاذا الذی یغضب من غیر شیء　　　اعتب فعتابک حبیب الیَّ

(ترجمہ): اے وہ شخص جو بغیر سبب ناراض ہو جاتا ہے جتنا عتاب دل چاہے کر کیونکہ تیرا عتاب بھی مجھے پیارا ہے۔

انت علیٰ انّک لِیْ ظَالمٌ　　　اعزَّ کُلّ خلق اللّٰہ عَلَیّ

(ترجمہ): تو باوجود اس کے کہ مجھ پر ظلم کرتا ہے خدا کی تمام مخلوق سے مجھے زیادہ عزیز ہے۔

تو ابواسحٰق اس کے پاس آ کر اس پر الٹا ہو گیا، راضی باللہ بھی کھڑا ہو گیا اور دونوں گلے مل گئے اور مصالحت ہو گئی واللہ اعلم۔ (کتاب الاذکیاء)

صاحبِ علم بچہ

اصمعی نے بیان کیا جس زمانہ میں کہ میں میدانی قبائل عرب کی سیاحت میں تھا میرا گزر ایک لڑکے پر ہوا یا لڑکی پر (اصمعی سے روایت کرنے والے نے اپنے شک کا اظہار کیا) جس کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی زیادہ بھرا ہوا (ہونے کی وجہ سے اسکا دہانہ اس کے قابو سے باہر ہو گیا) تھا اور وہ (اپنے باپ کو) پکار رہا تھا۔

یا ابت ادرک فاھا، غلبنی فوھا ٗلا طاقة لی بفیھا.

ترجمہ: اے ابا اس کا منہ پکڑ لو، مجھ پر اس کا منہ غالب آ گیا۔ مجھ میں اس کا منہ سنبھالنے کی طاقت نہیں۔

اصمعی نے کہا خدا کی قسم ان تین جملوں میں اس نے تمام عربیت کو جمع کر دیا۔ (کتاب الاذکیاء)

حکایت حضرت فریدالدین عطار رحمہ اللہ

حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پہلے عطاری کی دکان کیا کرتے تھے ایک دن اپنی دکان پر بیٹھے نسخے باندھ رہے تھے۔ ایک درویش کمبل پوش دکان کے آگے کھڑے ہو کر انہیں تکنے لگے دیر تک اسی حالت میں دیکھ کر حضرت عطار نے فرمایا کہ بھائی جو کچھ لینا ہو لو۔ کھڑے کیا دیکھ رہے ہو درویش نے کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری دکان میں خمیرے شربت معجونیں بہت سی چمکتی ہوئی چیزیں بھری پڑی ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ مرتے وقت تمہاری روح کیسے نکلے گی جو اتنی چمکتی ہوئی چیزوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس وقت حضرت عطار کو باطن کا تو چسکا تھا ہی نہیں بے دھڑک کہہ بیٹھے کہ جیسے تمہاری نکلے گی ویسے ہی ہماری بھی نکل جائے گی درویش نے کہا کہ میاں ہمارا کیا ہے اور کمبل اوڑھ کر وہیں دکان کے سامنے لیٹ گیا۔ اول تو حضرت عطار یہ سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے لیکن جب بہت دیر ہوگئی تو شبہ ہوا پاس جا کر کمبل اٹھایا تو وہ درویش واقعی مردہ تھا۔ بس ایک چوٹ دل پر لگی اور وہیں چیخ ماری اور بے ہوش کر گر پڑے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ دل دنیا سے بالکل سرد ہو چکا تھا۔ اس وقت دکان لٹا کر کسی پیر کی تلاش میں نکلے۔ پھر وہ طریق کے اندر کتنے بڑے عارف ہوئے ہیں۔ (سکون قلب)

ادراک واحساس

حضرت مولانا گنگوہیؒ مسجد میں دیا سلائی نہ رگڑنے دیتے تھے کسی ناواقف نے مغرب کے وقت دیا سلائی مسجد میں رگڑ کر چراغ جلا دیا۔ ثلث شب گزر جانے کے بعد وہاں عشاء کی نماز ہوتی تھی۔ اتنا وقت گزر جانے کے بعد ہوا میں جو کچھ اثر باقی تھا اس کو فوراً محسوس فرما کر ناراض ہوئے کس نے دیا سلائی رگڑی ہے۔ اسی طرح حافظہ بھی قوی تھا۔ فراست بھی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ اجی غضب کرتے تھے نابینائی کے بعد کا ذکر ہے کہ ایک بچہ دبے پاؤں آ کر چپکے سے بیٹھ گیا فرمانے لگے بچے کا سانس اس جلسے میں معلوم ہوتا ہے ایک بار شیخ فضل حق کے لڑکے چپکے سے آ بیٹھے فرمایا فضل حق کی بو آتی ہے۔ (قصص الاکابر)

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

معرکہ اُحد میں جب کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اپنا نرغہ کئے ہوئے تھے تو وہ بڑا نازک وقت تھا۔ مگر شیدائیانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانوں کو بلا تکلف جنگ کی اس خطرناک آگ میں جھونک کر اس نازک وقت کو ٹال دیا۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ تیروں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہوئے اور تیروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا راستہ نہیں دیا۔ وہ خود بھی بڑے مقتدر تیرانداز تھے انہوں نے اتنے تیر برسائے کہ کئی کمانیں ٹوٹ گئیں۔ جوش میں یہ شعر پڑھتے تھے۔

نفسی لنفسک الفداء　　ووجهی لوجهک الوقاء

"یعنی میری جان آپ پر قربان اور میرا چہرہ آپ کے چہرے کی ڈھال بنے۔"

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کے سامنے اپنی ڈھال کردی اور کفار کی جانب اپنا سینہ۔ اس طرح سے دو طرف سے آر کرلی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی جمعیت کو دیکھنے کے لئے ڈھال کے پیچھے ذرا گردن اٹھانی چاہی تو حضرت ابوطلحہؓ نے جن الفاظ میں آپ کو روکا اس سے زیادہ جوش اور محبت کی تفسیر کوئی دوسری نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے عرض کیا: **بابی انت وامی لا تشرف یصبک سهم من سهام القوم نحری دون نحرک.** "یعنی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان آپ گردن اٹھا کر نہ دیکھئے کہیں آپ کو کوئی تیر نہ لگ جائے۔ میرا گلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے سے پہلے ہے۔" (صحیح بخاری غزوۂ اُحد ص۵۸۱ کتاب المغازی)

وضو کے بعد دعا پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے۔ پھر یہ کلمات کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہوجائے۔ (صحیح مسلم)

بچی کی حاضر جوابی

اہل شام میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ مدینہ میں پہنچا تو ابراہیم بن ہرمہ کے مکان کا ارادہ کیا وہاں جا کر دیکھا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی مٹی سے کھیل رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا تمہارے ابا کیا کر رہے ہیں؟ کہنے لگی کسی اہل کرم کے ہاں گئے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا ہم کو ان کی کچھ خبر نہیں ہے تو میں نے کہا کہ ہمارے لئے اونٹنی ذبح کر لو کیونکہ ہم تمہارے مہمان ہیں۔ بولی واللہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں نے کہا اچھا بکری ذبح کر لو کہنے لگی واللہ ہمارے پاس نہیں ہے میں نے کہا مرغی! کہنے لگی واللہ یہ بھی ہمارے پاس نہیں میں نے کہا تو انڈا بولی واللہ یہ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو تمہارے ابا کا یہ قول غلط ہے:

کم ناقةٍ قد وجأتُ منحرها   بمستهلّ الشؤبوبِ ادجمل

(ترجمہ): بہت سی اونٹنیوں اور اونٹوں کے گلے پر میں نے چھری پھیری ہے متواتر بارش کی ہلال طلوع ہونے کے وقت۔

کہنے لگی کہ ابّا کا یہی تو وہ فعل ہے جس نے ہم کو اس حال تک پہنچا دیا کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ (کتاب الاذکیاء)

شوق وسکون کی دو حالتیں

انسان پر دو حالتیں طاری ہوا کرتی ہیں کبھی شوق کبھی سکون دونوں میں حکمتیں ہیں اپنے لئے کوئی خاص صورت تجویز نہ کرنا چاہیے وصول دونوں سے ہو جاتا ہے جنت میں جزاء ہر کیفیت کے مناسب ہوگی۔ پس صاحب سکون کو عدم التہاب سے پریشان نہ ہونا چاہیے اور نہ اپنے کو محبت سے خالی اور محروم سمجھنا چاہیے بلکہ یوں سمجھئے کہ شراب محبت مجھے بھی حاصل ہے مگر اس میں کافور ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے حرارت کا غلبہ نہیں ہوتا پر اس کا حرج ہی کیا ہے تم بھی اللہ تعالیٰ کے مقربین میں داخل ہو اور اس جماعت میں سے ہو جن کو جنت میں کافور آمیز شراب دی جائے گی پس ہر حال میں راضی رہو اور اپنی تجویز کو دخل نہ دو حق تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں کافور ملا کر پلاتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں زنجبیل ملا کر پلاتے ہیں واصل دونوں ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت انس بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الاکمال میں لکھا ہے کہ یہ خود بھی صحابی تھے، ان کے والد، دادا اور بھائی بھی شرف صحابیت سے بہرہ ور تھے۔ علامہ ابن حجرؒ بحوالہ ابوداؤد، نسائی و بغوی وغیرہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ہمراہ غزوہ حنین کے سفر پر تھے کافی فاصلہ طے کیا، حتیٰ کہ شام ہوگئی، پڑاؤ فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج رات کون ہم پر پہرہ دے گا؟ انس بن ابی مرثد بولے: حضور! میں حاضر ہوں۔ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ رات بھر وہ کہیں گھوڑے پر چڑھ کر پہرہ دیتے رہے۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: انس! رات کو کسی وقت اترے بھی تھے؟ عرض کیا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم! صرف نماز کے لئے یا بشری تقاضا سے۔ فرمایا:

ترجمہ۔ (تم نے اپنے آپکو جنت کا مستحق بنالیا۔ اسکے بعد تم اور کوئی (خاص) عمل نہ بھی کرو، تو تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا) (اصابہ ص ۳۷ ج ۱)

ترمذی شریف میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ۔ (دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی اور ایک وہ آنکھ جو رات کو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتی رہی)۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ (شمع رسالت)

تمنا موت کی دو قسمیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب سے حافظ محمد ضامن صاحب نے کہا کہ میرے اوپر تمنائی موت اس قدر غالب ہے کہ خوف ہے کہ میں خودکشی نہ کرلوں اور یہ حالت سنت کے خلاف ہے۔ اس لئے خوف ہے کہ مذموم نہ ہو' فرمایا: میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ نے مقام ولایت عطا فرمایا اور جو تمنائے موت مذموم ہے وہ وہ ہے جو کسی تکلیف اور مصیبت سے گھبرا کر ہو۔ (فرمایا حضرت والا نے ان حضرات کی نظر دیکھئے حدیث میں لفظ ضد اصابہ موجود ہے) اور جو تمنائے موت شوقاً للقا اللہ ہو وہ امارت ولایت ہے۔ لقولہ تعالیٰ ان زعمتم انکم اولیاء اللہ من دون الناس فتمنوا الموت (حسن العزیز)

بادشاہ کی رحم دلی

سلطان شہاب الدین غوری مرحوم کے بہت سے غلام تھے جن میں سے ایک کا نام ''تاج الدین یلدوز'' تھا جو سلطان شہاب الدین کی وفات کے بعد اُن کا جانشین بنا۔

تاج الدین کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کو انہوں نے تعلیم کے لئے ایک استاذ کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں اس کے متعلق ایک عجیب واقعہ ذکر کیا ہے آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ابوالقاسم لکھتے ہیں: ''مورخین بیان کرتے ہیں کہ تاج الدین نے اپنے اس عزیز از جان بیٹے کو تعلیم کے لئے ایک استاذ کے سپرد کیا۔ ایک روز یہ استاذ اپنے اس شاگرد شہزادے سے ناراض ہوا اور غصہ میں کوڑا اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا، چونکہ شہزادے کا آخری وقت آچکا تھا، اس لیے اس کی روح اسی وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ یلدوز کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو فوراً مکتب میں گیا۔ اُس نے دیکھا کہ شہزادہ کے استاذ کی حالت بہت بری ہو رہی ہے اور وہ اپنی حرکت پر سخت نادم ہے، یہ عالم دیکھ کر یلدوز نے استاذ سے کہا!'' اس سے پہلے شہزادے کی موت کی خبر اس کی ماں تک پہنچے تم اس شہر سے فوراً نکل جاؤ اور کسی دوسرے مقام پر بود و باش اختیار کرو، ورنہ تمہیں بھی اس جرم کی پاداش میں جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے'' استاذ نے یلدوز کی رحم دلی پر اُس کا شکریہ ادا کیا اور اس کی ہدایت پر عمل کر کے کسی گوشہ میں چھپ کر اپنی جان بچائی۔'' (جواہر پارے)

اللہ والوں کی راحت کا راز

فرمایا: کہ ساری پریشانیوں کا مدار یہی تجویز ہے کہ انسان اپنے لئے یا اپنے متعلقین کے لئے ایک خیالی پلاؤ پکا لیتا ہے کہ یہ لڑکا زندہ رہے اور تعلیم یافتہ ہو اور اس کی اتنی تنخواہ ہو۔ پھر وہ ہماری خدمت کرے اور اسی طرح یہ مال ہمارے پاس رہے۔ اس میں یوں ترقی ہو اور اتنا نفع ہو اس طرح شیخ چلی کی طرح ہر چیز کے متعلق کچھ نہ کچھ منصوبے قائم کر لئے جاتے ہیں۔ اگر پہلے سے کوئی تجویز نہ ہو تو پریشانی کبھی پاس نہ پھٹکے۔ اس لئے اہل اللہ سب سے زیادہ آرام وراحت و مسرت میں ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت حنظلہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام سے قبل یثرب میں بھی چند لوگ عفت و پاکبازی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ کچھ کو اپنے قبائل ...... اوس، خزرج اور یہود...... پر سیادت حاصل تھی۔ لیکن مدینہ میں آفتابِ رسالتؐ کی ضوفشانی کے بعد ایسے تمام چراغ اپنی روشنی کھو چکے تھے۔ عبداللہ بن ابی اور ابی عامر، عمرو بن صیفی ''فاسق'' بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے۔ اپنی سرداری چھن جانے کے بعد ان کو سخت دھکا پہنچا وہ آتش حسد میں جلنے لگے۔

ابو عامر مدینہ کا بہت مقبول اور ہر دل عزیز شخص تھا۔ اسلام سے پہلے یہ اپنی پارسائی اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور تھا۔ مدینہ کے لوگ اس سے بہت عزت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ یہ مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں رہنے لگا اور مشرکین قریش کے ساتھ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشوں میں شریک رہنے لگا۔

جنگ اُحد کے موقع پر یہ بھی ڈیڑھ سو آدمی لے کر مشرکین کے ساتھ آیا تھا۔ اس کو یقین تھا کہ جب انصار اس کو دیکھیں گے تو ایک آواز پر اس کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس لئے میدان میں آ کر اس نے پکارا ''لوگو! مجھے پہچانتے ہو؟ میں ابو عامر ہوں۔''

انصار نے کہا ''ہاں اللہ کے دشمن، ہم تجھے پہچانتے ہیں۔ بدبخت اللہ تیری آرزو پوری نہ کریگا۔''

اس کے بیٹے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسلمانوں کی طرف سے شریک جنگ تھے تلوار سونت کر اس کے قتل کرنے کو آگے بڑھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ پر تلوار اٹھانے کو منع فرمایا۔ (سیرت النبی جلد اول)

تھکاوٹ کی قسمیں

ٹٹو کی سواری کا ذکر تھا کہ کچھ کم تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ فرماتے تھے کہ پیدل بھی آدمی تھکتا ہے اور کرائے کے ٹٹو پر بھی تھکتا ہے۔ لیکن ٹٹو کا تھکنا عزت کا تھکنا ہے اور پیدل کا تھکنا ذلت کا تھکنا ہے۔ پھر فرمایا کہ پیدل میں آدمی بہت تھکتا ہے بہ نسبت ٹٹو کے کیونکہ پیدل میں تو اس کا سارا بوجھ اسی کی ٹانگوں پر رہتا ہے اور پھر چلنا بھی پڑتا ہے اور ٹٹو کی سواری میں سارا بوجھ ٹٹو ہی پر ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ٹٹو کے سوار کے مشابہ مرید ہوتا ہے کہ بوجھ تو سارا پیر ہی پر ہے مگر کچھ مشقت مرید کو بھی پڑتی ہے۔ (ص ۱۹۰ ام نمبر ۳۲۵)

پیاسے کو پانی پلانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا واقعہ سنایا کہ اسے سفر کے دوران شدید پیاس لگی۔ تلاش کرنے پر اسے ایک کنواں نظر آیا جس پر ڈول نہیں تھا وہ کنویں کے اندر اترا اور پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی۔ جب وہ پانی پی کر چلا تو اسے ایک کتا نظر آیا جو پیاس کی شدت سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اسے کتے پر ترس آیا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوئی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے پاؤں سے چمڑے کا موزہ اتارا اور کنویں میں اتر کر اس موزے میں پانی بھرا اور موزے کو منہ میں لٹکا کر کنویں سے باہر آ گیا۔ اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس کی مغفرت فرما دی۔ (بخاری و مسلم)

خدا سے ڈرنے والا بیٹا

حضرت فضیل بن عیاض نے نماز میں قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی:

رَبَّنَا غَلَبَتْ شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ. [المومنون: ۱۰۶]

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری بدبختی نے ہمیں گھیر لیا۔ اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

تو ان کے بیٹے علی بیہوش ہو کر گر گئے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ علی میرے پیچھے ہے اور وہ گر گیا تو قرأت کی۔ لوگ اس کی ماں کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے بیٹے کو سنبھال لے۔ اس نے آ کر اس پر پانی ڈالا اور وہ ہوش میں آ گیا۔ اس کی ماں نے فضیل سے کہا تو اس بچے کو ہلاک کر دے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر انہوں نے گمان کیا کہ علی میرے پیچھے نہیں ہے۔ تو انہوں نے پھر قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ. [زمر: ۴۷]

ترجمہ: اور خدا کی طرف سے انہیں معاملہ پیش آئے گا جن کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

تو علی گر کر انتقال کر گئے۔ ان کے والد نے قرأت مختصر کی اور والدہ کو اطلاع کی گئی کہ اپنے بیٹے کو سنبھال لے۔ اس نے آ کر پانی ڈالا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔ (کتاب التوابین)

شرارت کی تاویل

اصولی نے کہا کہ جاحظ سے منقول ہے کہ ثمامہ نے بیان کیا کہ میں اپنے ایک دوست کے یہاں اس کی مزاج پرسی کیلئے گھر میں داخل ہوا اور اپنے گدھے کو دروازے پر چھوڑ دیا اور میرے ساتھ کوئی غلام نہیں تھا (جو گدھے کا خیال رکھتا) پھر میں مکان سے باہر آیا تو دیکھا کہ اس پر ایک لڑکا بیٹھا ہے۔ میں نے کہا تم بغیر اجازت لئے گدھے پر سوار ہو بیٹھے؟ اس نے (فی البدیہ اپنی شرارت کی تاویل کے طور پر) جواب دیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بھاگ جائے گا تو میں نے آپ کی خاطر اس کی حفاظت کی۔ میں نے (غصہ سے) کہا اچھا ہوتا نہ ٹھہرتا اور بھاگ جاتا (آپ کو اس کے فکر کی کیا حاجت تھی) کہنے لگا کہ اگر آپ کی اپنے گدھے کیلئے یہ رائے ہے تو اس پر عمل کیجئے (اور سمجھ لیجئے) کہ وہ بھاگ ہی گیا اور مجھے ہبہ کر دیجئے اور اس پر میری طرف سے مزید شکریہ قبول کیجئے۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ اسے کیا جواب دوں۔ (کتاب الاذکیاء)

مومن کو پریشان کرنے والی چیز

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میرے لڑکے بہت ہی بدشوق ہیں تعلیم کی طرف ان کو قطعاً التفات اور رغبت نہیں اس سے میرا قلب پریشان رہتا ہے فرمایا: کہ قلب کو پریشان اور مشوش رکھنے کی کیا ضرورت ہے مومن کو پریشان کرنے والی چیز بجز ایک چیز کے اور کوئی چیز نہیں وہ حق تعالیٰ کی عدم رضا ہے اس سے تو مومن کے قلب میں جتنی بھی پریشانی ہو اور جو بھی حالت ہو وہ تھوڑی ہے اور جبکہ رضا کا اہتمام ہے اپنی وسعت اور قدرت کے موافق تو کوئی وجہ نہیں کہ مومن کا قلب پریشان اور مشوش ہو اس لئے کہ صرف تدبیر ہمارے ذمہ ہے مثلاً تعلیم اولاد کے لئے شفیق استاد کا تلاش کر دینا، کاغذ قلم دوات کا مہیا کر دینا کتابوں کا خرید دینا۔ مزید براں علم کے منافع و فضائل سنانا۔ اس کے بعد جو نتیجہ ہو اس پر رضا وتفویض ہی سے کام لینا مناسب ہے۔ (سکون قلب)

مغفرت ومعاصی پانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی سے کی ہوئی بیع کو واپس لے لے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیاں معاف فرمائیں گے۔ (مجمع الزوائد)

قیصر روم کا اکلوتا بیٹا

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کا پیشہ جواہرات کی تجارت تھا۔ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ تجارت کی غرض سے روم تشریف لے گئے۔آپ کی ملاقات وہاں ایک وزیر کے ساتھ ہوگئی۔دوران گفتگو وزیر نے آپ سے کہا کہ ہم آج ایک جگہ پر جا رہے ہیں۔اگر آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں تو اچھا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ نے اس بات پر رضامندی کا اظہار فرمایا اور وزیر کے ساتھ جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔جنگل میں پہنچ کر آپ نے دیکھا کہ ایک انتہائی خوبصورت اور بیش قیمت خیمہ لگا ہوا ہے اور ایک بہت بڑا لشکر خیمے کا طواف کر رہا ہے۔جب لشکر نے خیمے کا طواف کر لیا تو پھر حکیموں اور فلاسفروں کے ایک بہت بڑے گروپ نے خیمے کا طواف کرنا شروع کر دیا۔اس کے بعد بے شمار حسین وخوبصورت عورتیں بیش قیمت لباس پہنے اور قیمتی زروجواہرات کے تھال اٹھائے خیمے کے طواف میں مصروف ہوگئیں۔جب ان کا طواف ختم ہوا تو پھر بادشاہ اور وزیر اس خیمہ کے اندر چلے گئے اور تھوڑی دیر تک اندر ٹھہرنے کے بعد باہر نکل آئے۔

حضرت حسن بصریؒ یہ سارا منظر بڑی حیرت اور انہماک کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔آپ کافی دیر تک سوچتے رہے کہ یہ معاملہ کیا ہے مگر آپ کی سمجھ میں جب کچھ نہ آیا تو وزیر سے اس کے بارے میں پوچھا۔وزیر کہنے لگا کہ کئی سال گزرے، قیصر روم کا ایک انتہائی خوبصورت نوجوان اکلوتا بیٹا انتقال کر گیا۔اس خیمہ کے اندر اس کی قبر موجود ہے۔اس کی وفات والے دن ہر سال کے بعد ہم لوگ اس شان وشوکت کے ساتھ آتے ہیں اور یہ سب کچھ کرتے ہیں۔اس سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم مرنے والے کو یہ باور کرا دیں کہ اگر تجھے زندہ کرنے کی کوئی بھی کوشش کارگر ثابت ہوسکتی تو ہم ضرور ایسا کر گزرتے۔ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے اپنی تمام فوج، حکیم، فلاسفر، مال ودولت حتیٰ کہ سب کچھ تجھ پر نچھاور کر دیتے۔اگر ہم جانتے کہ اس طرح کوشش کرنے سے تو زندہ ہو جائے گا۔مگر افسوس کہ تیرا معاملہ تو ایسی عظمت والی ذات اقدس کے ساتھ ہے جس کے مقابلہ میں تیرا باپ تو کیا، ساری کائنات کی طاقت وقوت بھی بالکل کچھ نہیں کر سکتی۔

بس اسی سے حضرت حسن بصری کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ایسی عظمت بیٹھی کہ آپ نے بصرہ واپس آ کر تمام مال صدقہ کر دیا اور عبادت وریاضت میں مشغول ہو کر اللہ کے ہو رہے۔(مثالی بچپن)

قلب بہترین مفتی ہے

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ

استفت قلبک فان القلب خیر المفتی

کہ جب تمہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو تم اپنے دل سے فتویٰ لے لیا کرو۔ دل آدمی کا مخلص ہوتا ہے وہ بتاتا ہے کہ بات صحیح ہے کہ غلط ہے آپ نے دوست کے اوپر دعویٰ کر دیا کہ یہ جائیداد میری ہے فلاں کی نہیں۔ حالانکہ دل سے جانتا ہے کہ یہ اسی کی ہے میری نہیں ہے۔ آپ نے قانونی طور پر مقدمہ بنایا تاکہ جائیداد میرے نام پر آ جائے اس پر وکلاء بحث کریں گے ممکن ہے آپ کامیاب بھی ہو جائیں۔ جائیداد آپ کی ہو جائے گی مگر دل آپ کا ملامت کرے گا کہ کم بخت تو غیر کا حق مار رہا ہے دل فتویٰ دے رہا ہے کہ زمین تیری نہیں ہے۔ اگر آدمی دل کی طرف متوجہ ہو جائے تو سارے قصے ختم ہو جائیں لیکن بات تو یہ ہے کہ لوگ مطلب کے پیچھے رہتے ہیں۔ ایک عالم نے فتویٰ دیا جو کہ مرضی کیخلاف تھا اب اس سوال کا دوسرا رخ بدل کر فتویٰ بھیج دیا اب اس فتوے کا دوسرا جواب آ گیا وہ بھی مرضی کے مطابق نہ تھا۔ اب پھر تیسرے مفتی کے پاس بھیج دیا تو جو فتویٰ مرضی کے مطابق ہوا اس پر عمل کر لیا اور جو مرضی کے مطابق نہ ہوا اس پر عمل نہ کیا یہ کوئی شریعت کا حکم ہے؟ یہ کیا شریعت کا پیرو ہے؟ یہ تو اپنے نفس کا تابع ہے۔ نفس میں جو چیز آ گئی چاہتا ہے اس کے مطابق فتویٰ مل جائے اس لئے شریعت نے کہا کہ مفتیوں سے فتویٰ بعد میں لینا پہلے اپنے دل سے فتویٰ لے لو۔ دل انسان کا مخلص ہے وہ سچا مشورہ دے گا اور فتویٰ صحیح دے گا۔ (سکون قلب)

توبہ یا فقیر

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کی خدمت میں ایک شخص بغرض بیعت حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ بھائی یہ بتاؤ کہ تم توبہ کرو گے یا فقیر بنو گے۔ انہوں نے کہا میں توبہ نہیں کرتا بلکہ فقیر بنوں گا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر توبہ کرو تو میں کرا دوں۔ فقیر تو میں خود بھی نہیں ہوں تمہیں کیسے بنا دوں۔ اس پر وہ شخص بولے کہ تو پھر میں کسی اور ہی کے پاس جاؤں گا۔ (قصص الاکابر)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وقف کر دیا تھا۔ سن ۹ ھجری میں جب زکوۃ فرض ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیل صدقات کے لیے عرب کے صوبہ جات میں اپنے عمال روانہ فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعبؓ کو بنی عذرہ اور بنی سعد میں صدقہ کی تحصیل کے لیے مقرر کیا۔ انہوں نے نہایت مستعدی اور احتیاط سے یہ کام انجام دیا۔

ایک مرتبہ ایک گاؤں میں گئے تو ایک خوش عقیدہ شخص نے اپنے تمام جانوران کے سامنے لا کر کھڑے کر دیئے اور عرض کی اے صحابی رسول شریعت اسلامیہ کے مطابق ان پر جو واجب ہوتا ہو لے لو' آپ نے تمام مال کا جائزہ لے کر ایک دو سال کا اونٹ کا بچہ چھانٹا' صدقہ دینے والے اس شخص نے کہا "اس بچہ سے کیا فائدہ ہوگا نہ یہ دودھ کا ہے اور نہ سواری کا' میری خوشی ہے کہ آپ ایک موٹی تازی جوان اونٹنی لے لیں۔"

حضرت اُبیؓ بن کعب نے فرمایا "میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کے لیے مجھے جو اصول بتائے ہیں اور جو ہدایت دی ہے میں ذرہ برابر بھی اس کے خلاف نہیں کر سکتا' اگر تم کو مقررہ سے زیادہ دینا ہے تو مدینہ چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود بات کرو' جیسا ارشاد ہو ایسا کرو لیکن فی الحال میں صرف اتنا لوں گا جتنا مجھے کہا گیا ہے۔" (مسند احمد بن حنبل)

حضرت گنگوہی کی متانت

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے گنگوہ سے رخصت ہونے کا حضرت مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں یہ مہمل عذر پیش کیا کہ میرے کپڑے میلے ہیں اور صرف ایک ہی جوڑا ہمراہ لایا تھا اس لئے مکان جانے کا قصد ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہم کپڑے دے دیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ حضرت کچھ اور کام بھی ہے۔ حضرت بڑے متین تھے پھر یہ دریافت نہ فرمایا کہ اور کیا کام ہے۔ (حسن العزیز جلد دوم)

اللہ کی رحمتوں کے پانے والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں۔ ہر رحمت اتنی وسیع ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان وسعت ہے۔ ایک رحمت تو دنیا کے تمام رہنے والوں میں تقسیم کی گئی ہے اور یہ اسی رحمت کی برکت ہے کہ ماں اپنی اولاد پر مہربان ہوتی ہے اور پرندے اور وحشی جانور ایک جگہ پانی پیتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ باقی ننانویں رحمتیں قیامت کے دن ان لوگوں کو عطا کی جائیں گی۔ جو پرہیز گار ہیں اور خدا سے ڈرتے رہتے ہیں پھر وہ ایک رحمت بھی جو دنیا میں تقسیم کی گئی تھی۔ انہیں کو مل جائے گی۔ (المستدرک للحاکمؒ)

اہلِ علم کا احترام

امام ابوعبید القاسم بن سلاّم المتوفی ۲۲۴ھ نے اپنی طالب علمی کے زمانہ کے حالات میں لکھا ہے کہ میں جب بھی کسی محدّث یا عالم کے پاس حاضر ہوا کبھی باہر سے آواز یا دستک نہیں دی بلکہ ہمیشہ باہر کھڑے ہو کر ان کے از خود باہر تشریف لانے کا انتظار کیا۔ اور میں نے اہلِ علم کے احترام کا یہ طریقہ قرآن کریم کی اس آیت سے سیکھا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ. [الحجرات: ۵]

(اور اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا)

جیسا کہ علامہ داودی کی ''طبقات المفسرین'' میں لکھا ہے کہ یہ اہل علم کا بہت اچھا ادب ہے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس کو سبقت حاصل ہے کہ آپ حضرت زید بن ثابت کے گھر کے دروازے کے پاس ان کے انتظار میں کھڑے رہے باوجودیکہ تیز ہوا آپ کے چہرہ کو گرد آلود کر رہی تھی۔

جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اگر آپ پیغام بھیج دیتے تو میں آپ کے پاس آجاتا تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا ''علم کے پاس چل کر آیا جاتا ہے''۔ (فضائل القرآن لابی عبید القاسم)

جسم اور روح

علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھ کو اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو اپنی صورت پر ناز کر کے اکڑتا ہوا چلتا ہے اور ابتدائی حالت کو بھولا رہتا ہے۔

انسان کی ابتداء تو وہ لقمہ ہے جس کے ساتھ پانی کا ایک گھونٹ ملا دیا گیا ہو۔ اگر تم چاہو تو یہ کہہ لو کہ روٹی کا ایک ٹکڑا جس کے ساتھ کچھ پھل ہوں' گوشت کی ایک بوٹی ہو دودھ کا ایک پیالہ ہو' پانی کا ایک گھونٹ اور ایسی ہی کوئی چیز اور بھی ہوگی' ان سب کو جگر نے پکایا تو اس سے منی کے چند قطرے بنے جو مرد کے فوطوں میں ٹھہرے۔ پھر شہوت نے ان کو حرکت دی تو ماں کے پیٹ میں جا کر ایک مدت تک رہے' یہاں تک کہ صورت مکمل ہوئی پھر اس بچہ کی شکل میں نکلے جو پیشاب کے کپڑوں میں لتھڑتا ہے۔

یہ تو اس کی ابتدا ہے اب ''انتہا'' یعنی انجام دیکھو۔

مٹی میں ڈال دیا جائے گا۔ جسم کو کیڑے کھا ڈالیں گے۔ ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائے گا۔ پھر تیز ہوا میں ادھر سے ادھر اڑاتی پھریں گی۔ جبکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بدن کی مٹی نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دی جاتی ہے۔ پھر مختلف حالات میں بدلتی رہتی ہے یہاں تک کہ ایک دن لوٹے گی اور اکٹھا کی جائے گی۔

یہ بدن کا حال ہوا جبکہ وہ روح جس کے ذمہ عمل ہے' اس کا حال یہ ہے کہ اگر ادب سے آراستہ ہوئی' علم سے درست کی گئی' اپنے صانع کو پہچانا اور اس کے حقوق کو ادا کرتی رہی' تو سواری (یعنی بدن) کی کمی اور کوتاہی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگی اور اگر اپنی جہالت کی صفت پر باقی رہ گئی تو وہ بھی مٹی کے مشابہ ہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں ہے۔ (سکون قلب)

زکوٰۃ و خیرات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے مال کو زکوٰۃ دیکر محفوظ کرو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کیا کرو اور مصیبت کی لہروں کا مقابلہ دعاؤں سے کرتے رہو۔ (رواہ البیہقی فی الشعب)

پریشانی کا اصلی علاج

اگر پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہو۔ مثلاً بے اولاد ہو یا کوئی بیماری ہے جس سے تنگ آ گئے ہو تو اصلی علاج یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو۔ پھر دیکھنا کہاں ہے پریشانی امراء کو ناز ہے اپنے پلاؤ قورمہ پر اہل اللہ کو اپنے روکھے سوکھے ٹکڑوں میں وہ مزا ہے جو ان کو پلاؤ قورموں میں بھی نہیں۔ میں ان چیزوں کے کھانے کو منع نہیں کرتا۔ مطلب میرا اس کہنے سے یہ ہے کہ آپ کو ایک مزہ گھی کا ہے اور ایک مزہ گوشت کا ان کو تیسرا مزہ اس تصور کا ہے کہ یہ خدا کی دی ہوئی چیز ہے۔ محبوب کے ہاتھ کی ملی ہوئی مٹھاس ہے جب یہ تصور جم گیا پھر اللہ ان کو اس تصور میں وہ مزہ آتا ہے جو امراء کو پلاؤ قورمہ میں بھی میسر نہیں۔ اصلی پڑیا جو لذت کی ان کے پاس ہے وہ تو یہ ہے۔ چوتھے بھوک کا مزہ ہے۔ ان کا معمول ہے کہ جس روز بھوک نہیں لگتی اس روز کھانا بالکل ناغہ کر دیتے ہیں پھر اگلے وقت کس مزہ سے کھاتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ سارے چین حالی قالی مالی ظاہری باطنی روحانی جسمانی دینوی اخروی اگر ہیں تو اللہ سے تعلق رکھنے والوں کو۔ وہ افلاس میں بھی راضی، مرض میں بھی راضی، تکلیف میں بھی راضی، مصیبت میں بھی راضی، غرض سب پر راضی۔ کسی حالت پر ناراض ہی نہیں۔ اب میں ایک حکایت حضرت بہلول کی نقل کر کے پھر ختم کرتا ہوں۔

حضرت بہلول نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ فرمایا میاں اس شخص کا حال کیا پوچھتے ہو کہ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جو اس کی خواہش کے موافق نہ ہوتا ہو۔ حضرت بہلول نے عرض کیا کہ حضرت ایسا کہاں سے ہو سکا ہے یہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ بزرگ نے فرمایا جس نے اپنی خواہش کو خدا کی خواہش میں فنا کر دیا ہو اس کی خواہش کے خلاف کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ظاہر میں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے خدا کی خواہش کے موافق ہو رہا ہے اور اس شخص کی خواہش خدا کی خواہش میں فنا ہو کر عین خواہش حق ہو گئی ہے۔ لہٰذا جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اس کی خواہش کے موافق ہو رہا ہے اور جب خواہش کے موافق ہے تو خواہ کسی حالت میں بھی ہو چین میں ہے۔ (سکون قلب)

شہزادے کی ذہانت اور استاد کی خودداری

خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دونوں شہزادوں امین و مامون کو کوفہ کے مشہور محدثین حضرت عبداللہ بن ادریس اور حضرت عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ یہ دونوں پہلے عبداللہ بن ادریس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور محدث ممدوح نے ان دونوں کے سامنے ایک سو حدیثیں سنائیں۔ جب آپ خاموش ہو گئے تو مامون نے کہا کہ چچا جان اگر اجازت ہو تو یہ سو حدیثیں میں زبانی آپ کو سنا دوں۔ چنانچہ اجازت پا کر مامون نے تمام حدیثوں کو زبانی سنا دیا۔ عبداللہ بن ادریس مامون کی قوت حافظہ پر حیران رہ گئے۔ پھر یہ دونوں عیسیٰ بن یونس کی درسگاہ میں پہنچے تو انہوں نے بھی ایک سو احادیث شہزادوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ مامون احادیث سن کر بے حد متاثر ہوا اور دس ہزار درہم کا نذرانہ پیش کیا۔ عیسیٰ بن یونس نے لینے سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ حدیث سنانے کے بدلے میں تمہارا ایک گھونٹ پانی بھی قبول نہیں کر سکتا۔ (مثالی بچپن)

فضل خداوندی اساس ہے

حضرت مولانا گنگوہیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میاں اگر ہم پہلے سے جانتے کہ مجاہدہ سے یہی حاصل ہوگا جواب حاصل ہوا تو ہم کبھی بھی مجاہدہ نہ کرتے خواہ مخواہ مشقتیں اٹھائیں۔ میں نے کہا جنہیں مل جایا کرتا ہے وہ یوں ہی کہا کرتے ہیں۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ بات یوں ہے کہ جو کچھ ملتا ہے محض فضل سے ملتا ہے کسی کی کوشش سے نہیں ملتا۔ تو ملنے کے جب معلوم ہوتا ہے کہ محض فضل سے عطا ہوا ہے کوشش سے کچھ نہیں ہوا تو اپنی کوششیں اور ریاضت اور مجاہدے بے کار نظر آتے ہیں۔ وہ کھلی آنکھوں دیکھتا ہے کہ میری کوشش سے کچھ نہیں ہوا۔ مطلب یہ کہ میری کوشش کا تو کچھ دخل ہی نہ ہوا۔ محض خدا کا فضل ہو گیا تو ظرافت کے طرز پر یہ کہتا ہے کہ ہم نے فضول کوششیں کیں۔ کیونکہ کام تو محض فضل سے بنا ہے حالانکہ دراصل وہ فضل متوجہ ہوا ہے اس کی کوشش ہی کی وجہ سے۔ (قصص الاکابر)

حضرت جُلیب انصاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جُلیب انصاریؓ کی شادی کا واقعہ بھی کچھ حضرت سعد الاسودؓ کی طرح کا ہے۔
کہا جاتا ہے کہ جُلیب رضی اللہ عنہ بڑی بھونڈی شکل کے آدمی تھے۔ ظاہری حسن نام کی کوئی چیز ان میں موجود نہ تھی۔ لیکن پاک نفسی، نیک طینتی اور دولتِ ایمان) سے مالا مال تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باباطن لڑکی سے ان کی نسبت ٹھہرا دی۔ لڑکی کے گھر والوں نے جُلیبؓ کی شکل وصورت دیکھ کر یہ رشتہ منظور کرنے میں کچھ ہچکچاہٹ کی۔

لڑکی نہایت ذہین اور پکی سچی مسلمان تھی۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا "چونکہ میری یہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی ہے اس لئے مجھے بسر وچشم قبول ہے۔ ایک مسلمان کی شان یہ نہیں ہوسکتی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سرتابی کرے پھر یہ آیت پڑھی۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْ مِنٍ وَّ لَا مُؤْ مِنَةٍ اِذَاقَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًااَن یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ.

"یعنی کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا حکم دیں تو اس کام کو کرنے نہ کرنے میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔"
(الاحزاب: ۳۶) پھر کہا میں بالکل رضامند ہوں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہے وہی میری بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو نہایت مسرور ہوئے اور فرمایا:

اللھم اصلب علیھا الخیر ولا تجعل عیشھا لدا.

"یعنی اللہ اس پر خیر کا دریا بہادے اور اسکی زندگی کو تلخ نہ کرنا۔" (استیعاب جلد اول، مسند احمد بن حنبل)

زندہ گھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی سی ہے۔ (بخاری ومسلم)

مظلوم کی حمایت

ایک دفعہ سلطان فیروز شاہ کے وزیر خان جہان نے ایک نوجوان کو ذاتی عداوت کی بنا پر قید میں ڈال دیا تھا اور اس کو نت نئی اذیتیں پہنچاتا تھا۔ اس نوجوان کا باپ مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی کہ میرے ساتھ چل کر وزیر کے پاس سفارش کیجئے کہ وہ میرے فرزند کو رہا کر دے اور ناحق اس کو اذیتیں نہ دے۔ مخدوم جہانیاں کا دل اس مظلوم کی مصیبت پر تڑپ اٹھا۔ فوراً وزیر کے مکان پر پہنچے۔ اس نے آپ سے ملنے سے ہی انکار کر دیا۔ حضرت واپس آ گئے لیکن اس شخص کا فرزند چونکہ بہت تکلیف میں تھا، وہ بار بار آپ کی خدمت میں آتا اور آپ بار بار وزیر کے پاس جاتے لیکن وہ اس نوجوان کو رہا کرنے سے صاف انکار کر دیتا تھا۔ شیخ جمالی رحمہ اللہ سیر العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم اس مظلوم کی سفارش لے کر انیس بار وزیر کے پاس گئے اور ناکام واپس آئے۔ جب بیسویں مرتبہ گئے تو وزیر نے جھلا کر کہا اے سید! تم کو شرم نہیں آتی کہ صاف جواب پا کر بھی بار بار میرے پاس دوڑتے چلے آتے ہو۔

آپ نے فرمایا، اے عزیز! مجھے تمہارے پاس آنے جانے میں دوہرا ثواب ملتا ہے، ایک تو اس بات کا کہ ایک مظلوم کو مصیبت سے بچانا چاہتا ہوں۔ دوسرا اس بات کا کہ تجھے نیکوں کے گروہ میں داخل کرنے کی سعی کرتا ہوں۔

وزیر آپ کا ارشاد سن کر کانپ اٹھا اور آپ کے قدموں پر گر کر معافی مانگی پھر اس نے مظلوم کو نہ صرف رہا کر دیا بلکہ بہت کچھ انعام و اکرام بھی دیا۔ (مثالی بچپن)

گناہوں سے دل کمزور ہو جاتا ہے

فرمایا: کہ گناہوں کی آگ خدائی آگ ہے جس کی خاصیت یہ ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اس کا اصل محل قلب ہے اور دعویٰ سے کہا جاتا ہے کہ گنہگار کا دل بے چین ہوتا ہے اس کو راحت و چین نصیب نہیں ہوتا گناہ سے دل ضعیف اور کمزور ہوتا ہے جس کا تجزیہ نزول حوادث کے وقت ہوتا ہے کہ متقی اس وقت مستقل مزاج رہتا ہے اور دیگر لوگ حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستہ پر گرتا تھا۔ ایک دفعہ جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے۔ اس دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پرنالے کے پاس پہنچے تو ان چوزوں کا خون اس پرنالے سے پھینکا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اس پرنالے کو اکھیڑ دیا جائے اور گھر واپس جا کر وہ کپڑے اتار دیئے اور دوسرے پہنے۔ پھر مسجد میں آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا' اللہ کی قسم! یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پرنالہ لگایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے کہا' میں آپؓ کو قسم دیتا ہوں کہ آپؓ میری کمر پر چڑھ کر یہ پرنالہ وہاں ہی لگائیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا۔ (حیاۃ الصحابہؓ)

شان عبدیت

فرمایا حاجی صاحب قدس سرہ نے خود ایک سوال ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ہر شے کو ایک خاص کام میں لگا رکھا ہے۔ آفتاب اپنا کام کرتا ہے چاند اپنے کام میں مشغول ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اور یہ سب عبادت ہے پھر آیت میں **وما خلقت الجن والانس الالیعبدون** میں عبادت کے ساتھ جن وانسان کی تخصیص کیوں کی گئی کہ عبادت کو صرف ان ہی دونوں کے خلق کی غایت ارشاد فرمائی۔ پھر حضرت قدس سرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ گو عبادت میں سب مشغول ہیں مگر ان کی عبادت کی ایک ممتاز شان ہے جس کو عبدیت کہنا چاہئے وہ یہ کہ ہر مخلوق کی ایک خاص عبادت ہے جیسے خاص ملازموں کی خاص ملازمت ہوتی ہے اور ثقلین کی عبادت کوئی معین نہیں۔ جیسے غلام کی کوئی خدمت معین نہیں ہوتی۔ پس اس آیت میں انسان اور جن کی عبدیت کی یہ خاص شان بتلائی ہے اس کے بعد حضرت والا نے اسی سلسلے میں فرمایا کہ انسان کا ہر کام محدود ہے مگر صرف دو کام محدود نہیں ایک ذکر قلبی دوسرا ایمان قلبی یہ دونوں عمل ہر وقت اور ہر حالت میں مطلوب ہیں۔ (قصص الاکابر)

خاص الخاص عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک صحابی نے عرض کیا ''یارسول اللہ! نیکیوں کی قسمیں تو بہت ہیں اور میں ان سب کو انجام دینے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جسے گرہ سے باندھ لوں اور زیادہ باتیں نہ بتایئے گا کیونکہ میں بھول جاؤں گا'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہا کرے''۔ (جامع ترمذی)

یتیم سے محبت کا فائدہ

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ عید کے روز میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو کھجوریں چنتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کس لئے اکٹھی فرمارہے ہیں؟ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکے کو آج کے روز روتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو۔ اس لڑکے نے جواب دیا کہ میں یتیم ہوں۔ آج عید کا دن ہے سب لڑکوں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ چنانچہ میں اس لئے کھجوریں چن رہا ہوں کہ ان کو بیچ کر اس کو اخروٹ لے دوں۔ تاکہ وہ ان کے ساتھ کھیلے اور روئے نہیں۔

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس خدمت کو میں سرانجام دے لوں گا آپ اس بارے میں ہرگز فکرمند نہ ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے اس یتیم بچے کو اپنے ہمراہ لیا اور اس کو نئے کپڑے خرید کر پہنا دیئے۔ پھر میں نے اس کو تھوڑے سے اخروٹ بھی لے کر دیئے تاکہ وہ ان سے کھیلتا رہے۔ اس حسن سلوک سے لڑکے کا دل بہت خوش ہوگیا اور مجھے اس کام کا یہ فائدہ ہوا کہ میرے دل میں ایک ایسا نور پیدا ہوگیا جس نے میرے دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور مجھے معرفت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ (مثالی بچپن)

ہمارا اصلی گھر

فرمایا: ہمارا اصلی گھر کونسا ہے۔ ظاہر ہے کہ آخرت ہی ہمارا اصلی گھر ہے۔ اگر آخرت پر عقیدہ نہ ہوتب بھی موت کا تو انکار ہی نہیں ہوسکتا۔ دیکھئے بعض فرقوں نے خدا کا بھی انکار کیا۔ لیکن موت کا سب کو قائل ہونا پڑے اور وہ بھی اختیار میں نہیں کہ کب موت آ جائے اور طوعاً وکرہاً دنیا کو چھوڑنا پڑے۔ موت ایسی زبردست چیز ہے کہ اس کا سب کو قائل ہونا پڑا اور بالخصوص مسلمان کہ وہ تو موت کے بعد آخرت کی زندگی کے بھی قائل ہیں جو یقینی پیش آنے والی ہے اور زندگی طویل بھی اتنی ہے کہ جس کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔ بس وہیں کی زندگی اصلی زندگی ہے اور وہی ہمارا اصلی گھر ہے۔ اس کا سامان ہمارے اعمال ہمارا دین ہماری طاعات ہیں ان کو ہم عارضی گھر یعنی دنیا جو وہاں کے مقابلہ میں سرائے سے بھی بدرجہا کم ہے اس کے نذر کررہے ہیں اور ہم نے جو کم کہا وہ اس لئے کہ فرض کیجئے اگر گھر پر پچاس برس عمر ہوئی تو سرائے کے چار دن کو پچاس برس کے ساتھ کچھ تو نسبت ہے لاکھوں کروڑواں کوئی حصہ ہوا۔ آخر دونوں متناہی ہیں۔ برخلاف اس کے دنیا اور آخرت میں وہ بھی تو نسبت نہیں۔ بہت سے بہت دنیا کی عمر سو برس آخرت کی ہزار کروڑ سنکھ مہاسنکھ جتنا بھی گن سکیں گے لیکن اس سے بھی زیادہ وہاں کی عمر۔ بس اتنی بڑی عمر جس گھر میں گزارنی ہے اس کے سامان کو اس چندروزہ سرائے دنیا پر نثار کررہے ہیں۔ اسی طرح سے کہ اگر کسی نے مکان تعمیر کردیا تو حلال حرام کی مطلق پروا نہ کی۔ ایمان بھی گھر میں لگا دیا دین بھی سامان بہم پہنچانے میں صرف کردیا۔ نماز بھی اس کی نذر کردی۔ (سکون قلب)

احترامِ استاذ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی ذات سے بڑی عقیدت اور شیفتگی تھی اور وہ ان کا ہمیشہ بڑا احترام کرتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ سوار ہوتے تو یہ ان کے پیچھے پیچھے پیدل ان سے سوالات کرتے جاتے تھے، ان کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے تیس برس سے کوئی ایسی نماز نہیں پڑھی جس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعا نہ کی ہو۔ (البدایہ والنہایہ ج:۱۰ص:۳۲۶ بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج:۱ص:۱۲۶، جواہر پارے)

حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بیعت عقبہ میں خزرج کے ایک سردار عباسؓ بن عبادہ بھی شامل تھے۔ یہ بڑے صاف گو اور بے باک شخص تھے۔ جب اہل مدینہ نے بیعت کرنے کے بعد واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عباس بن عبادہؓ نے کہا کہ: ''لوگو! اب تک میں نے کسی کی غلامی قبول نہیں کی تھی اور ایک آزاد انسان تھا۔ مگر اب میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کر لی ہے، اور میں اب اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے کو چھوڑ کر جانے والا نہیں ہوں۔ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ نہیں جائیں گے میں بھی نہیں جاؤں گا۔''

چنانچہ یہ شیدائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک مکہ ہی میں مقیم رہے جب تک ہجرت کا حکم نہیں ہوا۔ ہجرت کر کے جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو یہ ایک لمحہ کے لئے آستانہ رسول سے الگ نہیں ہوئے۔ مہاجر انصاری کہلائے اور اصحاب صُفّہ میں شامل ہو کر مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار کئے گئے۔

تمام دن آپ مسجد نبوی کے چبوترے صُفّہ پر پڑے رہتے تھے۔ انہیں ہر وقت اس بات کا انتظار رہتا تھا کہ کب ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام کی ضرورت پیش آئے اور انہیں خدمت کا موقع میسر ہو۔ اس چبوترے پر اور کئی ایسے ہی عشاق ہر وقت پڑے رہتے تھے جو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر قربان ہونے کے انتظار میں رہتے تھے۔ غزوہ اُحد لوگوں کی آزمائش کا وقت تھا کہ وہ کس طرح خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر سکتے ہیں۔ حضرت عباس بن عبادہؓ اس آزمائش میں پورے اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (اصابہ، سیرۃ الانصار ص ۸۹)

مثالی حلم و تواضع

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب کی کسی نے تکفیر کی۔ حضرت نے سن کر برا نہیں مانا اور یہ فرمایا کہ میں عنداللہ اگر مومن ہوں تو مجھ کو کسی کی تکفیر مضر نہیں اور اگر (خدانخواستہ کافر ہوں) تو برا ماننے کی کیا بات ہے۔ (قصص الاکابر)

جہاد و حج کا ثواب ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجاہد کو (جہاد کیلئے) تیار کرے، یا کسی حاجی کو (حج کے لئے) تیار کرے۔ (یعنی اس کے اسباب فراہم کرنے میں مدد دے) یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے، یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو ان سب لوگوں کے جتنا ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔'' (سنن نسائی)

صاحب کمال بچہ

حضرت شاہ بوعلی قلندر کے حالات میں ہے کہ ولادت کے تین دن ایسے گزرے کہ یہ روتے ہی رہے۔ تیسرے روز شیخ فخر الدین صاحب نے مکان کے دروازے پر ایک ''چرم پوش'' درویش کو دیکھا، سلام کیا۔ درویش نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''مبارک ہو، لڑکا ہوا ہے میں اسی کو دیکھنے کے لئے منتظر کھڑا ہوں۔ فخر الدین صاحب درویش کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے۔ درویش نے بچہ کو دیکھا تو پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر دونوں کانوں میں یہ آیت پڑھی''

فاینماتو لوافثم وجه الله. (جس طرف کو منہ کرلو ادھر ہی اللہ ہے)

اس آیت کی آواز جیسے ہی کانوں میں پڑی گریہ موقوف ہو گیا، آنکھیں کھل گئیں اور دودھ چوسنا بھی شروع کر دیا۔

درویش صاحب نے شیخ فخر الدین صاحب کو بشارت دی کہ یہ بچہ صاحب کمال عاشق خدا ہو گا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ درویش نظروں سے غائب ہو گئے۔ (پانی پت اور بزرگا پانی پت۔ شرف المناقب)

پریشانیاں دور کرنے کی تدبیر

ایک صاحب کا ایک لمبا خط آیا جسمیں دین و دنیا دونوں کے متعلق پریشانیاں لکھی ہوئی تھیں۔ اس کے جواب میں تحریر فرمایا: کہ اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہیے وہ جو کریں اس میں راضی رہے یہ بہترین تدبیر ہے کوئی تدبیر کر کے دیکھے۔ (سکون قلب)

حضرت ثابت بن قیسؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آج ہم لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں تھوڑا بہت معنی مطلب بھی سمجھ لیتے ہیں اس کے باوجود عمل کی توفیق بہت کم ہوتی ہے، وجہ یہ ہے کہ ہمیں ایمان ورثے میں ملا ہے اپنا خون پسینہ بہا کر ہم نے اسے حاصل نہیں کیا۔ حضرات صحابہؓ فرمایا کرتے تھے۔

تعلمنا الایمان ثم تعلمنا القرآن (ہم نے پہلے ایمان سیکھا، پھر قرآن پڑھا)

اس لئے وہ لوگ قرآن پر کاربند رہتے تھے اس کے اوامر کی پابندی اور نواہی سے اجتناب کرتے تھے اس کی ایک مثال درج ذیل واقعہ ہے۔ قرآن پاک کی سورہ حجرات میں معاشرتی زندگی کے مختلف احکام بیان کئے گئے ہیں، پہلی چند آیات میں دربار رسالت کے چند آداب ذکر کئے گئے ہیں، دوسری آیت کے الفاظ اور ترجمہ یوں ہیں۔

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں ، نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے اس طرح کڑک کر بات کرو جس طرح کہ تم ایک دوسرے سے کڑک کر بات کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل برباد ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیسؓ گھر میں بیٹھ گئے مسجد آنا چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا اور پھر ان کے گھر آدمی بھیج کر پتہ کرایا آدمی گھر گئے تو انہوں نے کہا بھائی تمہیں معلوم ہے کہ میری آواز بہت اونچی ہے اور بولتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی ہو جاتی ہے، اس لئے میں تو اہل نار میں سے ہوں ان لوگوں نے واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا **بل هو من اهل الجنة**۔ نہیں، نہیں بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہیں۔ انہیں بلا لاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ہم میں چلتے تھے تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ وہ جنتی ہیں۔ (یہ روایت بخاری شریف، مسلم شریف اور تفسیر کی تمام معتبر کتب میں موجود ہے)

حضرت ثابتؓ ایک فصیح بلیغ اور قادر الکلام مقرر تھے، وہ خطیب الانصار کہلاتے تھے۔ مسیلمہ کذاب جو یمامہ کا رہنے والا جھوٹا مدعی نبوت تھا، مدینہ منورہ آیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ اس سے گفتگو کرنے کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو تجویز فرمایا تھا حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں مسیلمہ کی فوج سے یمامہ کی جو مشہور لڑائی ہوئی تھی، اسی میں حضرت ثابتؓ شہید ہو گئے۔ **رضی الله عنه و ارضاه** (کاروان جنت)

درخواست بیعت کا جواب

ایک شخص نے حاجی صاحبؒ سے بیعت کی درخواست کی۔ فرمایا کہ بھائی میرے پاس نامرادی ہے۔ جہاں مراد ہو وہاں تم کو جانا چاہئے۔ میں (یعنی حکیم الامۃ مولانا مرشدی شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے دل میں خیال کیا کہ نامرادی سے حضرت کا کیا مطلب ہے۔ آخر خود ہی خلوت میں مجھ سے بیان فرمایا کہ نامرادی سے مراد عشق ہے۔ عاشق کبھی اپنی مراد کو نہیں پہنچتا کیونکہ مقصود نہ پا کر آگے طلب میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔

دلارام دربر دلا رام جوئے — لب از تشنگی خشک برطرف جوئے

نہ گویم کہ برآب قادر نیند — کہ برساحل نیل مستسقے اند

(مقالات حکمت دعوت عبدیت جلد ہشتم ص ۳۰۹ م نمبر ۳۵)

قابل رشک مرتبہ والے لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو پیغمبر ہیں۔ نہ شہید ہیں۔ مگر قیامت کے دن پیغمبر اور شہید ان کے مرتبے دیکھ کر رشک کریں گے اور وہ نورانی منبروں پر ممتاز حالت میں بیٹھے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بندوں کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں اور خدا کے دل میں ان کی محبت ڈالتے ہیں۔ اور دنیا میں نصیحت کرتے پھرتے ہیں۔'' جب یہ الفاظ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمائے تو لوگوں نے پوچھا کہ وہ خدا کے بندوں کی محبت خدا کے دل میں کیسے ڈالتے ہیں۔ جناب سرور کائنات نے فرمایا کہ ''وہ لوگوں کو ان باتوں سے منع کرتے ہیں جن کو خدا ناپسند کرتا ہے۔ پھر جب لوگ ان کا کہا مان لیتے ہیں اور ان کے کہنے پر عمل کرتے ہیں تو خدا ان سے محبت کرتا ہے۔

بزرگوں کے مزاج

فرمایا کہ مولوی شیخ محمد صاحبؒ اکثر جوش میں فرمادیا کرتے تھے کہ میں نرا بزرگ نہیں ہوں بلکہ رئیس بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ مولانا پر نقشبندیت غالب تھی اور ہمارے حضرت حاجی صاحب پر چشتیت غالب تھی۔ (حسن العزیز)

قابل رحم بچہ اور ظالم بادشاہ

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رحمہ اللہ (م۱۱۴ھ) فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے ظالم و جابر کی روح قبض کر کے لے گئے کہ دنیا میں اس سے بڑا ظالم کوئی نہ تھا، وہ جا رہے تھے فرشتوں نے اُن سے پوچھا: لَمَنْ كُنْتَ اَشَدَّ رَحْمَةً مِمَّنْ قَبَضْتَ رُوْحَهٗ؟ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کیں، تمہیں کبھی کسی پر رحم بھی آیا؟ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ترس مجھے ایک عورت پر آیا جو تنہا جنگل میں تھی جب ہی اس کے بچہ پیدا ہوا تو مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی جان قبض کر لوں، مجھے اس عورت کی اور اس کے بچے کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ اس بچے کا اس جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہے کیا بنے گا؟

فرشتوں نے کہا کہ یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو وہی بچہ ہے۔ ملک الموت حیرت میں رہ گئے کہنے لگے "سُبْحَانَ اللطيف لِمَا يَشَآءُ" مولیٰ تو پاک ہے بڑا مہربان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (احیاء العلوم عربی ج:۴ص:۴۶۸، جواہر پارے)

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کو جب شکست ہو رہی تھی تو کسی نے یہ خبر اُڑا دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید ہو گئے اس وحشت ناک خبر سے جو اثر صحابہؓ پر ہونا چاہئے تھا وہ ظاہر ہے۔ اسی وجہ سے اور بھی زیادہ گھٹنے ٹوٹ گئے۔ حضرت انس بن نضرؓ چلے جا رہے تھے کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمرؓ اور حضرت طلحہؓ نظر پڑے کہ سب حضرات پریشان حال تھے۔ حضرت انسؓ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے کہ مسلمان پریشان سے آ رہے ہیں۔ ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم ہی زندہ رہ کر کیا کرو گے۔ تلوار ہاتھ میں لو اور چل کر مر جاؤ۔ چنانچہ حضرت انسؓ نے خود تلوار ہاتھ میں لی اور کفار کے جمگھٹے میں گھس گئے اور اُس وقت تک لڑتے رہے کہ شہید ہوئے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ جس ذات کے دیدار کے لئے جینا تھا۔ جب وہ ہی نہیں رہی تو پھر گویا جی کر ہی کیا کرنا ہے۔ چنانچہ اسی میں اپنی جان نثار کر دی۔ (خمیس)

محبت شیخ

ایک بار حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ جتنی محبت پیروں کے ساتھ مریدوں کو ہوتی ہے حضرت حاجی صاحب سے مجھ کو اتنی نہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے سن کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فرمایا کہ اب تو ماشاء اللہ آپ کی حالت باطنی حضرت حاجی صاحب سے بھی آگے بڑھ گئی ہے مولانا نے فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ استغفر اللہ بھلا کہاں حضرت کہاں میں چہ نسبت خاک را با عالم پاک'' مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔ بہت صدمہ ہوا۔ مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ خیر آپ ان سے بڑھے ہوئے نہ سہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ تکلیف آپ کو کیوں ہوئی۔ بس یہی ہے محبت؟ آپ تو کہتے تھے کہ مجھے حضرت سے محبت ہی نہیں۔ اگر محبت نہ تھی تو یہ صدمہ کیوں ہوا۔ ویسے ہی اپنی افضیلت کی نفی کر دیتے بس یہی محبت ہے۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ بھائی تم بڑے استاد ہو بڑی بے تکلفی تھی۔ آپس میں۔ (حسن العزیز)

گناہوں سے پاکی کا ذریعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اس طرح حج کیا کہ نہ اس کے دوران کوئی فحش کام کیا اور نہ کسی اور گناہ میں مبتلا ہوا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح (پاک وصاف ہو کر) لوٹتا ہے جیسے کہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔'' (بخاری ومسلم)

کمال کی نفی کا مطلب

فرمایا کہ مولانا گنگوہیؒ نے ایک جگہ قسم کھائی کہ مجھ میں کوئی کمال نہیں ہے۔ بعض مخلص لوگوں کو اس سے شک ہو گیا کہ مولانا میں کمال ہونا تو ظاہر ہے تو اس قول سے مولانا کا جھوٹ بولنا لازم آتا ہے پھر ہمارے حضرت (مولانا' مرشدنا' شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے مولانا کے قول کی تفسیر میں فرمایا کہ بزرگوں کو آئندہ کمالات کی طلب میں موجودہ کمالات پر نظر نہیں ہوتی۔ پس مولانا اپنے کمالات موجودہ کو کمالات آئندہ کے سامنے نفی خیال فرماتے تھے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ کسی شخص کے پاس ایک ہزار روپے ہیں وہ لکھ پتیوں کے سامنے مالدار نہیں۔ البتہ دوسرے شخصوں کو مولانا کی نسبت یہ گمان کہ وہ خالی از کمالات تھے۔ نہیں کرنا چاہئے۔ (قصص الاکابر)

بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب آپ کی عمر مبارک چودہ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بغداد جانے والے قافلے کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ روانگی سے قبل آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی گدڑی میں چالیس اشرفیاں رکھ کرسی دیں تا کہ حفاظت سے رہیں اور بوقت ضرورت ان کو استعمال کر سکیں۔

ہوا یہ کہ اثنائے راہ میں ڈاکوؤں نے اس قافلے پر حملہ کر دیا اور لوٹ مار میں مصروف ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے پورے قافلے کو انتہائی بے دردی سے لوٹا۔ لوٹ مار کرتے ہوئے چند ڈاکو آپ کے پاس بھی آئے اور پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ ڈاکوؤں نے سمجھا کہ بچہ ہے شاید مذاق کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گئے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ سردار نے بھی آپ سے یہی سوال کیا آپ نے اس کو بھی یہی بتایا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ سردار نے کہا اگر اشرفیاں ہیں تو پھر دکھاؤ تا کہ میں بھی تو دیکھوں کہ اشرفیاں کہاں ہیں۔ آپ نے اسی وقت اپنی گدڑی کو ادھیڑا اور تمام اشرفیاں نکال کر ڈاکوؤں کے سامنے رکھ دیں۔ یہ دیکھ کر تمام ڈاکو حیران رہ گئے۔ سردار کہنے لگا، اے لڑکے! ہم نے تیری تلاشی لی تو ہمیں تمہاری جیبوں سے کچھ نہ ملا۔ ہمارے گمان میں بھی نہ تھا کہ تیرے پاس اس قدر اشرفیاں ہوں گی۔ اگر تو ظاہر نہ کرتا تو اپنی اشرفیوں کو ہم سے بچا سکتا تھا۔ لیکن تو نے ایسا کیوں کیا کہ ہم سے پوشیدہ اشرفیوں کو ہمارے سامنے رکھ دیا۔

آپؒ نے فرمایا کہ میں تعلیم حاصل کرنے کے ارادے سے بغداد جا رہا ہوں۔ بوقت روانگی میری والدہ نے یہ اشرفیاں سفر خرچ کے طور پر میری گدڑی میں سی دی تھیں۔ رخصت کرتے وقت میری ماں نے مجھے بڑی شدت سے اس بات کی تاکید کی تھی کہ بیٹا! چاہے کچھ بھی ہو ہمیشہ سچ بولنا اور سچ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

ڈاکوؤں نے جب یہ بات سنی تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ان پر اس بات کا ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی وقت بُرے کاموں سے توبہ کر کے اچھائی کا راستہ اپنا لیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راہ راست پر آ گئے۔ (مثالی بچپن)

بیک وقت حج وعمرہ کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو، اس لیے کہ وہ فقر وفاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے دھونکنی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے، اور جو حج اللہ کے نزدیک قبول ہو جائے اس کا صلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔“ (ترمذی)

ایک ہفتہ میں پورا قرآن حفظ کرنا

جب امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ (جو امام ابوحنیفہؒ کے مایۂ ناز شاگرد اور امام مجتہد ہیں) سن تمیز کو پہنچے تو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور اس کا جتنا حصہ ممکن ہوا حفظ کر لیا اور حدیث اور ادب کے اسباق میں حاضر ہونے لگے پس جب امام محمد چودہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تا کہ ان سے ایک مسئلہ کے متعلق دریافت کریں جو ان کو پیش آیا۔ پس انہوں نے امام صاحب سے اس طرح سے سوال فرمایا آپ اس لڑکے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اس رات بالغ ہوا کیا عشاء کی نماز لوٹائے؟ فرمایا ہاں! پس امام محمد اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد کے ایک کونہ میں عشاء کی نماز لوٹائی (اور یہ سب سے پہلا مسئلہ تھا جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سیکھا)۔ جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نماز لوٹاتے دیکھا تو اس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا اگر خدا نے چاہا تو یہ لڑکا ضرور کامیاب ہوگا اور ایسے ہی ہوا جیسا انہوں نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے امام محمد کے دل میں اپنے دین کی فقہ کی محبت ڈال دی۔ جب سے انہوں نے مجلس فقہ کا جلال ملاحظہ فرمایا تھا۔ پھر امام محمد فقہ حاصل کرنے کے ارادہ سے امام ابوحنیفہ کی مجلس میں تشریف لے آئے۔ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم ازبر یاد ہے یا نہیں۔ امام محمد نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ پہلے قرآن حفظ کرو پھر تحصیل فقہ کے لئے آنا پس امام محمد چلے گئے اور سات دن تک غائب رہے پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں نے پورا قرآن ازبر یاد کر لیا ہے۔ (آپ نے امتحاناً متعدد مقامات سے سن کر حفظِ قرآن کی تسلی فرمائی اور امام محمد کو اپنے درسِ فقہ میں داخل فرما لیا) اس کے بعد سے امام صاحب کی مستقل طور پر صحبت اختیار کی اور اسلام میں عظیم مجتہد بنے۔ (بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی ص: ۵ بحوالہ فضائل حفظ القرآن بتغیر قلیل ص: ۱۹۸/۱۹۹)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی شروع سے آخر تک سر سے پیر تک تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی تھی۔ ان کی فقیرانہ زندگی کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''میری اُمت میں سے ابوذرؓ میں عیسیٰ بن مریم جیسا زہد ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکثر صحابہ کرامؓ میں تبدیلیاں آ گئی تھیں۔ فتوحات کا دائرہ وسیع ہونے سے دولت کی فراوانی ہوگئی تھی اور دولت سے ان کی زندگیوں میں عیش و راحت نے جگہ لے لی تھی لیکن حضرت ابوذر غفاریؓ نے آخری سانس تک اس روش کو نہیں چھوڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اختیار کی تھی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کو ہر وقت یہ فکر رہتی تھی کہ وہ اپنی زندگی کو پوری طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچہ میں ڈھال لیں۔ آپؐ کی وفات کے بعد ہر معاملے میں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھتے تھے کہ کوئی فعل ایسا سرزد نہ ہو جائے جو اُسوہ حسنہ کے خلاف ہو۔ انہوں نے جس طرح عہد نبوی میں زندگی گزاری بالکل اسی طرح بعد کو بھی گزاری۔

ایک مرتبہ دعوت پر بلایا گیا۔ یہ جب دسترخوان پر بیٹھے تو انواع واقسام کے کھانے چُنے جانے لگے۔ انہوں نے یہ دیکھا تو فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے، دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرا کھانا ایک ہفتہ کے لیے ایک صاع (چار کلو) جو تھا، خدا کی قسم میں اس میں رتی بھر بھی بڑھوتری نہ کروں گا۔ یہاں تک کہ اس حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جاؤں۔'' (ماہنامہ ہدیٰ، مارچ ۱۹۷۹ء)

تقویٰ کی اعلیٰ مثال

فرمایا کہ مولانا شیخ محمد صاحب کا قرضہ ایک ہندو پر آتا تھا۔ مولانا نے سب ججی میں نالش کی وہاں سے ۔۸۰۰ روپیہ کی معہ سود کے ڈگری ہوئی مولانا کو باوجودیکہ سخت حاجت تھی مگر سود سب چھوڑ دیا۔ سب جج مسلمان تھے۔ انہوں نے کہا کہ درمختار میں تو جواز کی روایت ہے مولانا نے فرمایا کہ میں درمختار کس کس کو دکھاتا پھروں گا۔ عوام کو تو میرا فعل سند ہوگا۔ (قصص الاکابر)

زبان کی حفاظت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔'' میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟'' آپ نے فرمایا: یہ بات کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔ (ترغیب ص ۲۰۳ ج ۳ بحوالہ طبرانی باسناد صحیح)

ایک انگریز کے تأثرات

ایک مرتبہ ایک انگریز حاکم شہر سہارنپور (انڈیا) کے بچوں کے ایک مدرسہ میں پہنچا اور بچوں کو تعلیم قرآن اور اس کے حفظ کرنے میں مشغول دیکھا حاکم نے استاد سے سوال کیا کہ یہ کون سی کتاب ہے؟ اس نے بتایا کہ قرآن مجید ہے۔ پھر حاکم نے سوال کیا، کیا ان میں سے کسی نے پورا قرآن حفظ کرلیا ہے؟ استاد نے کہا کہ ہاں! اور چند لڑکوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے جب سنا تو اسے بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ان میں سے ایک لڑکے کو بلاؤ اور قرآن مجید میرے ہاتھ میں دے دو میں امتحان لوں گا۔ استاد نے کہا آپ خود جس کو چاہیں بلا لیجئے۔ چنانچہ اس نے خود ایک لڑکے کو بلایا جس کی عمر ۱۳ یا ۱۴ سال کی تھی اور چند مقامات میں اس کا امتحان لیا۔ جب اسے کامل یقین ہوگیا کہ یہ پورے قرآن کا حافظ ہے تو متعجب اور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جس طرح قرآن کے لئے تواتر (اور حفاظت) ثابت ہے کسی بھی کتاب کو ایسا تواتر میسر نہیں ہے محض ایک بچہ کے سینے سے پورے قرآن کا صحتِ الفاظ اور ضبطِ اعراب کے ساتھ لکھا جانا ممکن ہے۔ (بائبل سے قرآن تک)

صحبت محض کے فوائد

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ بالکل سادے رہتے تھے مگر لوگوں کی ہمت بھی نہیں ہوتی کہ سامنے بات کرسکیں۔ حضرت کی خدمت میں بیٹھنے سے سوالات خود بخود حل ہو جایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے ایک روز عرض کیا کہ اگر باطن کے متعلق مجھے کوئی ضرورت ہوا کرے تو میں دریافت کرلیا کروں فرمایا کہ اچھا اس کے بعد صرف ایک بار ایک بات پوچھی پھر مجھے تمام عمر کسی سوال کا وسوسہ بھی نہیں ہوا۔ (مزید المجید)

مجتہدین کا ادب

فرمایا کہ مولانا گنگوہیؒ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے۔ کسی حدیث میں امام شافعیؒ کے تمسک کا جواب دیا۔ تو ایک طالب علم غایت سرور سے کہنے لگے کہ حضرت اگر امام شافعی بھی ہوتے تو وہ بھی مان جاتے۔ مولانا کو یہ سنتے ہی بہت تغیر ہوا۔ فرمایا کہ میں کیا چیز ہوں اگر امام شافعیؒ ہوتے تو مجھ سے بولا بھی نہ جاتا اور میں تو ان ہی کا مقلد ہوتا۔ حضرات اتنا ادب ہوتا ہے مجتہدین کا۔ تو اجتہاد سہل بات نہیں ہے حدیث یاد کر لینا اور بات ہے اجتہاد اور بات ہے۔ یہ فقہا ہی کا حصہ ہے جس کے متعلق حدیث میں ہے۔ **من یرد اللہ بہ خیراً یفقھم فی الدین** یعنی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو خیر منظور ہوتی ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ ان کو ایسی سمجھ دی گئی تھی کہ انہوں نے ایسے اصول بنائے جو آج تک نہیں ٹوٹے۔ (روح القیام)

گرے ہوئے لقمہ کو اٹھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو جو ناپسندیدہ چیز اس پر لگ گئی ہو اسے دور کر کے اسے کھا لے۔ اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے پھر فارغ ہونے پر اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔'' (صحیح مسلم)

خواجہ باقی باللہ کا واقعہ

ایک مرتبہ خواجہ باقی باللہ کی زبان سے یہ لفظ نکل گیا کہ اب مجھ میں صبر اور تحمل اور توکل کا اس قدر مادہ پیدا ہو گیا ہے کہ میں بڑی سے بڑی مصیبت پر بھی صبر کر سکتا ہوں اللہ کو یہ کلمہ ناپسند ہوا۔ عتاباً اور تنبیہاً فوراً پیشاب بند ہو گیا اور مچھلی کی طرح تڑپنے لگے ارشاد ہوا کہ مکتب کے بچوں سے جا کر دعا کراؤ جو بلاشبہ خواجہ صاحب سے مرتبہ ولایت میں کمزور اور فروتر تھے۔ چنانچہ خواجہ صاحب مکتب میں گئے اور بچوں سے درخواست کی، جس طرح خواجہ صاحب کو اپنے سے کمتروں کے پاس جانے کا حکم ہوا اسی طرح خضر علیہ السلام کا مقام موسیٰ علیہ السلام کے مقام سے فروتر تھا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام سے افضل نہ تھے مگر موسیٰ علیہ السلام کو محض عتاباً و تنبیہاً ان کے پاس جانے کا حکم ہوا۔ (ماخوذ از الابواب والتراجم للعلامۃ الکاندھلویؒ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ ا۔ حضرت ابن عباسؓ کو ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر معمولی شیفتگی اور گرویدگی تھی، آپ کی وفات کے موقع کے ایک واقعہ کو یاد کرتے تو روتے روتے بے قرار ہو جاتے تھے، حضرت سعید بن جبیرؒ تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ''پنجشنبہ کا دن' کون پنجشنبہ اتنا کہنے پائے تھے' ابھی مبتدا کی خبر نہ نکلی تھی کہ زار و قطار رونے لگے' اور اس قدر روئے کہ سامنے پڑے ہوئے سنگ ریزے ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے ہم لوگوں نے کہا ابو العباس! پنجشنبہ کے دن کیا خاص بات تھی؟ بولے اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے شدت پکڑی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' لاؤ میں تم لوگوں کو ایک پرچہ پر لکھ دوں کہ گمراہی سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جاؤ' اس پر لوگ جھگڑنے لگے' حالانکہ نبی کے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے آپ نے فرمایا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے' جس کی طرف مجھے لے جانا چاہتے ہو۔

واقعہ ۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا احترام کرتے تھے کہ نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہونا گستاخی سمجھتے تھے' ایک مرتبہ آخر شب میں نماز کیلئے کھڑے ہوئے' ابن عباسؓ آکر پیچھے کھڑے ہو گئے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے برابر کر لیا' اس وقت تو یہ ساتھ کھڑے ہو گئے' مگر جیسے ہی آپ نے نماز پڑھنا شروع کی' ابن عباسؓ ہٹ کر اپنی جگہ پر آ گئے' نماز ختم کرنے کے بعد آپ نے پوچھا'' کہ میں نے تم کو اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا تم پیچھے کیوں ہٹ گئے؟ عرض کیا کسی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معقول عذر پر خوش ہوئے اور ان کیلئے فہم و فراست کی دعا فرمائی۔ (بحوالہ مسند احمد بن حنبل جلد اول ۳۳۰)

فضول کاموں سے پرہیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اچھا مسلمان ہونے کا ایک حصہ یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

قرآن شریف پڑھنے والا ایک بچہ

ایک پارسا بی بی حضرت سری سقطی علیہ الرحمتہ کی مرید تھیں، اس عورت کا چھوٹا سا بچہ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے بھی استاد کی خدمت میں جاتا تھا، ایک دن استاد نے بچہ کو کسی کام کے لئے دجلہ دریا پر بھیجا وہ بچہ جو پانی میں اترا ڈوب گیا۔ بچہ کے استاد ڈر کے مارے حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری سرگزشت آپ کو کہہ سنائی وہاں حضرت جنید بغدادیؒ بھی تشریف رکھتے تھے کہ اچھا چلو بچہ کی ماں کو صبر دلائیں سب کے سب بچے کی ماں کے پاس آئے اور معنوں معنوں میں صبر کی ہدایت کرنے لگے وہ بی بی پارسا حیران ہوکر پوچھنے لگی کہ آج خیر تو ہے خلافِ عادت یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے پھر تو حضرت سری علیہ الرحمۃ کو کہنا ہی پڑا فرمایا کہ آج قضا عند اللہ تمہارا بچہ دریا میں ڈوب گیا اسلئے تمہیں صبر کرنا لازم ہے، اس بی بی نے کہا یا حضرت ایسا واقعہ نہیں ہوا اچھا مجھے لے چلو ذرا وہ جگہ میں دیکھ لوں کہ جہاں میرا بچہ ڈوبا ہے سب لوگ اس عورت کو ساتھ لے گئے اور جس جگہ وہ بچہ ڈوب گیا تھا وہاں لے جا کر کھڑا کیا اور اشارہ سے بتایا کہ یہاں تمہارا بچہ غرق ہوا ہے اس بی بی نے محبت کے جوش میں آکر اپنے بچہ کا نام لے کر پکارا، بچے نے پانی کی تہہ میں سے ماں کو جواب دیا وہ عورت جھٹ پانی کے اندر کود پڑی اور خدا کے فضل سے بچہ کو زندہ سلامت باہر نکال لائی۔ حضرت سری علیہ الرحمۃ نے حیرت سے جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرف ظاہر میں دیکھا، باطن میں پوچھا کہ یہ کیا بات ہے فرمایا ھٰذا امن صدقھا مع اللّٰہِ ، یہ اس بی بی کی محبت الٰہی کی صداقت کا نتیجہ ہے، فاذکرونی اذکرکم۔ تم میری الفت محبت کو اپنے دل میں زندہ سلامت رکھو، میں تمہاری پیار محبت کی شے کو دریا کی تہہ میں زندہ سلامت رکھوں۔ (اسرار المحبہ للغزالی، احسن المواعظ ص: ۱۸۲، ۱۸۳ وعظ نمبر ۶)

سائل کے مطابق جواب

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ سے ایک نوعمر مولوی نے پوچھا کہ قبروں سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ کون فیض لینا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مولانا نے فرمایا کہ نہیں ہوتا تو یہ ہے تحقیق کی شان۔ غرض فیض تو شرائط خاصہ سے ہوتا ہے لیکن ان کو کارافزا سمجھنا یہ تو صریح شرک ہے۔ (ص ۱۳ نفی الحرج)

بیوہ کی مدد کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیوہ یا کسی مسکین کے لئے کوشش کرے وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے' اور (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو مسلسل بغیر کسی وقفے کے نماز میں کھڑا ہوا اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ نہ چھوڑتا ہو۔'' (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عبد نہم رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہؓ بن عبد نہم (ذوالبجادین) بچپن میں یتیم ہوگئے تھے۔ ان کے چچا ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی پرورش ان کے چچا ہی نے کی تھی جب یہ جوان ہوئے تو ان کے چچا نے ان کو بہت سا سرمایہ دے کر ان کو خود کفیل بنا دیا اور یہ اپنی زندگی خوشحالی سے گزارنے لگے۔ جب توحید کا پیغام عام ہوا تو یہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ پہلی فرصت میں اسلام قبول کرلیا۔ چچا بڑا اسلام کا دشمن تھا اس لئے ان پر ظاہر نہ کیا لیکن توحید کی سرمستی اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ پن چھپنے والا نہ تھا۔ ایک دن چچا کو پتہ چل ہی گیا کہ عبداللہ بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شیدائیوں میں داخل ہوگئے ہیں۔

جب اس دشمن اسلام کو ان کے ایمان کا پتہ چلا تو سخت برہم ہوا۔ ساری شفقت و محبت سرد مہری میں بدل گئی۔ بولا'' بھتیجے تجھ سے یہ اُمید نہ تھی کہ تو بے دین ہو جائے گا۔ اگر تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ساتھ نہ چھوڑا تو تجھے اس طرح مفلس بنا دوں گا۔ تیرے جسم پر ایک کپڑا تک نہ چھوڑوں گا۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل تو عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہو چکا تھا وہ کسی بات کی پرواہ کرنے والے کب تھے۔ بولے'' چچا! کچھ بھی ہو، اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو اب دل سے نکلنے والی نہیں ہے۔''

یہ جواب سن کر اس کو بہت غصہ آیا۔ اور بھی زیادہ برہم ہوگیا، تمام مال و متاع چھین لیا، جسم کے کپڑے بھی اتروا لئے اور ان کو مادر زاد برہنہ کر کے گھر سے نکال دیا۔ ان کی ماں نے اپنی ایک چادر ان پر ڈالی جس کو لپیٹ کر یہ آستانہ نبوت پر مدینہ پہنچے۔ (اسد الغابہ، رحمۃ للعالمین جلد اوّل)

اہتمام نماز

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوالیں۔ مولانا نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے فرمایا کہ بھئی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے رہو۔ میری جماعت جاتی رہے گی۔ میں نہیں بنواتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں۔ فرمایا بتلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے۔ چلتا بھی ہوں پھرتا بھی ہوں۔ اٹھتا بھی ہوں بیٹھتا بھی ہوں۔ میں کہاں سے معذور ہوں۔ بلکہ وہ تو آنکھ کو حاجب سمجھتے تھے کیونکہ اگر آنکھ ہو گی تو کوئی آئے گا تو دیکھ کر لحاظ ہوگا۔ خواہ مخواہ کھڑا بھی ہونا پڑے گا۔ پھر چاروں طرف نگاہ بھی پڑتی ہے۔ دل بٹا رہتا ہے۔ اگر آنکھ نہیں تو دل یک سو رہتا ہے۔ بہر حال لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ بنوا لیجئے مگر حضرت کا ذوق تھا کہ نہ بنوائیں۔ عرض کیا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے۔ فرمایا بھائی۔ اب تو نرم بوٹیاں گرم روٹیاں ملتی ہیں دانت بننے کے بعد یہ نہیں ملیں گی۔ تو میں دانت بنوا کر کیوں اپنا نقصان کروں؟ سبحان اللہ کتنے خوش ہیں ورنہ یہ ظرافت بدون بڑی خوشی کے کبھی نہیں سوجھ سکتی۔ حضرت وہی بات ہے کہ کچھ مل گیا ہے جس پر آنکھ دانت سب قربان ہیں۔ (قصص الاکابر)

آسانی کرو سختی نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو رغبت دلاؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور ان کو آسان باتوں کی ہدایت کرو اور سختی کے احکام جاری نہ کرو۔ (رواہ مسلم)

نیز حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانو! جب تم لوگوں سے پروردگار عالم کا ذکر کرو تو ایسی باتیں نہ بیان کرو جن سے وہ خوف زدہ ہو جائیں اور ان کو شاق گزریں۔ (رواہ الطبرانی)

نو سال کی عمر میں حافظِ قرآن ہونا

جب ابن حجر پانچ سال کی عمر میں مکتب میں بٹھائے گئے تو سورۂ مریم صرف ایک دن میں حفظ کر کے لوگوں کو متحیر کر دیا۔ صرف نو سال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے۔ ۷۸۴ھ میں گیارہ سال کی عمر میں مسجد حرام میں تراویح میں پورا کلام مجید سنایا۔ خود فرماتے ہیں کہ "میں نے اسی سال لوگوں کو تراویح پڑھائی۔" (ظفر المحصلین)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ ا۔ کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آتے جاتے تھے اور اکثر سفر میں بھی ہم رکابی کا شرف حاصل ہوا تھا' اس لئے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ موقع ملتا تھا' اکثر وضو وغیرہ کے وقت پانی ڈالنے کی خدمت انجام دیتے تھے۔ (بحوالہ بخاری جلد ا کتاب الوضو)

واقعہ ۲۔ سنت کی پابندی شدت سے کرتے تھے' آخر عمر میں جب کوئی قومی ریاضت جسمانی کے متحمل نہ تھے' اس وقت بھی مسنون روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے' ایک مرتبہ ایک غلام نے کہا اب آپ کی عمر ضعیف و ناتوانی کی ہے آپ کیوں دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کا التزام کرتے ہیں؟ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ (بحوالہ مسند احمد بن حنبل ج۵ ص ۲۰۰)

حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے۔ اسلع بن شریکؓ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر میں کجاوہ باندھا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوچ کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت مجھے نہایت تردّد ہوا کہ اگر ٹھنڈے پانی سے نہاؤں تو مارے سردی کے مرجانے کا یا بیمار ہو جانے کا خوف ہے اور یہ بھی گوارا نہیں کہ ایسی حالت میں خاص سواری مبارک کا کجاوہ اونٹنی پر باندھوں۔ مجبوراً کسی شخص انصاری سے کہہ دیا کہ کجاوہ باندھے۔ پھر میں نے چند پتھر رکھ کر پانی گرم کیا اور نہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے جا ملا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اسلع! کیا سبب ہے کہ تمہارے کجاوہ کو میں متغیر پاتا ہوں؟ عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نہیں باندھا تھا۔ فرمایا کیوں؟ عرض کیا اس وقت مجھے نہانے کی حاجت تھی اور ٹھنڈے پانی سے نہانے میں جان کا خوف تھا اس لئے کسی اور کو باندھنے کے لئے کہہ دیا۔ اسلعؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

(یایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ) (سورۂ مائدہ' ر۲)

اکابر کے مزاج کا فرق

بروایت مولوی محمد یحییٰ صاحب سیوہاری فرمایا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے مولود شریف کی بابت دریافت کیا۔ فرمایا بھائی نہ اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ یہ اس قدر جامع جواب ہے کہ ایک رسالہ کا رسالہ اس کی شرح میں لکھا جاسکتا ہے لیکن یہ گول جواب ہے عوام نہیں سمجھ سکتے۔ ہر فریق اس جواب کو اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے۔ حضرت مولانا کھلم کھلا کسی کو برا نہیں کہتے تھے۔ ایسے سوالات کے بہت نرم جواب دیتے تھے۔ البتہ حضرت مولانا گنگوہی بالکل صاف صاف کہتے تھے ایک ہی دفعہ میں چاہے ٹھہرو یا جاؤ۔ لگی لپٹی نہیں رکھتے تھے۔ پہلے میں بھی نرم جوابات کو پسند کرتا تھا لیکن اب تجربہ کے بعد مولانا گنگوہی کا طرز نافع ثابت ہوا۔ نرم جواب میں یہ مصلحت سمجھی جاتی ہے کہ مخاطب کو وحشت نہ ہو اور وہ ہم میں آجائے حالانکہ یہ غلط ہے وہ ہم میں نہیں آتے وہ تو اپنے اسی خیال کی بناء پر ہم میں آئے ہیں تو یہ دراصل ہم میں آنا نہ ہوا ہاں ہم ہی کچھ ادھر چلے گئے وہ ہم میں نہیں آئے۔ (قصص الاکابر)

میانہ روی اور استقامت اختیار کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اللہ نہیں تھکتا ہے اور تم تھک جاتے ہو۔ (صحیح ابن حبان)

نیز حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! وہی کام کرو جن کو کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ خدا نہیں تھکتا اور تم تھک جاتے ہو اور خدا کے نزدیک وہی عمل سب سے زیادہ مقبول ہے جو ہمیشہ جاری رہے اگرچہ تھوڑا ہو۔ (رواہ البخاری ومسلم)

سات سال کی عمر میں ساتوں قرأت کا حافظ ہو جانا

خواجہ حذیفۃ المرعشی جو مشائخِ چشت کے ایک درخشاں وتابندہ ماہتاب ہیں سات برس کی عمر میں ہفت قرات کے حافظ ہو چکے تھے اور خواجہ مودود چشتی سات سال کی عمر میں پورے قرآن شریف کے حافظ ہو گئے تھے۔ (مثالی بچپن)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرو بن عاص اسلام لانے سے قبل مسلمانوں کے بڑے دشمن تھے لیکن انہوں نے جب سے اسلام قبول کیا تو تن من دھن سے اسلام کی خدمت میں لگ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے ایمان کی تعریف فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم الناس وامن عمر بن العاص.

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کا عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں جب ارتداد کا فتنہ اُٹھا تو یہ اس وقت عمان ہی میں تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فتنوں کو دبانے کے لیے حکم دیا۔ یہ جب بحرین کے راستہ سے گزر رہے تھے تو قبیلہ بنی عامر میں ٹھہرے۔ قرہ بن ہبیرہ کے مہمان ہوئے۔ قرہ بن ہبیرہ نے ان کی بہت زیادہ خاطر مدارات کی اور عزت واحترام سے پیش آیا۔

جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص روانہ ہونے کو ہوئے تو قرہ نے ان کو تنہائی میں لے جا کر بہت ہمدردانہ انداز سے سمجھایا ''اگر عربوں سے زکوٰۃ وصول کی گئی تو وہ اسلام کو کبھی گوارہ نہیں کریں گے، ہاں اگر زکوٰۃ کا قانون اُٹھا دیا گیا تو وہ مطیع اور فرمانبردار بنے رہیں گے۔''

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص نے جواب دیا: ''یا ابن ہبیرہ! کیا تم کافر ہو گئے؟ تم ہم سے یہ اُمید کرتے ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں بال برابر بھی تحریف کر سکتے ہیں؟ تم مجھے عربوں سے ڈراتے ہو، اللہ کی قسم ہم ایسے لوگوں کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے ملنا پسند کریں گے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں رائی برابر کوئی فرق نہیں ہونے دیں گے۔'' (ابن اثیر جلد ۶ ص ۳۰۸، مسند احمد بن حنبل)

ایک فتویٰ

فرمایا کہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جلال آباد کی جائیداد خریدنا جائز نہیں کیونکہ وہاں لڑکیوں کا حق نہیں دیا جاتا تھا۔ البتہ جہاں ایسا نہ ہو کچھ حرج نہیں۔ (قصص الاکابر)

حضرت ابن عباسؓ کا بچپن میں حفظِ قرآن

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے تفسیر پوچھو میں نے بچپن میں قرآن شریف حفظ کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے دس برس کی عمر میں اخیر کی منزل پڑھ لی تھی۔

فائدہ: اُس زمانہ کا پڑھنا ایسا نہیں تھا جیسا کہ اس زمانہ میں ہم لوگ غیر عربی زبان والوں کا، بلکہ جو کچھ پڑھتے تھے وہ مع تفسیر کے پڑھتے تھے۔ اسی واسطے حضرت ابن عباسؓ تفسیر کے بہت بڑے امام ہیں کہ بچپن کا یاد کیا ہوا بہت محفوظ ہوتا ہے، چنانچہ تفسیر کی حدیثیں...... جتنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل ہیں، بہت کم دوسرے حضرات سے اتنی نقل ہوں گی۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قرآن کے بہترین مفسرِ ابنِ عباسؓ ہیں، ابوعبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہم کو قرآن شریف پڑھاتے تھے وہ کہتے تھے کہ صحابہؓ حضورؐ سے دس آیتیں قرآن کی سیکھتے تھے۔ اس کے بعد دوسری دس آیتیں اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک پہلی دس آیتوں کے موافق علم اور عمل نہیں ہو جاتا تھا تیرہ سال کی عمر تھی جس وقت کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس عمر میں جو درجہ تفسیر وحدیث میں حاصل کیا وہ کھلی کرامت اور قابل رشک ہے کہ امام تفسیر ہیں اور بڑے بڑے صحابہؓ ان سے دریافت کرتے ہیں اگرچہ یہ حضورؐ ہی کی دعا کا ثمرہ تھا کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم استنجے کیلئے تشریف لے گئے۔ باہر تشریف لائے تو لوٹا بھرا ہوا رکھا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کس نے رکھا ہے۔ عرض کیا گیا کہ ابن عباسؓ نے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خدمت پسند آئی اور دعاء فرمائی کہ اللہ تعالیٰ دین کا فہم اور کتاب اللہ کی سمجھ عطا فرمائیں اسکے بعد ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نوافل پڑھ رہے تھے۔ یہ بھی نیت باندھ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے ہاتھ سے کھینچ کر برابر کھڑا کر لیا کہ ایک مقتدی اگر ہو تو اس کو برابر کھڑا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد حضورؐ تو نماز میں مشغول ہو گئے، یہ ذرا پیچھے کو ہٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد دریافت فرمایا۔ عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کے برابر کس طرح کھڑا ہو سکتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم وفہم کے زیادہ ہونے کی دعا دی۔ (حکایات صحابہؓ)

والد کے دوستوں سے محبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سی نیکیوں کی ایک نیکی ہے کہ انسان اپنے باپ کے اہل محبت سے تعلق جوڑے رکھے۔ (اور اس تعلق کو نبھائے) (صحیح مسلم)

حضرت سہیل بن حنظلیہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دمشق میں سہیلؓ بن حنظلیہ نامی ایک صحابی رہا کرتے تھے جو نہایت یکسو تھے۔ بہت کم کسی سے ملتے جلتے تھے اور کہیں آتے جاتے نہ تھے۔ دن بھر نماز میں مشغول رہتے یا تسبیح اور وظائف میں مسجد میں آتے جاتے۔ راستہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر جو مشہور صحابی ہیں گذر رہوتا۔ ابوالدرداءؓ فرماتے کہ کوئی کلمہ خیر سناتے جاؤ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہمیں نفع ہو جائے گا۔ تو وہ کوئی واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا یا کوئی حدیث سنا دیتے ایک مرتبہ اسی طرح جا رہے تھے۔ ابوالدرداءؓ نے معمول کے موافق درخواست کی کہ کوئی کلمہ خیر سناتے جائیں۔ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے۔ اگر دو باتیں نہ ہوں۔ ایک سر کے بال بہت بڑے رہتے ہیں۔ دوسرے لنگی ٹخنوں سے نیچی باندھتا ہے۔ اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا فوراً چاقو لے کر بال کانوں کے نیچے سے کاٹ دیئے اور لنگی آدھی پنڈلی تک باندھنا شروع کر دی۔ (ابوداؤد)

شانِ تقویٰ

فرمایا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب کو سبزی کا شوق تھا کچھ پودینہ دھنیہ وغیرہ کے پودے لگے ہوئے تھے۔ ان میں مینگنی ڈالنے کی ضرورت ہوئی کسی زمیندار کا وہاں کو گزر ہوا۔ مولانا نے ان سے فرمائش کر دی۔ انہوں نے رعایا میں سے ایک گڈریہ کے سر پر ٹوکری میں مینگنیاں بھیج دیں۔ مولانا اپنے ہاتھ سے اس سبزی میں ڈال رہے تھے۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سامنے سے آ گئے بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس شخص کا حال معلوم نہیں کہ ظالم ہے اس نے ضرور زبردستی ظلماً اس بیچارے غریب شخص سے بیگار لی ہے۔ اس کو ابھی واپس کیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے اسی وقت وہ مینگنیاں اپنے ہاتھ سے جمع کر کے سب واپس کر دیں۔ (حسن العزیز)

کفر کی حالت میں صِغر سنّی میں قرآن پاک یاد کرنا

عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ طیبہ کے راستے میں ایک جگہ رہا کرتے تھے وہاں کے آنے جانیوالے ہمارے پاس سے گذرتے تھے جو لوگ مدینہ منورہ سے واپس آتے ہم اُن سے حالات پوچھا کرتے کہ لوگوں کا کیا حال چال ہے۔ جو صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی کیا خبر ہے۔ وہ لوگ حالات بیان کرتے کہ وہ کہتے ہیں مجھ پر وحی آتی ہے۔ یہ یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ میں کم عمر بچہ تھا وہ جو بیان کرتے میں اسکو یاد کر لیتا۔ اسی طرح مسلمان ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سا قرآن شریف یاد ہو گیا تھا۔ عرب کے سب لوگ مسلمان ہونے کے لئے مکہ والوں کا انتظار کر رہے تھے جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر جماعت اسلام میں داخل ہونے کے لئے حاضر خدمت ہوئی۔ میرے باپ بھی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ ساری قوم کیطرف سے قاصد بن کر حاضر خدمت ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو..... شریعت کے احکام بتائے اور نماز سکھائی۔ جماعت کا طریقہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو تم میں سب زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لئے افضل ہے۔ میں چونکہ آنے والوں سے آیتیں سن کر ہمیشہ یاد کر لیا کرتا تھا اسلئے سب سے زیادہ حافظ قرآن میں ہی تھا۔ سب نے تلاش کیا تو مجھ سے زیادہ حافظِ قرآن کوئی بھی قوم میں نہ نکلا تو مجھ ہی کو انہوں نے امام بنایا۔ میری عمر اس وقت چھ سات برس کی تھی۔ جب کوئی مجمع ہوتا یا جنازہ کی نماز کی نوبت آتی تو مجھ ہی کو امام بنایا جاتا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا احترام ملحوظ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر بیٹھنا بھی سوءِ ادب سمجھتے تھے' ایک مرتبہ سفر میں مفوضہ خدمت انجام دے رہے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری بٹھا دی اور خود اتر کر فرمایا عقبہ! اب تم سوار ہو لو عرض کی سبحان اللہ یارسول اللہ! میں اور آپ کی سواری پر سوار ہوں' دوبارہ پھر آپ نے حکم دیا' انہوں نے وہی عرض کی' جب زیادہ اصرار بڑھا تو الامر فوق الادب کے خیال سے بیٹھ گئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جگہ سواری کھینچنے کی خدمت انجام دینے لگے۔ (بحوالہ کتاب الولاۃ)

ملفوظ حضرت نانوتوی

فرمایا کہ خواجہ میں مولانا احمد حسن صاحب امروہیؒ اور ہمارے سب بزرگ تشریف لے جاتے تھے ایک بڑی بی نے وہاں ایک خواب دیکھ لیا تھا وہ مولانا احمد حسن صاحبؒ کی بڑی خدمت اور بہت محبت کرتی تھیں۔ ویسے بھی مولانا سید تھے میں نے ایک صاحب سے مولانا محمد قاسم صاحبؒ کا ایک مقولہ سنا ہے مولانا نے ایک مثال دی تھی کہ میرا ذہن تو سونے کا بہت بڑا ڈھیر ہے۔ اور مولوی احمد حسن صاحب کا ذہن سونے کا ایک چھوٹا سا ڈھیر اور مولانا صاحب کا ذہن چاندی کا بہت بڑا ڈھیر ہے۔ مولوی احمد حسن صاحب کا ذہن میرے مناسب ہے اگرچہ زیادہ نہ ہو اور دوسرے کا اگرچہ زیادہ ہے مگر میرے مناسب نہیں۔ (قصص الاکابر)

اسلام اور قرآن سے عشق

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اپنے قبیلۂ ثقیف کے وفد کے ہمراہ ۹ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے۔ آپ بہت کمسن بچے تھے، اہلِ وفد جب نبی علیہ السلام کی خدمت میں بغرضِ مناظرہ ومقابلہ جاتے تو آپ کو اپنی منزلوں میں بغرضِ حفاظتِ اسباب چھوڑ جاتے ایک روز جب وفد کے لوگ واپس ہوئے اور سو گئے تو یہ ذی فہم اور عاقبت اندیش بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گیا اور وفد سے پہلے خفیۂ اسلام لے آیا۔ اور ساتھیوں سے اس چیز کو پوشیدہ رکھا اور موعود و معین وقت میں برابر آنحضرتؐ کی بارگاہ میں حاضری دیتے رہے اور آپ سے دین کے متعلق سوالات کرتے رہے اور قرآن کریم کی قراءت طلب کرتے رہے۔ جب کبھی یہ بچہ آنحضرتؐ کو محوِ خواب پاتا تو ابوبکرؓ یا ابی بن کعبؓ کے پاس چلا جاتا۔ اور ان سے سوالات کرتا۔

(سیرت ابن ہشام، طبقات ابن سعد بحوالۂ القرآن وعلومہ فی مصر ص: ۱۱۰)

جھگڑا چھوڑ دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو جنت کے کناروں پر گھر دلوانے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا چھوڑ دے، خواہ وہ حق پہ ہو۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت طلیب بن عمیرؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت طلیبؓ بن عمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی بنت عبد المطلب کے بیٹے تھے۔ شروع ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت واعانت کے لئے کمر بستہ رہتے تھے۔ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر رکھتے اور فکر میں رہتے کہ کہیں کوئی دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچا دے۔

نبوت کے ابتدائی زمانے میں قریش مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا اپنی زندگی کا اولین مقصد بنا لیا تھا۔ وہ طرح طرح سے آپ کی دل آزاری کرتے۔ آپ کا مذاق بناتے یہاں تک کہ آپ کو قتل کر ڈالنے کے منصوبے تیار کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی بھی اس بات سے بے فکر نہ رہتے تھے۔ وہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں کمر بستہ رہتے تھے۔ ایک دن قریش نے ابواہاب کو اس بات کے لئے تیار کرلیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دے۔

جب حضرت طلیبؓ کو معلوم ہوا کہ ابواہاب بن عزیز کو قریش نے (نعوذ باللہ) رسول اللہ کے قتل کرنے پر آمادہ کیا ہے تو یہ سن کر انہیں بڑی فکر ہوئی یہ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی فکر میں لگے رہتے تھے اور ابواہاب کی حرکات وسکنات پر نظر رکھتے تھے۔ تمام کام چھوڑ کر اسکے پیچھے لگے رہتے اور دور دور سے دیکھتے رہتے تھے کہ وہ کہاں جا رہا ہے، کیا کر رہا ہے؟

ایک دن طلیبؓ گھات میں لگے بیٹھے تھے کہ ابواہاب اپنا فاسد ارادہ لئے ان کے سامنے سے گزرا۔ یہ لپک کر اس دشمن رسول کی طرف بڑھے اور تلوار کا ایک ہاتھ ایسا مارا کہ ابواہاب وہیں ڈھیر ہوگیا۔ (سیرت مہاجرین جلد دوم)

الحمد للہ

انمول موتی جلد ۲ مکمل ہوئی